کتاب

ارایش محفل

حاصل مضمون خلاصہ ہند

تالیف شیر علی متخلص بافسوس

عہد حکومت مین نواب مستطاب معلی القاب رایت انریبل ارل اف ڈلہوزی

گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ

حکم سے جناب فریڈرک جیمس موئت ایم ڈی سکرتری کونسل اف ایجوکیشن

احقر العباد عبد اللہ نے

ثانیا

اہتمام اور تصحیح سے مجمع کمال جامع افضال محقق ہر فن مولوی محمد محسن غفر

لہما اللہ المہیمن کے

مطبع طبی مین اپنے مقام کلکتے کے چھپوایا

سنہ ۱۸۴۸ ع

* بسم اللہ الرحمن الرحیم *

حمد کرتا ہون مین اُس خالق کی جسنے ماہیات کو مرتبۂ تقرر کے بعد خلعت وجود کا بخشا * اور حقیقت انسانی کو زیور عقل سے آراستہ کیا * شکر کرتا ہون ایسے منعم کا جسنے نعمتین انواع واقسام کی عنایت کین * اور قوتین مختلفہ ہر ایک عضو کے مناسب جسم واحد مین بخشین * جنکے باعث ہر ذی روح نے اپنے دوست دشمن کو پہچانا * اور نیش و نوش کا تفاوت جانا * کہ اُسسے بچایا * اور اِسسے لطف اُٹھایا * خصوصا ارسال انبیاء کرام کا اور اوصیاء عظام کا کہ اعلائے انواع نعمت * اور اقصائے اقسام رحمت ہی * کیونکہ اُنکے ہی سبب ہمنے اپنے تئین گمراہی سے بچایا * اور راستہ ہدایت کا پایا * بعد اُنکے تسلط سلاطین عدول کا * اور عمل شاہان مقبول کا * تا اُنکے ظل حمایت مین ہم چین کرین * کسی ظالم کے ہاتھ سے دکھ نہ بھرین (ابیات)

* اگر ہر موے تن مین سو زبان ہو * بشر سے شکر اُسکا پر کہان ہو *
* وجود اُسکا ہی واجب یہہ ہی ممکن * سدا ہی وہ یہہ جگ مین ہی کوئی دن *
* ہوئین محصور پھر کب اُسکی نعمات * بغیر از عجز کچھ بنتی نہین بات *
* ہی اب نعت پیمبر کی مجھے فکر * کہ بہتر اِسسے اب کوئی نہین ذکر *
* محمد نام ہی اُس پیشوا کا * خلاصہ ہی وہ سارے انبیا کا *

زہے نصیب کہ ہم اُسکی امت ہوئے اب دغدغہ ہونیکا نہ محشر کا مطلقا نرہا * اور خوف حساب کتاب کا یکلخت دل سے اُٹھ گیا *

(ابیات)

تحصیل علم کی واجب ہوئی * (ع) * کہ بے علم نتوان خدا را شناخت *
بلکہ سلیقہ معاش کا بھی اِسی پر موقوف ہی بہرحال اِس مین جتنی کوشش کرے بجا ہی
اور جتنی مشقت کھینچے روا ہی بشر کو لازم نہین کہ اوقات اپنی لہو لعب مین گذارے
اور عمر گران مایہ کو ہزلیات مین صرف کرے جس وقت کہ امور ضروری و واجبی سے فراغت
پائے اور وقت فرصت ہاتھ آئے تو کتب تواریخ دیکھے کہ سیر اُنکی نہایت مفید ہی خصوصا
سلاطین و حکام کو کیونکہ شاہان سلف کی نیکی و بدی سے آگاہی ہوتی ہی چاہیے کہ نیکون کے چلن اختیار
کرے اور بدون کے روے پھیر دے تا اُسکی سلطنت مین فساد راہ نپاوے اور ریاست
ہاتھ سے نجاوے سواے اِسکے ہدایت و معرفت بھی حاصل ہوتی ہی وجہ اُسکی یہہ ہی
کہ جب انسان نے دریافت کیا کہ کیا کیا پادشاہ ذوی الاقتدار اور سلاطین جبار باوجود اُس
جاہ و حشم و مال نعم کے ایکبار ایسے ناپید ہوے کہ اُنکی قبرون کے بھی نشان نرہے شاید
اُسکو حرص جاہ و سلطنت کی نہووے دنیا و مافیہا کو مورد فنا سمجھے اور عقبی و لوازم عقبی کو محل بقا

(ابیات)

* الوالعزم کیا کیا ہوئے پادشاہ * ہوئی خاک ہی اُنکی آرامگاہ *
* جو تھے مالک چتر و بان و نشان * نہین اُنکی قبرون کے باقی نشان *
* سرون پر جو رکھتے تھے تاج زری * پڑی خاک پر اُنکی ہی کھوپری *
* بدی یا کہ نیکی اُنھون نے جو کی * وہی صفحہ دہر پر رہگئی *
* کہان مین کہان تو بجز اُسکی ذات * کسیکو نہین ہی دوام و ثبات *

(یہ چند سطرین مملکت ہندستان کی تعریف مین)

جب سے یہہ مرکز خاکی حیوانات کی آرامگاہ ہوا سیکڑون ہزارون لاکھون شہر قصبے بسے
اور بستے جاتے ہین کوئی ادنی کوئی اعلی لیکن ہندوستان کی سرزمین کا عالم سب سے
نرالا ہی کوئی ولایت اِسکی وسعت کو نہین پہنچتی * اور کسی مملکت کی آبادی اِسکو نہین
لگتی * یہان کی ہر ایک بستی مین گہما گہم جا بجا ایک نئی طرح کا عالم ہر شہر و قصبے مین ستھری
پاکیزہ پختہ و متعدد سرائین * مسافر کے واسطے ہر موسم کے اوڑھنے بچھونے اور
اقسام کی غذائین اکثر بستیون مین مسجدین خانقاہین مدرسے باغات * غریبون بیکسون

کیونکہ سرکار دولت مدار مین سبب اپنی رسائی کا وہی ہوا والا امیرون تلک فقیرون کی پہنچ کہان (ع) چہ نسبت خاک را با عالم پاک * اور صاحب کمال و شاعرا پہلے سے بہتر بہتر لکھنو مین اُس وقت موجود تھے بلکہ اب بہی ہین غرض مرزای موصوف کی جوہرشناسی و آشناپرستی اور صاحبان عالی شان کی قدردانی و مہربانی لوح دلپر کالنقش فی الحجر ہی مٹنے کی نہین (ع) پتھر کا نقش ہی یہہ متایانہ جائیگا * اشارہ اُسکا باغ اُردو کے دیباچہ مین ہو گیا ہی بہ تفصیل وہان لکہنا موقع نہ تہا (بیت)

* بس اب بعضے عذرون کو تحریر کر * قلم ہاتھ مین ہی نہ تاخیر کر *

صاحبان خرد پر ظاہر ہووے کہ بعضے مولفین و مترجمین نے چھاپے کے وقت جو درخواست کی کہ نام کتب مسطورہ کے اگر دیباچے مین رہینگے تو ہماری کسرشان ہوگی ناگزیر اُن کے پاس خاطر راقم نے صفحۂ تحریر سے نکال ڈالے اور خلاصۃ التواریخ کا ترجمہ نہین کیا ہان مضمون اُسکا اِس زبان مین لکھا ہی اور کمی زیادتی بھی جہان موقع دیکھا ہی وہان کی ہی لیکن صوبے اور سرکارون کی حالات مین اکثر * اور قلعون کے احوال مین کمتر * سبب اِسکا تغیر و تبدل ہی خواہ آبادی کی جہت سے ہو خواہ ویرانی و خرابی کے باعث اور بعضے شہر و قصبے کا اُسی نہج پر رہنے دیا یہان تک کہ صیغے بہی عبارت مین حال ہی کے لکھے ہرچند اِس عہد مین وہ اُس رنگ پر نہین بلکہ کہین سے کہین تفاوت ہو گیا ہی مگر آمدنی ہر ایک صوبے کی جو عالمگیر کی سلطنت مین تھی وہی لکھی کیونکہ مطابق اِس دور کے دریافت کرکے لکھنا محال تھا اور بعضے صوفیہ کی کرامت و خرق عادت اور اُنکی درگاہون کے احوال و تصرفات جو ثبت کیے فقط کتاب مذکور کی مطابقت کے لیئے بلکہ اِسی لحاظ سے ہنود کے فقیر اور معابد کے بھی اوصاف و احوال کہ خلاف عقل و عقیدہ تھے لکھنے مین آے نہ از راہ اعتقاد کیونکہ اس خاکسار کا مذہب یہہ ہی * (بیت)

* گر دو عالم پر از ولی باشد * پیر ما مرتضی علی باشد *

والسلام علی من اتبع الہدی * (مقدمہ)

ہر انسان کو موافق اپنے مذہب کے معرفت و عبادت اپنے خالق کی ضرور ہی اور طریقے اُسکے بدون علم کے نہین آتے بلکہ جاہلان کی عبادت بسا اوقات بدعت ہو جاتی ہی پس

و فا کرے اور ایک خلق خدا کا پیٹ بھرے الغرض اکثر زمینین یہان کی جو قابل جوتنے بونے کے ہین اُنکی زراعت موقوف بارش پر ہی سینچنا وہان متعذر اور لاحاصل کیونکہ دسے اسقدر ہین کہ شمار بھی اُنکا دشوار ہی پھر کسانون کا کیا مقدور جو اُنکے عشرعشیر کو بھی پانی دے سکین سیراب کرنا تو در کنار یہہ قادر لایزال نے ابر ہی کو قدرت بخشی ہی کہ ایک پل مین جل تھل بھر دیتا ہی حاصل یہہ ہی کہ غلے کی فراوانی اور اناج کی ارزانی کا سبب مسبب الاسباب نے باران رحمت ہی کو بنایا ہی سینچے سچاہے سے یہہ بات کہان اور بعضے سیر حاصل کہ وہ سال مین دو بار مزروع ہوتی ہی بلکہ تین بار سبحان اللہ کیا صانع ہی کہ ہیولا تو عناصر کا ایک کیا پھر ایک کی ایک کو ضد بنایا اور تاثیرات مختلفہ اُن سے ظاہر کین بلکہ ہر ہر واحد کو بھی خواص و اوصاف ایک سے ندئیے چنانچہ کسی ملک کی ہوا کچھ ہی اور کسی شہر کی کچھ علیٰ ہذا القیاس پانی مین بھی کیفیت ایسی ہی کچھ دیکھی جاتی ہی ہر چند کہ جنس مین اتحاد رکھتا ہو اب گنگا جمنا مین کسقدر قربت ہی ساتھ اِسکے پانی کی تاثیر بلکہ رنگت بھی جدی ہی پھر جن دریا و نمین کہ کالے کوسون کا تفاوت ہی اُنکے پانی کی خاصیت کا فرق لکھنا زیادہ ہی اور کوئے تو ساتھ اِس بات کے کہین کھاری کہین میٹھے ہوتے ہین یہان تو رات دن کا تفاوت ہی لکھنا اُسکا محض لغو زمین کی بھی ماہیت ایسی ہی کچھ ہی کسی جاگہہ تو ایک سال مین دو دو تین تین مرتبے اناج پیدا ہوتا ہی کہین ایک مرتبے کسی مقام مین مطلق نہین گو کہ مینہہ سب جاگہہ مساوی برسے سوا اِسکے کہین کا چانول خوب ہوتا ہی کسی جاگہہ کا گیہون کسی طرف کا چنا معہذا کمتی زیادتی بھی ہر اناج کی جا بجا دیکھنے مین آتی ہی وجہہ اِسکی کما حقہ ہمپر نہین کھلی مگر آگ کی خاصیت و کیفیت مین فرق معلوم نہین ہوتا شاید اِسکا سبب یہہ ہو کہ وہ بدون لکڑی لوہے وغیرہ کے علیحدہ موجود نہین ہوتی یا کچھ اور ہو کہ اُسے ہم نہین جانتے العلم عند اللہ *

(چند سطرین موسم بہار و برسات کی تعریف مین)

اگرچہ فصل ربیع مین بھی اِس ملک کے بیچ پھول پھل بہتایت سے انواع واقسام کے پھولتے پھلتے ہین آم مور اتے ہین بلکہ گلاب بھی باغون کے بیچ بیشتر اِسی فصل مین پھولتا ہی اور جنگلون مین ٹیسو سرسون اس کثرت سے کہ ذکاوہ کام نہین کرتی اور آنکھ نہین

مسافرون کے لئے متعدد مکانات * قلعے بڑے بڑے مضبوط وسعت مین ایسے کہ سیکڑون
گاؤن اُن مین بسین * اور رفعت مین اِستعد رکہ بادل اُنکے نیچے برسین * ندی نالے
تالاب کوئے لطیف و پاکیزہ ہزار ہا * پانی اُن مین میٹھا ٹھنڈا ستھرا بھرا ہوا * بڑے بڑے دریاؤن
مین کشتیان نواڑے بجرے وغیرہ بے شمار شاہ راہ کے ندی نالون پر بیشتر مقامون مین
پل بندھے ہوے تیار * اکثر رستون مین کوسون تلک سایہ دار درختون کی دورستہ قطار * ایک ایک
کوس کی مسافت پر ایک مینار نمودار * ہر ایک چوکی پر ہمہ چیز مہیا سودے والون کی دوکانین
جابجا * مسافر خوش و خرم کھاتے پیتے اٹھتے بیٹھتے دن بھر چلے جاتے ہین * اور شام
کو منزل پر بھی سب طرح کا آرام پاتے ہین * (بیت)

* جہان دیکھئے خیر ہی خیر ہی * سفر یہہ نہین باغ کی سیر ہی *

سوای اِس کے راہ مین اگر سونا اچھالتے چلے جائین کہین خطرہ نہین اور جنگل مین رات کو
جہان چاہین سو رہین کچھ پروا نہین * چنانچہ ہمیشہ اگر بنجارے مال متاع غلہ دور دور سے
بھر لاتے ہین * اور منزل مقصود پر سلامت جون کا تون پہنچ جاتے ہین مشرق کی طرف اِس
مملکت کے بنگالا ہی اور جنوب کی سمت دکھن مغرب کی جانب ٹھٹھہ وہانسے شور
دریا نزدیک ہی اور شمال کی طرف ایک بڑا پہاڑ ہی کہ اُسکی اِنتہا کو کوئی نہین پہنچا
ہرچند اِس سرزمین مین الماس یاقوت سونے روپے تانبے لوہے سرب وغیرہ کی کھانین موجود
ہین اور اِنکا حاصل بھی بہت سا ہی لیکن بیشتر آمدنی یہان بدولت غلے کی ہی اور وہ انواع و
اقسام کا ہوتا ہی اُنکا تفصیل وار لکھنا دقت سے خالی نہین پر یہان کا اکثر اناج بامزہ و خوش
ذایقہ ہوتا ہی خصوصا سکھداس کے چانول نہایت لطیف لذیذ خوشبو ہوتے ہین پادشاہ
وزیر امیر بلکہ سارے دولتمند جنکو خدا نے ذایقہ دیا ہی ہر روز پکواتے ہین اور چاہ کر کھاتے ہین سچ
تو یہہ ہی کہ اگر یے بہشت مین ہوتے تو حضرت آدم علیہ السلام گیہون کا دھیان نکرتے تو آنا
کھانا تو معلوم غرض غلے کی بہتایت زراعت کی کثرت پر موقوف ہی اور اسکا مدار بارش
پر ہرچند بعضے بعضے مقامون مین کھیتیان جھیل تالاب اور کوئے کے پانی سے بھی ہوتین ہین
خصوصا پہاڑ کی ترائی مین کہ وہان ندی نالے بیشتر بہتے ہین قطعے وہانکی زمین کے بسا اوقات
نمناک رہتے ہین وہ چندان مینہہ کی محتاج نہین پر وہ کتنی اور کیا بساط رکھتی ہی کہ غلہ اُسکا

(ابیات)

ہر ایک کام مین اپنے مشغول ہی * ادا اُسکی جو ہی سو مقبول ہی
چرھی ہی سبھون کو جوانی کی می * جسے دیکھیئے مست ہی مست ہی
عجب طرح کی رت ہی برسات کی * کہ شکل اوبدلی ہی دن رات کی
گھٹا کی یہہ کثرت ہی شام و سحر * بس اب ایک صورت ہی شام و سحر
ہر ایک طرف ہی بادلون کا ہجوم * یہہ کچھہ مینہہ کی ہی زمانے مین دھوم
ہمیشہ بندھا مینہہ کا تار ہی * برستا پڑا موسلا دھار ہی
عیان ہی ہر ایک چشمہ باآب و تاب * پریلے ہی نہان چشمۂ آفتاب
زمانے مین دورمی ناب ہی * بسا ہر طرف عالم آب ہی
نہ دن کی خبر ہی نہ اب رات کی * اگر کچھہ خبر ہی تو برسات کی

شروع اس رت کی سنکرات کرک کی یعنے آنا سورج کا سرطان مین اور تمامی اسکی سنگھہ کا آخر مراد اس سے تیسوان درجہ اسد کا ہی پس اِس حساب سے ساون بھادون ہمین اِس رت مین داخل ہمین اور اساڑھہ کوار خارج لیکن خاص و عام مین چارون ہمین موافق اِسکے پہلا اساڑھہ ہی اس مین اکثر ابر غبار آلود بلکہ گاہے آندھی کے ساتھہ آتا ہی اور مینہہ زور شور سے برس کر کھل جاتا ہی دوسرا ساون اُس مین بیشتر سہاونی گھٹائین ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین بارش بھی اکثر میانہ و معتدل لیکن کئی کئی دن ابر گھرا رہتا ہی اور آفتاب چھپا رہتا ہی تیسرا بھادون بجلی اُس مین اکثر کڑکتی چمکتی ہی اور مینہہ دڑیڑے سے برستا ہی پر بیشتر جلد کھل جاتا ہی اور اسکے آخر مین یون بھی ہوتا ہی کہ ایک طرف مینہہ ایک طرف دھوپ بلکہ مبالغہ یہان تلک کرتے ہمین کہ بھادون کا مینہہ اچنبھے کا ہی کہ بیل کا ایک سینگ گیلا اور ایک سوکھے کا سوکھا رہا بنابراسی کے اساڑھہ کے دونگڑے ساون کی جھڑیان بھادون کے دڑیڑے مشہور ہمین چوتھا کوار پروہ جاڑے کا دوار ہی مینہہ اِس مین بھی برستے ہمین بلکہ کئی کئی دن کی جھڑیان لگ جاتین ہمین لیکن کوئی خاص طور اُس کی بارش کا نہ تھا اِسواسطے لکھنے مین نہ آیا *

قہرتی رنگت اُسکی عاشقون کے چہرے کی زردی زیادہ چمکاتی ہی اور ہوا آتش عشق کو دونا بھڑکاتی ہی *

(ابیات)

* جنکو وصال کلرخان ہی انکو بھاتی ہی بہار * ہر سے مہجورون کولیکن کب خوش آتی ہی بہار *
* دیدکل کیا کیجیئے بڑھتی ہی دونی بیکلی * خار ہجران اور بھی دلمیں چھاتی ہی بہار *

فی الحقیقت رات دن اُسکا خالی کیفیت سے نہین کیونکہ دھوپ بے حرت اور چاندنی بے کدورت اندنون رہتی ہی * اور باؤبھی عطریت واعتدال کے ساتھ بہتی ہی * چنانچہ اُسکے جھوکے کی لپیٹ دماغون کو مہکاتی ہی * اور رطوبت اجسام کی تازگی بڑھاتی ہی * مرزایان ہنداس موسم کو فصل بہار یا موسم بہار کہتے ہین پراکثر خاص و عام کلا بی جاڑا ابتدا اس رت کی مین کی سنکرات ہی یعنے آفتاب کا آنا برج حوت مین اور انتہا میکہ کا آخر یعنے برج حمل کا تیسوان درجہ اور پنچمین بسنت جو ہولی کے پہلے ہوتی ہی وہ ایک تیوہار ہی کہ جہان مین رائج ہو گیا والا ہولی موافق اس حساب کے اس رت سے متقدم ہی کیونکہ ڈھلیندی چیت کی پہلی کو ہوتی ہی لیکن نوروزکہ وہ عبارت تحویل آفتاب در برج حمل ہی ہولی کے آگے پیچھے ہوتا ہی برتھوڑے دنونکے فرق سے اور بعد سالہا سال کے اتفاق ایسا ہوتا ہی کہ ہولی اور نوروز ایک دن جمع ہوجاتے ہین لیکن اس ملک مین برسات کا موسم نہایت لطف دکھاتا ہی آسمان پر رنگ برنگ کی گھٹا * چارون طرف خوش آیند ہوا * زمین یکلخت سبزہ زار ہرا ایک بہا تر مثال گلزار اور گلزار سراپا بہار * پھول طرح بطرح کے چمنون مین کھلے ہوئے * درخت ہرے ہرے گنجان آپس مین ملے ہوئے * نہرون کی لبریزی کا طور ہی جدا * سبزے کی نوخیزی کا عالم ہین علیحدہ ہر ایک ندی نالا دریاؤ چڑھا ہوا * ڈبرا ڈبرا تالاب پانی سے بھرا ہوا * سبزے کی لہک بیربہتی کی دہک بجلی کی چمک بادل کی کڑک ایک عالم دکھاتی ہی بگلون کی ڈار مینہہ کی پھہار مورون کی جھنکار پپیہون کی پکار دلون کو لبھاتی ہی تھم جا بجا گڑے ہوے جھولے پڑے ہوئے ہنڈولے گھڑے ہوئے اُن مین رنگ برنگ کی پوشاکین پہنے ہوئے سیکرون پری پیکرین جھولیتان ہین کوئی پتنگ چڑھا رہی ہی کوئی ہنڈولا گا رہی ہی کوئی پاؤن جوڑ کرکسیکے ساتھ جھولتی ہی کوئی کسیکا دل لیکر بھولتی ہی *

بہت بڑا نپٹ رسیلا بکثرت دیکھنے مین آیا ہی مزے مین بھی اتنا کہ برغبت کھائیے لیکن سلامت اور ثبوت کا کولا ہر طرح سے اولا ہی اسکے ہوتے کوئی انھین دستوری مین بھی نلے بلکہ اندر این کا پھل جانے کیونکہ بیدانہ انگور بھی اُسکے آگے نہین پھلتا * اور کسی بشر کا جی اُسپر نہین چلتا جہان تلک مبالغہ اُسکی حلاوت و عطریت پر کیجئیے بجا ہی * بلکہ قسم کھانی بھی اِسپر روا ہی * اور جنگل بھی یہان کے ثمر بخش ہین بیشتر گھسیارے لکڑہارے وہان سے بعضے بعضے پھل توڑ لاتے ہین * اور عوام الناس اُن کو مول لیکر کھاتے ہین * خصوصا جھڑبیری کا بیر کہ سیکڑون لڑکیان لڑکے توکرے پر تواٹ پڑتے ہین بلکہ بعضے بعضے رنڈیان بھی چاہ کر کھاتین ہین * لیکن مزا اُسکا فی الحقیقت مسافرون سے پوچھئے کہ ہر ہر قدم پر جھاڑ اُن کا دامن پکڑتے ہین * اور کانٹے بیر بیر پانو پڑتے ہین * غرض کھائے بن نہین چھوڑتے قصہ کوتاہ نچوڑ ہند کی میوؤنکا آم پر ہی فی الواقع عجب پھل ہی کچا تو مادہ کھاوے اور پکائے نر رنگت مین کبھو پیلا کبھی ہرا مزے مین کسی وقت کھٹا کسی وقت میٹھا * میٹھے کی مٹھاس سیب ثمرقند کو حلاوت بخشے اور کھٹ مٹے کی چاشنی انار رمانی کے دانت کھٹے کرے درخت اُسکا باغ کی آرایش اور مور کی بوباس دماغ کی آسایش سایہ اُسکا مسافرون کی آرامگاہ * ہر ایک تھکا ماندا دھوپ کا جلا اُسیکا ہوا خواہ (ابیات)

کیون نہ درختون مین وہ ہو سربلند * اُسکا ہی پھل شاہ وگدا کی پسند
ہند کے سب میوؤنکا سردار ہی * رونق ہر کوچہ و بازار ہی
جو صفہانی اُسے ایکبار کھاے * میوے صفہان کے سبھی بھول جاے
اُسکی مٹھائی کا کرون کیا بیان * ہیگا ہر ایک کی وہ زبان پر عیان
چوسے تو لب کھل نہ سکین بار بار * کاٹے اگر بند چھری کی ہو دھار
اور مٹھائی جو کبھو ایک ذری * کھائیے ایکبار تو بھر جاے جی
آم مین ہی یک حلاوت عجب * رہتی ہی اُسکی تو ہمیشہ طلب
پیٹ بھرے جی نہ پر اُس سے بھرے * آدمی پھر کھائیے نہ تو کیا کرے
ہوتا ہی شیرین تو بہت پال کا * لیک ہی ٹپکیکا بھی طرفہ مزا
میوؤن مین ہی فوقیت اُسکے تئین * باغ مین پھر کیون نہو بالا نشین

* چند سطرین میوون کے وصف مین *

میوے بھی رنگ برنگ کے اِس سرزمین کے بیچ اپنی اپنی رت مین ہوتے ہین ہر ایک گرد و نواح مین جہان تہان تربوز خربوزے سے فالیزین معمور * اور سیب انار شفتالو انجیر انگور وغیرہ کا باغون مین نہایت وفور * لیکن نہ ولایت کے سے حق تو یون ہی کہ اِن مین اُن مین فقط نام کی شراکت ہی * اور ذات صفات مین اُس سریکا تفاوت * پر ہند کے بعضے خاص میوے کو کہ وہان کے میوون پر ترجیح دیتے ہین وہ آم ہی لیکن سچ تو یہہ ہی کہ کھانے پینے کی چیزون مین عادت اور رغبت کو دخل بہت سا ہی یہین کے باشندے بعضے تو ایک میوے کو چاہ کر کھاتے ہین * اور کتنے اُس کی بو سے بھاگ جاتے ہین * چنانچہ کٹہل کی باس سے راقم ہین بیزار ہی * حال آنکہ ایک عالم اُسکا خریدار ہی * قصہ مختصر یہان کا خاص میوہ ایک اناناس ہی جسکا وہ روشناس ہوا اور جسکے تک منہہ لگا پھر نہ چھٹتا * باس اُسکی دماغ کا آرام * شیرہ اُسکا شیرۂ جان کا قوام * حلاوت اُسکی نا شپاتی کو پھیکا کرے رنگ پر اُسکے بھی ٹپک پرتے * اور شریفہ سب سے شریف تر ہی وضیع و شریف اُسکو چاہ کر منگواتے ہین * بلکہ اکثر صاحب ذایقہ سراہ کر کھاتے ہین * کٹہل بڑہل بھی اپنے اپنے مزے مین بے بدل ہین لیکن اُسکے ایک ہی کوئے سے جی بھر جاتا ہی * اور یہہ اکثر کھانے مین آتا ہی * اور کیلا تو سب میوؤن پر بھاری ہی اُسے اکیلے کھایا چاہیئے کیونکہ حلوۂ بے دود ہی خصوصا امرت بان کہ عطریت ملایمت حلاوت تینون اُس مین بخوبی موجود ہین اگرچہ چنپا کیلا بھی نہایت لطیف لذیذ خوبصورت خوش ذایقہ ہی پر ویسا کہان اب اور قسمون کا بیان لاحاصل ہی ہرچند کہ بعضا اور بھی ایک طور کا مزا رکھتا ہی اور ہند کے سب ملکون مین ہوتا ہی لیکن بنگالے برابر کہین نہین چنانچہ وہ دونون قسم خاص اِسی ملک مین ہین * کولہ سنگترا بھی عجیب تر میوہ ہی رنگت مین تو گل سا * اور رس اُسکا مل سا * باغ کی بہار دونی کر دکھائیے اور گھر کو باغ بنائیے مزے مین بے بدل صفرائی مزاج کے لئیے امرت پھل ہرچند زیادتی اُسکی دانت کھٹے کرتی ہی * پر زبان چٹکارے ہی بھرتی ہی محمد شاہ فردوس آرام گاہ نے نام قسم ثانی کا رنگترا رکھا ہی اِس لیئے کہ اِسم بامسمی ہو اور یہہ خاص شاہ جہان آباد مین نہایت پاکیزہ خوش ذایقہ رسیلا برآ ہوتا ہی اور لکھنو وغیرہ مین بھی بھلا چنگا پر قسم اول اِن ملکون مین

پرانا ہو تا جاوے طراوت اور نئی پیدا کرے ہر ایک امیر فقیر کی طبع کا مالوف ہی اور مدارات شاہ و گدا اکی بیشتر اُسی پر موقوف خواہ اُسکو سونے روپے کی تھالی مین اُسکے آگے رکھین خواہ سفالی مین * (ع) * برگ سبز است تحفۂ درویش *
مر سبز ہر ایک برگ پر کیون نہو کہ لالہ رخون کے مکھڑے کی بہار دونی کردیتا ہی اگر اُسکا لاکھا ہونٹ پر نہو تو رنڈی کا بناؤ پھیکا ہی ہرچند کہ نمکین ہو مسی کی دھڑی بغیر اُسکے رونق نہ پکڑے اگرچہ وہ کیسی ہی رنگین ہو اقسام اُس کی اکثر ہیں پر دلی آگرے مین گوری اور پیرٹیکی بہت بکری ہی کیونکہ ان مین لطافت اور نزاکت بیشتر ہی خصوصا پیرٹی مین قوایسی کہ اچیانا جو ہاتھ سے چھوٹ پڑے تو ٹکرے ہو جاوے اور لکھنو سے لیکر بنگالے تلک بنگلے اور دساوری کی پرحق تو یون ہی کہ مگہی نہایت نفیس و لطیف و خوشبو ہوتا ہی اگر ایک گلوری کوئی اُس کی کھائے تو سارا گھر خوشبو سے بھر جاے ہرچند کہ پان کا لازم کتھہ چونا سپاری ہی پر رنگ ڈھنگ مین اُسیکا نام زبان پر جاری ہی * (ابیات)

ساتھیون بن گو نہین کرتا وہ کام * لیتا ہی ہر ایک پر اُسکا ہی نام
دم مین وہ تبدیل کرے ذایقہ * تلخی و تیزی مین ہی اُسکی مزہ
آٹھ پہر پانی مین رہتا ہی تر * اُسکی حرارت نہیں گھٹتی ہی پر
نت ہی اُسے کھائیے بعد از طعام * ہاضمہ کا ہی وہ معین لاکلام
کیون نہو ہر ایک کو اُسکی طلب * ہی وہی آرایش بزم طرب
اِس لئے ہی شمع رخون کی پسند * حسن کا شعلہ وہ کرے ہی بلند
جو کوئی خوبان مین اُسے منہہ لگاے * اُسکے وہ مکھڑے کو بھبھوکا بناے
کیون نہ سنگار ون مین ہو اُسکا وقار * گلبدنون کے ہی وہ منہہ کا سنگار
گورا ہو یا سانولا جو اُسکو کھاے * غنچۂ لالہ وہ دہن کو بناے
بھاو مین کم ہی پہ بہت دے ہی سود * خوبی لب کی ہی اُسی سے نمود
کھائین نہ کیونکر اُسے انسان کل * لب کو بنادیوے ہی وہ برگ گل
اِس لئے معشوقون کے ہی منہہ چڑھا * رنگ سے دے عاشقون کو خون بہا
کیا کہون اُس برگ کے مین ڈھنگ کو * کرتا ہی خونین لب گلرنگ کو

بسکہ بھرا پاہی بھرا اُس مین رس * کیون نہ ہر ایک میوے سے ہووے سرس
شوخ یہہ سیندوریئے کا رنگ ہی * سیب ثمرقند بھی یہان دنگ ہی
ہیگا فوا کہ مین وہ ہردل عزیز * سیب غلام اُسکا بھی ہی کنیز

بعد اِسکے نیشکر مٹھاس اُسکی خداداد ہی * اور وہی ساری مٹھائیون کی بنیاد * اور دھر لکھنو وغیرہ کے گنوار زمیندار اُوکھہ کہتے ہین اور دلی کے قرب جوار کے ایک اقسام اُسکے بہت ہین اور ہر قسم کا ایک نام علیحدہ لیکن صاحبان اُردو کی زبان پر سوا اسے گنے کنارے پونڈے کے اور قسمون کا نام جاری نہین پہلا تو اسم جنس سا ہی کہ ہر قسم کو کہہ سکئیے پر دوسرا تیسرا خاص خاص قسم کا نانون ہی چنانچہ کتارا کرارا تنا ہوتا ہی لنبائی مین تو پونڈے سے کچھ برابر سرابر لیکن بہت سخت اور کم رس کھانڈ مصری وغیرہ اُسی سے بنتی ہی پونڈا بھی دو طرح کا ہوتا ہی یعنے سیاہ و سفید اگرچہ سیاہ کو اکثر گنون پر بعضے وصفون مین سرسائی ہی پر اُسکی مٹھائی قدرے تلخی لیئے ہوتی ہی اور بعضے کی شوریت کے ساتھ باجود اِسکے حلاوت سے خالی نہین ہرچند سختی اُسکی دندان و زبان کو اذیت دیتی ہی بہرصورت سفید سب طرح سے بہتر ہی پور پور مین اُسکی مزاگندیری اُسکی خواہش ذایقہ اور رگا نتھہ ہر ایک اُسکی رسکی گانٹھہ ساتھ اِسکے نرم ایسی کہ پوپلا بے اذیت کھاے بلکہ دودہ کا بچا بھی بآسانی چوسے رس اُسکا شیرہ جان کو بڑھاوے مٹھاس اُسکی کام و دہن کو حلاوت بخشے *

(ابیات)

کیون نہو میون مین بلند اُسکی شان * کھیت اُسیکا ہی مٹھائی کی کھان
ساتھہ طراوت کے ہی اُسکی مٹھاس * کھاے جو پیاسا تو بجھے اُس کی پیاس
فصل مین گنے کی سفر جو کرے * پیٹ وہ رستے ہی مین رس سے بھرے
جتنے مسافر ہون وہ جھک جائین کل * باندھ دے وہ پل مین مٹھائی کے پل

حلاوت مضمون سے سیاہی نے خاصیت شہد کی پکڑی قلم کی زبان بند ہوگئی راقم لکھنے سے باز رہا ولا کتاب کو شکرستان بنا دیتا ہرچند ساگ پات اِس سرزمین مین بھانت بھانت کے ہوتے ہین کتنے بوئے سے اور کتنے بغیر بوئے اصل یون ہی ہیتا جب اُنکے درخت مین لگا رہے دہڑ ہارے مگر پان طرفہ برگ ہی کہ توت کر زیادہ تازگی پکڑے بلکہ جون جون

مدن بان کی ادھر کھلی ہر کلی * بڑھاتی ہی عشاق کی بیکلی
خوشا یند ہی نکہت رابے بیاں * رہے بزم مین اُسکی بنت ریاں پیاں
چنبیلی کی بو ہی نزاکت بھری * سونگھتی ہوئی سونگھے اُسکو پری
یہہ ہمین خوش نما جائی جوہی کے پھول * کہ دیکھہ اُنکو اس سرت جاتی ہی بھول
صفائی کا عالم کہون اُن کی کیا * کہ پائے نظر یہان پھسل ہی پڑا
بہت موتیا کی پیاری ہی بو * ہر ایک گل سے اُسکی نیاری ہی بو
انو تھی نہو کیون کہ اُسکی کلی * نہائیت اُسکی ہی بو مین بھری
نوا آری کی از بسکہ میٹھی ہی بو * دلون کے وہ مقبول کیون کر نہو
جدا سب سے دوپہریا کا ہی روپ * کہان اُسکی رنگت کو لگتی ہی دھوپ
گلون سے نرالا ہی گل چاندنی * چمن کا اُجالا ہی گل چاندنی
یہہ چنپا کے پھولون مین ہیگی مہک * لپٹ اُنکی جاتی ہی گردون تلک
مین رنگت مین تشبیہ دون اُس سے کیا * کہ بن باس جو ہر ہی پکھراج کا
ہر ایک گل کا ہی رنگ و عالم جدا * نہین لطف سے کوئی خالی ذرا
جسے دیکھیے ہر طرح خوب ہی * طبیعت کا ہر ایک کی مرغوب ہی
یہہ گو ہر طرف ستے بکتے پھرین * یہہ خوبان جہان دیکھین سر پر دھرین
ہوئے ستے یون تا کہ پہنے منگا * زن بے نوا و زن بادشا
جو عالم دکھاتے ہمین دمڑی کے پھول * وہ ہرگز نہو موتیون سے حصول
پہنے کا اُن کے نہو کیونکہ چاؤ * کہ ہوتا ہی یہان کو زیون مین بناؤ
کسی خوب کی دل مین کھبتی نہ آن * نہ ہوتے جہان مین اگر پھول پان

القصہ کوئی پھول چمن دہر مین رنگ و بو سے خالی نہین * (ع)
* ہر گلی را رنگ و بوئے دیگر است * لیکن موتیا چنبیلی بعضے بعضے وصفون مین سب سے
زیادہ ہمین تیل عطر اُنہین کا نکلتا ہی اور ہر ایک صاحب طبع اُسکو چاہ کر ملتا ہی خصوصا وے
عورتین کہ جنکے مزاج مین ستھرائی سگھڑاپی بیشتر ہی وہ ہمیشہ بدن کو لگائے اور بالونکو اُنمین
بسائے ہی رکھتے ہمین تا چاہنے والے کی خواہش زیادہ بڑھے اور چاہ کی آنکھہ اکثر پڑے (بیت)

زیادہ نہ لکھہ وصفون کا اُسکے بیان * ہو نہ کہین لال قلم کی زبان

* یے چند سطرین پھولون کی تعریف مین *

پھول بھی یہان شمار سے دیکھنے اور سونگھنے کے اپنی اپنی بہار مین بیشمار ہوتے ہین رنگ ڈھنگ مین بھی کچھہ ایران تو ران وغیرہ کے پھولون سے کم نہین چنانچہ عباسی کی رنگ کی بہت ڈہنڈہی اور گل مہندی بھانت بھانت کی نپٹ چہچہی گلاب و یاسمن و سوسن کا وفور * نرگس و نسرین و نسترن سے چمن کے چمن معمور * زنبق و بنفشہ جدہر دیکھہ * صد برگ و تاج خروس چپے چپے پر * چمن کے چمن ریحان وارغوان کے * تختے کے تختے لالہ و نافرمان کے * رعنا و زیبا جہان تہان داؤدی و صد برگ کی ہزارون کیاریان اور وے پھول جو خصوصیت اُس سرزمین سے رکھتے ہین ہزارون ہین ہین اگر اُن سب کے فقط نام لکھون تو یہہ فصل برابر گلستان کے ہو جاے اور تھوڑے سے فائدے کے لیے کلام مین طول بہت سالازم آے لیکن مشہور و معروف خلق مین بیشتر اتنے ہین سیوتی سکہہ درسن سورج مکہی چنپا چنبیلی چاندنی جائی جوہی جعفری موگرا موتیا مدن بان مولسری کرنا کپور بیل کنول کیوڑا کیتکی گڑھل ہار سنگار نواری بیلا کتہہ بیلا رتن منجری رای بیل رتن مالا دوپہریا *

(ابیات)

ہی اس مملکت کی عجب گل زمین * کہین پھول یہان کےسے ہوتے نہین
دل بستہ دیکھہ اُن کو ہو باغ باغ * جو سونگھے تو بھر جاے بو سے دماغ
گندھے بن گندھے گر وہ محفل مین آئین * تو مجلس کا عالم چمن کا بنائین
جو پہنے اُنہین حسن اُنکا پھلے * کہ عاشق کا دل اُن پہ دونا چلے
جو لکھنے کے قابل ہو موکا قلم * نزاکت ہو کچھہ سیوتی کی رقم
سفیدہ سحر کا جو حل ہو کے آے * صباحت ذرا اُسکی تب لکھی جاے
کرون وصف کیا موگری کا بیان * کہ ایک ایک کلی اُسکی ہی عطردان
معطر ہی شدت سے بیلے کی باس * پہ آتی نہین حیف عاشق کو راس
جو سوتے مین آجاے اُسکی لپٹ * پھڑک جاے دل نیند جاوے اُچٹ
ہی کرنیکا اِبس مرتبہ مست بو * جو سونگھے اُسے تک سر یہ مست ہو

چھوٹیکا و کمیسند دیا اور بڑے کو کنبحل کہتے ہیں ناک کی جاگہہ اُسکی ایک لنبی سونڈ اژدہے کی
مانند جس چیز کو چاہے اُس سے اُٹھالے اور کان ایسے چوڑے کہ چھاج کی برابر جب
اُنھین چھڑ چھڑاتے ایک فراٹا باو کا آئے دو دانت اُسکے طول مین ایک گز سے کچھ کم و
زیادہ غار دہن سے لگے ہوئے ایک بھسونڈے کے اِدھر اور ایک اُدھر سفیدِ اِس قدر کہ
شمع کافوری کو بےنور کردین اور سخت اِس مرتبہ کہ پہاڑ کو چکناچور کر دین طرفہ یہہ ہی کہ
تمام اعضا اُسکے موافق ڈیل کے ہیں لیکن آنکھین چھوٹی وجہہ اِسکی خالق کو بہتر معلوم
ہی مخلوق کیا جانے پر اتنا خیال مین آتا ہی کہ صانع نے اُسکی آنکھون کو شاید اِسواسطے بڑا
نکیا کہ خود بین ہو جاتا بلکہ خاکساری کی خصلت عطا کی چنانچہ تھان پر کھڑا اکثر خاک سر مین سونڈ
سے ڈالا کرتا ہی پر جسوقت ہتھیاپائی پر آوے شیر خشمناک کی کیا تاب کہ اُسکے منھہ چڑھہ
سکے ایک چنگھاڑ مین زہرا آب ہو جائے حملے کی نوبت بھی نہ پہنچے چنانچہ آزمودہ کار ایک فیل جنگی
کو لڑائی کے وقت برابر ہزار سوار جرار کے جانتے ہیں واقعی کہ وہ بہادر بھی ایسا ہی ہوتا ہی
کہ توپ بندوق کو پھلجھڑی سے زیادہ نہین سمجھتا * (قطعہ)

چرخی کیا چیز ہی لاوے وہ جسے خاطر مین * بان بجلی کی کڑک کا کبھو پہنچے اُس تک
چالے وہ توڑ کے جون نیشکر اُسکی چھڑ کو * پاؤن کھجلانے لگے سونڈ مین لیکر پولک

اُٹھا سونڈ اپنی کو چنگھاڑ مار * جو حملہ کرے فوج پر ایکبار
سوارون کا ٹھہراؤ ہو ایک قلم * پیادون کے بھر خاک ٹھہرین قدم
کوئی آہ پاوے نہ جائے گریز * اکھڑ جاے ہر ایک کا پائے گریز

فی الواقع فتح نشان اسی سے نمودار ہی اور وہی دل کا سنگار سوارون کے پرے کی اُسی
سے زینت * لشکر مین اُسیکے یمن قدم سے برکت * سوا اُسکا سب سے بلند وبالا *
قیمت مین بھی وہ اکثر گھوڑون سے اعلی * کیونکہ گھوڑا پچاس روپیہ کا بھی نوکر لے
سکے * پر یہہ طالع مندہی لے دروازے پر بندھے * سوارون کی ٹکڑی ایک رسالدار کے
ساتھہ بھی لڑکتی ہی * پر اِسکی قور بادشاہ وزیر ہی کے پیچھے چلتی ہی * گھوڑا کیسا ہی
چالاک ہو چالیس پینتالیس کوس سے آگے نہ چل سکے اور یہہ اسی پچاسی کوس جائے اور نہ
تھکے * اِس ڈیل پر سبک روایسا کہ سوار کے پیٹ کا پانی نہ ہلے * اور آہٹ پاؤن کی کسیکو

اگر تیل اور عطر ہوتے نہ یہان * تو رونق پکرتا نہ حسن بتان
برتھائی انھون نے ہمین بہہ اُنکی قدر * عجب چیز ہینگے غرض تیل و عطر

اور کیتکی کیوڑے کی بوباس صورت شکل کسی پھول سے نہین ملتی اِنکا عالم ہمین جدا ہی اگر ہزار پھول خوشبو دھرے ہون اور کیوڑےکا ایک پھول بھی آے تو اُنکی مہک اُسکی لپٹ مین چھپ جاے گلاب و بید مشک اُسکے عرق سے خجالت کھینچے عطر کو اُسکے کوئی عطر لگ نہ سکے * (بیت)

جو ایک پھول ہو کیوڑے کا دھرا * تو روشن نکہے کہین لخلخا

* چند سطرین اسپ کی تعریف مین *

گھوڑے بھی بعضی بعضی اس مملکت کی زمینون مین نہپت اسلوب دار اور چالاک رہوار پیدا ہوتے ہمین خصوصا جنگل کا گھوڑا نہایت اصیل شایستہ جان باز ہوتا ہی اور دکھن کے بھی بعضے مقامون کا علی ہذا القیاس خصوصا گھوڑی نہپت چالاک ہوتی ہی پر ولایت کے گھوڑے کی قوت و چالاکی سے لگا ہی نہین کھاتی کیونکہ جب بھاؤ مار اگیا اور اُسکا کٹر تباہ ہوا تب ایک سردار بھل گھوڑیا بچکر بھاگ نکلا جو نہین ایک درانی نے اُسے دیکھا وونہین پیچھے لگا غرض جب یہہ اُسکے قریب پہنچتا مرہتا سرپٹ پھینک جاتا دو تین کوس پر دم لیتا بعد ایک گھڑی کے جو مڑ کر دیکھتا تو وہی مغل گھوڑا مارے خپجر خپجر کرتا چلا آتا ہی تب پھر وہ گھوڑی کو بدستور بھگا جاتا آخر تیس یا چالیس کوس چلکر گھوڑی تھک کر کھڑی ہو رہی اور درانی آن پہنچا مرہتا ناچار منہہ دیکھنے لگا کیونکہ نہ گھوڑی مین سکت نہ اُسمین طاقت نہ ان درانی نے ایک نیزہ مارا اور یہہ اُسکی ضرب کھاتے ہی گھوڑی سے جدا ہو کر گر برا سانس الٹی لینے لگا تب مغل اُسکے ہتیار ہمیانی اشرفیون کی نقرئی زین کی کاتھی معہ ساز لیکر اپنے لشکر کو روانہ ہوا اور گھوڑی کو ناکارہ سمجھ کر وہین چھوڑا بعضے اس واردات کو پتیل مہاجی سیندھیا سے منسوب کرتے ہمین اور بعضے کسیہ اور سردار سے واللہ اعلم بالصواب * *تعریف فیل*

لیکن یہان کے چوپاؤن مین ہاتھی عجیب خلقت ہی صورت سیرت مین سب سے بڑا قد و قامت مین نہایت اُونچا جسامت مین کوہ پیکر اور قوت مین اکثر حیوانون سے بالاتر رنگت مین بیشتر سیاہ خال خال بھورا بھی دیکھنے مین آیا ہی سوا اسکے بڑا چھوٹا بھی لیکن

صانع کی کیا نعمت ہی کہ ایک حیوان کے جسم مین اجزا تین حیوان کے اعضا کی صورت
ہمین اور بدن اسکا لوہے سے سخت نہ کہ تیر گولی بلکہ کوئی ہتیار اسپر کارگر نہین ہوتا اور
اسکے ماتھے کا کھانگ بہہ سخت و قوی کہ سنگ اسکے آگے حکم پاپڑ کا رکھتا ہی اور فولاد
خشک پتے کا پھر حیوان کا جسم تو کیا چیز ہی عجب کیا ہی اگر ہاتھی کے بدن مین وہ غار ڈالے
اور شیر کو مار ڈالے غرض یہہ حیوان کیا نر کیا مادہ سارے حیوانون پر غالب ہی اسکے جنگل
مین شیر ہاتھی ارنا کوئی نہین آتا رہنے کا تو کیا ذکر ہی * (بیت)

جہان وہ ہو ہاتھی کا کب ہو گذار * کرے شیر سائے سے اسکے فرار
غضب سے اگر مارے وہ اپنا کھانگ * جو ہون کوہ کے پاون تو جاوے بھاگ

یہہ ایشس بھی اسکی جنگل ہی مین ہوتی ہی *

* ارنے بھینسے کے اوصاف مین *

ارنا بھینسا بھی بڑا زور آور آہنی پیکر ہوتا ہی سینگ اسکے ایک گز سے کچھ بڑے نہایت نکیلے
اور رنگ ایسا سیاہ چکنا گویا تیل ڈھلتا ہی دلیر اس قدر کہ شیر سے نہین ڈرتا ہاتھی سے بھی خطرا
نہین کرتا اگر دو ارنون مین ایک شیر آجاتا ہی تو اسکو گیند بنا ڈالتے ہمین ایک سینگون
پر اٹھا دوسرے کی طرف پھینک دیتا ہی * دوسرا اسی طرح اسکی طرف اچھال دیتا
ہی * غرض جب تک اسکا دم نہین نکلتا دم نہین لینے دیتے کبھو کبھو شہرون مین بھی
ایسی لڑائی بادشاہ وزیر کے حضور ہوتی ہی اور دیکھنے والون کے تعجب سے ہوش
کھوتی ہی * سوا اسکے یہہ حیوان صورت دیو سیرت آپس مین بھی ایسے لڑتے
ہمین کہ بدن سینگون سے چھن جاتے ہمین اور سارے اعضا غربال بن جاتے ہمین ایسی
ایسی اوجھڑین باہم چلتیان ہمین کہ دیکھنے والون کی مارے ہیبت کے جانین نکلتیان ہمین
اور بعضا ایسا جیوٹ ہوتا ہی کہ اکیلا فیل منگلو سی پر دوڑ پڑتا ہی چنانچہ نواب اصف الدولہ
مرحوم جاڑے کے موسم مین ایکدن بکھرے کی جھیل کے جنگل مین شکار کھیلتے تھے کہ کئی
ارنے نکل آئے بندوقین انپر چلنے لگین کہ ایک ان مین سے جھنجلا کر نواب حسن رضا خان مرحوم
کی ہتھنی کی طرف دوڑا اور پچھلے دھڑ کو اسکے سینگون پر اٹھا کر ایسا ریلا کہ گر پڑتی
سنبھل نسکی غرض نواب مرحوم کی تو خیر گذری پر ہتھنی زخمی ہوئی اور ارنا گولیون سے

معلوم نہووے * رحم دل اِس مرتبہ کہ چھوٹا لڑکا راہ مین جو پڑا دیکھے تو اُسکو سونڈ سے اُٹھا کر اسطرح الگ رکھدے کہ ایک ذرہ صدمہ نہ پہنچے * حیادار اِسقدر کہ سواے اپنی جنس کی مادہ کے کسی مادین پر رغبت نہین کرتا معہذا آدمی کے روبرو اُس سے بھی نہین لگتا اور اُسکا بچا بھی بیشتر جنگل مین پیدا ہوتا ہی احیاناً اگر ہتھنی گابھن آئے اور بستی مین جنے تو حاکم کو نامبارک ہی اور عمر طبیعی اُسکی مانند انسان کی ایک سو بیس برس جوانی ساتھہ برس کے بعد اور مستی ہشیاری کے ساتھہ کیونکہ اُسی عالم مین ایک کا ایک سامھنا کرتا ہی اور ایک دوسرے سے کس کس گھات سے لڑتا ہی کبھو تو یہہ اُسکو دور تلک ریلا لے جاتا ہی کبھی وہ اُسکو اُسیطرح ریل لاتا ہی غرض سونڈون کے پیچ اور مستکون سے رگڑے اور دانتون کے صدمے اُنہین کا جگرہی کہ آپسمین اُٹھاتے ہین اور تاب لاتے ہین گویا پہاڑ سے پہاڑ ٹکراتا ہی اور دیو سے دیو جٹ رہا ہی بشر کی کیا طاقت کہ اُسوقت اُن کے پاس آسکے اِلا بھالے بردار اور بوڑی بردار بھالے لئیے اور چرخیان داغے لگے ہی جاتے ہین اور مہاوت اُن سے بھی زیادہ کام کرتے ہین اگر ایک مارا گیا تو دوسرا وونہین اُسپر قایم ہوا آفرین ہی اُنکی پھرتی اور جانبازی کو کہ ایک دیو کو ئین اِس حالت مین آنکس اور آسن کے زور سے زیر کرتے ہین *

(ابیات)

یہہ حق نے آدمی کو زور بخشا * ہوا تابع ہر ایک حیوان اُسکا
کوئی عہدہ برا اُس سے ہوا ہی * میان یہہ کاسرا ایک بد بلا ہی

القصہ راقم نے اسی سرزمین سے جو ہاتھی کو نسبت دی سو بنا بر کثرت کے ہی کیونکہ یہان بہتایت کے ساتھہ ہوتا ہی اور ترجیح بھی اُسکے بعضے اوصاف وقیمت مین مطلق اسپ پر منظور نہین بلکہ خاص اِس مملکت کے گھوڑون پر ہی اِس لیئے کہ ہاتھی اگر کیسا ہی خوبصورت پائل بجھول چالاک ہو پانچ چھہ ہزار روپیے سے زیادہ نہین آتا اور گھوڑا عربی عراقی ولایتی پچیس پچیس ہزار روپیے بلکہ زیادہ کو بکتا ہی *

* گینڈے کی صفت مین *

گینڈا بھی ایک جانور بڑا قوی ہیکل عجیب خلقت ہی پاون اور پچھلا دھڑ اُسکا ہاتھی کا سا گردن اُسکی لنبی گتھی ہوئی شیر کی سی اور آنکھین کان منہہ بیل کی مانند سبحان الله

جہان ہو تا ہی یون اُنکا گذارا * کسے رہتی ہی وہان تاب نظارا
کہان ہوتا ہی حاصل لطف دیدار * ہر ایک بن جاے ہی بس نقش دیوار
جو اُس مین اُٹھ گیا پردہ ہوا سے * جھمکڑا ایک نظر آیا ادا سے
جو وہ بجلی کے بھی یون سامہنے آئے * تڑپ کر اُسکے آگے لوٹ ہی جائے

اور صاحب عصمت بی بیون کی رتون پر گھٹا توپ برتے ہوئے چاندنیان کسین ہوئین کیا دخل کہ ایک مو برابر اُنمین رخنہ یا سوراخ ہووے چنانچہ نواب خان دوران ومظفرخان مرحوم کے ناموس کی رتھون پر بیشتر موتی میلی چاندنیان ہوتین تھین علی ہذا القیاس میانون پر بھی باوجود اسکے کہ ایک بھائی میر بخشی تھا اور دوسرا ہفت ہزاری فی الواقع تقاضا غیرت کا یہی ہی کیونکہ جسکا میانہ رتھ ایک جھمکڑے کے ساتھ نکلے مقرر تماشائیون بازاریون کے جی مین آوے کہ اس مین کوئی چمک چاندنی رشک پری جلوہ گر ہوگی پس زنانی سواری کی رتھ یا میانے کا پر تکلف ہونا بعضے بعضے ثقہ امیرون کے نزدیک بھی سخت معیوب ہی اصل یہہ ہی کہ سواری اُسکی فی الحقیقت اچھی ہی طور طرز اپنی اپنی پسند پر موقوف ہی پر ہچکولے بہت برے اور سواے اسکے بھی بہت سی پاتے ہین فراغت سے چار آدمی گپ شپ کرتے ہوئے بیٹھے چلے جاتے ہین اور سفر مین کیفیت حضر کی اُٹھاتے ہین لیکن اُسکے پہیے دو ہوتے ہین چھتری دار ہو یا منڈی اگر ڈھانچا اُسکا کچھ چھوٹا بے کے ساتھ ہلکا ہو تو منجھولی کہلائے گی اور بہت چھوٹا اور سبک ہوگا تو گینی اُسکے بیل بھی حد چھوٹے ہوتے ہین اُنھین گینے کہتے ہین قسم ہین اُنکی علیحدہ ہی اور چار پہیون کی رتھ وہ اس سے کہین بہتر ہی بہ نسبت اُسکے اُنچے نیچے سے کم گرتی ہی ہچکولا بھی اُس مین تھوڑا لگتا ہی امیر امرا کی سواری کے قابل ہوتی ہی فی الواقع بعضی تو ایسی ہی خوش ڈول سبک نقاشی ہوتی ہی کہ دیکھنے والے نقش دیوار بن جاتے ہین اور ساز بھی اُسپر باناتی سادے یا کارچوبی وغیرہ نہایت صفائی اور چمک کے ساتھ اگر سورج اُسوقت زمین پر ہووے تو اپنی رتھ سے اُتر اُس مین آبیٹھے اور راجہ اندر بھی دیکھے تو اپنے تخت پر پھر پاؤن نرکھے پر ساتھ اِن خوبیون کے بھی امرا اُس مین براے تفنن طبع کبھو کبھو سوار ہوتے ہین اور بعضے برے آدمی میرزا منش ہرچند کہ چڑھتے کم ہین لیکن ہر موسم کا ساز اُنکی سواری کی رتھ پر ہوتا ہی

نہ اِن مارا گیا اور شہری بھینسا تو فقط لکڑ ہارے بیچارے ہی کے کام کا ہی کوے لکڑیان یلا
گونین اُسپر لاوین اور ہمراہ اپنے لئیے پھرین مگر اُسکی مادہ کا دودھ بہت میٹھا گاڑھا سفید
چکنا ہوتا ہی اگر تازہ دہا ہوا لاغر پیئے تو فربہ ہوئیے اور ضعیف توانا اسیجہی سبب اکثر پہلوان
زور آور مداومت اُسکی کرتے ہین اور ہر روز بعد ورزش کے پیتے ہین لیکن ارنی کا دودھ
شہری بھینس سے مفید تر ہی رنگ اُسکا خال خال بھورا بھی ہوتا ہی لیکن اکثر سیاہ
ہی دیکھنے مین آیا ہی * (قطعہ)

ہوا ہی جسم یون اُسکا سیہ فام * کہ شیر اُسکا ہی مثل آبحیوان
نہ پیوے کس طرح ہرایک اُسکو * بڑھاتا ہی سدا وہ شیرۂ جان

وجہ اِن تینون حیوانون کی تعریف کی یہہ ہی کہ حیوانات متعارفہ مین یہہ عظیم الجثہ اور قوی
ہیکل ہین بلکہ دلیر بھی ایسے کہ شیر خشمناک اُن کا سامنا نہین کر سکتا اور جو کر بیٹھتا ہی
تو مارا جاتا ہی سواے اِسکے مطابقت خلاصۃ التواریخ کی بھی منظور تھی *

* گجراتی بیل گاڑی وغیرہ کے بیان مین *

اور اِس سرزمین کے بیلون مین گجراتی بیل سب طرح سے اچھا ہی ہرچند کہ ناگوزا بھی اور
بیلون سے بمرتبہ بہتر ہی لیکن اُس کو نہین لگتا صورت شکل اُسکی نہایت خوب ڈیل ڈول
نپٹ خوش اسلوب قد و قامت مین بھی بلند بادشاہ وزیر وفقیر ہرکسی کی پسند قدم ایسا چلے کہ
رہوار ترکی نہ پہنچ سکے دوڑے اتنا کہ چالاک تازی پیچھے رہ جانے یون سنا ہی کہ سابق
بعضے اشرار عیار احمدآباد گجرات مین وہان کے بیلون کو گاڑیون مین جوت سوار ہو رہزنی کو جنگل
مین آتے تھے اور مال متاع مسافرون سوداگرون کا اوٹ لیجاتے تھے ہرچند سوار گھوڑے
اُن کے پیچھے ڈالنے لیکن اُن کی گرد بھی نپاتے اور یہہ بھی مشہور ہی کہ گاڑی خاص
اختراع اہل ہند کا ہی بیٹھنے والے اُس کے گرمی سردی آندھی مینہہ مین نہایت آرام
رہوے کی سنگوتیان اور ساؤنگیون مین تالیان جھانجھہ جوڑون مین زنگ لگوا بند ہوا رکھوا سوار
ہوکر بڑے تھے سے میلے ٹھیلے مین پھرتیان ہین یا باغون کی سیرین کرتیان ہین واقعی اُنکی
آمد سے تماشائیون کے ہوش و ہواس جاتے ہین گو یا چھن چھن کرتے ہوئے پریون
کے تخت چلے آتے ہین * (بیت)

واقف ہوتے ہین صورت اُسکی یہہ ہی کہ ایک شیشے مین ریت بھرکر اُسکا منہہ دوسرے کے منہہ سے ملا کر خوب مضبوط باندھتے ہین لیکن ریت دوسرے شیشے مین آنے لگتی ہی جب کہ تمام آچکتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ ایک گھڑی گذری غرض اِسی طور سے دن رات کی گھڑی ساعت کو معلوم کرتے ہین راقم نے اِن صنعتون کو کچھہ فخریہ سمجھہ کر نہین لکھا فقط خلاصۃ التواریخ کے مصنف کی تبیعت کی ہی کیونکہ ان امور مین مصنوعات اہل فرنگ کے ایسے ایسے اپنے دیکھنے مین آئے ہین کہ ہند کے اگلے پچھلے کاریگرون نے کبھو خواب مین بھی نہ دیکھے ہونگے بناناتو درکنار ہان تعصب کی بات نرالی ہی پر خدا حق کا والی ہی *

* یہہ چند سطرین علم اہل ہند کے بیان مین *

علم بھی ہندؤن کے یہان اپنے ہین کہ اُن کا بیان وار لکھنا پتّ کٹھن ہی کہ اُس دریاؤ کا اور چھور کسی پیراک نے نہین پایا اور اُس کا کنارا کسی بہتے ڈوبتے کے ہاتھہ نہین آیا * اُسی مین سے ایک بید ہی کہ سارے گنو کے بھید اُسی سے کھلتے ہین * اور دھرم دیا کے رستے وہین سے ملتے ہین * ہر بدیا کی وہی بنیاد ہی اور تشبیہونکی نگری اُسی سے آباد * کہتے ہین کہ اِس جہان مین پہلے جدھر تدھر پانی ہین موجود تھا سوائے اُس کے ہر مخلوق معدوم و مفقود مگر بشن الکھی برت کے ایک پتے پر اُسکی سطح کے اوپر انگوٹھے برابر قد سے سوتا تھا کہ خالق مطلق نے اُسکی ناف مین ایک کنول کا پھول پیدا کیا اور اُسکے اندر برمہا چار سرا اور چار ہاتھ سے بمیت آدمی کی شکل خلق ہوا وہی اِس فرقے کے نزدیک واسطہ پیدایش کا ٹھہرا * اور بید آسمانی الہام ربانی سے اُسی کی زبانی سنا گیا * چنانچہ اب تلک کہ ہزارون برس گذرے ہین سارے چھوٹے برے ہندو اُسیکے حکمون کو مانتے ہین * بلکہ اپنے دھرم کی بنیاد اُسی کو جانتے ہین پھر برمہا کے پوتے منو نے اپ نشد کو ترتیب دیا ایک انگ اُسی بید کا ہی اور اُس مین بیان وحدانیت کردگارکا اور طریقہ معرفت پروردگار کا تفصیل وار لکھا ہی بعد اِسکے اُسکے بیٹون پوتون نے کھٹ شاستر یعنے چھہ کتابین اُسی بید سے اخذ کر کے بنائین اور اُنکے بیچ ماہیت وشناخت مین معبود مطلق کی بہت سے دلیلین ثابت کین لیکن یہہ علم الٰہی وطبیعی وریاضی و منطق و مناظرے پر موقوف ہی اور اُنکے چھون آپس مین بعضے مقدمات کے بیچ موافق ہین اور بعضون مین مختلف سوائے اِسکے اکثر مباحثے مناقشے کے

چنانچہ گرمیون مین خس کا اور برسات مین موم جامہ کا جاڑون مین بناتی پر اکثر اُس مین مہاجن صراف جوہری متصدی سوار ہوتے ہین یا عورات ہندو مسلمان کی اور بعضی اوباش بیگمین یا بانکی کسبیان اپنی رتھون پر نہایت جہ سجہاتے ساز سجوا بیلون کے گلون مین گھنگرو سینگون پر سونے سوار یان صاحب سلیقہ لوگون نے اور کاری گرون نے بنوائین اور بنائین چنانچہ ملوک و سلاطین کے واسطے تخت و نالکی امیرون کے لئے جھالردار پالکی اور شہزادیون و زیرزادیون و امیرزادیون کے واسطے مہا ڈول چوندول سکھپال میانے اور غریبونکی عورتون کے لیئے ڈولی تاکوئی نجیب زادی اشراف زادی پیادہ پا نہ نکلے اور اُسکے قد و قامت کو کوئی نامحرم نہ دیکھے *

* گھڑیان وغیرہ کے ذکر مین *

اور یہان کے ہنرمندون کاری گرون کا ایک مخترع گھڑیال ہی کہ اُسکی سے دن رات کی گھڑیان ساعتین دریافت ہوتی ہین شکل اُسکی گول گندہ دل انگل بھر سے کچھ زیادہ خواہ چھوٹا خواہ بڑا لیکن اژدہات کا بنتا ہی اور طریقہ گھڑی ساعت کے جان سے کا یون ہی کہ کسی مکان مین اُسکو لٹکا کر ایک طاس پر آب مین ایسی تانبے کی کٹوری کہ بلندی و پہنائی اُسکی بارہ انگل کی ہو اور ایک سوراخ اُسکے پیندے مین اتنا جس مین پانچ انگل کی سلائی ایک ماشے سونے یار و پے کی آوے جاوے ڈال دیتے ہین پانی اُس مین آہستہ آہستہ آنے لگتا ہی آخر ایک گھڑی کے عرصے مین وہ بھر کر ڈوب جاتی ہی تب اُس پر موگری ایک بار مارتے ہین وہ نہین آواز ایک ٹھناک سے نکلتی ہی اور دور تک جاتی ہی سنینے والے معلوم کرتے ہین کہ ایک گھڑی گذری غرض رات دن کے چار چار حصے کیئے ہین اور ہر ایک پاو کا نام پہر رکھا ہی لیکن گھٹنا بڑھنا اِسکا رات دن کی کمی زیادتی پر ہی اور دو نو گھڑی سے زیادہ اور چھ گھڑی سے کم نہین ہوتا خلاصہ یہہ ہی کہ جب ایک گھڑی تمام ہوتی ہی تب اُسے ایکبار بجاتے ہین اور دوسری کے بعد دو بار یہان تک کہ پہر پورا ہو بعد اِسکے از سر نو موافق پہر کی گھڑیونکے متصل بجاتے ہین اور دو پہر کے وقت دونا اُسے شام و صبح کو چوگنا اور اُسیکا نام گجر ہی سوا اِسکے شیشہ ساعت بھی اُسنی کام کا ہی لیکن جس جلسے مین وہ ہو وہین کے لوگ اُس کے سبب گھڑی ساعت کے احوال سے

قدرت کو یقینی عقیدہ اُسکا یہہ ہی کہ ہرچند کائینات اُسمین ہی پر جو کچھہ ہی سو وہی ہی غرض جو نسبت کو کوزے سے اور لہر کو پانی سے چمک کو سورج سے نسبت ہی وہی موجودات کو اُسکی ذات سے *

(چھٹا)

میمانسا شاستر ترتیب دینے والا اُسکا سوامی جیمن جانا اُسکا سب شاستروں پر مقدم کیونکہ صاحب تعلق کا عمل اُسی پر ہی کہتے ہیں جو کچھہ ہی سو عمل ہی ہی سواے اُسکے بیج جب تلک کھیت والا نہ جوتے بوئیگا کھیت سے کیا خاک لیویگا جسنے جو بویا وہی اُٹھایا حاصل یہہ ہی کہ مفلسی دولت نیکی بدی بہشت و دوزخ نتیجہ عملوں کا ہی اور سواے اِن چھہ کے

(دھرم شاستر) برمھا کے فرزندون نے بید سے نکالا ہی کام کاج کسب چلن کہ برہمن چھتری بیس سودر کی گذران کے ہین اُسکے وہی بنیاد ہی اور چار اسرم یعنے چار طریقے برمھچرج گرہست بانپرست سنیاس وغیرہ ریاضتین عبادتین خیرخیرات دان پن برت جپ وضع سے کہ چاہیئے اور ہر ایک گناہ کا کفارہ لغزشون کا چارہ انواع واقسام کے جھگڑے قضیے کا فیصلہ عدالت کا روبہ اُسی سے ماخوذ ہی اِس علم کو فارسی عربی زبان مین فقہہ کہتے ہین *

(بیاکرن)

ایک علم ہی کہ سنسکرت کی زبان کے مفرد و مرکب کلمون کی بناؤن کا جاننا اور ایک حال سے اُنکو بحال دیگر گردانا پوتھیون کی عبارت کا ٹھیک پڑھنا اِسی پر موقوف ہی جب تلک اِس علم مین مہارت پیدا نکریگا اُنکی عبارت درست نہ پڑھہ سکیگا جابجا ٹھوکرین کھائیگا آخر گریگا اگر کوئی چاہے کہ بدون نحو صرف کی مشق کے عربی عبارت صحیح پڑھہ سکے یا اُس زبان کی کتابون کے مطلب جون کے تون کہہ سکے کیا مجال ویسی ہی بدون اِسکی مشاقی کے سنسکرت کی کتابون پر روانی امر محال کہتے ہین شیش ناگ کہ حامل زمین اُنکے عندیئے مین ہی اُسنے اُسکی شرح کی ہی سواے اِسکے اور بھی کتنے داناون نے اِس فن مین قاعدے قانون ایسے ایسے بنائے کہ مبتدیون پر مشکل مسلے آسان ہو گئے *

(ہژدہ پران)

یعنے علم تواریخ جو کوئی نفوس قدسیہ کا حال * اور عالم ملکوت کا احوال * خلقت کے پیدا ہونے کی تفصیلیں و حقیقت قیامت صغرا و کبرا کی کیفیت راجاؤن کے افسانے رشیون کے قصے

زوے کہ ہرایک دانا و فہیم نے بقدر اپنی دانائی و طبع کی رسائی کے پیدا کیئے ہین انہین کتابون کی سیر کے نتیجے ہین *

(پہلا)

نیائے شاستر مصنف اُسکا گوتم ہے ایک حاصل اُسکے مضمون کا یہہ ہی کہ کارج کارن کرتا یعنے فعل و سبب و فاعل بغیر کوئی چیز موجود نہین ہوتی اِسلئیے فاعل حقیقی بے جہت کوئی فعل نہین کرتا لیکن مختار ہی بندے کی کیا طاقت کہ اُس مین دم مارسکے یا اول و اوسط و آخر مین دخل کرے جیسے کمہار مٹی کے وسیلے سے ہاتہ کی موافق اپنی مرضی کے بناتا ہی اور جسکام مین چاہتا ہی برتتا ہی اُن دونون کی مجال نہین کہ کہین ایسی بنا ویسی نہ بنا یا یون نکردون کہ اِسی طرح مخلوق اپنی خلقت مین خالق کے ارادے کے آگے بے مقدور ہی اور مجبور *

(دوسرا)

وئیشیشک شاستر بنانے والا اُسکا سوامی کنرادا اُس سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ مدار کار وقت پر ہی جو کام غیر وقت کیا جائیگا * سوا ئے حسرت کچھ ہاتھ نہ آئیگا * چنانچہ اگر کسان بے موسم کچھ بوویگا اپنے بیج بھی کھوویگا گو مینہہ برسے یا سینچے پر کھیتی مین ایک دانہ نہ اُگیگا اور اُسکو سوا ئے ترپاس کے کچھ پھل نہ ملیگا پس جو کچھ ہی سو زمانا اُسی کی پرستش کیا چاہئیے بدون اُسکے تاثیر فعل کی محال ہی اور معدوم کا موجود ہونا اشکال *

(تیسرا)

سانکھ شاستر جمع کرنے والا اُسکا سوامی کپل اُسکا ماہر حق و باطل کو جدا کرسکتا ہی کہتے ہین کہ جو شی کہ چھیرتے نے چھونے دیکھنے مین آوے وہ آناتمان ہی اور فانی اور جو ایسی نہو وہ اتمان ہی اور باقی غرض جسم کو فنا ہی اور روح کو بقا پس آدمی کو چاہئیے یہان تک سعی کرے کہ آناتمان سے اتمان کو جب چاہے جدا کر دے اور پرم اتمان یعنے بسیط محض سے ملے *

(چوتھا)

پاتانجل جامع اُسکا سوامی اننت حبس دم کا طریقہ اُنہین سے نکلا ہی اُسکے مشاق کا آئینۂ باطن ایسی جلا پاتا ہی کہ ہرایک کے دل کا بھید اُسپر کھل جاتا ہی حال مین اگلا پچھلا احوال جسکا چاہے کہدے اور اُس مین مو برابر فرق نہ پڑے جسم ظاہری بھی اُسکا اتنا سبک ہو جاتا ہی کہ جسوقت ارادہ کرے باد مین اُڑنے اور پانی پر پھرے *

(پانچوان)

ویدانت شاستر مولف اُسکا بیاس دیو عالم اُسکا صاحب توحید ہوتا ہی وحدت اُسکی آنکھون مین ایسی سماتی ہی کہ دوئی نظرون سے گرہی جاتی ہی کثرت کو وہمی سمجھتا ہی اور

اُسکے پڑھنے والے کو طرح بطرح کی پرتھنین یاد سحر و جادو کے چلن مین استاد جتن باو بناس کو ارادہ کرے ایک آن مین بند ہوائے عالم جنات اُسکے سامھنے سر جھکاسے کتھن کتھن بیماریون کی دوا کرے برتے برتے آزاریون کو چنگا کرے دولت و منفعت جتنی چاہئے پیدا کرلے نوتا کھاتا کبھو نہ دے دوستونکو اپنے نہال کرے اور دشمنونکو پایمال * (گاڈرو بدیا)

اُسکا عالم سانپ بچھو وغیرہ کے منترون کا حاکم ہوتا ہی اُنکے کاتے کی چڑھی ہوئی لہر چاہے تو اُتار لے اور اُتری کو چڑھا دے سوا اِسکے منتر کے زور سے جسکو اُن مین سے چاہے حاضر کرے بلکہ حسب و نسب بھی ہر ایک سانپ کا کہہ سناوے * (دھنک بدیا)

آگاہ اُس کا کرتب تیر اندازی کا جیسا چاہیئے جانتا ہی اور کامل اُس فن کا قوت طبیعت سے وقت پر ایک تیر سے کتنے ہین تیر نکال کر دشمن کے سینے کو چھاتا ہی * (رتن پرچھا)

اِس ہنر کا جاننے والا لعل موتی ہیرا پنا پرکھ لیتا ہی بلکہ ہر ایک جواہر کا عیب ہنر بتا دیتا ہی کوئی سنگریزہ نہین کہ اُسکی خاصیت و پیدایش کا حال اُسپر ظاہر نہین * اور کوئی نگینہ نہین کہ اُسکی ماہیت سے وہ ماہر نہین * (باستک بدیا)

یعنے معماری اُسکی مشاقی سے قسم قسم کی عمارتین طرح طرح کی پھلواریان حوض نہرین بلا ئین شائستہ بنا سکتا ہی اور ہر ایک مکان خاص کے خواص مفصل بتا سکتا ہی * (رسایں بدیا)

یہہ علم اگر سیکھے تو سونا روپا نا بنا پارہ وغیرہ بخوبی مار لیوے بلکہ راکھ سے روپا سونا بناکر دکھا دیوے اِسی صنعت کو مہوسی کیمیا گری کہتے ہین * (اندرجال)

ایک علم ہی عالم اسکا انواع و اقسام کے طلسم بناتا ہی اور عمل تسخیر کے باعث سے ایک عالم کے دلون کو لبھاتا ہی جب چاہے جان اپنے تن سے نکالے * اور دوسرے کے بدن مین ڈالے سوا اسکے ایسے ایسے اچرج اچنبھے دکھائے کہ ساری خلقت بھچک رہجاے * (گاندھرب بدیا)

یعنے علم موسیقی اُسکے عالم پر چھہ راگ چھتیس راگنی کی ماہیت تین گرام کی حقیقت سات سر کی نسبت کھل جاتی ہی * تک دھرپہ گیت سنگیت کی ریت اُسی سے بن آتی ہی * جس راگ کو چاہے بچھ نجھ سے گاوے * اور جس ساز پر ارادہ کرے بخوبی بجاوے * ناچنا تو ایسے گنی کے آگے بات ہی * کیونکہ لے تال کی مت کھپت اُسکے ہاتھ ہی *

دریافت کیاچاہے وہ اُسکو بتاتی ہے * (کرم بپاک)
کیا نادر کتاب ہی ما ہر اُسکا کو ڑھی کالنگی گونگے بہرے اندھے کانے لولے لنگڑے لنجے کو
سوائے اُنکے جو ازاری کہ ہمیشہ تپ مین جلتا ہی اور جسکا سر اپیت جلتا ہی جب چاہے بتا دے
کہ فلانے عمل کا یہہ نتیجہ ہی کہ تو نے اگلے جنم مین کیا تھا اور آسن سے چھٹکارا اِس دان پن سے یا اِس
برت یا ریاضت سے پاویگا اگر اُس شخص نے اُسکے کہنے پر عمل کیا خدا کے فضل سے ترت چنگا ہوا *
(لیلاوتی) ایک کتاب علم حساب مین ہی اُسکی مہارت سے مشکل سے مشکل سوالے
حساب کے اور دشوار عقدے دقیقے ہندسے کے حل کر سکتا ہی * (بیدک بدیا)
علم طب ہی مشتاق اُسکا انسان کے بدن کی ماہیت سر سے پانو تک جس طرح سے کہ
چاہیئے جانتا ہی اور اعضا کے جوڑ توڑ ربط وضع ہیئت نبض کی کیفیت مزاج کی حقیقت
بخوبی پہچانتا ہی بلکہ تشخیص ہر ایک بیماری کی اور تدبیر ہر ایک آزاری کی اُس سے
ہو سکتی ہی اکثر اوقات بگڑتے ہوئے مرض کی دوا اُسی سے بن پڑتی ہی بانی اُس علم کا
اگرچہ بیاس دیو ہی لیکن اور بھی داناؤن نے اُس فن مین نسخے معقول تصنیف
کیئے ہین اور جابجا رواج دیئے ہین * (جوتک بدیا)
علم نجوم ہی خواندہ اُسکا ستارون کی درآمد برآمد کا وقت ہر ایک برج مین بتا سکتا ہی
اور انسان کے طالعون کی سعادت نحوست بلکہ رفع نحوست کی تدبیرین چاند گہن سورج
گہن کی ساعتین اور تاثیرین جتا سکتا ہی اہل عجم و عرب اِس علم کو انبیاء کرام سے نسبت
دیتے ہین لاکن ہندو اِسکے ظہور کا سبب آفتاب کو جانتے ہین اور ایک آدھ اُن مین سے
بید کو بھی اِسکا ماخذ کہتا ہی * (سامدرک بدیا)
خواندہ اُسکا آدمی کے ہاتھ کی لکیرون اور ماتھے کی چینون کے ملاحظے سے چال ڈھال کے
طریقے سے اور بعضے اعضا کے خال وخط سے برا بھلا احوال آیندہ بتا دیتا ہی * (شگن بدیا)
دانندہ اُسکا انسان حیوان چرند پرندے کی آواز سے شگن لیکر حقیقت حال سے اور
اُنکے مآل سے اطلاع بخشتا ہی اور یہانکے لوگون مین وے شگنئے مشہور ہین * (سر بدیا)
جاننے والے اُسکے داہنے بائین نتھنے کی سانس سے کہ ہر روز ایک وقت معین پر آتی جاتی ہی
سائل کو نیکی بدی سے خبردار کرتے ہین * (اگم بدیا)

کیا کیا صعوبتین سہتے ہین اگرچہ ظاہر اُنکا خراب حال ہی لیکن باطن داتا کے فیض سے مالامال ہرچند
اُنھون نے بناے جسمانی بربادی پر عمارت روحانی آبادی ایک فرقہ اُن مین سے چپ سادھے
اپنے نفس سے مباحثے مناظرے کر رہا ہی کسی نے اپنے تن بدن سے دست بردار ہو آسمان
کی طرف ہاتھ بلند کر دامن مطلوب کا پکڑا ہی کوئی درخت مین اُلٹا لٹک کر نفس امارہ کو تپشا
کی آگ مین جلاتا ہی بعضا اپنی عبادت کے مقام مین صبح و شام رام سے لو لگائے کھڑا ہی
کوئی اِس جہان کی دید چھوڑ سورج سے ٹکٹکی باندھ اُس عالم کو دیدۂ دل سے دیکھ رہا ہی
غرض یہہ لوگ اوقات اپنی جپ تپ ہی مین گذراتے ہین اور ہرآن مین اپنے نفس کو
مارتے ہین اِنکی عبادتون کے چلن کتھن ہین دوسرے کی کیا طاقت کہ اُنکو ادا کر سکے بلکہ
اُنپر دھیان بھی دھر سکے مثل مشہور ہی جاکا کام تاہی کو چھاجے اگر اِس گروہ کی ہر ایک قوم کا
ناؤن اور راہ و رسم کا بیان عبادتون کا تمام عنوان لکھنے مین آتا تو قصہ بہت بڑھ جاتا (دوسری)
جوگیون کی سے بھی اپنے خدا کی یاد دن رات کیا کرتے ہین اور حبس دم کی کثرت سے
بےکڑون برس جیا کرتے ہین باوجود بار یاضت اِنکا جامۂ خاکی ایسا ہلکا ہی کہ ہوا مین اڑتے
ہین اور پانی پر پھرتے ہین * عمل کے زور سے جب چاہین اپنی روح کو نکالین اور دوسرے
کے جسم مین ڈالین جسکی شکل چاہین بن جائین غیب کی خبرین کہہ سنائین راکھ سے تانبے
کو سونا کر دین جادو کے زور سے ایک عالم کو موہ لین بیرون سے اِن کو صحبت بیتالون پر اِنکی*
حکومت مرتے ہوئے آزادی بات مین چنگے کر بن براے منکی ترت بوجھہ لین بے پروائی
ناآشنائی اِنکی ریت سچ ہی کہ جوگی کس کے میت ہرچند کہ منتر جنتر مہوشی* کیمیاگری
مین سنیاسیون کو بھی سکت ہی پر جوگیون کی اِن کامون مین شہرت بہت ہی (تیسری بیرگیون کی)
سچ مچ یہہ تو بیراگ مین بھرے اور جوگ مین کھرے ہین اوقات اِنکی برے مزے سے
کٹتی ہی دن رات اپنے اپنے طور کی تپشا مین لگے رہتے ہین اور رام کی نیہہ مین پگے
خلقت سے وارستہ خالق کے آگے دست بستہ ہر ایک اپنے اپنے مرشدون کی راہ پر چلتا ہی
اُنکی پگ ڈنڈی سے باہر نہین نکلتا اکثر اہل مذاق اُنمین استتین اپنے خدا کی وحدت
و معرفت مین بنا بنا صبح و شام گاتے ہین اور رنگ برنگ کے ساز بجاتے ہین اُن کے
عقیدے مین خاص عبادت معبود کی اور راہ کشود کی یہی ہن کتنے حالت وجد مین آکر

(نٹ بدیا)   اُسکی دریافت کا فائدہ بازی گری چالاک دستی بتیے بازی وغیرہ ہی
اِس فن کے مشاق ایسے ایسے کرتب کب دکھاتے ہین خصوصا رنڈیان اُنکی
بالائیے بےدرمان جوان کو بوڑھا کرین اور بوڑھے کو جوان بانس پر گود مین لڑکا لیئے چڑھ
جائین رسی پر دوڑتی چلی آئین ہونٹھون کے سہارے سے موتی پروئین بڑے بڑے
نہنگھوتون کے گیان ایک آنمین کھوئین غرض اُنکی چالاکیان بے باکیان دھیان مین نہین آئین
پھر زبان کیونکر کہے اور قلم کس طرح لکھے بعضی تو اُن مین نٹنیان کہلاتی ہین اور بعضی بھان متیان

(کام شاستر)   کوک بھی اسیکو کہتے ہین اِسکی مہارت سے جو راسی آسن کے
عنوان اور ہرایک کا فائدہ ونقصان معلوم ہو جاتا ہی اِسکا ماہر عورت کو جماع مین تھکاتا ہی *

(رسک بدیا)   ایک علم ہی اُسکے جاننے سے قسم قسم کے مردون کے احوال اور
طرح بطرح کی رنڈیونکے اطوار دریافت ہو جاتے ہین اور اُنکے عشق ومحبت کے روے
طریقے بخوبی سمجھہ مین آتے ہین *

(گیج شاستر)
ماہر اُسکا ہاتھی کی نیکی بدی عمر بلکہ ہرایک اُسکا عیب و ہنر بخوبی پہچانتا ہی سواے اِسکے
ہرایک بیماری کے علاج کا سلیقہ اور اُسکی تندرستی کے حفظ کا طریقہ جس طرح سے
کہ چاہیئے جانتا ہی *

(سالوتر بدیا)
اُسکی دانست کا نتیجہ یہہ ہی کہ گھوڑے کے عیب ہنر رنگ ڈھنگ وغیرہ بے تامل پہچان
لے بلکہ جو عیب پیچھیر آیندہ نکلیگا اُسکو فی الحال بتادے اور اُسکی ہرایک بیماری کی دوا
موافق قاعدے کے کرے اغلب ہی کہ اِسبات مین نچوکے *

چند سطرین سیرت مین ہندوستان کے
فقیرون کی اور بیان مین اُنکی گروہون کے

پہلی گروہ سناسیون کی طریقہ اُنکا خواہش نفسانی و لذت جسمانی کا چھوڑنا اور ریاضت
شاقہ مین تکلیف مالایطاق سے مہنہ نموڑنا بدن کو یہان تک ستی لگائے رکھتے ہین کہ تہین
جم جاتین ہین اور بالون کو اِسقدر اُلجھائے رکھتے ہین کہ لٹین بندھ جاتین ہین دن رات
دھیان معبود سے لگائے اور اُسکی بندگی مین سر جھکائے رہتے ہین نہ کسی سے علاقہ نہ کسی
چیز کی تمنا سر سے پاؤن تک ننگے بھبھوت سرا سر ملے ننگ و ناموس کو تجے راہ مولا مین

کسکے واسطے چنانچہ اسیسی باعث آگ پانی مردون کو دیناجس طرح کہ سب ہندون کے مذہب مین روا ہی اُنکے نزدیک بیجا کہتے ہین اگر جیسے چراغ مین تیل ڈالا کیا فایدہ لطف یہہ ہی کہ منہہ سر کے بالونکو قینچی یا اُسترا غیر کے ہاتھ سے لگوانا بدعت جانتے ہین اور اپنے ہاتھ سے اُکھاڑنا عبادت خاص ریاضت اُنکی دانتون نکرنا منہہ نہ دھونا ناپاک رہنا نہانا اگر گوہ موت سے ہاتھ بھر جائے نہ دھوئین ناپاک بجانین اسیسی لئے تمام ہنود کہ صانع مطلق کو برحق اور ثواب عذاب عاقبت کا بیشک جانتے ہین اِس فرقے سے بیزار ہین اور اِن سے ہم صحبت ہونا بلکہ بولنابھی روا نہین رکھتے اور یون کہتے ہین اگر ایک طرف سے مست ہاتھی مرکھنا زنجیر تڑائے ہوئے آتا ہو اور ایک طرف سے سیوڑا ہاتھی کے طرف جایئے اور اُسکی طرف منہہ بھی نکیجئے برہمن بھی مذہب قدیم کو جو بید کے موافق شروع آفرینش سے رائج ہوا ہی مسلم جانتے ہین اور اُس طریق کو کہ کسی فرقے نے آپہی آپ ہدایت کے لئے اختراع کیا ہی نہین مانتے سوا اِسکے کسی مخالف مشرب کو اپنے مذہب مین نہین لاتے ہرچند وہ منت کرے اور جو کوئی اُنکے طریق سے برگشتہ ہوکر دوسرا مذہب اختیار کرے پھر اگر اُنکے دین کا طالب ہو اُسکو بھی اپنے دھرم مین نہین ملاتے اگرچہ بہتیری سماجت کرے اور اُس مذہب مین * (چار آشرم) یعنے چار آئین ہین (پہلا برمہہ چرج) وہ عبارت اِس سے ہی کہ بیاہ نکرے اور علم ظاہری باطنی کی تحصیل و تکمیل مین لگے (دوسرا گرہست) یعنے شادی کرکے خانداری کے کامون مین مشغول ہووے * (تیسرا بان پرست) اور وہ یہہ ہی کہ جب ادھیڑ ہو اور بیٹا صاحب اولاد تب گھربار چھوڑ کر جورو سمیت جنگل مین جاوے تپشا مین دھیان لگاوے اور پھلون کے سوا کچھ نکھاوے (چوتھا سنیاس) یعنے سب علاقون سے بالکل ہاتھ اُٹھا کر سخت سخت ریاضتین مشکل عبادتین بجالاوے (اور چار فرقے ہین) (پہلا)

بامنہہ کا آئین اُس کا بید خوانی اور علوم حقیقی مین اوقات بسر لیجانی * (دوسرا)

چھتری کا کام اُس کا حکومت عدالت سپہ گری * (تیسرا)

بیس کا چلن اُس کا سوداگری مو دہتہ لیناو بنا صوا سے اِن کے اور بھی کسب کرغب کرنے (چوتھا) سودر کا اُس کا شیوہ سیوا کرنی اِن تینو فرقون کی القصہ ہندوستانی

بے ساختہ ناچنے لگتے ہیں بلکہ چرخ مارتے پھرتے ہیں اُنکے نزدیک خلاصہ عبادت کا اور طریقہ ہدایت کا یہی ہی یہان تک کہ اِس کیفیت مین جسنے ایک قدم بھی دھرا اپنے اعتقاد مین ایک درجہ منزل مقصود کا طی کیا بعضے اُسکا نام زبان ہین سے تیرتے ہیں اور اُسکی یاد کی سرنین پھیرتے ہیں کتنے مراقبہ کیئے خاص خاص صورتون کا دھیان باندھے بیٹھے ہیں بہترے بیدانت شاستر کے مطالعے مین لگے ہیں کہ واحد مطلق کی وحدت کے اسرار و معرفت کے آثار دریافت کرکے اپنے خانۂ دلکو پر نور کرین اور اُسکی تاریکیان دور کرین اِن مین بھی بہت سے فرقے ہیں ہرایک اپنے اپنے پیشوا کے نام سے پکارا جاتا ہی * (چوتھی)

نانک پنتھ یونکی اُداسی بھی سے ہی کہلاتے ہیں سرگروہ اُنکا بابا نانک سے بھی اپنے پیشواون کے ارشاد کے موجب خدا کی حمد و ثنا مین رہتے ہیں پر اِنکی عبادت کا خلاصہ یہہ ہی کہ مرشدون کے بنائے ہوے دوہرے چھند کبت گاگا کرنے والون کو محظوظ کرین اور کسی چیز پر دھیان نہ دھرین * (پانچوین)

جتیون سیوڑون کی سے بھی کڑی کڑی ریاضتین بڑی بڑی محنتین کرتے ہیں چالیس چالیس دن بڑی رہتے ہیں بھوکھ پیاس کے دکھ مدتون سہتے ہیں اپنے جسم کو بخوبی نہیں پالتے کھانے پینے کا نام بھی اکثر زبان سے نہیں نکالتے برہنہ بھی چلتے پھرتے نہیں بلکہ پاؤن بھی نہیں پسارتے کہ مبادا کسی کیڑے مکوڑے کو صدمہ پہنچے اُن کی بڑی تپشا جاندارونکی رکھیا ہی اِسی واسطے آگ نہیں جلاتے کھانا نہیں پکاتے عمارت کا بنانا چراغ کا جلانا کوؤن کا کھدانا بلکہ اُنسے پانی بھی نکالنا برا جانتے ہیں کہ شاید کسی جانور کی اذیت کا سبب ہو جاوے اِنکے ترکاریان سبز میوے مطلق نہیں کھاتے کیونکہ اُنکے نزدیک ایسی چیزین جانداروں کی مانند ہوتی ہیں اگر بہت بھوکھے پیاسے ہوتے ہیں تو موافق حاجت کے اپنے مریدون کے گھرون سے مانگ تانگ کر کھا پی لیتے ہیں اور کپڑا لتا بھی ضروری ہی اپنے پاس رکھتے ہیں خالق حقیقی کے قائل نہیں کیونکہ اُنکے مرشدون کا فرمودہ یہہ ہی جیسے گھاس آپ سے آپ اُگتی ہی اور بونے والا اُسکا کوئی نہیں ویسے ہی انسان و حیوانات وغیرہ کی پیدایش بھی بلکہ قدیم سے یونہین چلی آئی ہی اور عذاب آخرت کو بھی نہیں مانتے کہتے ہیں کہ انسان کا جسم مجموعہ چار عنصر کا ہی جب وہ پاش پاش ہوا ہر عنصر اپنی اصل سے مل جائیگا پھر عذاب کسپر اور

بس یہی رکھتے ہین صفات بشر * ایک مین موجود ہین جگ کے ہنر

* چند سطرین سپاہ کی کیفیت مین *

اور سپاہ اِس دیار کی بیشتر وفادار جان نثار نمک حلال خاوند کے کام پر جان سے درگذر کے رفاقت نچھوڑتے مرتے ہیشہ ہین بیشتر یہان کے منچلون جانبازونکا قاعدہ یہہ ہی جب تیر گولی وغیرہ سے نوبت گذر جاتی ہی اور متصہ جمیر کی ساعت آتی ہی تب گھوڑے چھوڑ دیتے ہین اور تلوارین سونت کر اُتار نے ہو جاتے ہین اِسواسطے کہ اگر طرفین سے ایک دوسرے پر غالب آئے تو اُس وقت ایسا نہو کہ کچھ اور مت بھر جائے اور یہہ جی مین سمائے کہ سوار تو ہین ہین آؤ اب گھوڑونکو بھگاییٔے اور جانین سلامت لیجایٔے کیونکہ جان عجب چیز ہی اور نہایت عزیز مثل مشہور ہی (جی ہنر یکھاپا پہنا ملے نہ دوجی بار) اِس سے پہلے ہی پائے گریز کو کاٹ ڈالئے تا کھیت ہاتھ سے نہ چھتے گو سر کٹتے تو کٹتے * (ابیات)

بہادر جو نامی ہین وقت ستیز * بدن مین نہین رکھتے پائے گریز

قدم اُن کے ہرگز نہ پیچھے پڑین * بہم کٹ مرین آخر ایسے لڑین

پڑے اُنمین چل کب وہ یہہ ہین اچل * نہ ہرگز ٹلین گو زمین جائے ٹل

اور بعضے زمیندار بھی یہان کے جو کسی سبب حاکم سے پھر جاتے ہین تو لڑائی کے وقت کتنے بھائی بند اپنے معتمد عورات پر تعین کرتے ہین جس وقت اُنھون نے دیکھا کہ حاکم غالب آیا اور اِنھون نے زندگانی سے ہاتھ اُٹھایا اُس وقت وے مارے غیرت کے سنگدلی اختیار کر کے ایک لخت عورتون کو قتل کر ڈالتے ہین پھر آپ بھی مارے جاتے ہین اِسی فعل کا نام جوہر ہی پر یہہ حرکت کچھ زمیندارون ہی سے خصوصیت نہین رکھتی بلکہ بعضے نجبا غیرت مند بھی جس وقت دیکھتے ہین کہ آبرو مین بٹا لگتا ہی تو بادشاہون سے بگڑ بیٹھتے ہین جان سے گذر جاتے ہین پر آن بان سے ہاتھ نہین اُٹھاتے چنانچہ راقم نے اپنے والد مرحوم سے یہہ نقل سنی ہی کہ محمد شاہ فردوس آرام گاہ کے عہد مین پیش از نادر شاہی ہمارے دلی کے مشفقون مین حسن ذکی خان نام ایک سید بہرایچ کے رہنے والے نواب عمدۃ الملک امیر خان بہادر مرحوم کے رفیق تھے نہایت بامروت صاحب ہمت آشنا پرست درماہہ اُنکا تین سو روپے تھا لیکن بیس دن سے زیادہ وفا نکرتا اِسواسطے کہ اُنکے گھر مین بیشتر

کیا ہندو کیا مسلمان اکثر خوش پوشاک خوش خوراک ہنس مکھ نیک سیرت مان عار وفادار چلن کے اچھے اشنائی کے پکے بات کے سچے خلیق شفیق رحم دل قابل قایم مزاج صاحب انصاف سیرچشم اشناد رست عالی ہمت صاحب دیانت ہوتے ہین چنانچہ مہاجن ایسے امین اگر کوئی شخص ہزارون رپی اپنے مخفی کسی صراف کے پاس بطریق امانت بدون شہادت رکھوائے پھر جس وقت مانگے وہ بے عذر بلا توقف اُسی وقت حوالے کرے اور جو کوئی خوف راہ کے سبب یا کسی اور باعث اِس قرار پر اپنے رپی اُسکو سونپے کہ مین فلانے شہر مین لونگا یا میرے عیال وہان ہین اُنکو پہنچین تب بھی وہ ایک قلیل نفعے پر اُن کو لیکر ایک کاغذ کے ٹکرے پر ہندی خط سے بدون لفافہ و مہر اپنے اُس گماشتے کے نام پر جس کی دوکان اُس ملک مین ہی کچھ لکھہ دیتا ہی جب وہ شخص اُس پاس پہنچتا ہی وہ خوش معاملہ موافق اُس کے لکھے کے بلا حجت رپی اُس کے ہاتھہ دیتا ہی تا وہ جانے کہ راست بازون کے لین دین کا چلن کسقدر راستی و درستی کے ساتھہ ہی اِسطرح کے نوشتے کو درسنی ہنڈی کہتے ہین اور اُسکے نفعے کو ہنڈاون اور اگر وہ شخص کسی کے نام پر بھجوائے تو اُس پرزے کو معہ اُسکے خط وہ صراف اپنے گماشتے کے پاس پہنچوا دیتا ہی اور اُسکی رسید اُس کو منگوا دیتا ہی ہرچند راہ کتنی ہی دور ہو اِسطرح کے نوشتے کو فقط ہنڈی کہتے ہین عجیب تر اِس سے یہہ ہی اگر درسنی ہنڈی والا سوا اُسے مکان معہود کسی اور شہر مین اُس کاغذ کے ٹکرے کو کسی صراف کے ہاتھہ بیچے تو وہ نہین لے لیوے اور رپی اُسکے حوالے کر دے اِس سے بھی ایک اچنبھے کی بات ہی اگر کوئی سوداگر راہ کے ڈر سے اپنا مال متاع مہاجنو کے حوالے کرے تو وے نیک طینت اپنی اجرت لیکر اُس کو جہان مالک کہے حفظ و امان سے بجنس پہنچوا دیوین اور نقصان اپنے ذمے لیوین اِسی معاملے کا ناؤن بیمان ہی * (بیت)

جتنے ہین باشندۂ ہندوستان * قابل و دانا و رسا رتبہ دان

جو کہین منہہ سے وہ برغبت کرین * دادو ستد مین نہ تفاوت کرین

حلم و حیا شرم و وفا اُن مین ہی * لطف و کرم جود و عطا اُن مین ہی

عالم الفت مین یہہ ہی اُنکا حال * جان تلک دیتے ہین کیا چیز مال

حاقل بہاگ کی لاش سے بیس قدم آگے نہی * (بیت)

جو اُسنے کیا تھا وہ مردون کا کام * رہیگا قیامت تلک اُسکا نام
نباہے سخن جان جوکھون اُٹھائیے * رہے بات باقی جو سر جائیے جائیے
نہ اب وے سپاہی نہ وے قدردان * رہی کہنے سُننے کو ایک داستان

* عورتون کے اوصاف مین *

عورات اِس ملک کی یعنے بعضی ہندنیان جنکو اپنے خاوندون سے ایسی تعشق کی حالت ہی کہ سوزفراق کی جلن سہہ ہی نہین سکتین اور اُنسے جدا یکدم رہ ہی نہین سکتین وے بعد اُنکے مرنے کے لباس دلہنون کا پہن بناؤ سنگار کر بن ٹھن ادرگبجا سوندھا لگا اُس کی لاش کے ساتھہ اگرموجود ہونہین تو اُس کا کپڑا ہاتھہ مین لے اگ مین جل جاتی ہین اور اپنے سونے سے بدن کو راکھہ بناتی ہین تا دنیا مین نام اُنکا روشن رہے اور عقبی مین بہت سا سکہہ ملے (رباعی)

نسبت نہ ستی سے دو پتنگے کی تین * اُس مین اور اِس مین ہی علاقہ بھی کہین
وہ آگ مین جل مرتی ہی مردے کےلئیے * یہہ گرد بجہی شمع کے پھرتا بھی نہین

اور بعضیان اُنمین گو نہین جلتین پر وفا وحیا کے باعث اچھا پہنا اچھا کھانا سوائے اِسکے جو زیب و زینت کی چیزین ہین بعد اپنے خصم کے ترک کرتی ہین رات دن تپشا مین کاٹتی ہین اور دکھہ بھرتی ہین اگرچہ نوجوانین کیون نہون بلکہ ایک رات کی بیاہی بھی اِسی طریق پر چلتی ہی اور تمام عمر آگ بغیر جلتی ہی غرض دوسرا گھر کرنا اُن کے مذہب مین عاقبت کا گھر کھونا اور دنیا مین سارے کنبہ کا ناؤن ڈبونا ہی اگرچہ مسلمانون کے دین مین اِس کا کچھہ گناہ نہین لیکن اکثر یہان کے باشندون کے خاندان مین بھی یہی رسم جاری ہی خصوصاً قصبات مین تو یہان تلک ہی اگرفقط منگنی ہوئی ہو اور اُس کا منگیتر مرجاے تو اُس کو رنڈ سالہ پہنا کر سسرال مین بھیج دیتے ہین یا میکے ہی مین رکھتے ہین حاصل یہہ ہی کہ وہ اپنی زندگانی عبادت و قرآن خوانی مین بطور بیواؤن کے بسر کرتی ہی جب تلک جیتی ہی دکھڑا بھرتی ہی ہرچند کہ اُسکا ولی عالم فاضل کیون نہو پر اِس بات مین جاہل بن جاتا ہی اور شرع کے طریقے سے ہاتھہ اُٹھاتا ہی * (بیت)

ستی ہونے مین بس ایک نام ہیگا * ولے بن آگ جلنا کام ہیگا

دوستو نکا مجمع رہتا تھا جسنے جو چیز چاہی وونہین موجود ہوئی غرض میر موصوف کے یہان ہر
مہینے دس دن عشرت رہتی اور بیس دن فراغت اپنی ذات کا خرچ یہہ تھا کہ کھانا تو دو چار
آشناؤن کے ساتھ پہنے کا یک جوڑا سواری کا ایک گھوڑا لیکن حد چالاک بیش قیمت
زین لگام بھی نہایت پر تکلف سنہری ہتھیار ملازم دو خدمتگار دو چیلے ایک نفر اور کار باری
اُنھین مین سے ایک چیلا چنانچہ اُسکو ہمیشہ یہی تقید تھا کہ گھوڑے کے آگے گھاس اور
چولہے مین دھونی ہمیشہ رہے تا کوئی نجانے کہ حسن ذکی کے یہان فاقہ ہی القصہ شاہجہان آباد
مین ایکدن کسی پٹھان کے ہاتھ سے ایک گھسیارا نادانستہ مارا گیا اُسنے جو مفر کہین نپایا اُس
بزرگ کی خدمت مین آیا اور یون اظہار کیا کہ جس بستی کے تم سید ہو مین وہین کا پٹھان ہون
میرے ہاتھ سے بے قصد ایک خون ہو گیا ہی تمھاری امید پر آیا ہون اگر مجھے چھپاؤ اور میری
جان بچاؤ تو عین جوانمردی و مردانگی ہی اُس جوانمرد نے بے تامل کہا کہ بسم اللہ بیٹھہ تیرا گھر
ہی کچھ اندیشہ نکر یہہ خبر سنتے ہی جتنے آشنا کہ پاس آشنائی اور نشہ مردمی رکھتے تھے
آکر اُنکے شریک ہوئے غرض سو سے کچھ زیادہ بھلے آدمی مرنے پر مستعد ہو بیٹھے کوتوال کا ہواؤ
نہ پڑا کہ اُدھر کا ارادہ کرے کیونکہ مرگذار و نکا سامنا اُس سے ہووے جو پہلے اپنے جان سے
درگذرے آخر یہہ ماجرا حضور اعلی مین من و عن عرض ہوا او وہین عمدۃ الملک کو فرما بھیجا
کہ حسن ذکی خان تمھارا رفیق ہی اُسے سمجھاؤ کہ اُس خونی سے دست بردار ہو اور بلا
مہلت بندگان حضور کے سپرد کرے تا وہ اپنے کئے کی سزا پاوے اور ایسی جرات
کوئی اور پھر نکر سکے نواب مرحوم نے حکم حضور کے موافق عمل کیا پر اُس عزیز نے نمانا بلکہ
روزگار سے دست بردار ہوا تب نواب نے بادشاہ سے عرض کر بھیجا کہ میر ذکی نے اپنی
جان اور روزگار سے ہاتھ اٹھایا ہرچند کہ اُسکی نافرمانی خانہ زاد کو بھی حد ناگوار ہی لیکن اس کا
تدارک ہو نہین سکتا ناچار ہی آگے جو حضور کی مرضی لیکن گستاخی معاف ہی جس خون
کے انتقام کے باعث ہزار خون ہووین اُسکا معاف ہی کرنا بہتر ہی کہ شر قلیل خیر کثیر کے
لئے جایز ہی آخر حضور اعلی سے خون معاف ہوا پر اُس مرد نے نواب مرحوم کا پھر روزگار نکیا
اور میان عاقل کنبل پوشون کے سردار کی وساطت سے نواب صمصام الدولہ خان دوران بہادر
کی سرکار مین نوکر ہوا پھر اُنھین کے ساتھ نادرشاہ کی لڑائی مین کام آیا پر لاش اُس جوانمرد کی

کیونکہ ہر ایک چھوٹا بڑا آیا گیا دانا بینا اس سرزمین کو سراہتا ہی بلکہ اپنی بود و باش بھی یہین چاہتا ہی چنانچہ اکثر بلاد کے باشندے آنکر بسے اور اپنے وطنون کو بھول گئے فقیر سے امیر ہوئے اور محتاج سے غنی * (بیت)

جون سے معمور ہی سارا جہان * لیک عجب ملک ہی ہندوستان
آنا سحر کو جو یہان ایک فقیر * شام سے پہلے اُسے دیکھا امیر
ہو گیا ایک آن مین پیادہ سوار * آیا تھا ناکام ہوا کامگار

فی الواقع اور نگ زیب کے وقت تک بلا شبہہ یہی صورت تھی اور آبادی کی بہتایت پر فرخ سیر کے عہد سے سلطنت مین بگاڑ پڑا اور محمد شاہ بسبب عیاشی کے سنبھال نسکا ہر چند کہ اُسکے وقت تک بھی اُٹھتی پینٹھہ کا سا عالم رہا پر احمد شاہ کے عصر مین تو ابتر آہی ہو گیا کتنے امیر ثقہ خانہ نشین ہوئے اور بعضے نجیب غیرت مند مارے افلاس کے دروازے بند کر کے مر گئے اکثر تتر بتر تین تیرہ ہو کر جہان تہان جا بسے خوشحال صوبۂ بنگ کے باشندونکا کہ صاحبان عالیشان کی یہان ریاست ہوئی اِسی سبب سے آج تک یہہ کونا آباد ہی والا ہر طرف اُداو بیدا دہی مگر اِن دنون اشرف الاشراف صاحب انصاف نواب گورنر لارڈ مارکویس ولزلی بہادر دام اقبالہ کا استقلال سلطنت اور انتظام مملکت پر ارادہ ہوا ہی اغلب ہی کہ فضل ایزدی و لطف سرمدی سے پورا ہووے اور چند روز مین پھر کریہہ اقلیم کی اقلیم ہی رونق پکڑے * (بیت)

حکومت رہے اُسکی صبح و مسا * ہر ایک نام لے اُسکے اقبال کا

الغرض تمام ہندوستان صوبۂ بنگ و دکھن و قندھار سمیت بیس صوبے ایک سو نوے سرکار چار ہزار دو محال کو شامل ہی اور آمدنی اُسکی آٹھہ ارب آٹھہ کروڑ آٹھہ لاکھہ اسی ہزار پانسو نواسی دام ہی ہرگاہ کہ تھوڑا سا وصف و احوال اِس مملکت کا لکھنے مین آیا اب لازم ہی کہ ہر ایک صوبے کا بھی احوال کچھہ کچھہ لکھون اور قلم کی چالاکی و روانگی دیکھون *

* صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد *

ہندی فارسی کی تاریخون سے یون معلوم ہوتا ہی کہ شہر ہستناپور گنگا کے کنارے پر اگلے زمانے مین تختگاہ ہندوستان کے بادشاہون کی تھا وسعت و رونق بھی اُسکی اُس

وہ چھوٹ جاتی ہی دکھہ ایک آن بھرکر * یہہ اپنی زندگی کاٹتے ہی مرمر
وہ مرمٹتی ہی بار وا یکباری * اِسے رہتی ہی دائم دم شماری
کہان آنا فا ناتن جلانا * کہان دن رات رہ رہ من جلانا
غرض عورت وہی ہی خوبصورت * جو پہنے ہی سدا ملبوس عصمت
ہی عصمت نیکبختی کی نشانی * نہو تو خاک ہی پھر زندگانی

* محبوبون کی صفت مین *

یہان کے حسین بھی حسن مین بے نظیر اور چمک مین ماہ منیر ہیں یہہ مین نہین کہتا کہ خوبان سے گوئی ملک خالی ہی لیکن اِس سرزمین کے معشوقونکی چال ہی نرالی ہی تراش خراش آن و ادا ناز و انداز سجاوٹ لگاوٹ بناوٹ بانکپن چھبن جو یہان ہی سو کسی اور ملک مین کہان یہہ بات مشہور ہی کہ خاص ملک دہلی لےچھبن حسن کے حق مین خاصیت سوہن کی رکھتا ہی جو سیم تن تک سال باہر یہان آتا ہی ترش ترشا کر چند روز کے بیچ حسن مین کھرا ہو جاتا ہی غرض یہان ہر ایک محبوب کو طریقہ دلفریبی و دلربائی کے یاد چالاکی و بیباکی مین جیسے دیکھو وہ استاد جب قصد کرے ایک نگاہ سے داناؤن کو دیوانا بنا دیوے اور زاہد دن کے لباس زہد ایک آن مین لوٹ لیوے عابد صدسالہ اُنکے ساغر چشم کو دیکھتے ہی خراباتی ہو جائے اور زاہد کہنہ سال سومناتی * (ابیات)

ہر ایک مشاق فن دلفریبی * ہر ایک پر ختم ہی بس جامہ زیبی
جسے دیکھو وہ رعنائی مین یکتا * ادا و ناز مین لیلی سے اعلی
لب شیرین جو تک وہ اپنے کھولے * تو شیرین جز تصدق کچھ نبولے
سدا عاشق کیتئین بیمار رکھے * جسے آنکھون سے چاہے مار رکھے
جو دیکھے متقی تک اُسکا جاوا * تو دیوے رونمائی مین وہ تقوی
کرے غارت مسلمانون کا ایمان * اگر چاہے تو ہندو ہون مسلمان
بنا دے بتکدہ مسجد کو دم مین * دکھا دے کفر کا عالم حرم مین
ہی مدح خوبرویان حد سے باہر * قلم قاصر ہی لکھئے اِس کو کیونکر

القصہ اِس مملکت کی تعریف اور یہان کے رہنے والون کی توصیف جہان تک کیجئے بجا ہی

دلی ہی مشہور ہی پھر سن ایک ہزار اتھتالیس ہجری مین مطابق بارھوین برس جلوس کے شاہ جہان صاحب قران ثانی نے دلی کے قریب ایک شہر بنیاد کیا اور شاہ جہان آباد اُسکا نام رکھا اُسکی خوش نیتی سے اُس ملک نے یہہ رونق اور آبادی پکرّی کہ جتنے ملک اگلے بادشاہون کے لکھنے مین آئے تھے گم نام ہو گئے فقط اُسیکا نام رہگیا جیسے سمندر مین بہتیرے برّے برّے دریاؤ ملے ہمین پر نام اُسکاہی باجتاہی قلعہ بھی اُسکا سنگ سرخ کا اِس مضبوطی و خوش اسلوبی کے ساتھہ بناہی کہ معمار قضاو قدر کی زبان اُسکے اوصاف مین لال ہی پھر ساخت تو اُسکی سمی امر محال علاوہ اسکے مکانات قسم قسم کے متعدد پاکیزہ خاصے * اور باغ بھی اُسکے گلشن جہان کے خاصے * نہرین جاری جابجا * حوض ہرایک مکان مین کتورا سا بھرا ہوا * جدھر دیکھیئے کیفیت نئی نظر آئیے * اور جس طرف نگاہ پرّے وہین رہ جائیے * اگر رضوان وہانکی بہار دیکھتا تو روضۂ رضوان کی دربانی سے ہاتھہ اُتھاتا * (بیت)

جنان کا ہر مکان اُسکا نمونا * خوش اسلوبی مین بلکہ اُس سے دونا
پھلین پھولین ہمیشہ وہانکے گلزار * خزان اُن تک نہین پاتی کبھو بار
نرالی جگ سے رنگ و بو گلون کی * حلاوت اور ہی کچھہ ہی پھلون کی
وہان کے طایروںکا رنگ ہی اور * ہی اُنکے زمزمونکا ڈھنگ ہی اور
مین ہرایک شی کودوں تشبیہہ کس سے کہ وہ ملتی نہین اِس سے اور اُس سے

گرد اُس قلعۂ مبارک کے ایک کھائی نہایت چوڑی چکلی گہری بھی ایسی عمیق زمین اُسکے ورے * اور وہ اس سے کہین پرے * پانی اُسکا ایسا لطیف و شفاف اگرایک خشخش کا دانہ بھی اُسکی تھاہ مین ہووے تو اندھیری رات مین صاف نظر آئیے * اور جو اندھا بھی اُس مین غوطہ لگاسکے تو بلا شبہہ نکال لائیے * (بیت)

نظر آتی ہی اُسکی تہ مین رائی * کہان یہہ آب گوہر مین صفائی
اگر پڑ جائیے اُسکے بیچ ایک بال * تو یون آوے نظر موتی کا جون بال

جمنا بھی اُس قلعے کی تشنۂ دیدار ہو کر جانب شرقی سے آئی اور اُسکے تلے نہایت آب و تاب سے بہنے لگی پھر نواب علی مردان خان مرحوم دریاے مذکور کو کاٹ کرشاہ نہر سر مورپہاڑ کے اوپر سے لایا کہ چہ و بازار کی رونق زیادہ برّھی * اور شہر کی آبرو دونی ہوئی * اکثر لوگ نکی

عصر مین حد سے باہر تھی زبان اُسکے بیان سے قاصر ہی اگرچہ اب بھی نہایت آباد ہی لیکن
جیسا پانڈؤن اور کورؤن کے وقت مین بستا تھا سو کہان جب کہ دونون فرقون مین بیرا
گھیری ہوئی اور پھوٹ پڑی تب پانڈون نے اِس ملک کو چھوڑا اور شہراندرپرست
کہ جمنا کے کنارے پر تھا اُسمین آئے بلکہ اپنا دارالسلطنت بھی اُسی کو ٹھہرایا بعد ایک
مدت کے راجہ اننگپال تونوڑ نے بیہر بکرماجیت کے ایک ہزار کچھ اوپر دو سو سن مین
ایک قلعہ و شہر اپنے نام کا بنایا چنانچہ سلطان قطب الدین ایبک و سلطان شمس الدین
التمش نے بعد اُسکے اپنا رہنا اُسمین مقرر کیا مگر سلطان غیاث الدین بلبن نے ایک اور
قلعہ چھ سو ساٹھ ہجری مین بنا کیا اور اُسکا نام مرزغن رکھا پھر سلطان معزالدین کیقباد نے
سن چھ سو چھیاسی مین جمنا کے کنارے ایک اور شہر پرفضا و عمارات اُسکی دلکشا
آباد کیا نام اُسکا کیلوگرھی رکھا اُسیکی امیر خسرو نے قران السعدین مین تعریف کی ہی
بعد ازان سلطان جلال الدین خلجی نے شہر کوشک لعل [illegible] سلطان علاء الدین نے
کوشک سبز بسا کر اپنا اپنا ہر ایک کو دارالسلطنت کیا پھر سلطان غیاث الدین تغلق شاہ
نے سن سات سو پچیس ہجری مین شہر تغلق آباد کی تعمیر کی پھر اُسکے بیٹے سلطان محمد
معزالدین جونان نے ایک اور ملک کی بنیاد ڈالی اور [illegible] ستون کا ایک قصر بنایا سوا اسکے
اور بھی مکانات سنگ رخام کے پاکیزہ پرفضا بنائے پھر سلطان فیروز شاہ نے سن سات
سو پچپن ہجری مین شہر فیروز آباد نہایت وسعت و عظمت کے ساتھ بسایا اور جمنا کو
کاٹ کر اُسکے نیچے لایا ساتھ اُسکے تین کوس کے فاصلے پر ایک اور محل معہ منارہ جہان نما بنایا
چنانچہ وہ منارہ ابتک قایم ہی عوام الناس اُسکو فیروز شاہ کی لاٹ کہتے ہین بعد اسکے
سلطان مبارک شاہ نے مبارک آباد آباد کیا اور نوسی اٹھتیس ہجری مین ہمایون
بادشاہ نے قلعہ اندرپرست کی مرمت و تعمیر کرکے دین پناہ نام رکھا اور اپنی تخت گاہ
مقرر کیا پھر شیر شاہ پٹھان نے کوشک سبز کو اُجاڑ کر ایک اور شہر بسایا اور
اُسکے بیٹے سلیم شاہ نے سلیم گڑھ بنایا ابتک بھی وہ شاہجہان آباد مین جمنا کے اندر قلعہ
ارک کے سامہنے موجود ہی اگرچہ ہر ایک نے اُن بادشاہون مین سے ایک ایک شہر
بسا کر اپنا دارالسلطنت مقرر کیا لیکن ہندوستان کے بادشاہون کی تخت گاہ ملک بلکہ

نہین ہی اہل حرفہ کوئی بیکار * ہی نت بیع و شرا کا گرم بازار
جوا دنی وہان ہی دوکان جواہر * وہی ہی بیگمان کان جواہر
گر ایک اقلیم کا آجاے وہان مال * تو لے لے ایک مہاجن اُسکو فی الحال
کوئی بیپاری ہو کا ہیکو فکری * کہ وہان ہرشی کی نت رہتی ہی بکری

فی الواقع اُس مقام فرحت انجام کو جتنا سراہیئے بجاہی لیکن اردوے معلی کا عالم ہمین جدا ہی فضا اُسکی نہایت پاکیزہ و وسیع * عمارات وہان کی بمرتبہ اسلوب وار و رفیع صحن اُسکا رشک صحن گلزار * دوکان ہر ایک بازار کی بہار * اہل حرفہ سبکے سب مرفہ احوال * کوٹھے اُنکے نقد و جنس و جواہر سے مالا مال * نہ کسی چیز کی وہان کمی * نہ کوئی بشر اُس آبادی مین غمی * (بیت)

ہی دروازہ اُسکا گلستان کا باب * بیاض جہان کا ہی وہ انتخاب
فضا اُسکی دیکھے اگر ایک نظر * تو دل تنگ ہووے نہ پھر عمر بھر
بھلاتی ہی ایک [illegible] غم اُسکی سیر * خوش آتی ہی بس دمبدم اُسکی سیر
سمان وہان کا دیکھے اگر ایک ذرا * تو مانی نہ لے نام ارژنگ کا
بہت مینے یون اُسکی تعریف کی * ہی اردو کی بولی کا ماخذ وہی

اور نخاس کے بازار کی طرز ہی جدی * [illegible] اُسکی فضائے عالم سے بھی بڑی * صحن اُسکا اقسام کے چارپاؤن سے مالا مال * زمین اُسکی نہایت صاف بنا ڈھال * ہر ایک طرف خلق کا ایک دنگل * جا بجا چہل پہل * چابک سوار قسم قسم کے گھوڑون کو پھیر رہے ہین * خریدار دلالون کو گھیر رہے ہین * سودا وہان کا دست بدست * ہر ایک دلال کو ڑیالا مال مست * کوئی گھوڑے کے مول تول کے لیئے ہاتھ لاتا ہی * کوئی [illegible] انٹو ہی چکاتا ہی * ایک طرف سپاہی پیشہ بھلے آدمی چبوترون پر اپنے اپنے زین پوش بچھائے حقے لگائے بیٹھے ہین * کسی طرف بانکے تیرچھے اپنی مجلس جمائے بیٹھے ہین * ایک طرف کئی شہدے شکستے سلفے کے دم مارتے ہین * کہین دو چار لنچے پنچے زیادہ گو اپنے اڑھائی چانول جدے ہی بگھارتے ہین * غرض میلہ کی سی دھوم * اور چھپڑبون کا سا ہجوم * ہر روز سوائے جمعے کے دوپہر ڈھلے تک رہتا ہی * (بیت)

حویلیون مین بنے تھے ندے سے پانی سے معمور رہنے لگے اور حوض و تالاب بھی دولتخانہ والا کے بھرپور باغون مین وہان کے شاداب اکثر رہنے لگی اور چمنون مین طراوت بیشتر حقا کہ وہ بزرگ بہشتی تھا کہ اُسکی کمائی سے شاہ و گدا کو فیض ہوا * (بیت)

رکھے حشر مین اُسکی حق آبرو * کہ فیض اُسکا جاری ہوا کو بکو

شہر پناہ اُسکی سنگی نہایت پختہ و مضبوط عرض و طول و بلندی و خوش اسلوبی اُسکی عقل احاطہ نہین کرسکتی بلکہ ایک جہت کی پیمایش کا دھیان نہین دھرسکتی اندر باہر اُسکے بستی حد سے باہر * چپہ چپہ پر ابادی جدھر تدھر * عمارتین انواع و اقسام کی خوبصورت کثرت سے حویلیان طرح بطرح کی خوش اسلوب بہتایت سے * باغون کی بہار بے خزان * چمنون مین دایم طلسمات کا سامان * ہرایک محلہ اُسکا اقلیم سے زیادہ پرفضا * چھوٹے سے چھوٹا کوچہ اُسکا شہر سے بڑا * ہجوم خلایق ہر سر راہ * ہرایک مقام ایک تماشاگاہ * شہر شہر گاؤن گاؤن کے باشندون نے اپنی بہبودی اور آسائش جو دیکھی بود و باش وہین اختیار کی غرض ہر صنف کے اشخاص و ہر ملک کی اشیا جب چاہو کثرت سے دیکھہ لو * کسی چیز کی کمتی کسی وقت ممکن نہین کہو * اگرچہ بازار سارا ہی اُسکا اپنے عالم مین اعلی ہی * پر چاندنی چوک تمام شہر کا اجالا ہی ہر دوکان اُسکی بے مانند * جس جنس کو دیکھو بادشاہ پسند * صحن بہہ کشادہ کہ دل کھل جاے * صاف ایسا کہ آدمی چانول بکھیر کر کھائے * دلال اُس بازار کا سوداگرون کو آنکھہ اُٹھا کر نہین دیکھتا بساطی وہان کا جوہریون کو خاطر مین نہین لاتا * دوکان ایک بزاز کی استنبول کے بزاز سے برابر * کوٹھی ایک صراف کی تمام ایران کے صرافے برابر * ۔ (بیت)

روپی ہر ایک دکان مین پیسے کھنکتے * کہ تو رے رات بھر ہینگے جھنکتے
لگے ہین ہر طرف پھولون کے انبار * گلی کوچہ ہر ایک ہی رشک گلزار
فواکہہ کا وفور اسدرجہ ہیگا * ملے ہی تازہ میوہ اصفہان کا
طعام اقسام کا جو لوئی منگوائیے * بقدر ایک فوج کے بازار سے آئیے
جو تہات ایک سلطنت کا ہوئے درکار * تو حاضر کر دے وونہین ایک دکاندار
اگر اسباب چاہے ایک لشکر * تو ہاتھہ آ جاے بس ایکدن کے اندر

غسل جو ایک بار بھی اُس مین کرے * بنائے سے پھر اُسکے جہنم ڈرے
ہرچند مسجد و باغ اور مسافرخانے کی بنا سے بھی فایدہ لاکلام ہی کیونکہ بنانے والے کا دنیا مین نام
اور خلق کو بلاشبہہ آرام ہی لیکن حمام کی تعمیر ہر پیر و جوان کی راحت کا موجب ہوتی ہی *
اور ہر شخص کے دل کی کلفت کھوتی ہی * چنانچہ بادشاہی حمام سے اِس شہر مین ایک
فیض عام ہی کوئی بشیر محبر و م نہین ساخت مین وہ فلاطون کے حمام سے خوبتر * در و دیوار
اُسکے خوش اسلوب سراسر * سطح اُسکے گنبذ کی کرۂ نار سے ملی ہوئی * اور دیوارونکی
نیو مرکز زمین سے لگی ہوئی * جامہ خانہ اُسکا بہترین مکانات * حوض وہان کا خشک مزاجون
کے لیئے آب حیات * مطبخ اُسکا مخزن آتش سوزان کا * ماہ آئینہ اُسکے تابدان کا * حرارت
اُسکی حرارت غریزی کو بھڑکائے * اور رطوبت اُسکی رطوبت اصلی کو بڑھاے (ابیات)

پاتے ہین یہان چین سبھی خاص و عام * بس یہی حمام ہی خیر المقام
تیل ملے اُسمین [illegible] گر ایکبار جو * اُسکو یبوست کا مرض پھر نہو
میل جو کوئی چاہے کہ [illegible] کی چھڑ آے * حوض مین بس اُسکے وہ غوطہ لگاے
اُس مین نہاوے جو کوئی ایک دم * قلب پر اُسکے نرہے گرد غم
وصف کرے اُسکا [illegible]دان اگر * پھر نہ کہے شعر بجز شعر تر
اُسکی جو تعریف مین کھولے [illegible] * گرم رہے اُسکا ہمیشہ سخن

القصہ اُس شہر کا ہر مکان لاثانی * ساتھ اِ[illegible]کے عمارات کی فراوانی * ہر بستی کے اندر
جیسی مکانات کی کثرت ہی * ویسی ہی باہر قبر[illegible] کی بہتایت * اکثر بادشاہون و زیرون
امیرون کے مقبرے اطراف مین ہین پر مشہور تر [illegible] ہمایون بادشاہ کا کیقباد کی کیلوگرھی
مین جمنا کے کنارے پر ہی سواے اِسکے وہ علما فضلا فقر[illegible] کہ اپنے عہد مین مشہور آفاق
تھے اُنکے مزار بھی اِس کثرت سے ہین کہ ایک شہر خموشا[illegible]ن بستا ہی چنانچہ خواجہ قطب
الدین بختیار کالی بن خواجہ کمال الدین موسیٰ کی درگاہ شہر سے تین کوس پر ہی وطن اُس
بزرگ کا فرغانہ جذبۂ الہی نے لڑکائی ہی مین اُسے اپنی طرف کھنچا * اور حضرت خضر
علیہ السلام کی ملاقات سے تصفیۂ باطنی حاصل ہوا * پھر بارہ برس کی عمر مین خواب کے بیچ
خواجہ معین الدین چشتی سے ارادت حاصل کرکے سفر کو نکلا جب بغداد مین پہنچا بہت

خلق کا رہتا ہی ز بس از دحام * رہتی ہی نت میلے کی سی دھوم دھام
جنس ہر ایک قسم کی وہان خوار ہی * گھوڑون کی یہہ گرمی بازار ہی
اسپ ہر ایک ملک کے ہین بے شمار * مانگون اگر ایک تو لا دین ہزار
گو کہ یہہ کثرت ہی پہ قیمت گران * سستا اگر چاہو تو پاؤ کہان
بلکہ وہان رہتی ہی نت لاؤ لاؤ * بڑھتا ہی جاتا ہی سدا اُنکا بھاؤ
گھوڑیکا مت پوچھیئے کچھہ مول تول * تٹو ہی کنکائی کا ترکی کے مول
گھوڑا ہر ایک شخص کو درکار ہی * پیر و جوان جو ہی خریدار ہی
بلکہ یہہ احوال ہی ہر طفل کا * دائی سے کہتا ہی کہ گھوڑا ہی لا
کوئی کھلونا اُسے کیسا ہی دے * گھوڑے سوا یہہ نہین ممکن کہ لے
دیکھا کمہارون نے جو یہہ کچھہ سبھاؤ * مٹی کے گھوڑے کیئے نقرے کے بھاؤ

الغرض اِس ملک مبارک بنیاد کا ہر ایک محلہ خوش سواد * اور ہر مقام آباد * بنابر اِسکے مسجدین خانقاہین مدرسے پاکیزہ دلچسپ کثرت سے ہین * اور خانہ باغ بھی بہتایت سے * لیکن سن ایکہزار ساٹھ ہجری مین مطابق چوبیسوین سال شاہجہانی کے ناف شہر مین ایک جامع مسجد سنگ سرخ کی ایسی بنی کہ اگلون نے ویسی دیکھی نہ پچھلون نے سنی * نمونہ اسکی نابہ سمک * منارے اُسکے سر بفلک * گنبد چرخ بلا گردان اُسکے گنبدونکا * عالم بالا تک جلوہ اُسکی برجیون کا * زینہ اُسکے منبر کا پایۂ عرش سے اُونچا * ستون کہکشان اُسکے ستون درسے نیچا * محراب اُسکی محل اجابت دعا * نمازی وہانکا مقبول درگاہ کبریا * دیوارین سد سکندر سے بلند تر * صحن اُسکا صحن فردوس کے برابر * (بیت)

حوض ہی ایک صحن مین اُسکے لطیف * پاتے ہمین فیض اُسے وضیع و شریف
سنگ ہر ایک اُسکا بہ از یشم ہی * چشمۂ حیوان کا وہ ہم چشم ہی
جو کہ نمازی کرے اُس سے وضو * حشر مین محشور ہو باآبرو
ایک بھی بوند اُسکی اگر جسنے پی * سلو ہوا تصفیۂ باطنی
اُس سے طہارت ہی سراپا نجات * ہی وہ گنہگارون کو آب حیات
جو کوئی ایک قطرہ بھی اُسکا پیئے * پیاس نہو حشر مین بھی گر جیئے

اپنی ماں سمیت دلی مین آیا اور علم رسمی و نہین تحصیل کیا آخر سن سات سو پچیس ہجری مین
ربیع الاول کی اٹھارویں کو بدھ کے دن وہ خدا کا پیارا جنت کو سدھارا فی الجملہ
ہندوستان مین جمیع اولیا سے اِس مرد خدا کی شہرت رتبۂ ولایت مین بیشتر ہی سلسلہ
اِسکی بیعت کا شیخ عبد القادر جیلانی کو پہنچتا ہی اور شیخ ممدوح کی ارادت کا سررشتہ
بعد چار واسطون کے شیخ شبلی سے ملتا ہی وطن اُس بزرگ کا قریۂ جیل بغداد کے قریب
اور تولد چار سو اکہتر ہجری مین علم درسی وہبی مین بے مثل تھا پر خرقۂ ولایت کا شیخ ابوسعید مبارک
کے ہاتھ سے پہنا کیفیت اُسکے حال قال کی اور حقیقت کرامات و کمالات کی اظہر من
الشمس ہی ایک عالم اُسکے دایرۂ بیعت اور احاطۂ عقیدت مین در آیا اور ہزارون نے
رتبۂ تصوف اُسکی توجہ سے پایا بلکہ اب تک بھی ایک خلق اُسکی ولایت کی قائل ہی *
اور بدل اُسکی طرف مائل ہی * پر شیخ اُسکو بسبب علم و فضل کے کہتے ہین و الاقوم کا حسینی
سید ہی نوے برس اِس [illegible] دار فنا مین رہا آخر سن پانسو اکہتر ہجری مین دار البقا کا راہی
ہوا سرکار نارنول ایک قدیم قصبہ ہی دہلی سے پچاس کوس کے فاصلے پر آب و ہوا
وہانکی نہایت خوب سواد اُسکا ہرا [illegible] صاحب طبع کا مرغوب عمارتین اُسمین اکثر پختہ و سنگین
مہندی وہانکی نسبت رنگین کھیت اُسکے [illegible] بستی کے قریب اکثر اوقات لڑکے وہان کے باشندون
کے کھیلتے کھیلتے کھیتون پر جا نکلتے ہین اور گھر کو آتے ہوئے مہندی کے پتے اپنی جوتیون مین
بھر لیتے ہین غرض گھر پہنچتے پہنچتے پاؤن اُنکے لال [illegible] ہو جاتے ہین شکار بھی ہر قسم کا بہتایت
سے چنانچہ چرتیمار پیسے کے چار چار تیتر بیچ جاتے ہین بھر گوشت اور ترکاری کس کو
غرض ہی کہ منگوائے اور کھائے مگر بضرورت یا بسبب عادت سوا اِسکے پھول پھل
ہر ایک موسم کے خوشبو خوش ذائقہ بافراط میسر آتے ہین اور خواہش مندون کے
دل و دماغ کو راحت و آرام پہنچاتے ہین متوطن وہان کے نجبا شرفا ہر قوم کے پر شیخ سید
اکثر بلکہ فضلا علما بھی محمد شاہ فردوس آرامگاہ کے وقت تک شہر مذکور خوب آباد تھا
اور عالم فاضل بہہ غالب تھے کہ ماہ رمضان مین مقدور نہ تھا کہ دوپہر ڈھلے تک نان بائی
یا بھٹیارا تنور گرم کرے یا بھڑبھونجا بھاڑ جھونکے یا کوئی بازار مین دن دیئے حقا پیئے اچانا
اگر کسی سے ایسی حرکت ہو جاتی * تو محتسب کے ہاتھ سے اُسکی آبرو جاتی * شہر کے اندر

ولیون سے فیض یاب ہوا وہان سے ملتان مین آیا اور مخدوم بہاء الدین ذکریا سے بھی ملا بعد اُسکے سلطان شمس الدین التمش کی سلطنت مین اپنے مرشد کے دیدار کا مشتاق ہو کر دلی کی طرف روانہ ہوا اُس بزرگ نے بھی کشف قلب و صفائی باطن سے اُسکے ارادے کو پاکر اُسی دیار کی طرف کوچ کیا حاصل یہہ ہی کہ دونون برگزیدۂ حق جیسے کہ ملاقات باطنی سے آپس مین شاد تھے ویسے ہی وصال ظاہری سے بھی مسرور ہوئے اور چندے ایکجا رہے آخر خواجہ معین الدین چند روز کے بعد اجمیر کو تشریف لیگئے اور سے اِسی شہر مین مقیم ہوئے اکثر اشخاص اِنکی بدولت فیض کو پہنچے بعد ایک مدت کے چودھوین ربیع الاول کو سن چھہ سو تیس ہجری مین دنیاے فانی کو چھوڑ کر عالم جاودانی مین جابسے اور قریب اُسکے مزار سلطان مشایخ نظام الدین اولیا بن احمد بن دانیال کاہی تولد تو اُس بزرگوار کا سن چھہ سو تیس ہجری مین غزنین کے بیچ ہوا جب سن تمیز کو پہنچا اتفاقات سے بداؤن مین آیا اور وہین علم ظاہری سے فراغت حاصل کی از بسکہ مباحثے مین طالب علمون پر اکثر غالب ہوتا تھا بسبب اِسکے نظام محفل شکن اُسکا نام ٹھہر گیا بعد اِسکے بیس برس کی عمر مین قصبۂ اجودھن مین پہنچکر شیخ فرید الدین شکر گنج کا مرید ہوا اور علم باطنی اُنسے بخوبی سیکھا پھر رخصت ہو کر ہدایت خلق کے لیے دلی مین آیا وہان بہت سے طالبان حق نے اُس سے فیض پایا چنانچہ شیخ وجیہہ الدین یوسف چندیری مین اور شیخ نصیر الدین چراغ دہلی و امیر خسرو دلی مین اور شیخ علاء الحق و شیخ رجی سراج بنگالے مین اور شیخ یعقوب و شیخ کمال مالوے مین مولانا مغیث و مولانا غیاث اُجین اور دھار مین شیخ حسام الدین گجرات کے بیچ اور شیخ برہان الدین و خواجہ حسن دکھن مین سواے اِنکے اور بھی خلفاے شیخ ممدوح کے اکثر بلاد مین مشہور و معروف تھے غرض اورنگ زیب کے وقت تک اولاد اُسکی اور خلفا اِنہین ملکون مین موجود تھے اور رہنمائی خلق مین مشغول اب کا احوال معلوم نہین لیکن صاحب تاریخ فرشتہ یون لکھتا ہی کہ باپ اِس بزرگ کا غزنین سے ہندوستان مین آیا اور بلدۂ بداؤن مین مقیم ہوا وہین یہہ عارف باللہ چھہ سو چونتیس ہجری مین ماہ صفر کے بیچ متولد ہوا جب پانچ برس کی عمر ہوئی تب اُسکے پدر عالی قدر نے رحلت کی پھر والدہ نے شیخ مذکور کو پالا جب کہ سن تمیز کو پہنچا

پھر خواجہ قطب الدین کی خدمت مین مشرف ہوا لیکن بیس برس تک علوم ظاہری کی تحصیل مین رہا جب نور ربانی کی تجلی اُسکے آئینۂ باطن مین ہوئی ساری کتابین جمنا مین ڈبو دین اور مسافرت اختیار کی جس وقت روم مین پہنچا شمس تبریز و مولوی روم سے استفادہ اُٹھایا سواے انکے بھی وہان کے اکثر اولیا سے بہت سا فایدہ پایا ندان اپنے وطن کو پھرا جب کہ وہان پہنچا کنج عزلت مین بیٹھا یہان تک کہ جہان سے اُٹھ گیا اُسکے بھی کشف و کرامات کا ایک عالم گواہ ہی * اور مزار ایک جہان کی زیارت گاہ * سرہند قدیم شہر ہی سامانے کے متعلقات سے فیروز شاہ نے اپنی سلطنت مین سن سات سو ساٹھ ہجری کے بیچ اُسے جدا کرکے ایک علیحدہ پرگنہ مقرر کیا آبادی و رونق اُسکی پھر دن بدن بڑھتی گئی اگرچہ وہانکی زمین مین بھی اکثر خدا رسیدہ سوتے ہین لیکن شاہ جہان کے عہد مین شیخ فرید ثانی اور شیخ معصوم کابلی اپنے معاصرین مین نہایت غنیمت و صاحب کیفیت تھے سیکڑون اُنکے مرید ہوئے اور ہزارون بھولے بھٹکے اُنکے وسیلے سے منزل مقصود کو پہنچے وے بھی وہین آسودہ ہین اور سادھورے مین شاہ قمیص مدفون ہین یے بھی اپنے وقت کے فقرا مین نہایت صاحب رتبہ تھے اور شام مین شیخ [illegible]ئی کی درگاہ ہی وہان بھی ایک خلق پھول ریوڑی چڑھاتی ہی اور اپنے اعتقاد مین مراد انہین [illegible] کے وسیلے سے پاتی ہی اور ہانسی مین مزار شیخ جمال الدین کا ہی یہہ مرد خدا شیخ فرید شکر گنج کے خلفا سے ہی سواے اُسکے صوبۂ مذکور مین اور بھی صاحبان حال و قال کے مزار بے شمار ہین لیکن منظور اختصار تھا بنا بر اُسکے احوال مفصل اُنکا نہ لکھا اب تھوڑے سے مکان پتھر کی پرستش کے جو اُس صوبے مین ہین اُنکا احوال لکھتا ہون سرہند سے بیس کوس کے فرق پر بھوانا گھاٹ ایک معبد ہی بیشتر لوگ اُسکو مہادیو کہتے ہین ہندؤن کی قدیم پرستش گاہ ہی لیکن فدائی خان کو کہ امراے عظام سے تھا اُسنے عالمگیر کے سن چار جلوسی مین وہین رہنا اختیار کیا نام اُسکا پنجور رکھا وہانکے راجا کو کہ کئی پشت سے راج کرتا تھا حسب الحکم بادشاہ کے نکال دیا اور ایک باغ نہایت مطبوع خوش قطع پانچ درجے کا بنایا عمارتین اُسکی بہت انوٹھی اور بیٹھکین نہایت لگو نہین جی اگر کیساہی اُداس ہو تو وہان لگ جائے بلکہ دل پر اُداسی پھر کبھو نہ آئے سواے مکانات کی صنعت کے یہہ عجب کام کیا کہ دامن کوہ کی آبجو

باہر درگاہ میں اکثر کیونکہ ہزاروں بزرگ صاحب کمال اُس سرزمین مین آسودہ ہیں لیکن صاحب ولایت سید محمد ترک مزار اُس بزرگ کا بستی کے اندر ہی سالہائے سال گذرے کہ کفار کے ہاتھ سے وہ بزرگوار شہید ہوا عجیب و غریب حکایات و خرق عادات اُسکے مزار سے وہان کے باشندے منسوب کرتے ہیں اور اپنی مرادون کے لئیے جمعرات کو جاکر وہان چوکیان بھرتے ہین لیکن بتخانہ دیہرا اُسوقت تلک قصبۂ مذکور کی اطراف مین کوئی ہندو بنانے کا تھا چنانچہ ایک اتیت نے نواب مظفر خان تھان دور ان کے بھائی کو بہت سے روپیہ نذرانہ دیکر چاہا تھا کہ ایک بتخانہ وہان بنائے اور بنیاد کفر کی قایم کرے اتفاقاً اُسوقت نواب مرحوم کا قصبہ مذکور سے سات کوس کے فاصلے پر ڈیرا تھا علاوہ اِسکے سرکار مذکور اُسکی جاگیر بھی تھی غرض اُس اتیت نے ابادی کے قریب بتخانے کی نیو ڈالی بلکہ تھوڑی سی دیوار بھی اُٹھائی کہ شاہ عبد الباقی پیرزادے کو یہہ خبر پہنچی سنتے ہی سوار ہوا اور سیکڑون اشخاص خواص و عوام سے اُسکے ساتھ ہو لئیے آخر آنکر دیہرے کی بنیاد ڈھائی اور اتیت کو خوب سزا دی اُسنے جاکر نواب سے فریاد کی نہایت غصے ہوا اور کئی سردارون کو معہ فوج بھیجا کہ پیرزادے کی حویلی ڈھادین اور گھر لوٹ لین لیکن شیخ اپنے مکان مین باستقلال یاد الٰہی مین بیٹھا رہا مطلق نڈرا یہان تلک کہ وہانکے لوگون کو منع کیا کہ کوئی میری مدد کو نہ آئے اور اپنے تئین اِس بلا مین نہ پھنسائے کہ سوائے قادر ذوالجلال اِسوقت کسی سے یاری و مددگاری منظور نہین کیونکہ جنگ و جدل فقیر و نکا دستور نہین القصہ وے لوگ جو بارادۂ پرخاش آئے تھے یہہ سوچے کہ دنیا کے واسطے ایمان کھونا اور عاقبت سے ہاتھ دھونا عبث ہی چار و ناچار ہر ایک شیخ سے بارادت پیش آیا اور نقد ایمان اپنا دنیا کے لالچ پر کسی نے نہ گنوایا نواب نے بھی اِس ماجرے کو سنکر انفعال کھینچا اور اُس کار ناشایستہ سے ہاتھ اُٹھایا جب احمد شاہ کی بادشاہت ہوئی تلک و معاش وہانکے نجباکی گھٹنے لگی جماعت مین اُن کی تفرقے نے راہ پائی جسنے سبہتا اپنا جدھر دیکھا اُدھر کی راہ لی آخر شہر مذکور ویرانہ بن گیا اور جسنے چاہا وہان عمل کر لیا اب تلک تو یہی حالت ہی آگے دیکھئے کیا ہو العلم عند اللہ اور شاہ جہان آباد سے تیس کوس کی مسافت پر پانی پت ایک قدیم قصبہ ہی شیخ شرف بوعلی قلندر وہین پیدا ہوا اور چالیس برس کا ہوکے دلی مین آیا

بسبب اُسکے اَرتلے کے زمیندار وہانکے بادشاہو نسے نہین دبتے ہمیشہ بغی رہتے ہین راقم
ایک مرتبے ہمراہ نواب آصف الدولہ مرحوم کےحسن رضاخان بہادر مغفور کی رفاقت مین
نانک متے تلک گیا ہی لیکن پہاڑ کی گھاٹی مین اتفاق جانے کا نہین ہوا بلکہ کوئی شخص
لشکر کا وہان نہین جاسکا فی الواقع راہ اُس پہاڑ کی نہایت سخت اور کتھب ہی لیکن
پہاڑ یُ وہانکی جنس میوہ اکثر لا کر لشکر مین بینچ جاتے تھے خصوصا اخروٹ بہتایت سے اور
نہایت سستے الغرض اِس صوبے مین دو دریا بڑے ہین ایک جمنا کہ سرچشمہ اُسکا
معلوم نہین اکثر سیاح جہان گرد خصوصا وے کہ چین سے پہاڑونکی راہ آتے جاتے ہین
اُنکی زبانی یون سنا ہی کہ یہہ دریا چین مین سے ہوکر پہاڑون کو کاٹتا ہوا بشہر مین پہنچا ہی
کہتے ہین کہ اُس ملک مین سونا بہت ہوتا ہی وجہہ اِسکی یہہ ہی کہ اکثر سنگ ریزے
وہان کے تاثیر پارس کی رکھتے ہین لوہا تانبا اُنکو لگ کر سونا ہو جاتا ہی لیکن پہچانتے نہین جاتے
اِسواسطے وہان کے باشندے کھوڑے ٹٹو گائے بیل کے پاؤن مین نعل باندھ کر چرنے کو
وہان کے پہاڑ پر چھوڑ دیتے ہین بسا اوقات اُنکے نعل سونے کے بن جاتے ہین اور اُس
ملک کے حاکم کے یہان نقارے بھی سونے کے ہین پھر اوراشیا اور ظروف کا تو کیا شمار
ہی القصہ دریائے مذکور اُس دیار مین سے ہوکر سرمور مین آیا ہی چنانچہ وہان کے زمیندار
سلاطین ہند کو بلکہ وہان کے وزرا امراء کو دریا کی راہ سے برف کشتیون پر بھیجتے تھے
اِسی سبب عوام الناس وہان کے راجا کو برفی راجا کہتے تھے پھر وہان سے پہاڑ پر ہوکر اُس
زمین سطح پر پہنچا ہی کہ شاہ جہان نے وہین اُسکے کنارے پر ایک قصر عالیشان بنایا ہی بلکہ
ہر ایک امیر صاحب منزلت نے سوا اُن کے بعضے بعضے اور بادشاہزادون نے بھی
موافق اپنی قدر و حوصلے کے عمارتین ستھری ستھری دل چسپ بنائین ہین اِسی جہت سے وہان
ایک معمورہ مختصر سا لگو نہان بن گیا اور مخلص پور اُس کا نام ہوا چنانچہ بادشاہ اکثر اوقات
وہان سیر کو جاتے تھے اور ایک حظ اٹھاتے تھے اُسی مقام سے شاہ نہر کر آدھی جمنا برابر
ہی شاہجہان آباد مین کاٹ کر لیگئے ہین اور دریائے مذکو رپہاڑ سے اُتر کر اکثر محال کی تازگی کا
باعث ہوا ہی چنانچہ قلعہ ارک اور کتنے مکان بادشاہی امیرونکے اُسی کے کنارے ہین
پھر وہان سے متھرا اور گوکل اور بندرابن مین پہنچا ہے دار الخلافت سے پندرہ فرسنگ کا

کو اُس باغ مین اُس حکمت سے لایا کہ وہان جتنے حوضون اور نہرون مین فوارے تھے اُسی
کے پانی سے چھوٹنے لگے محتاج خزانیکے نرہے اور گلاب بھی اِس کثرت سے اُس مین پھولتا ہی
کہ موسم مین ہر روز انگنت پھول خوش رنگ و پاکیزہ اترتے ہین چنانچہ خلاصۃ التاریخ
کا راقم لکھتا ہی کہ مین موسم بہار مین جسدن اُس گلزار سراپا بہار کی سیر کو گیا تھا اُس
دن چالیس من گلاب کے پھول اُس باغ سے اتر کر گلاب خانے مین گئے تھے * (بیت)

روش پر بھی اُسکی تھے پھولون کے ڈھیر * نہوتے تھے پر سیر سے اُسکی سیر

غرض سال بسال پھولونکی وہان ترقی اور بہار کی زیادتی تھی تھانیسر ایک پرانی بستی ہی
سرہند سے تین کوس پر جنوب رو قریب اُسکے کورکھیت نام ایک بڑا تالاب ہی ہندی
کتابون مین اُسکو ناف زمین لکھا ہی اور پیدایش کی ابتدا بھی ہندؤن کے نزدیک
اُسی مکان مین ہوئی ہی حاصل یہ ہی کہ اُسکو بڑا تیرتھ جانتے ہین [illegible] نہانا اُسمین ثواب
عظیم خصوصًا سورج گہن مین کیونکہ اُس روز دور دور سے گروہ گروہ [illegible] ندی مرد عام خاص بالکہ
سب چھوٹے بڑے آنکر وہان جمع ہوتے ہین اور نقد و [illegible] س انواع واقسام کے ظاہر
ومخفی خیرات کرتے ہین ہرچند کہ اُنمین کوئی کیساہی بخیل [illegible] مفلس ہو پر اپنی قدر و طاقت سے
زیادہ دان پن کرتا ہی بلکہ سوائے تالاب مذکور کے [illegible] ھتالیس کوس تلک جتنی جہ یاین
تالاب حوض کوئے اطراف شہر کے اور و [illegible] ات جنکے نزدیک سرستی ندی بہتی ہی
بلکہ وے بیٹھکین بھی کہ اگلے منیون کے نام [illegible] مشہور ہین اور قدیم کتابون مین مسطور
اُن سبکو تیرتھ جانتے ہین اسی [illegible] ب پانڈو اور کورو کہ پیشوا ہندونکے تھے آپسمین لڑ
کر وہین مارے گئے اور چالیس کو [illegible] س دلی سے پرے شمال رو سنبھل ایک قدیم شہر
اُسمین ہر مندر ایک پرانی پر [illegible] شگاہ ہنود کی ہی کہتے ہین کہ دور آخری مین ایک اوتار وہین
سے نکلیگا قریب اُسکے نانک متا بابا نانک کے چیلے اور سیوک وہان اکثر جمع ہوتے ہین
اور جپ تپ مین مشغول رہتے ہین اُتر طرف اُسکی کماؤن کا پہاڑ سونے روپے تانبے
شیشے اور گندک سہاگے کی کھان اُسمین ہی سوائے اِسکے باز و شاہین اور چنگل گیر پرندے
وہین سے آتے ہین بلکہ سرہ گائے مشک کے ہرن ریشم کے کیڑے پہاڑیئے ٹانگن اکثر وہین ہوتے
ہین اور سفید شہد بھی بہتایت سے وہین ملتا ہی ازبسکہ بستی اُسکی محفوظ اور بیڈھنگا ؤ ہی

بھنگیون مین ملک بملک پھنچاتے ہین لطف یہہ ہی کہ مدتون پانی اُس دریاکا اگر باسنون مین رہے مطلق نہین بگرتا کیرا اُس مین کبھو نہین پرتا ساتھ اِسکے میتھا اور ہلکا سارے دریاونکے پانی سے ہی اِسپر خوبی یہہ کہ ہر ایک کے مزاج کو راس آتا ہی یہان تلک کہ بعضے بیمارون کو شفا بلکہ کتنی مزمن بیماریون کو فائدہ دوا کا بخشتا ہی باوجود اِسکے تندرستون کو توانائی تازگی معدےکو صفائی قوت ہاضمہ کو ترقی دیتا ہی سوا اِن باتون کے رطوبت غریزی کو برھاتا ہی بھوکھہ زیادہ لگاتا ہی رنگ لال کرتا ہی اور مزاج بحال اِسی واسطے ہندوستان کے بادشاہ اور اکثر امرا کہین ہوئین پر اُسیکا پانی پیتے ہین قصہ مختصر یہہ دریا و ہردوار سے ساد[illegible]ہ کی بستی مین ہوتا ہوا ہستنا پور کے متصل جا پھنچا پھر وہان سے کدھہ کتیر[illegible] و انوپ شہر و دکرساس و سورون اور بداؤن کے قریب اور وہان سے قنوج کے متصل ہو[illegible] شیو راج پور اور کھجوئے و مانک پور و شہزاد پور مین ہوتا ہوا قلعے الہ آباد کے تلے جا نکلا ہی [illegible] ہین جمنا بھی کئی دریاؤن سمیت اُس مین آملی پھر گنگا چنار گدھہ اور کئی محالون کے تلے ہوتی ہوئی بنارس کے نیچے جا پھنچی غرض پتنے کے تلے پھنچتے پھنچتے بہتر دریاؤ اُترا اور دکھن کے پہارون سے جدے جدے آکر اُسمین ملے پر نام اُسیکا باقی رہا مگر پات بہت برھہ گیا کہ کنارہ وہان بدقت نظر آتا ہی اور برسات مین تو دکھائی ہی نہین دیتا پھر وہان سے راج محل و مرشد آباد و میر[illegible]پور و بحرا ہتی مین ہوتی ہوئی جہانگیر نگر کےتے پھنچی ڈھاکہ بھی اُسی کا نام ہی بعد اُس کے ای[illegible]سنج جاکر دو حصے ہوئی ایک تو شرق رد جاکر چاٹگام مین شور دریا سے ملگیا نام اُسکا پدماوتی ٹھہرا دوسرا جنوب کی طرف بہکر تین ٹکرے ہوا ایک کو سرستی کہتے ہین دوسرے کو جمنا تیسرے کو گنگا پھر اُنکے چھوتے چھوتے ہزار سوتے ہوکر بندر چاٹگام کے نزدیک دریاے عمان [illegible] مل گئے بعد اِسکے سرستی اور جمنا بھی اُس مین آملین پر تحقیق یہہ ہی کہ گنگا راج محل سے آگے برھہ کر متصل قاضی ہتے کے جب پھنچی نام اُسکا پدا ہوا وہین سے ایک سوتا جدا ہوکر مرشد آباد کی طرف گیا پھر ندیا مین پھنچ جلنگی سے مل کلکتے کے نیچے ہو دریاے شور سے جاملا اُسی کا نام بھاگی رتی ہی اور پدا کہ اصل گنگا ہی وہ چاٹگام مین جاکر سمندر سے ملی لیکن ڈھاکے سے یہہ دریاو تین کوس پر ہی متصل اُسکے بوڑھی گنگا قصہ کوتاہ چاٹگام کے دریا تلک پھنچتے پھنچتے گنگا جمنا سرستی

عرصہ رکھنے مین پھر اکبر آباد کے تلے گیا چنانچہ وہان بھی اکثر عمارات بادشاہی اور امیرونکی
حویلیان لب دریا ہین بعد اُسکے اٹائے کے شہر و قلعے کے نیچے جا نکلا پھر کالپی کے متصل گیا
اُسکے بعد اکبر پور مین چنانچہ عمارتین راجہ بیربل کی اُسی کے کنارے پر ہین اور راجہ
مذکور شہر مسطور ہی مین پیدا ہوا اور اُسی شہر کے تلے دریاے چنبل اور سیوہ اور
استان سواے اِنکے اور بھی دریا و گوندواے کی طرف سے جڑے جڑے آکر اُسمین
ملے ہین پھر جمنا ملکو سے مین ہو کر الہ آباد کے قلعے کے نیچے گنگا سے آملی اور دوسرا دریا و
گنگا اُسکے بھی سرچشمے سے کوئی واقف نہین لیکن ہندؤن کے عقیدے مین یون ہی کہ گنگا
بیکنتھہ سے اُتری شرح اِسکی ہنود کی قدیم کتابون مین ہی اور کیلاس پربت پر ہو چین کے
متصل جا نکلی چنانچہ فردوسی کے شاہنامے مین ہی کہ پتھر کی عمارت سیاوش بن شاہ
کیکاؤس کی لب گنگ ہین پھر وہان سے کوہستان بدری مین آئی وہین ایک حاطہ برف کا
ہی کہ ہمانچل اُسکو کہتے ہین ہندو اپنی کایا کو اُسی مین گلانا باعث آخرت کی نجات کا
جانتے ہین چنانچہ پانڈؤن نے جاکر اپنے بدن اُس مین گلائے لیکن کنارے اُس دریا کے اُس
پہاڑ مین اِس قدر بلند ہین کہ پانی بدقت دکھائی دیتا ہی ناو یا آدمی پار نہین جاسکتے اِسواسطے
گذارے کی جاگہہ بڑے بڑے موٹے رسے دونو کنارون کے درختون سے مضبوط باندھتے
ہین اور چھینکون پر اُنکے سہارے سے پار اُترتے ہین غرض بدری ناتھہ کی پرستش کو
خلایق شہر شہر سے آتی ہی لیکن اِس طرح کا طور گذار اُنکا جو کسی آدمی نے نہین دیکھا
بسبب اِسکے آتے جاتے اُسپر نہایت ڈرتے ہین بعد اُسکے دریاے مذکور بدری ناتھہ
کے پہاڑ سے بہتا ہوا سری نگر تلے آیا اور وہان سے رکھی کیش مین جاکر ہردوار کے پہاڑ مین
جا نکلا ہی اگرچہ گنگا سر تا سر ہندؤن کے مذہب مین پوجنے کے قابل ہی علی الخصوص اُس
مقام کے بیچ چنانچہ ہر سال بیساکھی کے نہان کو ہر طرف سے ایک خلقت آکر وہان جمع ہوتی
ہی پر جس سال کہ مشتری دلو مین آتی ہی زبان ہندی مین اُسے کنبھہ کہتے ہین اُس
برس دور دور کے لوگ کثرت سے آتے ہین اور وہان نہاتے ہین حاصل یہہ ہی کہ وہانکا
نہانا دان پن اور ناخن لینا سر منہہ کے بال منڈانا بڑا ثواب جانتے ہین بلکہ مردون کی ہڈیون
کو بھی اُس جگہہ گنگا مین ڈالنا وسیلہ نجات کا سمجھتے ہین اور پانی وہانکا بطور تحفے کے

جیسی چاہئے ہر وقت بہتایت کے ساتھہ موجود بھانت بھانت کے میوے ہر شہر و لائت کے اور رنگ برنگ کے پھول ہر فصل مین بخوبی بہم پہنچتے ہین پر وہانکے خاص میوون مین خربوزہ نہایت شیرین و خوش مزہ و خوش بو ہوتا ہی لیکن کچھ چھوتا اسی واسطے اکبرآباد کی جمالی مشہور ہی پان بھی وہانکا ازکثر ساتھہ عطریت کے سوائے اِسکے اشیا بھی انواع واقسام کی لطیف و اعلا بنتی ہی کاری گر بھی اپنی اپنی صنعت مین کامل موجود خصوصا کار چوب یہان کا سنہری رپہری نہایت چوکھا اور جاتکا ہوتا ہے [illegible] اِسکے اکثر سوداگر کارچوبی یہان اور چیز سے خرید کر ملک بملک لیجاتے ہین [illegible] انتفاع اکثر اُتھاتے ہین قصہ مختصر شہر مذکور نہایت آباد و بارونق ہی [illegible] بھی اس مین علما و اولیا کے اکثر ہین اور مقبرہ محمد اکبر بادشاہ وشاہ جہان کا [illegible] اُسکے نہایت اسلوب و نمود کے ساتھہ ہی * (بیانا)

قدیم زمانے مین ایک بڑا شہر تھا اور قلعہ بھی اُسکا نہایت مضبوط ومحفوظ اگلے وقت مین گنہگار بندیوانون کو وہین رکھتے تھے مہندی وہانکی نہایت رنگین اور آم بھی بہت بڑا وزن مین قریب ایک سیر کے * (سیکری) * ایک گاؤن ہی اُسی ضلعکے علاقے کا اکبرآباد سے بارہ کوس پر اکبر بادشاہ نے شیخ سلیم چشتی کے فرمانے سے وہان ایک قلعہٴ سنگین بنایا ساتھہ اِسکے عمارتین اچھی اچھی خانقاہین خوب خوب مسجدین پاکیزہ پاکیزہ بنائین پھر فتح پور اُسکا نام رکھہ کر دارالسلطنت مقرر کیا متصل اُسکے ایک بڑا تالاب ہی دو کوس کے پھیر مین کنارے پر اُسکے ایک بڑا ایوان و ایک مینار عالیشان علاوہ اسکے ایک مکان ہاتھی لڑانے کا بہت بڑا اور چوگان گاہ نہایت پرفضا قریب اُسکے سنگ سرخ کی کھان چنانچہ ستون اور چٹانین سوائے اِنکے عمارات کے لوازم جس قدر اور جتنے اندازے کے درکار ہون وہان سے نکل سکتے ہین * (گوالیار)

نامی قلعہ ہی آب وہوا اُسکی نہایت خوب استواری مضبوطی بھی نہایت مشہور بااسلوب سلطنت جو زندانی قابل حفظ کے ہوتے تھے اُنکا تھکانا وہین تھا باشندے وہان کے بر تیہ زبان آور گویے نہایت بااثر اور محبوب دلربائی مین خوب چالاک اور قیامت بےباک ہوتے ہین مزار شیخ محمد غوث کا بھی وہین ہی کہتے ہین کہ شیخ مذکور اپنے عہد کے صاحب کمالون مین ممتاز تھا اور تسخیر مریخ اُسکے عمل مین تھی * (کالپی)

کے ہزار ہوتے ہو گئے اور اکثر سیاحون کی زبانی سنے مین یون آیا ہی کہ گنگا کے کنارے
پر ابتدا سے انتہا تک بیشتر منتہہ مردچور مفسد راہزن بستے ہین وجہ اسکی ایک لطف
سے صاحب خلاصۃ التواریخ نے یہہ لکھی ہی کہ ازبسکہ اِس مین نہانے سے گناہ لوگون
کے جسم سے دور ہوتے ہین اغلب کہ وے ہی بطور تناسخ پیکر انسانی مین جنم لے کر
خلق کو یہان اذیت دیتے ہین فی الجملہ صوبۂ مذکور کی ہوا قریب اعتدال کے ہی اور
زراعت اُسکی مین بارانی و سیلابی اور کہین کہین کوؤن سے سہ فصلہ ہوتی ہی
میوہ بھی ایران و توران تک کا گوناگون کثرت سے اور پھول خوشبو اور رنگ
طرح بطرح کے بہتایت سے ہر فصل مین ہوتے ہین [illegible] بھی بڑی بڑی پختہ سنگین
و خشتی افراط سے بنتی ہین صوبۂ اکبرآباد اُسکے مشرق کی طرف صوبۂ [illegible] مغرب کی
طرف صوبۂ اجمیر جانب جنوب کماؤن کا پہاڑ جانب شمال [illegible] تک سے اکبرآباد لیکر
تا لودھیانہ کنارۂ دریاے ستلج طول ایک سو ساٹھہ کوس کا اور سرکار ریواڑی سے کماؤن کے
پہاڑ تک عرض ایک سو چالیس کوس غرض شاہ جہان آباد و سرہند و حصار فیروزہ
سہارنپور و سنبھل و بداؤن و ریواڑی و نارنول آٹھہ سرکارین متعلق اُسکے دو سو انتیس
محال آمدنی اِس صوبے کے چوہتر کروڑ تریسٹھہ لاکھہ تیس ہزار دام اور یہہ اصطلاح
مین متصدیون کی پچیسوان حصہ پیسے کا ہی *

* صوبۂ مستقر الخلافہ *

اکبرآباد اگرہ ایک گاؤن پرگنہ بیانہ کے مضافات سے تھا سلطان سکندر لودی نے اُس
مکان کو پرفضا دیکھہ کر تختگاہ مقرر کیا اور ایک شہر نہایت خوب بسایا اُسکے بعد بادل گڈھ
مشہور ہوا پھر شاہ جلال الدین اکبر نے ممالک محروسہ کا بیچون بیچ سمجھہ کر ایک قلعہ
نہایت مستحکم بنایا ساتھہ اُسکے شہر بھی نہایت وسیع و خوش اسلوب پر عمارت بسایا
سچ تو یہہ ہی کہ کسی جہاندیدہ نے قلعہ اِس متانت کا اور شہر اِس وسعت کا نہین دیکھا
جمنا چار کوس تک شہر کے درمیان بہتی ہی دونو طرف عمارتین عالیشان اور رنگ
برنگ کے مکان خدا کی قدرت کا تماشا دکھاتے ہین باوجود اِسکے اشخاص ہر قوم کے
اور باشندے ہر ملک کے کثرت سے مجتمع * علی ہذ القیاس اجناس و اشیا بھی ہفت اقلیم کی

ویسے ہی عام رباسنے بجاتے ہوئے برتی دھوم سے قصبہ مذکور کو جاتے ہین اُسی مجمع کا نام چھرتی ہی
اور میدانی بھی اُسی کو کہتے ہین دھرجائے یا نجائے قصبہ کو تا دہ ماہ مسطور مین اُس بزرگ
کے مزار پاس کئی دن جمع رہتے ہین قسم قسم کی نذرین نیازین چڑھاتے ہین جب سترھوین
تاریخ قال ہو چکتا ہے تب اپنے اپنے وطن کو روانا ہوتے ہین اور اس امر کو حج و عمرے
سے بہتر سمجھتے ہین ہرچند کہ یہہ چلن ایک مدت سے چلا آتا ہی پر بانی اسکا سوا ے
باصیر بیئے اور بھگائیے کے کوئی نہین ٹھہرتا تھا اب [illegible] ال و پاجی بھی وہ مقرر ہوگا آثار اس
دنگل کے اسپر دال ہین اگرچہ شیخ مذکور کی نیکی بدی اُن امور سے ثابت نہین
ہوتی لیکن قاضی نور اللہ سوستری رحمت اللہ علیہ نے مجالس المومنین مین امامیہ مذہب
اُسکو لکھا ہی [illegible] اللہ قصہ مختصر اس صوبے مین بھی دریا دو ہی عمدہ کے ہین ایک
[illegible] کا احوال [illegible] لکھنے مین آیا دوسرا چنبل کہ اکبر آباد سے آٹھ کوس کے
فرق سے بہتا ہوا بھدا و روٹہ کا ایرج کے محال سے گذرتا ہوا اکبر پور کہ متعلق کالپی کا ہی
وہان پہنچ کر جمنا سے جا ملا لیکن دریائے مذکور کی برآمد کا مقام مالوے کے متعلقات سے ہی
یعنے خاص پور غرض گھاٹم پور اس صوبے کے پورب طرف گنگا اُتر رخ چندیری دکھن
طرف پلول پچھم رخ طول صوبۂ مذکور کا گھاٹم پور الہ آباد کے متعلق سے لیکر تا پلول کہ
شاہجہان آباد کے عملے سے ہی ایک سو ستر کوس اور عرض قنوج سے تا بہ چندیری کہ وہ مالوے
کے مضافات سے ہی سو کوس القصہ سرکار اکبر آباد و باری و الور و تجارہ و ایرج و کالپی
و سنوان و قنوج و کول بروہ دھم منڈلاور گوالیار وغیرہ چودہ سرکارین متعلق اُن سے دو سو
اٹھسٹھ محال آمدنی آٹھ کروڑ اٹھارہ لاکھ پینسٹھ ہزار آٹھ سو دام لیکن برسون سے
سرکار قنوج صوبۂ اودھ مین داخل ہی *   (ذکر کنبھیر)
بھرت پور بھی گویا صوبۂ اکبر آباد کے متعلقات سے ہین اٹھارہ اٹھارہ یا اُنیس اُنیس
کوس کا فاصلہ اُن سے اور شہر مذکور سے ہی قلعے اُنکے نہایت مستحکم و محفوظ و کلان ساتھ
اُنکے اسباب جنگی اور ذخیرے ہر ایک مین اس بہتایت کے ساتھ کہ سالہاے سال قلعے والے
محتاج اِن امور کے نہون خصوصا بھرت پور مین بالفعل وہی رنجیت سنگ کا مسکن ہی قلعہ
مذکور سب سے زیادہ مضبوط و محکم چنانچہ اُسکے گرد کی کھائی ایک چھوٹی سی ندی ہی کہ نا و

ایک شہر ہی جمنا کے کنارے بہت سے صاحب کمال درویش اُس سرزمین مین بھی آسودہ ہین ساتھ اِسکے مشہور ہی کہ بھیم کے تودے کے غار ہین وہان فیروزے اور ماگنیسے کی کھان ہی لیکن مداخل و مخارج اُسکے برابر ہین پر گرمی اپنے موسم مین وہان حد سے زیادہ پڑتی ہی یہان تک کہ اُس کی اطراف مین بیشتر بادِ سموم چلتی ہی اکثر راہرو اُسکی حدت سے تونس کر اذیت پاتے ہین بلکہ بعضے تو مر ہی جاتے ہین اِسی ڈر سے وہانکے باشندے اِس رت مین بیشتر گھر [illegible] مین بیٹھے رہتے ہین پھرتے چلتے نہین مگر بضرورت گرمی کا وقت تال کر مصری بھی وہان کی بالا دہ [illegible] مشہور ہی متھرا قدیم بستی ہی اِسی دریا کے کنارے پر کنھیا کی پیدایش وہین ہوئی ہی اور [illegible] کتابون مین بزرگی و برتری اُس طبقے کی بہت لکھی ہی فی الواقع ہنود انکا برا تیرتھ ہی آغاز آفرینش سے [illegible] پرستشگاہ جانتے ہین تھا کہ وہان انکا عالمگیر کے وقت مین کیشورائے تھا چنانچہ بادشاہ نے اُسکے مندر کو توڑ کر وہین ایک مسجد بنائی ہی اور عبدالنبی خان فوجدار نے وسط شہر مین ایک مسجد عالی بنا کر دنیا مین نام کیا اور عاقبت مین ثواب لیا سوائے اِسکے بسرانت مین دریا کے کنارے سے اندر تک کئی سو سیڑھیان سنگین پختہ بنائین چنانچہ جیٹھ بیساکھ مین بھی کچھ اوپر سو پانی مین ڈوبی رہتی ہین بسبب اُسکے زینت گھاٹ کی بڑھ گئی اور نہانے والون کو راحت حد سے زیادہ حاصل یہ ہی کہ ہندوون کو بھی راضی کیا اور شہر مذکور مین نیکنام ہوا ٭ (قنوج) قدیم شہر ہی گنگا کے کنارے نپٹ خوش آب و ہوا میوہ بھی وہان کا اکثر خوب و بامزہ ہوتا ہی بلحوظ کہ ایک پرگنہ سرکار مذکور کا ہی اُسکے تعلقے کا ایک قصبہ مکن پور درگاہ سید بدیع الدین عرف شاہ مدار کی وہین ہی اکثر لوگ اُسکو مانتے ہین خصوصاً عوام بیشتر ارذال اور فقیر بھی اِس گھر آنے کے ایسے ہی کچھ اکثر جاہل سلسلہ اُنکا ازادون کے نزدیک درست نہین اور بانا اُس بزرگ کا اُنہین سفیہون نے سیاہ مقرر کیا چنانچہ سنہری علمون مین سیاہ ٹیکے باندھ کر دوم دوم کرتے ہوئے گلی گلی لیئے پھرتے ہین خصوصاً جمادی الاول مین تو نہایت شورش مچاتے ہین سوا اِسکے ہر سال دور دور کے ٭ لوگ زن و مرد کثرت سے لیکن بیشتر پاجی رجالے مدارئے فقیرون سمیت ہاتھو مین اُنکے

اورنگ زیب بساہ اُسکے ہاتھہ سے بدنگ تھا توپ کے منہہ دھرکے اُڑا دیا پھر جاٹون نے اپنا رئیس راجا رام کو مقرر کیا قصہ کوتاہ بنیاد اِنکی عالمگیر کے وقت سے بندھی پھر جون جون سلطنت ضعیف ہوتی گئی یے قوت پکڑتے گئے چنانچہ ابتلک کہ شاہ عالم کا اٹھتالیسوان سن جلوسی ہی راجا رنجیت سنگ سورج مل کا بیٹا اُسی قوت و تسلط کے ساتھہ اپنے ملکون پر محیط ہی *

(صوبۂ خ[illegible] سواد آلہ آباد)

ہندوی نام اُسکا پراگ ہی اکثر ہندو تر[illegible] کہتے ہین جلال الدین محمد اکبر نے گنگا جمنا کے بیچ ایک قلعہ سنگین و محکم مکانات بھی اُسمین متعدد و دلچسپ و مستحکم بنا کر ایک شہر بھی خوش [illegible] بسایا نام اُسکا اللہ باس رکھا پھر شاہ جہان نے مسمی بالہ آباد کیا ا[illegible]ن دریاؤن نے قلعے کی جانب شرقی کے متصل اتصال پایا ہی اور ایک سوتا بھی قلعے [illegible] نکلکر ان مین آملا ہی بنابر اِسکے نام اس مکان کا تربینی ٹھہرا اور اِس سوتے کو ہندو سرستی کہتے ہین لیکن کتب ہندی مین یہہ نہین لکھا کہ سرستی یہان سے نکلی ہی سواے اِسکے قلعے مین ایک درخت ہی اُسکو اکھی بر کہتے ہین معنے اُسکے پائدار اور ہندی کتابون سے یہہ بھی دریافت ہوتا ہی کہ قیام درخت مذکور کا قیامت تلک ہی چنانچہ نور الدین محمد جہانگیر نے اُسکو کٹوا کر ایک توا لوہے کا بہت بھاری اُس مقام پر رکھوا دیا تھا چند روز کے بعد وہ درخت پھر پھبکا اور اُس توے کو توڑ کر باہر نکلا حاصل یہہ ہی کہ ہندو اُسکو بڑا تیرتھ بلکہ پرستشگاہون کا بادشاہ جانتے ہین جب کہ سورج مکر کا ہوتا ہی یعنے جدی مین آتا ہی گروہ گروہ زن و مرد نزدیک دور سے آکر وہان جمع ہوتے ہین ایک مہینے تک روز نہاتے ہین اور اپنی ہوت کے موافق دان پن کرتے ہین سواے اِسکے سرکار والا مین بھی ہر شخص کچھہ روپے داخل کرتا ہی علاوہ اِسکے ہنود از بسکہ وہان کے مرنیکو بہتر سمجھتے ہین اِسی سبب زمانۂ سابق مین بعضے تو نجات آخرت کے لیئے کتنے اِس امید پر کہ کسی راجا راؤ کے یہان جنم لیوین جیتے جی اپنے تئین آرے سے چروا ڈالتے تھے شاہ جہان صاحبقران ثانی کے وقت سے یہہ عمل موقوف ہوا لیکن قلعہ شاہ عالم بادشاہ کے چوالیس[ون] سن جلوس مین صاحبان انگریز نے توڑ کر اِس اسلوب کے ساتھہ بنایا کہ اُسکا نقشہ ہی اور ہو گیا سچ تو یہہ ہی کہ آگے

اُسمین چلے سوائے اُسکے اور اسباب اور آثار حفاظت کے بہت سے ہمین پر وسعت مین
ڈ ایک کا قلعہ اُسسے زیادہ ہی لیکن مستحکم و محافظ ایسا نہین چنانچہ ذوالفقار الدولہ نجف خان
میر بخشی نے بھی نول سنگ کی لڑائی مار کر اُسکو چھین لیا تھا لیکن بھرت پور کا ارادہ
نکیا بلکہ ٹال دیا بنا اُنکی راجا بدن سنگ سورج مل جات کے باپ سے شروع ہوئی اور اِس
امر کی ترغیب راجا جی سنگ جی پور والے نے اُسکو دی بلکہ موجب اُسکی ترقی کا بھی
کچھو اہون مین کا خاندان پر اچنانچہ جی سنگ نے محمد شاہ فردوس آرامگاہ سے ایک
لاکھ چالیس ہزار روپیہ پر میوات کا بھی اُسکو اجارا کروا دیا سوائے اِسکے ملکی مالی ہر امر مین
اِسکا مددگار تھا وجہہ اُسکی یہہ ہی کہ جی نگر کے راجاؤن نے جاٹون کو اپنا سد راہ ٹھہرا یا تھا
تالیف قلوب کے لیئے آپ بھی اُنسے بسلوک پیش آتے حضور اعلیٰ سے
بھی رعائیتن کروا تے تھے پھر تو دولت اُنکی دن بدن برھنے لگی اور ریاست رونق پکڑ نے
بدن سنگ نے اپنے جیتے جی سورج مل کو مختار کیا اور آپ الگ ہو بیٹھا اِسنے اُس سے زیادہ
گڑھون کی تیاری کی اور شہرونکی آبادی کو ترقی بخشی سپاہ کے احوال پر بہت متوجہہ ہوا
ہر ایک رسالہ دار سردار سے بیشتر سلوک کیا بنا بر اِسکے اکثر کار ہاے عمدہ اُسکے ہاتھ سے نکلے
بلکہ بعضے بت باہری کام اُسنے کئے چنانچہ نواب ذوالفقار جنگ سید صلابت خان میر بخشی
پر غالب ہوا اور نواب حکیم خان شاہہادر اُس معرکہ مین مارا گیا غرض اُنکی ریاست کو جو ایک مدت
رہنا ہی بسبب اِسکے سوا ے راجا رتن سنگ کے جو ہوا سو مدبر اور شجاع پر راجا مذکور
کچھ بودانہ تھا مگر عیاش و غافل اِسی سبب سے روپا ہند کیمیا گر کے ہاتھ سے کشتہ ہوا
قصہ مختصر شور شین اور شرارتین تب سے اورنگ زیب کے وقت سے کرتے تھے چنانچہ
زور آور سنگ اکبرآباد و شاہجہان آباد کے قافلے اکثر لوٹ لیجاتا تھا اور مسافرون بیچارونکو
اقسام کی ایذائین پہنچاتا تھا سینسنی کی نواح مین ایک گڑھی بھی اُسنے اپنے حفظ کے
لیئے نہایت مستحکم بنائی تھی اُسکے آڑ تلے سے فوج بادشاہی سے بھی کتنے دنون لڑا چنانچہ
اکبرآباد کے ناظم نے ہرچند اُسکے لینے کا قصد کیا پر کچھ نہو سکا لاچار دست بردار ہو آخر
شاہزادہ بیدار بخت نے آکر تین مہینے تک اُسکا محاصرہ کیا جب ذخیرہ نبڑ چکا تب
زور آور سنگ شہزادے کی خدمت مین دست بستہ حاضر ہوا بلکہ ہمراہ اُسکے دکھن گیا

ہی مزا اُسکا ذایقۂ فہمید جنکا درست ہی وے جانتے ہین اور رتبہ بھی اُسکا وے
وہی پہچانتے ہین فی الواقع جیسے نان وحلوے کے اشعار سراسر شیرین ہین * ویسی ہی
اِسکی ابیات سرتاپا بامزہ و نمکین * قصہ مختصر یہہ بزرگ جن دنون شاہ عالم بادشاہ شہر
مذکور مین رونق افزا تھا اُنھین دنون حج کو گیا آخر اماکن مشرفہ سے بہ اہل قبور سے
سن گیارہ سو چھیاسی ہجری مین واصل ہوا فقیر نے بچپن مین اُس بزرگ کو
دیکھا ہی فی الواقع کہ جمیع صفات سے موصوف تھا بلکہ اِس خاندان مین اکثر اشخاص
صاحب اخلاق و علم فضل مین برگزیدہ آفاق ہوئے لیکن تعصب جناب ائمۂ اطہار علیہم السلام سے
ہر ایک کو بدرجۂ اتم تھا الا سید اہل اللہ کمال شاہ محمد اجمل کہ بالفعل سجادہ نشین ہی اُسکو مطلق
نہین کیونکہ محبت مذکور مین کی اُسکے اطوار سے ہویدا ہی اور اشعار سے پیدا حق تعالے اُسکو سلامت رکھے
کہ اہل کمال کا ہونا اِس عصر مین نہایت غنیمت ہی اور طالبون کے لیئے ایک نعمت غرض یہہ
ممدوح صاحب دیوان فارسی و ہندی ہی اور وہ دونون فصاحت کے مخزن اور بلاغت
کے معدن ہین ہرچند کہ دیوان ریختہ چھوٹا ہی پر رتبے مین کہین بڑا مولف کو اُس سرایا امتیاز
کی خدمت مین ایام طفلی سے نیاز دلی و رسوخ قلبی ہی اور وجہ معاش اُسکی وہی ہی جو اُسکے
بزرگون کی گذران کے واسطے سلاطین و حکام نے معین کی تھی بلکہ بہت دنون سے کچھ کم
ہوگئی مگر صاحبان عالیشان نے جتنی تھی اُسکو جاری رکھا *
(بیت)
غنیمت ہی جو کچھ اب بھی ہی دن گذرے فراغت کے * کروگے یاد ایکدن تم یہی ایام عسرت کے
اور اُنھین مین سے ایک دائرہ سید شاہ ظہور محمد کا ہی ہرچند کہ محوطہ اور مکانات اُسکے
کچے ہین ساتھ اسکے چھوٹا بھی ہی لیکن وہ مرحوم اپنے کام کا پکا اور درویشی کے چلن مین
بہت بڑا بلکہ یکتا تھا ریاضت مین کامل مدام مشاغل نماز معکوس بھی اکثر پڑھا کرتا سوا اِسکے
اور بھی کڑی کڑی عبادتین کیا کرتا حتی کہ اپنے معاصرین مین بے نظیر وہ صاحب تاثیر تھا چنانچہ
فقیر نے بھی ایک نقل اُسکی کرامت کی اپنے والد سے سنی اور وہ یہہ ہی کہ جب
نواب عمدۃ الملک امیر خان بہادر مرحوم کو محمد شاہ فردوس آرامگاہ نے صوبۂ مذکور عنایت
کیا اور وہ عالی منش بعد نادرشاہی کے وہان رونق افزا ہوا تھوڑے دن گذرے تھے کہ
نواب مغفور کو مرض خناق کا عارض ہوا اور اُسنے طول کھینچا ساتھ اِسکے بلغم اِس قدر متعفن

قابل بزم تھا اب لائق رزم ہوا لیکن یہہ معمورہ آگے نہایت آباد تھا چنانچہ اِس مین بارہ سرائین اور بارہ دائرے تھے اب تلک بھی کئی موجود ہین لاکن وہ عالم کہان [illegible] المکان بالمکین اور دائرہ وہان کے باشندے خانۂ فقرا کو کہتے ہین پر اُسکے محوطے مین مکانات متعدد ہوتے ہین بلکہ بیشتر مسجد و خانقا بھی اُس مین دیکھی ہی چنانچہ شاہ [illegible] اللہ کا دائرہ نہایت وسیع و کلان اور مشہور جہان تہان ہی پس معلوم ہوا کہ علماء [illegible] مشایخ بھی یہان مدت سے رہتے ہین لیکن خلاصۃ الہند کے مؤلف نے جو احوال اُن کا قلم انداز [illegible] مطلق نہ لکھا اغلب کہ اُسکو خبر نہوئی کہ یہان بھی اہل اللہ موجود ہین کیونکہ اکثر صوبون کے [illegible] مشایخ کا احوال اُسنے ثبت کیا ہی پھر صوبۂ مذکور کے فقرائے مشاہیر کے حالات کی تحریر [illegible] ہاتھ اُٹھایا چنانچہ حاوی فضائل صوری و معنوی شیخ محمد افضل الہ آبادی و عباسی و نقشبندی کی وفات گیارہ سی چوبیس ہجری مین ہوئی اور تالیف اِس کتاب کی سن گیارہ سی [illegible] مات مین قصہ مختصر شاہ صاحب مرحوم شیخ مغفور کا حقیقی بھتیجا اور داماد تھا بعد اُسکے سجادہ نشین بھی ہوا نہال استعداد تو اُسکا بارہ ہی برس کی عمر مین عم بزرگوار کے آب تربیت سے سرسبز ہو چکا تھا اور بجت حال کا فیض سے اُس صاحب حال نے رنگ پکڑا اور پکڑتا تھا غرض انتہائے تحصیل تلک شیخ کی خدمت مین رہا اور اُسکی صحبت سے فائدہ اُٹھاتا آخر نعمت کثیر اُسکے ہاتھ آئی اور شان عظیم بہم پہنچائی یہان تک کہ لآلی پند و نصایح طالبون کو ہمیشہ عنایت کرنے لگا اور جواہر کلام سے دامن خواہش مندون کے مدام بھرنے لگا اکثر علوم مین کتابین اُسنے تصنیف کین اور بہت سے رسالے لکھے طلبہ بھی اُن سے بہرہ مند ہوئے آخر سن گیارہ سی چوالیس ہجری مین اِس سرائے فانی کو تجا اور دستار دار البقا کا لیا مدفون بھی شہر مذکور کے بیچ چچا کے پہلو مین ہوا بعد اُسکے اور بھی اشخاص اُس بزرگ کے اقربا اور فرزندون مین صاحب کمال و علم ظاہری و باطنی سے مالا مال ہوئے چنانچہ خلاصۂ محققین شاہ غلام قطب الدین جامع معقولات و منقولات تھا بلکہ شاعر غرا و سخن دان بے ہمتا دیوان فارسی اُسکا نہایت مربوط و مضبوط ہی ساتھ اِسکے کتنی مثنویان بھی علی ہذا القیاس خصوصاً نان و حلوے کے جواب مین وہ مثنوی کہ مسمی بنان و قلیہ

ہی مزا اُسکا ذایقۂ فہمید جنکا درست ہی وے جانتے ہین اور رتبہ بھی اُسکا وے
وہی پہچانتے ہین فے الواقع جیسے نان وحلوے کے اشعار سراسر شیرین ہین * ویسی ہی
اِسکی ابیات سرتاپا بامزہ و نمکین * قصہ مختصر یہہ بزرگ جن دنون شاہ عالم بادشاہ [illegible]
مذکور مین رونق افزا تھا اُنھین دنون حج کو گیا آخرا ماکن مشرفہ [illegible] مانتے تھے
سن گیارہ سے سناسی ہجری مین واصل ہوا فقیر نے [illegible] الوجود امت پیغمبر
دیکھا ہی فے الواقع کہ جمیع صفات سے موصوف [illegible] کو دیا ہو * غرض عمدت الممالک
صاحب اخلاق وعلم فضل مین برگزیدہ آفا[illegible] وہ نیک ذات خرقۂ حیات پہنے تھا چنانچہ
ہرایک کو بدرجۂ اتم تھا [illegible] دیکھا ہی * بلکہ بارہا اُسکی خدمت مین مشرف ہوا * سوائے
[illegible] کی کرامت کا قائل * اور اُسکی حرزون کی تاثیر کا اکثر ناقل تھا * حاصل
یہہ ہی کہ وہ طالب [illegible] کیفیت سے خالی نہ تھا * اور اُسکا خرقۂ فقر ہرگز جالی نہ تھا * آخر شہر
مذکور ہی مین اُسنے رحلت کی اور اُسکی قبر وہین بنی * (بیت)

نت جگ مین کوئی کب رہا آخر فنا آخر فنا * اِس زندگی سے فائدہ آخر فنا آخر فنا

لیکن اُس بزرگ کا مذہب و نسب وسلسلۂ بیعت نہ کسی سے سنا اور نہ پوچھا والا
لکھنے مین آتا اور رئیس کوس صوبۂ مذکور سے پرے بنارس ہی ہندی کتابون مین نام اُسکا
بارانسی بھی لکھا ہی اِس لئے کہ یہہ بستی درمیان دریاے برنہ اور آنسی کے واقع ہی
کاشی بھی اِسکو کہتے ہین اور مہادیو سے منسوب کرتے ہین غرض شہر مذکور نہایت
قدیم ہی عمارات اُسکی سنگین وپختہ و بلند اکثر لب دریا لیکن حویلیون مین انگنائی ندارد
سوائے اِسکے اندر وباہر بستی کے ہزارون بتخانے انگنت شوالے سیکڑون کنڈہ اور
تھا کہ یہان کا بسیسر ناتھ چنانچہ اُسکا بڑا مندر تھا عالمگیر نے تڑوا کر وہان ایک مسجد بڑی
عالیشان بنائی شہر کے لوگ اُسکو بسیسر کی مسجد کہتے ہین سوائے اِسکے اور بھی
کئی نامی بتخانے توڑے اور مسجدین اُنکی جاگہہ بنائین قصہ کوتاہ شہر مذکور اب بھی آباد
ہی لیکن کوچے اُسکے نہایت تنگ و تاریک و بدبو بلکہ بعضے گلیون مین تو دھوپ کا بھی گذر
نہین ہوتا اِسی باعث زمین وہانکی بیشتر سیلی رہتی ہی پر دریا کنارے کی عمارتین سب
کی سب دلچسپ قابل سیر اور باغات بھی شہر کے پچھم طرف نہایت سہانے

قابل بزم تھا اب لائق رزم ہوا لیکن یہہ معمورہ آگے نہایت آباد تھا چنانچہ اِس مین بارہ
سرائین اور بارہ دائرے تھے اب تلک بھی کئی موجود ہین لاکن وہ عالم کہان
صرف المکان بالمکین اور دائرہ وہان کے باشندے خانۂ فقرا کو کہتے ہین پر
بہت تعریف ہین مکانات متعدد ہوتے ہین بلکہ بیشتر مسجد و خانقا بھی اُس مین
ہوا یہان تک کہ بصد ... اللہ کا دائرہ نہایت وسیع و کلان اور مشہور جہان
زبان مبارک سے فرمایا دعائے فقیر ... بھی یہان مدت سے رہتے ہین لیکن خلاصۃ الہند
ہوئی * اور نواب کو اُسی وقت سے تخفیف ... مطلق نہ لکھا اغلب کہ اُسکو خبر نہوئی
شافی مطلق نے شفائے کلی بخشی * اور طبیعت حالت اصلی ... مشایخ کا احوال اُسنے
یہہ غلط ہی کہ فقط ہیگی دوا مین تاثیر * اُسے بہتر ہی دعائے ... ہاتھ اُٹھایا
پھر تو عمدۃ الملک کو شاہ صاحب کی خدمت مین اعتقاد زیادہ ہوا اور اُنکی وجہ معیشت پر کچھ
اپنی طرف سے بھی بڑھا دیا چنانچہ آج تک بھی اُنکی آل و اولاد کو قدرے قلیل ملتا ہی *
اور اُنکا خرچ روزمرہ اُسی کے باعث چلتا ہی * مذہب اُس بزرگ کا امامیہ تھا اور
سلسلہ چشتیہ ابائے کرام بھی اُسکے اہل کمال تھے * اور صاحب حال و قال * خصوصا سید
شاہ فتح محمد علوم ظاہری و باطنی مین فی الواقع کہ یگانہ تھا * اور منجملہ مشاہیر زمانہ *
اکثر اشخاص اُسکی کرامت کے قائل * اور خرق عادت کے ناقل ہین * چنانچہ راقم نے
بھی ایک آدھ نقل ایسی ہی اُس بزرگ کی شاہ ظہور محمد کے خلف الرشید میان شاہ
غلام رسول کی زبانی سنی ہی اغلب ہی کہ وہ صحیح ہو کیونکہ وہ بزرگ بھی باخدائ
و صاحب صدق و صفا تھا اِن دونون معلوم نہین کہ قید حیات مین ہی یا اُس سے آزاد
اِس واسطے کہ برسون سے اُسکے احوال کی اطلاع نہین بلکہ یہہ بھی دریافت نہین کہ اِس
خاندان مین سجادہ نشین اب کون ہی کیونکہ ایک شخص کا وجود قیام دوام نہین ہمیشہ
سے تبدل اشخاص کا چلا آتا ہی * اور ایک کے بعد جاگہہ اُسکی دوسرا پاتا ہی (بیت)

جز اُسکی ذات اور کسیکو نہین ثبات * ہی قابل ممات یہہ جتنی ہی کائنات

لیکن اِن دونو خاندان سے بلکہ اکثر مشائخ سے قدامت بود و باش کی شہر مذکور مین شاہ
منور صاحب کی ثابت ہی کیونکہ بعضے ثقات سے سنا ہی کہ وہ برگزیدۂ حق نہایت معمر تھا

ہی مزا اُسکا ذایقۂ فہمید جنکا درست ہی وے جانتے ہین اور رتبہ بھی اُسکا وے وہی پہچانتے ہین فے الواقع جیسے نان وحلوے کے اشعار سراسر شیرین ہین * ویسی ہی اِسکی ابیات سرتاپا بامزہ و نمکین * قصہ مختصر یہہ بزرگ جن دنون شاہ عالم بادشاہ [illegible] مذکور مین رونق افزا تھا اُنھین دنون حج کو گیا آخرا ماکن مشرفہ [illegible] و شریف سن گیارہ سی ستاسی ہجری مین واصل ہوا فقیر نے [illegible] رہتی ہی ہرچند کہ دیکھا ہی فے الواقع کہ جمیع صفات سے موصوف [illegible] خالی نہین علاوہ اِسکے اُس صاحب اخلاق و علم فضل مین برگزیدہ آفاق [illegible] شیخ محمد علی حزین گیلانی کابھی وہین ہی ہرایک کو بدرجۂ اتم تھا الا [illegible] مین اُسے بنوایا تھا بلکہ کبھو کبھو پنجشنبہ کو وہان جاکر [illegible] بھی کرتا *

(بیت)

* جو بقا اچھی [illegible] وہ دکھہ بھرتے نہین * مرتے جو زندگی مین وہ کبھو مرتے نہین *

فے الواقع شیخ ممدوح علوم ظاہری و باطنی سے مالامال تھا * شعر و سخن تو اُسکا ایک ادنی کمال تھا * اُستاد متاخرین وافتخار متقدمین اُسے کیونکر نکہیئے کہ نظم و نثر اُسکی ظہوری و نظیری کے برابر اور قصیدے قصائد عرفی سے بالا تر ہندستان کے بیچ محمد شاہ کے وقت مین آیا کئی برس دلی مین رہا پھر بنارس مین آکر گوشہ نشین ہوا * کسی امیر فقیر کے گھر نہ گیا * اور کسی سے کچھہ نہ لیا * بلکہ محتاجون کو موافق مقدور آپ ہی دیا کیا * گذران اُسکی ہمیشہ اُجلی رہی * احتیاج کسی امر کی بجز خالق کے نہوئی * کہتے ہین کہ تسخیر آفتاب اُسکے عمل مین تھی یا کوئی اور دعوت غرض کشف و کرامت سے وہ روشن ضمیر خالی نہ تھا مشہور ہی کہ نواب شجاع الدولہ بہادر کو لڑائی کا مشورہ مطلق ندیا بلکہ منع کیا کہ بگاڑ صاحبان انگریز سے حد برا ہی * اور مصالحہ سرتاپا بھلا * زنہار ای فرزند سوائے صلح کے کچھہ نکرنا * اور لڑائی پر دھیان ہرگز نہ دھرنا * کیونکہ صلح مین حصول مراد ہی * اور جنگ مین فساد * غرض بعد ہنگامہ یکسر وہ عارف بےریا سن گیارہ سی اسی ہجری مین بہشت نصیب ہوا *

(چنارگڑھ)

ایک قلعہ ہی پہاڑ پر سنگین و بلند و محفوظ لیکن نشیب و فراز اُس مین بہت ہی گنگا اُسکے نیچے بہتی ہی قریب اُسکے ایک قوم عالمگیر کے وقت ننگ سر و پابرہنہ جنگل مین رہتی تھی

قابل بزم تھا اب لائق رزم ہوا لیکن یہہ معمورہ آگے نہایت آباد تھا چنانچہ اِسمین بارہ
سرائین اور بارہ دائرے تھے اب تلک بھی کئی موجود ہین لاکن وہ عالم کہان
[illegible] المکان بالمکین اور دائرہ وہان کے باشندے خانۂ فقرا کو کہتے ہین ہر
[illegible] مین مکانات متعدد ہوتے ہین بلکہ بیشتر مسجد و خانقاہ بھی اُس مین
اُس وقت د[illegible] [illegible] اللہ کا دائرہ نہایت وسیع و کلان اور مشہور جہان
مین پرستش کر فضار اُدہر [illegible] بھی یہان مدت سے رہتے ہین لیکن خلاصۃ الہند
سے پیش قدمی کرتی تھی * اور ایک [illegible] مطلق نہ لگتا غلب کہ اُسکو خبر نہوئی
گویا سانچے مین ڈھلا تھا * ہرایک عضو حسن و ادا [illegible] مشایخ کا احوال اُسنے
ہلال ابرو مہنہ چاندجہ سو دول * خوش اسلوب چھب [illegible] ہاتھ اُٹھاتا
مکھڑے کی رنگت کے آگے کندن زرد * بلکہ پکھراج [illegible] زرد * سونا تو کیامال
ہی جو اُس کے روپ کے مہنہ چڑھہ سکے غرض تماشائیونکا دیکھتے ہی جی سنسناگیا *
اور آنکھون تلے اندھیرا آگیا * میر مرحوم کے بھی دلپر دیر تک اُس کا صدمہ رہا لیکن
وہ چمکو چمکار ادکھاتی ہوئی نجانین کدھر گئی پھر نہ پھری تا شام راہ دیکہی ندان سمجھے کہ تجلی
کو تکرار نہین اب بیٹھنا بیفائدہ ہی ہرایک نے گھر کی راہ لی غرض معمورۂ مذکور کیفیت
سے خالی نہین دید کے قابل ہی ساتھہ اِسکے علم ہندی کا بھی گھر ہی کیونکہ بڑے بڑے پنڈت
اچھے اچھے برہمن بید کے پڑھانے والے شاستر کے بھیدون کے جاننے والے اور جوتکے
نجومی گنی ہرفن کے بکثرت اُس شہر مین رہتے ہین اِسی واسطے برہمن برہمن زادے
دور دور سے تحصیل کو آتے ہین اور مدتون پڑھتے پڑھاتے ہین چنانچہ ابتلک بھی مدرسہ
ہندی کا موجود ہی صاحبان عالیشان نے بھی اخراجات اُسکے بدستور جاری رکھے ہین
اور اکثر آزاد منش عباتی پیشی اِس لحاظ پر کہ مرنا وہان کا باعث نجات کا ہی اپنے وطن
چھوڑ دنیا سے ہاتھہ اُٹھا ارام سے لوکا وہین رہنا اختیار کرتے ہین بہتیرے بوڑھے کہنہ سال
کتنے آزاری جینے سے مایوس ہوکر وہان آتے ہین * اور دنیا سے اُٹھہ جاتے ہین * ازبسکہ
لوگون کی آمد جا بجا ہرایک سمت سے رہتی ہی اِسی سبب اُسکی آبادی کم نہین ہوتی
کپڑا بھی وہان ریشمی و زربافی خوب بنا جاتا ہی خصوصا تاش بادلہ نہایت جگمگا اور مشروع

ہی مزا اُسکا ذایقۂ فہمید جنکا درست ہی وے جانتے ہین اور رتبہ بھی اُسکا وے وہی پہچانتے ہین فی الواقع جیسے نان وخاوسے کے اشعار سراسر شیرین ہین * ویسی ہی اِسکی ابیات سرتاپا بامزہ و نمکین * قصہ مختصر یہہ بزرگ جن دنون شاہ عالم بادشا[illegible]ع مذکور مین رونق افزا تھا اُنھین دنون حج کو گیا آخرا ماکن مشرفہ [illegible]ی کا اِس مین سن گیارہ سو [illegible] ستاسی ہجری مین واصل ہوا فقیر نے [illegible] (بیت)

دیکھا ہی فی الواقع کہ جمیع صفات سے موصوف [illegible]ی ہی اُسکی امرمحال

صاحب اخلاق وعلم فضل مین برگزیدہ آفا[illegible] سو باون ہجری مین کی * اور دارین مین نیک ہرایک کو بدرجہ اتم تھا [illegible] مشرق ہی پل بھی وہان کا اقلیم ہند مین بے مانند ہی [illegible] اظہر من الشمس سیکڑون برس گذرے ہین لیکن معلوم یہہ ہوتا ہی [illegible] بنا او [illegible] ہوچکا ہی بنا اُسکی منعم خان خانخان نے اکبر بادشاہ کی سلطنت مین کی اور مہتمم اُسکا نواب مرحوم کا فہیم غلام تھا قطعہ اُسکی تاریخ کا یہہ ہی * (قطعہ)

خانخانان خان منعم اقتدار * بستہ این پل را بتوفیق کریم

نام او منعم ازان آمد کہ ہست * بر خلائق ہم رحیم و ہم کریم

رہ بتاریخش بری گر افگنی * لفظ بد را از صراط المستقیم

حق تو یہہ ہی کہ یہہ تاریخ اُسکی بجا ہوئی کہنے والے کی طبیعت خوب لگی خدا اُسکے تعمیر کنندے کو مستغرق دریاے مغفرت کرے * اور پل صراط پر اُسکی دستگیری و معاونت (بیت)

ہی دریادلی کا یہہ اُسکی نشان * خدا اِسکو قایم رکھے جاودان

سرائین بھی کئی تھین لیکن بالفعل ایک پختہ پل کے جنوب رخ اور دو کچی شمال رو لیکن کچھ ایک فاصلے سے پھلایل وعطر بھی وہان کا نہایت خوشبو ہوتا ہی چنانچہ اکثر بلاد بطریق تحائف بھجواتے ہین * اور خوشبوی ساز سوداگر بھی اطراف مین اِسکو لیجاتے ہین * غرض سنگندراے اور بیلے کا تیل تو وہان کا سا کہین نہوتا گلاب خجالت سے اُسکے آگے پانی ہو جائے * اور سہاگ کے عطر کی باس بھی اُسکے ہوتے خوش نہ آوے * (بیت)

بدن مین ملے اُسکو جو مرد و زن * تو بن جاے ہر ایک دولہہ دلہن

چنبیلی کا بھی علی ہذا القیاس لیکن مشہور یون ہی کہ چنبیلی بارہ کی اور بیلا جونپور کا پر اپنے نزدیک

قابل بزم تھا اب لائق رزم ہوا لیکن یہہ معمورہ آگے نہایت آباد تھا چنانچہ اِس مین بارہ
سرائین اور بارہ دائرے تھے اب تلک بھی کئی موجود ہین لاکن وہ عالم کہان
[illegible]ف المکان بالمکین اور دائرہ وہان کے باشندے خانۂ فقرا کو کہتے ہین پر
پہنچتے ہین [illegible] مین مکانات متعدد ہوتے ہین بلکہ بیشتر مسجد و خانقاہ بھی اُس مین
آیاہی خوب تیار [illegible] اللہ کا دائرہ نہایت وسیع و کلان اور مشہور جہان
عمارت پرکیفیت مکانات اُس مین [illegible]ایخ بھی یہان مدت سے رہتے ہین لیکن خلاصۃ الہند
خصوصا وسط مین ایک مسجد بہت بڑی پکی [illegible] مطلق نہ لکھا اغلب کہ اُسکو خبر نہوئی
بھی اُسکے اطراف کا نہایت سہاونا ہرا * مرض خفقان کی [illegible] مشایخ کا احوال اُسنے
ہی شاداب و سرسبز وہان کی زمین * وہ جنگل ہی گلشن [illegible] ہاتھ اُٹھاتا
اور چنار سے داکھن طرف آٹھ کوس کے فاصلے سے گنگا کے کنارے پر مرزاپور ہی ہرچند کہ
بستی اُسکی چھوٹی ہی لیکن خوب آباد * و خوش سواد * عمارتین پکی بیشتر * لیکن اکثر
بیپاریون کے گھر * سفید پونڈا وہانکا مشہور ہی اگرچہ بنگلی کبھی گنا نپٹ نرم اور میٹھا
ہوتاہی لیکن وہ ساتھ ان خوبیونکے کلانی اور گندگی رکھتاہی *

(گڑھہ کالینجر)

سنگین قلعہ ہی نپٹ بے لگاؤ ایک بڑے اونچے پہاڑ پر اُسکی ابتدا سے کوئی واقف نہین
چشمے اکثر اُس مین جوش کھاتے ہین * اور تالاب بڑے بڑے آب زلال سے بھرے ہوئے
ایک لطف دکھاتے ہین * بھیرون کا بتخانہ وہین ہی اور قریب اُسکے گھنے درختونکا ایک
جنگل ہی بیشتر اُس مین آبنوس کے پیڑ لوگ وہان سے ہاتھی بھی پکڑ لاتے ہین اور پاس
اُسکے لوہے کی کھان بلکہ بعضی بعضی جاگہہ سے الماس کی تاپین بھی ہاتھ لگتین ہین وہ باشندے وہانکے
سودمند ہوتے ہین * (جون پور) * بڑا شہر ہی گومتی اُسکے اندر ہو کر
نکلی ہی فیروز شاہ نے اُسکو اپنے عہد سلطنت مین فخرالدین محمد جونان کہ اُسکا چچا تھا اُسیکے
نام پر آباد کیا، زبسکہ شہر مذکور شورپشتون اور متعصب مردون مین واقع ہوا تھا فوجدار اُسکے
بیشتر خون ریزی و سفاکی مین مشغول رہتے تھے لیکن آب و ہوا اُسکی باشندون
مسافرون کے مزاج سے موافق * فضا اُسکی فضاے گلزار سے فایق * جویان اُس مین

چنانچہ اُسوقت کے بڈھے کہتے تھے کہ ہمارا تولد اِس بزرگ کے روبرو ہوا ہی * اور ہمیسے
ایسا ہی اِس کو دیکھا ہی * وہ بھی اپنی زبان سے فرماتا تھا کہ اکثر پیران کہنہ سال میرے
سامنے کے لڑکے ہیں میری تین سسی برس کی عمر ہوئی ہی اور میرا سن تمیز تھا کہ واقع
قلعے کی نیو پڑتی اکثر اشخاص اُسکو صادق جانتے تھے * اور اِس بات کو دا[illegible] کا اِس مین
ہر چند کہ عقل سے باہر ہی لیکن خدا قادر ہی شاید ایسا ایک شخص و[illegible] (بیت)
دہر الزمان مین بھی موجود اُسنے کیا ہو * اور یہہ سن و[illegible] بھی ہی اُسکی امر محال
ہین دونون صوبہ مذکور مین ہی اُن دنون[illegible] سو باون ہجری مین کی * اور دار دین مین نیک
راقم کے والد نے بھی اُ[illegible] الشرق ہی پل بھی وہان کا اقلیم ہند مین بے مانند ہی
اِسکے اُسر[illegible] اظہر من الشمس سیکڑون برس گذرے ہین لیکن معلوم یہہ ہوتا ہی
بنا ہو[illegible] مین ہوچکا ہی بنا اُسکی منعم خان خانخان نے اکبر بادشاہ کی سلطنت مین کی
اور مہتمم اُسکا نواب مرحوم کا فہیم غلام تھا قطعہ اُسکی تاریخ کا یہہ ہی * (قطعہ)

خانخانان خان منعم اقتدار * بستہ این پل را بتوفیق کریم
نام او منعم ازان آمد کہ ہست * بر خلائق ہم رحیم و ہم کریم
رہ بتاریخش بری گر افگنی * لفظ بد را از صراط المستقیم

حق تو یہہ ہی کہ یہہ تاریخ اُسکی بجا ہوئی کہنے والے کی طبیعت خوب لگی خدا اُسکے تعمیر کنندے کو
مستغرق دریاے مغفرت کرے * اور پل صراط پر اُسکی دستگیری و معاونت * (بیت)

ہی دریادلی کا یہہ اُسکی نشان * خدا اِسکو قایم رکھے جاودان

سرائین بھی کئی تھین لیکن بالفعل ایک پختہ پل کے جنوب رخ اور دو کچی شمال رو لیکن کچھ
ایک فاصلے سے پھلیل و عطر بھی وہان کا نہایت خوشبو ہوتا ہی چنانچہ اکثر بلاد بطریق تحائف
بھجواتے ہین * اور خوشبوی ساز سوداگر بھی اطراف مین اِسکو لیجاتے ہین * غرض
سنگند راے اور بیلے کا تیل تو وہان کا سا کہین نہوتا گلاب خجالت سے اُسکے آگے پانی ہو جائے *
اور سہاگ کے عطر کی باس بھی اُسکے ہوتے خوش نہ آوے * (بیت)

بدن مین ملے اُسکو جو مرد و زن * تو بن جاے ہر ایک دولہہ دلہن

چنبیلی کا بھی علی ہذا القیاس لیکن مشہور یون ہی کہ چنبیلی باڑھ کی اور بیلا جونپور کا پر اپنے تئین

دہن سے نکلنے لگا کر دماغ ہمنشینون کا اُسکی باس سے سڑنے اور جلنے لگا بلکہ جس کپڑے یا رومال کو وہ لگ جاتا تھا بعد دہوب کے بھی تعفن اُسے آتا تھا حکمائے حاذق معالج شام وسحر حاضر پرستش حد سے اُدھر تھے * کہ شاہ صاحب مرحوم کی کسی مصاحب نے حضور مین پہنچنے مین [illegible] توصیف کی بلکہ ملاقات کی بھی تقریب نواب صاحب کو نہایت اشتیاق آیا ہی خوب تیار [illegible] وآرزو اُس بزرگ کو طلب کیا آتے ہی اُپس جارف باللہ عمارت پرکیفیت مکانات اُس مین [illegible] اللہ قدم درویشان ردبلا ونہین بیماری ضعیف خصوصا وسط مین ایک مسجد بہت بڑی [illegible] * آخر چند روز مین اُس بزرگ کی دعا بھی اُسکے اطراف کا نہایت سہاونا ہرا * مرض خفقان کی [illegible] آگئی * (بیت ہی شاداب وسرسبز وہان کی زمین * وہ جنگل ہی گلشن [illegible] اور چنار سے دکھن طرف آٹھ کوس کے فاصلے سے گنگا کے کنارے پر مرزا پور ہی ہر چند کہ بستی اُسکی چھوٹی ہی لیکن خوب آباد * وخوش سواد * عمارتین پکی بیشتر * لیکن اکثر بیپاریون کے گھر * سفید پوتا وہانکا مشہور ہی اگرچہ بنگلی کا بھی گنا نہایت نرم اور میٹھا ہوتا ہی لیکن وہ ساتھ ان خوبیونکے کلانی اور گندگی رکھتا ہی *

(گڑھہ کالینجر)

سنگین قلعہ ہی نہایت بے لگاؤ ایک بڑے اُونچے پہاڑ پر اُسکی ابتدا سے کوئی واقف نہین چشمے اکثر اُس مین جوش کہاتے ہین * اور تالاب بڑے بڑے آب زلال سے بھرے ہوئے ایک لطف دکھاتے ہین * بھیرون کا بتخانہ وہین ہی اور قریب اُسکے گھنے درختونکا ایک جنگل ہی بیشتر اُس مین آبنوس کے پیڑ لوگ وہان سے ہاتھی بھی پکڑ لاتے ہین اور پاس اُسکے لوہے کی کھان بلکہ بعضی بعضی جاگہہ سے الماس کی تاپیین بھی ہاتھہ لگتین ہین اور باشندے وہانکے سودمند ہوتے ہین *

(جون پور)

* بڑا شہر ہی گومتی اُسکے اندر ہو کر نکلی ہی فیروز شاہ نے اُسکو اپنے عہد سلطنت مین فخرالدین محمد جونان کہ اُسکا چچا تھا اُسیکے نام پر آباد کیا از بسکہ شہر مذکور شور پشتون اور متعصب مردون مین واقع ہوا تھا فواجدار اُسکے بیشتر خون ریزی وسفاکی مین مشغول رہتے تھے لیکن آب و ہوا اُسکی باشندون مسافرون کے مزاج سے موافق * فضا اُسکی فضائے گلزار سے فایق * جو یابیان اُس مین

وکمخواب تو واقعی بعد گجرات کے بنارس کے برابر ہند مین کہین نہین بنتا اگرچہ مشروع موٗ مین اب تیار ہونے لگا ہی لیکن یہہ قماش ومالائمت کہان پاجی او رنجیب کا سا فرق ہی پچھم طرف شہر کے اورنگ آباد کی سرائے پختہ اور نہایت کشادہ دا ہنے اُ [illegible] بچاس موچن کا تالاب اُس سے کچھ آگے بڑھ کر بستی سے باہر قدم شریف اکثر [illegible] سکنہ پنجشنبہ کے دن وہان جاتے ہین شام تلک صحبت اور لوگون [illegible] کو پہنچ جاتے ہین نشست گاہین اور خانقاہین کم ہین لیکن لطف [illegible] اور مولوی ابوالخیر مرحوم سے قطعے مین اکثر مسلمانون کی قبرین ہین چنانچہ [illegible] کلی * اور دستگاہ کما ینبغی رکھتا ہی اُس مرحوم نے اپنے [illegible] مین ایسا شخص دوسرا معلوم * بلکہ اکثر بلاد بیٹھتا اور کچھ [illegible] * غرض جب سے مدرسہ صاحبان کمپنی کا کلکتے مین بنا * تب سے [illegible] کے سررشتے مین میر منشی گری کی خدمت پر سرفراز ہوا * حق تعالی اسکو اور جتنے اہل کمال کہ اِس وقت مین ہین اُنکو سلامت باکرامت رکھے * اور فرزندانون کو باقبال و حشمت * قصہ کوتاہ صوبہٗ مذکور کی آب وہوا نہایت خوب ہی میوے بھی اقسام کے ہوتے ہین خصوصا انگور نہایت رسیلا خوش مزہ میٹھا بر آ بکثرت یکتا ہی اور پھول بھی ہر فصل مین دیکھنے سونگھنے کے بہتایت کے ساتھ خصوصا موگرا بہت بڑا اور گندہ نبت خوشبو ہوتا ہی ایک پھول اُسکا حکم عطر دان کا رکھتا ہی زراعت بھی بہتایت کے ساتھ ہوتی ہی لیکن موٹھ کمیاب جوار باجرہ کمترا اور کپڑے کے اقسام سے جھونا اور مہرگل خوب بنا جاتا ہی اور دریاؤن مین بڑے دریاؤ اس صوبے مین گنگا جمنا سرجو طول اِسکا سنجھولی جونپور سے لیکر اُتر کے پہاڑ تلک ایک سو ساٹھ کوس اور عرض چونا جو لنگا کا ایک گذر ہی اُسے کھاتم پور تلک ایک سو تیس کوس صوبہٗ بہار اِسکے پورب طرف اکبرآباد پچھم رخ صوبہٗ اودھ اُتر طرف مانڈھو گڈھ دکھن طرف الہ آباد غازی پور بنارس جونپور چنار کالینجر کرا مانک پور وغیرہ سولہ سرکارین متعلقات اِنکے دو سو سینتالیس محال اور آمدنی معات کروڑ ساٹھ لاکھ ایک ستھہ ہزار دام *

(صوبۂ اودھ)

ہندی کتابون مین نام اِسکا اجدھیا راجا رام چند کا مولد و تخت گاہ ہی اِسی جہت سے

لگو نہین کہ انسان کا وہان جی کبھو اُداس نہو * ہرچند اُسکے کوئی پاس نہو * حسن بھی وہ لڑکا
نہایت چمک تمک کے ساتھ اگر فرشتہ بھی دیکھے تو دیوانا ہو جاوے بر بر اد تو کس
[illegible] شمار و قطار مین چنانچہ ایکدن کا ذکر ہی کہ راقم ساون مین ایک باغ بے در و دیوار کے
ابصار ار [illegible] ایک بلندی پر بیٹھا تھا اور میر چراغ علی مرحوم صیف تخلص بھی میرے ساتھ تھے دن
لگتی باوجود اسکے [illegible] کچھ کم ہو گا کہ ایک جھنڈ کا جھنڈ پریون کا اُس باغ کے دیہرے
خوض کرتے ہین کیفیتین پاتے ہین [illegible] مین ایک کھترانی چنپئی رنگ نہایت چالاکی و بیباکی
بھی مولوی میر عسکری و مولوی ابو الفضل و مولوی [illegible] و ناز سے پاؤن دھرتی تھی * سراپا اُسکا
فضل مین یگانہ و افتخار زمانہ تھا پر طریقہ سید مرحوم کا اثنا عشری [illegible] تھا * (بیت)
اولاد زید شہید علیہ الرحمہ کی کہتے ہین کہ ظاہر اُس عالی نژاد کا رندانہ تھا * [illegible] گول
بہتیرے طلبہ اُسکی بدولت فاضل ہوے اور اکثر فضلا اُسکی فیض [illegible] صحبت سے کامل *
آخر سن گیارہ سی نوہ ہجری مین دار البقا کا رہی ہوا * اور اپنے اجداد کرام کا قدبوس
حاصل کیا * مزار اُسکا شہر مذکور مین ابتلک برقرار ہی اور بعد مردن یادگار (بیت)

قبر بھی ہی چند روزہ نت کہان * ایک دن مٹ جائیگا یہہ بھی نشان

(تاریخ اُسکی وفات کی)

بود ذا اللہ مضجعہ * سے نکلتی ہی اور وے دونو مغفور نسب مین شیخ فاروقی اور
مذہب مین حنفی حقا کہ دونون صاحب کمال اور دولت علم سے مالامال تھے خصوصا علوم
ادبیہ مین تو ہر ایک بے نظیر و عدیل * اور اپنے وقت مین ممتاز مثل سیبویہ و خلیل *
اُن سے بھی سررشتہ تحصیل کا ایک مدت جاری رہا * اور سیکڑون اشخاص نے
رتبہ فضیلت کا حاصل کیا * آخر بحکم آیۂ * کل من علیہا فان * ہر ایک نے لباس فنا پہنا
اور دار البقا کا رستا لیا * لیکن مولوی ابو الخیر صاحب جس برس کہ نواب علی ابراہیم
خان مرحوم کو بنارس کی عدالت ہوئی تھی قید حیات مین تھے چنانچہ گورنر ہشتین بہادر نے
چاہا کہ عدالت کے سررشتے مین روزگار اختیار کرین لیکن اُنھون نے نمانا اور دلپر
یہی تھانا کہ دولت دنیا سے منہہ موڑ ے * اور گنج قناعت کو ہرگز نچھوڑے * غرض جو ارادہ
کیا تھا اُسے نہ پھرے یہانتک کہ دنیا سے اُٹھ گئے وفات اُنھونے سن گیارہ سی

الشرپختہ و سنگین چھپر کے مکان کہین کہین * اگرچہ آبادی اُسکی اب ویسی نہین لیکن غنیمت ہی کیونکہ باغ خزان رسید کا ایک آدھ چمن دید کے قابل رہجاتا ہی * اور اہل نظر کو ایک لطف دکھاتا ہی * خصوصا جامع مسجد وہانکی اپنی ساخت مین لاثانی ہی [illegible] پختہ کارون کی ایک نشانی ہی عمارت اُسکی تمام و کمال سنگین * اینٹ کا [illegible] منظور نام بھی نہین * [illegible] کی شکست کے بناوے کوئی ایسی اب کیامجال * [illegible] حکومت پر اُسکا خالف الصدق تعمیر اُسکی سلطان شرق ابراہیم شرقی نے [illegible] دارالحکومت لکھنو کو بدستور سابق نامی لی * تاریخ اُسکی بنا کی مسجد [illegible] قطع و دلچسپ وہان بنائے آخر اُسکی آبادی برتبہ گھٹی دیرپائی اور پختگی [illegible] بڑھی چنانچہ بالفعل کسن بارہ سی بیس ہجری ہین اور نواب [illegible] دولہ بہادر روز بروز برابر وزیر دام اقبالہ کی حکومت کا آٹھوان سال دونون شہر اِسی نہج پر ہین *

(بہرایچ)

ایک قدیم شہر ہی سرجو کے کنارے نہایت وسعت و کیفیت کے ساتھ انبرائیان اُسکی گردنواح مین اکثر * اور پھلواریان جابجا یشتر تربت رجب سالار کی اور درگاہ سالار مسعود غازی کی وہین ہی سنتے ہین کہ رجب سالار تغلق شاہ کا بھائی تھا اور سالار مسعود غازی کے احوال مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین قوم کا سید لیکن سلطان محمود غزنوی سے بھی قرابت قریب رکھتا تھا اور بعضون کا قول یہہ ہی کہ ایک پٹھان تھا لیکن شہید ہوا غرض درگاہ اُسکی ایک عالم کی زیارتگاہ ہی سال مین ایکبار دور دور سے لوگ میدنی کے ہمراہ چلتے ہین کتنے سیاح اکثر بیپاری پر نیچ قوم لال لال نیزون سمیت ہزارون قوالی گاتے بجاتے ساتھ لیکر اپنی اپنی بستیون سے نکلتے ہین غرض جیٹھ کا پہلا اتوار اُسکے عرس کا دن ہی یہ اُس سے دو تین دن پہلے وہان آپہنچتے ہین اور اعتقاد انکا یہہ ہی کہ وہی اُسکے بیاہ کا روز تھا چنانچہ شہادت نے کپڑے اُسکے گلے مین تھے کہ مارا گیا اِسی جہت سے ایک تیلی ردولی کا ساکن پلنگ پیڑھا کچھ اسباب عروسی سمیت اُسکے مزار پر بھیجتا ہی اپنے زعم مین ہر برس اُسکا بیاہ کرتا ہی برسون سے یہہ رسم اُسکے خاندان مین چلی آئی ہی بلکہ ابتک بھی جاری ہی غرض رجالے کے اعتقاد

اور تیراندازی و شمشیرزنی مین اپنی اوقات بسر کرتی تھی یعنے کتنے صحرانشین یا پہاڑ رئیے
اُسوقت مین رہزنی کرتے تھے لیکن بالفعل بلکہ سالہاے سال سے اُسکے متصل ایک معمورہ
[illegible] کہ اکثر ہندو مسلمان اُس مین بستے ہین اشیا و اسباب بھی ضروری موافق اُنکے بہم
فوج [illegible] قلعہ مذکور ہرچند آگے بھی بارونق تھا پر جب سے صاحبان عالیشان کے قبضے مین
اکثر حالات اُسکی [illegible] یار ہتا ہی قریب اُسکے قاسم سلیمانی کی درگاہ ہی نہایت خوش
اور چھتس کوس کے عرض [illegible] وپختہ و متعدد اپنی وضع کے اسلوب دار و باقرینہ *
کوس پرے اُسکے گھاگھرہ سرجو سے ملکر [illegible] و استوار جیسے انگوٹھی مین نگینہ * جنگالا
بڑی قبرین ہین طول اُنکا سات سات آٹھ آٹھ گز [illegible] * (بیت)
و ایوب سے منسوب کرتے ہین بنابر اسکے پنجشنبہ کو اکثر او[illegible]
[illegible] ہین اور بعضو نکے نزدیک رتن پور مین کبیر جالا ہے کی قبر ہی شخص [illegible]
کے وقت مین تھا بنارس کے بیچ مدتون جپ تپ کرتا رہا فقرا کے نزدیک بڑا موحد
و صاحب کمال تھا چنانچہ اُسکے طبع زاد اکثر دوہرے اہل مذاق کے ورد زبان ہین سچ
ہی کہ محبت و معرفت اُنسے ٹپکی پڑتی ہی * (فیض آباد)
عرف بنگلہ تین کوس اودھہ سے مغرب رخ ایک آبادی نو احداث ہی نہایت پرفضا
و دلکشا سرزمین وہانکی نپٹ خوب و مرطوب مہندی بھی وہانکی قیامت رنگین چھچھی انگور
بیدانہ شہتوت اور سواے اسکے اور بھی بعضے میوے ترکاریان پھول خوشبو رنگین افراط
سے ہوتے ہین مخصوصا چنپا و لالہ پر خربوزہ خربزا اور پھیکا صورت حرام وجہہ اُسکی بنیاد کی
یہہ ہی جب صوبہ داری ملک مذکور کی انتقال پاکر محمد شاہ فردوس آرامگاہ کی
سلطنت مین نواب برہان الملک سعادت خان بہادر کے نصیب ہوئی بعد اُنکی
وفات کے قایم مقام اُنکا داماد نواب وزیرالممالک ابوالمنصور خان صفدرجنگ
بہادر مغفور ہوا کیونکہ فرزند نرینہ اُنکے نتھا اُسی بزرگ نے بنیاد اسکی ڈالی لیکن
بطور چھاونی کے جب نواب شجاع الدولہ بہادر ابن صفدرجنگ وزیرالممالک کو
ریاست پہنچی بعد ہنگامہ بکسر کے مزاج اُسکا اسکی آبادی پر آیا چنانچہ کتنے محل اور باغ
پاکیزہ و خوش عمارت اُسنے لب دریا بنائے اور ایک تر پولیا بھی نہایت بلند و دلکشا متصل

قلعہ اور چوک کے قریب بنایا بلکہ اپنی بود و باشش بھی وہین مقرر کی بسبب اُسکے اکثر سرداروں مصاحبون نے عمارتین تعمیر کین یہان تک کہ ہر ایک چھوٹے برتے نے موافق اپنے مقدور کے حویلی بنائی چنانچہ ایک معمورہ معقول ہو گیا پر کھپریلین اکثر تھین اور پختہ عمارتین کم لیکن معمار قدرت کے ارادے مین جو اُسکی آبادی کو پایہ اری نہ تھی بلکہ [illegible] منظور تھی کرسن گیارہ سے اتھاسی مین بعد نواب حافظ الملک حافظ رحمت [illegible] کی شکست کے نواب موصوف کا واقعہ ہوا اور مقبرہ اُسکا وہین بنا [illegible] حکومت پر اُسکا خلف الصدق نواب اصف الدولہ بہادر وزیرابن وزیر بیٹھا [illegible] دارالحکومت لکھنو کو بدستور سابق مقرر کیا بلکہ عمارات و باغات بھی [illegible] قطع و دلچسپ وہان بنائے آخر اُسکی آبادی بمرتبہ گھٹی اور اُسکی [illegible] بڑھی چنانچہ بالفعل کہ سن بارہ سے بیس ہجری ہین اور نواب [illegible] بہادر وزیرابن وزیر دام اقبالہ کی حکومت کا آٹھوان سال دونون شہر اسی نہج پر ہین *

(بھرایچ)

ایک قدیم شہر ہی سرجو کے کنارے نہایت وسعت و کیفیت کے ساتھ انبرائیان اُسکی گردنواح مین اکثر * اور پھلواریان جابجا بیشتر * تربت رجب سالار کی اور درگاہ سالار مسعود غازی کی وہین ہی سنتے ہین کہ رجب سالار تغلق شاہ کا بھائی تھا اور سالار مسعود غازی کے احوال مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین قوم کا سید لیکن سلطان محمود غزنوی سے بھی قرابت قریب رکھتا تھا اور بعضون کا قول یہہ ہی کہ ایک پٹھان تھا لیکن شہید ہوا غرض درگاہ اُسکی ایک عالم کی زیارتگاہ ہی سال مین ایکبار دور دور سے لوگ میدنی کے ہمراہ چلتے ہین کتنے سباح اکثر بیپاری پر نیچ قوم لال لال نیزون سمیت ہزارون قوالی گاتے بجاتے ساتھ لیکر اپنی اپنی بستیون سے نکلتے ہین غرض جیتھ کا پہلا اتوار اُسکے عرس کا دن ہی یہ اُس سے دو تین دن پہلے وہان آپہنچتے ہین اور اعتقاد اُنکا یہہ ہی کہ وہی اُسکے بیاہ کا روز تھا چنانچہ شہانے کپڑے اُسکے گلے مین سے کہ مارا گیا اسی جہت سے ایک تیلی ردولی کا ساکن پلنگ پیڑھا کچھ اسباب عروسی سمیت اُسکے مزار پر بھیجتا ہی اپنے زعم مین ہر برس اُسکا بیاہ کرتا ہی برسون سے یہہ رسم اُسکے خاندان مین چلی آتی ہی بلکہ ابتک بھی جاری ہی غرض رجالے کے اعتقاد

ہندو اسکو بڑا معبد جانتے ہیں کیونکہ راجا مذکور عالی نژاد و نیک نہاد تھا ساتھ اسکے دولت ظاہری و باطنی سے بھی مالامال عجایب غرایب افعال اُسسے وقوع مین آئے * اور بہت سے امور نادر اُسسے دکھائے * چنانچہ شور دریا پر پل باندھا اور انگنت بندر ریچھ کی فوج لیکر لنکا پر چڑھ گیا پھر راون کو مار کر اپنی جورو کو قید سے چھڑا لایا اِسی قبیل سے اکثر حالات اُسکی رامائن مین لکھی ہین غرض شہر مذکور ایک سو اٹھتالیس کوس کے طول اور چھتیس کوس کے عرض مین بستا تھا اور اُسکے سواد مین جو کوئی خاک چھانتا سو ناپاتا ایک کوس پرے اُسکے گھاگھرا سرجو سے ملکر [illegible] کے تلے جا نکلی ہی اور قریب شہر کے دو بڑی بڑی قبرین ہین طول اُنکا سات سات آٹھ آٹھ گز [illegible] نہین عوام اُنکو حضرت شیث و ایوب سے منسوب کرتے ہین بنابر اُسکے پنجشنبہ کو اکثر لوگ وہان جاکر فاتحہ پڑھتے ہین اور بعضو نکے نزدیک رتن پور مین کبیر جلاہے کی قبر ہی شخص [illegible] سلطان لودی کے وقت مین تھا بنارس کے بیچ مدتون جپ تپ کرتا رہا فقرا کے نزدیک بڑا موحد و صاحب کمال تھا چنانچہ اُسکے طبع زاد اکثر دوہرے اہل مذاق کے ورد زبان ہین سچ ہی کہ محبت و معرفت اُسسے ٹپکی پڑتی ہی *

(فیض آباد)

عرف بنگلہ تین کوس اودھ سے مغرب رخ ایک آبادی نو احداث ہی نہایت پرفضا و دلکشا سرزمین وہانکی نہایت خوب و مرطوب مہندی بھی وہانکی قیامت رنگین چاہیے انگور بیدانہ شہتوت اور سوا اسکے اور بھی بعضے میوے ترکاریان پھول خوشبو رنگین افراط سے ہوتے ہین بخصوص صاحبپاولا لہ پرخربوزہ خربڑا اور پھیکا صورت حرام وجہ اُسکی بنیاد کی یہ ہی جب صوبہ داری ملک مذکور کی انتقال پاکر محمد شاہ فردوس آرامگاہ کی سلطنت مین نواب برہان الملک سعادت خان بہادر کے نصیب ہوئی بعد اُنکی وفات کے قایم مقام اُنکا داماد نواب وزیرالممالک ابوالمنصور خان صفدر جنگ بہادر مغفور ہوا کیونکہ فرزند نرینہ اُنکے نتھا اُسی بزرگ نے بنیاد اِسکی ڈالی لیکن بطور چھاونی کے جب نواب شجاع الدولہ بہادر ابن صفدر جنگ وزیرالممالک کو ریاست پہنچی بعد ہنگامۂ بکسر کے مزاج اُنکا اِسکی آبادی پر آیا چنانچہ کتنے محل اور باغ پاکیزہ و خوش عمارت اُسنے لب دریا بنائے اور ایک ترپولیا بھی نہایت بلند و دلکشا متصل

قلعہ اور چوک کے قریب بنایا بلکہ اپنی بود و باشش بھی وہین مقرر کی بسبب اُسکے اکثر
سرداروں مصاحبون نے عمارتین تعمیر کین یہان تلک کہ ہرایک چھوٹے بڑے نے موافق
اپنے مقدور کے حویلی بنائی چنانچہ ایک معمورۂ معقول ہو گیا پر کھپریلین اکثر تھین اور پختہ
عمارتین کم لیکن معمار قدرت کے ارادے مین جو اُسکی آبادی کو پایہ اری نہ تھی بلکہ [illegible] الدولہ
تھی کہ سن گیارہ سے اٹھاسی مین بعد نواب حافظ الملک حافظ رحمت [illegible] انتقال بھی اِس
نواب موصوف کا واقعہ ہوا اور مقبرہ اُسکا وہین بنا [illegible] مغفور نے اسیکو نوازا اور
نواب آصف الدولہ بہادر وزیرابن وزیر [illegible] سے کہین جا پہنچی اب بھی بدستور
مقرر کیا بلکہ عمارات و باغات بھی [illegible] اُس سے نہایت نشیب و فراز اُس مین واقع ہی
اور اِسکی [illegible] تیلے پر ہوا ہین * کیکا جھونپڑا تحت اسرا مین
[illegible] کئی سرائین اور بہت سے کٹرے ٹولے محلے آباد ہین جس محلے مین
شیخ میناکی درگاہ ہی اُسے مینا نگری کہتے ہین اکثر لوگ پنجشنبہ کو فاتحہ کے واسطے
وہان جاتے ہین * اور بیشتر عوام الناس فاتحہ اُنکی گڑ چنے پر دلاتے ہین * اور
بیرون شہر شرق کی طرف لکھنؤ کے قریب مزار پیر جلیل کا ہی لیکن اُسکی قبر کا چبوترا قد
آدم بلند و بے زینہ ہی اِس باعث کوئی متصل اُسکے جا نہین سکتا دور ہی سے فاتحہ
پڑھہ جاتا ہی ہر جمعہ کو وہان اکثر تماشبین جوان براے سیر اور اکثر جہلا بواج عقیدے
سے جاتے ہین * اور ماش کی کھچڑی اور کڑوائیل چڑھاتے ہین * گستاخی معاف
سواے کشف و کرامت کے یہ دونو بزرگ خوش ذائقہ بھی کتنے تھے کہ بعد رحلت
ایسی نذر قبول کی * اور کس چیز پر روح کو اُن کی رغبت ہوئی * شہر کے اُتر رخ
گومتی کے کنارے شاہ پیر محمد کا ٹیلہ ہی آگے وہی دار العلم تھا اکثر طلبہ و علما وہان پڑھتے
پڑھاتے تھے * اور اپنی اوقات بخوبی بسر لیجاتے تھے * سنا ہی کہ شیخ موصوف
کو سواے نعمت فقر کے دولت علم بھی تھی فی الجملہ مرد صاحب کمال و صاحب حال و
قال تھا زندگی مین وہ مقام اُسکا مسکن تھا * بعد مرگ مدفن ہوا * اور مسجد بھی
اُسپر ایک نہایت عالی شان و وسیع * گنبذ اُسکے بمرتبہ بلند و رفیع * اور مینار
اُسکے گومتی کے اُس پار پچھم اور اُتر کے آنے والون کو تین چار کوس سے نظر آتے ہین

ہندو اسکو بڑا معبد جانتے ہین کیونکہ راجا مذکور عالی نژاد و نیک نہاد تھا ساتھ اسکے دولت ظاہری و باطنی سے بھی مالامال عجایب غرایب افعال اُسسے وقوع مین آئے * اور بہت سے امور نادر اُسسے دکھائے * چنانچہ شور دریا پر پل باندھا اور رانگنت بندر ریچھ کی [illegible] لنکا پر چڑھ گیا پھر راون کو مار کر اپنی جورو کو قید سے چھڑا لایا اِسی قبیل سے اِنکی یہہ ہی کہ [illegible] مین لکھی ہین غرض شہر مذکور ایک سو اٹھتالیس کوس کے طول [illegible] سمجھی ہی کہ صاحب قبر کے [illegible] بستا تھا اور اُسکے سواد مین جو کوئی خاک چھانتا سونا پاتا ایک اور لعنت اُسکی بوجہہ پر حقیقت اِسکی [illegible] کے تلے جا نکلی ہی اور قریب شہر کے دو بڑی نہایت تنگ تسپر لوگون کی آمد و شد متصل علاوہ [illegible] نہین عوام اُنکو حضرت شیث [illegible] سرہانے جلتا ہی بسبب اِسکے ایسی گرمی اُس مین ہوتی ہ[illegible] وہان جاکر فاتحہ پڑھتے پگھلتی ہی مرد بھی وہانسے جو نکلتا ہی سو عرقناک پھر عورت تو نازک ہوتی ہی وہ [illegible] مین دبی ہوئی حالت غش مین نکلتی ہی سوا اِسکے کذب و افترا * پر یہہ سچ ہی کہ اگر مدار سالار دنیا مین پیدا نہ ہوتے تو رجالون کے یہان مال خوب جمع ہوتا بلکہ ایک ایک کنجڑا قصائی لکھپتی بن جاتا *

(دیوگڈہ)

مدت سے پیسون کی ٹکسال ہی اُترکے پہاڑون سے سونا و پاتا نباسرب سہاگہ شہد چوک کچور سونٹھ پیپلا باوبڑنگ لون ہینگ موم پشمینہ تانگن باز جرہ شاہین وغیرہ سوا اِسکے اور بہت سی چیزین پہاڑکے پہاڑیئے لاتے ہین اور بیچ جاتے ہین بسبب اِسکے لوگونکا ہجوم اور طرح طرح فرحت کی دھوم وہان رہتی ہی *

(نہکھار مصرک)

ایک نامی جاکہہ اور ہندونکی بڑی پرستشگاہ ہی گومتی اُسکے قلعے کے تلے جا نکلی ہی نزدیک اُسکے ایک حوض ہی برمہاورت کند اُس کو کہتے ہین پانی اُسکا اندر ہی اندر جوش کھاتا ہی ساتھ اِسکے ایسا چکر مارتا ہی کہ آدمی کی قدرت نہین جو اُس مین غوطہ لگا سکے بلکہ جو چیز کہ اُسمین گرے فی الفور نکل پڑے ہنود کے نزدیک بڑا تیرتھ ہی مشہور ہی کہ جتنی کتابین ہندی کہ گردش فلکی سے اور انقلاب دہری سے گم ہوئین تھین تپشیون اور منیون نے اپنی طبیعت کی جودت اور ذہن کی حدت سے اُسکے کنارے بیٹھے سرسے انہین درست کیا اور لکھا ہر ایک اُن کے مطالب سے فیضیاب ہوا قریب

مسجد بھی وہان کی تمام شہر مین نمودار * عمارت اُسکی نہایت اُستوار ہرایک برج اُسکا وسعت مین مسجد جامع کی برابر اور رفعت مین برج فلک سے بلند تر * (بیت)

ملایک زمین پر جو ن ساکن اگر * عبادت کرین بس وہین بیٹھ کر

اب نواب آصف الدولہ بہادر مغفور کے بعد نواب یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر وزیر ابن وزیر نے جو مسند حکومت پر اجلاس فرمایا * اور افضال الہی سے ملک موروثی اپنا پایا * علی ہذا القیاس متوجہ تعمیر پر ہوا چنانچہ کیا کیا مکان عالیشان و دلکشا بلکہ ایک رمنا بھی نہایت پرفضا بنایا * اور جتنے باغ تھے انکی رونق کو دوناکر دکھایا * خصوصا وزیر باغ اور رموسی باغ مین ایسی عمارت انگریزی دلچسپ بنائی کہ بہار وہان سے نہین جاتی اور خزان ہرگز آنے نہین پاتی * (بیت)

طاسمات کا ساہی اُس مین سمان * کوئی جا کے وہان پھیر جاوے کہان

فی الواقع ہرایک عمارت قابل تعریف ولائق توصیف ہی لیکن بہتر بن عمارت بنا سے مکان علم مجازی حضرت عباس علیہ السلام ہی کہ نواب رفیع المکان نے خلوص عقیدت سے سن بارہ سی سترہ مین از سرنو کس خوبی سے اُسکو بنوایا * اور ہزار ہا روپیہ اُسکی تعمیر مین اُٹھایا * تاریخ اُسکی بنا کی مرزا قتیل شاعر کے اِس مصرعے سے نکلتی ہی * (مصرعہ)

* این گنبد جدید بنائے سعادتست * الہی اُسکے بنانے والے کی بنیاد دولت کو مستحکم رکھیو * اور توفیقات نیک کہ اُسکی زیادہ کیجو * پچھم طرف پاین اُسکے لب دریا مرزا ابو طالب خان کا امام باڑا ہی بنا اُس کی تمام شہر کے امام باڑون سے مقدم ہی چنانچہ اُسکی بنیاد کو ساٹھ برس تخمینا گذرے ریاست اُس وقت نواب صفدر جنگ بہادر مرحوم کی تھی لیکن مکان مذکور کے مالک پہلے کلب علی خان مرحوم تھے خان مغفور نواب سرفراز الدولہ حسن رضا خان مرحوم کا نانا تھا غرض اُس بزرگ نے اُس مکان کو اپنے اقربا کے مدفن کے لئے بنا کیا تھا چنانچہ اُسکی حین حیات مین ایک آدقبر بھی وہان بن چکی تھی بعد اُسکے مرزا علی مرزا ابو طالب بیگ کے باپ نے تھوڑی بسی زمین اُس مرحوم سے امام باڑے کے واسطے مانگی اُس بزرگ وار نے سعادت دارین جان کر نذر کی بلکہ جس مکان مین وہ قبر ہی مجاوری بھی وہان کی اُسکو دی کیونکہ وہ بیچارہ مرد غریب وگمنام

کاسن اُنکے ابناکے وبستے ہی جگمگاتے ہین * اور قریب اس سے پورب طرف پنچ محلہ ہی کثرت استعمال سے نون اُسکا حذف ہوگیا ہی اور جیم چے سے عوض چنانچہ اکثر لوگ پچ محلہ کہتے ہین مکان مذکور نواب ابو المکارم خان کا دیوانخانہ تھا اور یہہ بزرگ لکھنؤ کے شیخ زادون سے ہی مگر امیر تھا اور وجہہ تسمیہ مکان مسطور کی یہہ ہی کہ زمانۂ سابق مین یہان دو منزلے مکان کو دو محلہ اور سہ منزلے کو سہ محلہ کہتے تھے شاید یہہ پانچ منزلہ تھا اس سبب نام اسکا پچ محلہ ہوا قصہ مختصر جب نواب برہان الملک سعادت خان مرحوم قبائل حمیت اس شہر مین رونق افزا ہوئے اس مکان کو پانسو روپیہ کرائے کو لیا چنانچہ کرائے نامہ اُسکا نواب مرحوم کی مہر سے آج تلک اُنکی اولاد کے پاس موجود ہی لیکن کرایہ چند روز ہی دیکر موقوف کردیا تھا اور اُسکے بدلے کوئی گاون یا جاگیر بھی مرحمت نکی غرض نواب وزیر الممالک صفدر جنگ ابو المنصور خان بہادر مرحوم کے عہد حکومت تلک بنا اُسکی جون کی تون آہی جس وقت نواب وزیر اعظم شجاع الدولہ بہادر مغفور مسند ریاست پر بیٹھے تب مکانات اور شیخ زادون کے بھی لیکر اس مکان کے شامل کیئے بلکہ ایک آدبارہ دری اور بنوائی پھر عوض اُسکے اور وے مکان جو آپ لیئے تھے دو گاون ان مالکون کی جاگیر کر دیا چند روز کے بعد وہ بھی سرکار مین ضبط ہوگیا لیکن یے شیخ زادے نواب ابو المکارم خان مرحوم سے نسبت قرابت کی نرکھتے تھے مگر ہم وطنی کی پھر نواب وزیر ابن الوزیر آصف الدولہ بہادر خلد مکان کا جب دور آیا اُنھون نے مکان مسطور نئے سر سے تعمیر کیا نقشا ہی اور کر دیا بلکہ بہت سی حویلیان لوگون کی جو اُسکے اطراف و جوانب مین تھین شہنا درازے سمیت دبے گروادین اور اُنکی جاگہہ عمارتین نئی نئی وضع کی خوش قطع و دلچسپ بنوائین چنانچہ سنگی بارہ دری اور باولی والا مکان اُنھین مین سے ہی سواے اُنکے بھی بہت سے مکانات و باغات بنائے کہ ہر ایک اپنی وضع مین بے نظیر اور نقش و نگار و صفائی مین بہ از صفحۂ تصویر ہی خصوصا دولتخانہ کہ اشرف المکانات ہی اسواسطے اُس جنت مکان کی اکثر آرامگاہ وہی تھا تاریخ اُسکی بناکی دولتخانہ عالی مولف کے نتائج طبع سے ہی لیکن خیر العمارات نام بارآہی واقعی کہ ایسا اُستوار و پایدار کوئی مکان نہین * اور کسی عمارت مین اس شان کا دالان نہین * (بیت)

حفیض اُسکی اوج فلک سے بلند * نہ پہنچے جہان وہم کی بھی کمند *

عہد سلطنت مین اس مکان کے بیچ ایک فراسیس سودا گر اُترا تھا جو کہ بے اذن حضور اعلی کے یہہ امر وقوع مین آیا ملازمان حضور کو گوارا نہوا آخر اُسکو اخراج کیا پھر اورنگ زیب کے وقت مین حسب الحکم بادشاہی مکان سطور ملا قطب الدین شہید کے فرزندون کو ملا چنانچہ ابتک بھی اُنکی آل اولاد کی سکونت وہین ہی لیکن وجہ معاش جو اُنکی بند ہو گئی یہہ صرف قصور طالع کا ہی والا آج نواب وزیر کی سرکار سے ہزارون پرورش پاتے ہین * وارد و صادر یہان سے بہتیرا کچھ لیجاتے ہین پھر بے تو استحقاق زیادہ رکھتے ہین کیونکہ اباء و اجداد سے اس خاندان عالی کے نمک خوار و شکرگذار ہین جس وقت مزاج جناب عالی کا تمک ایک متوجہ ہوا یہہ قابل تو کیا چیز ہی ماورا اُسکے نعماء کثیر پائینگے * اور مدت العمر اُوسے بےنیاز ہو جائینگے * لیکن (کل امر مرہون باوقاتہا) (بیت)

نادر نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست * سودے نکند یاری ہر یار کہ ہست

حاصل یہہ ہی کہ مکان مذکور قدیم مدرسہ ہی بڑے بڑے فاضل مدرس وہان گذرے ہین بلکہ ابتک بھی سررشتہ درس و تدریس کا جاری ہی چنانچہ سواے شہر کے طلبہ اطراف و اکناف سے وہان تحصیل کے واسطے آتے ہین اور فیض اُنسے اُٹھاتے ہین حق تو یہہ ہی کہ اس شہر مین چرچا علم وفضل کا بہ نسبت اور بلاد کے زیادہ ہی کیونکہ فریقین کے فاضل یہان موجود ہین لیکن سنیونکے فرقے مین مستثنی مولوی مبین صاحب اور فرقہ ناجیہ امامیہ مین مولانا سید دلدار علی علیہ اللہ تعالے وحید عصر ہی تبحر اُس بزرگ کا اُسکی تحریر سے ہویدا ہی * اور خوش بیانی اُسکی تقریر سے پیدا سیکڑون اشخاص اُسکی بدولت گمراہی سے نکلے * اور منزل ہدایت کو پہنچے * مذہب امامیہ کو ترقی کامل اُسنے بخشی * اور ہندوستان مین نماز جمعہ و جماعت اُسی نے کی * شعرا بھی جتنے اُس شہر مین ہین کیا فارسی گو کیا ریختہ گو کہین نہین وجہہ اسکی یہہ ہی کہ بعد برہم ہونے شاہ جہان آباد کے اکثر غریب امیر میرزایان ہندوستان سے نواب صفدر جنگ وشجاع الدولہ بہادر کے عہد مین آکر اس شہر مین بسکونت دایمی ساکن ہوئے پس شہر تو عبارت اشخاص سے ہی یہی دلی ہو گیا اور باشندے بھی اسکے بسبب کثرت صحبت و تتبع زبان تلفظ صحیح کرنے لگے یہان تک کہ جنکی طبع موزون تھی شاعر ہو گئے باوجود اسکے بھی لہجے مین تفاوت بہت رہگیا لیکن محاورے مین کم کہ

تھا پر جب تک جیتا رہا مکان مذکور اُسکے قبضے مین رہا اور دالان امام باڑے کا بنایا ہوا اُسیکا ہی
بعد اُسکی وفات کے مرزا ابو طالب خان سپوت ہوا اُسنے نام و نشان روزگار مین پیدا
کیا اسواسطے امام باڑا اُسی کے نام سے مشہور ہوا تین گاؤن بھی اُسکے اخراجات
کے لیے نواب شجاع الدولہ بہادر مرحوم کے عہد حکومت سے معین ہوئے تھے لیکن
نواب آصف الدولہ کے دور مین نصفی ہو گئی تھی بالفعل نواب یمین الدولہ سعادت
علی خان بہادر دام اقبالہ کے وقت مین وہ بھی ضبط ہوئی پر مرزا مہدی علی خان بہادر دام ثروتہ
سال بسال وہان کے اخراجات کے لئے قدرے قلیل اپنی طرف سے گذرانتے ہین
فی الحقیقت یہہ بھی وزیر ہی کی سرکار سے ملتا ہی کیونکہ خان موصوف بھی اُس سرکار کا
ایک ملازم مقرب ہی حق تعالی توفیقات کو اُسکی زیادہ کرے اور نواب وزیر کے دربار
مین بعزت و ابرو رکھے بعد اسکے نواب وزیر الممالک شجاع الدولہ بہادر کے عہد دولت مین
جوہری محلے کے متصل باقر خان نے ایک امام باڑا بنایا اور دونون جہان مین فائدہ اُٹھایا
خان مرحوم مغل ولایت زا عمدہ روزگار تھا کئی سو سوار مغل وغیرہ اُسکے رسالے
مین تھے اب آغا فتح علی خلف الصدق اُسکا قید حیات مین ہی لیکن محض بیکار و
تکالیف مین گرفتار ہر مکان مسطور پر قابض ہی ایک گاؤن بھی اُس مبارک
بنیاد کے اخراجات کے لیئے آصف الدولہ بہادر نے دیا تھا لیکن دو برس کے بعد اہل
کاروان نے کسی حیلے سے ضبط کر لیا غرض یہہ خجستہ بنا فی الواقع محل قبولیت و مقام تعزیت ہی
مجلس مین یہانکی شایبہ ریا کا نہین سوا ے گریہ و زاری اہل مجلس کو کام دوسرا نہین * (بیت)

غلط ہی خلق کی کثرت کہین نہین ہوتی * ولے بکا کی یہہ شدت کہین نہین ہوتی

خوشا حال اُسکے بنانے والیکا کہ دنیا مین نام کیا اور عقبی مین ثواب لیا قبر بھی اُس مرحوم کی
اُسی مین ہی بلکہ اکثر مومنین اغنیا و مساکین اُسکے مکانات و صحن مین اسودہ ہین (بیت)

الہی قبر مین ہر ایک سوئے چاین کے ساتھ * بروز حشر ہو محشور پنجتن کے ساتھ

اور سال اُسکی بھی تعمیر کا از روے تاریخ نظم و نثر دیکھنے مین نہین آیا مگر بعضے اکابر و آغا فتح علی
کی زبانی معلوم ہوا کہ اُسکی بنیاد کو اکتالیس یا پینتالیس برس گذرے ہین العلم عند اللہ
اور چوک سے متصل دکھن طرف فرنگی محل وجہہ تسمیہ اُسکی یہہ ہی کہ اکبر بادشاہ کے

ایک محضر کروا کر حضور مین لے آیا اور مورد الطاف ہوکر اُسی خدمت پر پھر سرفراز ہوا یہہ رباعی حسب حال اُسکی طبع زاد ہی* (رباعی)

فرخ سیر آن پادشہ بابرکات * چرخ از اب او شدہ شیرین حرکات

در سند ہ زین عہد دولتمندش * باران بازید ریزۂ قند و نبات

بعد اُس بزرگ کے میر غلام علی ازاد بھی شعر و سخن وعلم وفضل مین اپنے معاصرین کے بیچ لاثانی تھا بلکہ اشعار عربی تو اِس فصاحت و بلاغت و بہتایت کے ساتھ کہ اہل ہند مین کسی نے اُس سے آگے بھی نہین کہے قصاید اُسکے اِس بات پر دال ہین اور اِسکی تعریف مین فصیحان عرب کی زبانین لال پیدایش اُسکی گیارہ سی چودہ ہجری مین اور وفات اُسکی سن بارہ سی دو مین ہوتا بھی اُسکا مفتی میر حیدر اِسوقت مین مغتنم زمانہ اور اپنے معاصرین مین یگانہ تھا علوم عربیہ مین مہارت تمام اور فنون فارسی مین دستگاہ مالا کلام اُسکو تھی نثر کی جمیع اقسام پر قادر تھا اور نظم کے تمام اسرار ون سے ماہر صاحبان کمپنی دام ظلہم کی سرکار مین مفتی گری کی خدمت پر برسون سرفراز رہا اور صاحبان عالی شان کے نزدیک اپنے ہم چشمون مین ہمیشہ ممتاز اتفاقا سن بارہ سی سترہ مین قبایل اُسکے بلگرام کو روانہ ہوئے میر موصوف اُن کے پہنچانے کے لیئے آپ بھی تا عظیم آباد ساتھ ہوا مرشد آباد تلک پہنچا تھا کہ مرض الموت نے آگھیرا آخر منزل مقصود تلک جانے نہ دیا مگر اول منزل پہنچایا حاصل یہہ ہی کہ یہان کی زمین قابل خیز ہی ایک نہ ایک صاحب کمال یہان پیدا ہو رہتا ہی قصہ مختصر صوبۂ مذکور کی آب و ہوا نہایت خوب ہی اور اناج اکثر قسم کا یہان پیدا ہوتا ہی خصوصا استعمالی اور جھنوا ان چانول نہایت خوش ذایقہ و سفید و پاکیزہ و خوشبو ہوتے ہین اور ہندوستان کے اکثر متعلقات سے اِس صوبے کے کتنے ہین محالون مین کھیتیان تین مہینے پہلے بوئی جاتی ہین اور بعضے مقامون مین دریا جیٹھ کے مہینے مین چڑھتے ہین اکثر قطعے زمین کے پانی مین ڈوب جاتے ہین پر جون جون پانی زیادتی کرتا ہی دھان زیادہ پھبکتا ہی اور بڑھتا اگر بال لگنے سے پہلے پانی کی طغیانی ہو جائے تو دھان اُس کھیت کے بال نہین لاتے اور جنگلو نمین یہانکے ارنے شیر کثرت سے ہوتے ہین خصوصا گورکھپور بہرایچ کی اطراف مین سوا اُن کے پہار بنے

زبان دان ہی اُسکو سمجھے اور اُسی کی طبیعت اُس پر لگے بتخانے بھی اندرون و بیرون شہر کے ہین لیکن نعل دروازے کے پچھم طرف کالکا کا بتخانہ قدیم ہی ہر پیر کو وہان ہنود جمع ہوتے ہین اور اُسکی پرستش کرتے ہین پر ہولی کے بعد کئی دن رات کو روشنی افراط سے وہان رہتی ہی اور دکھن طرف شہر کے باہر بھوانی کا مقصد ہی وہان بھی اٹھوارے مین ایک مرتبہ ہندو پوجا کو جاتے ہین اور پکوان وغیرہ بھی چڑھاتے ہین مگر ہولی کے آٹھوین دن بڑا میلا ہوتا ہی تمام شہر کے ہندو بلکہ مسلمانان تماشبین اور رنڈیان بھی اُسی قبیل کی ہزارون جاتی ہین اور دھمکڑے اپنے خواہش مندون کو دکھاتی ہین تا شام اُسیکے مندر کے گرد و پیش ایک دنگل جمع رہتا ہی بلکہ اُسکے قریب جتنے باغ ہین وے بھی آدمیون سے معمور رہتے ہین غرض اسطرح کا میلا شہر مذکور مین دوسرا نہین ہوتا نام اُسکا آٹھون ہی سورج کنڈ ایک تالاب ہی شہر سے چار کوس پچھم دکھن کے درمیان وہان بھی ہر برس برسات کے اخیر ہندو زن و مرد لاکھون نہانے جاتے ہین بلکہ دور دور کے باشندے بھی وہان اپنے تئین پھنچاتے ہین ساتھ اسکے مسلمان بھی ہزارون نظر باز سجے سجائے اِدھر اُدھر * اور کسبیان بھی تمام شہرکی اپنے تئین بناے جنائے جدھر تدھر جلوہ گر * غرض تا شام وہان بھیر بھاڑ رہتی ہی

(بلگرام) ایک بڑا قصبہ ہی اکثر وہان کے لوگ قابل و شاعر و صاحب طبع ہوتے ہین قصبۂ مذکور مین ایک کنوا ہی جو کوئی چالیس دن متصل اُسکا پانی پئیے خوب گانے لگے سوا اسکے اکثر اہل کمال یہان گذرے ہین چنانچہ سید جلیل القدر عبدالجلیل بلگرامی بڑا شاعر علم عربی و فارسی مین خوب ماہر فرخ سیر کے وقت مین گذرا ہی بلکہ سندھ کی وقائع نگاری بھی اُسکو حضور اعلی سے مقرر تھی اتفاقاً سرکار مذکور مین ایکبار اُسی عہد فرخ مین مینہ کے ساتھ مصری برسی تھی اُس بزرگوار نے اِس خبر در روزنگار کو بھی حضور پر نور مین لکھ بھیجا حضرت اِس خبر کو خلاف قیاس سمجھ کر نہایت برہم ہوئے کہ افترا کرنا اور بادشاہونکے حضور لکھنا وقائع نگار کو ہرگز نچاہئیے یہہ شخص لایق اِس امر کے نہین غرض خدمت سے اُس بیچارے کو تغیر کیا روزنگار اُسکا ناحق جاتا رہا تب میر مذکور خبر مسطور کی صداقت کے لئے وہانکے قاضی مفتی بلکہ اکثر اشراف ثقات کی مہرون سے

ہو تا تھا اب اِسقدر نہین پر تھوڑا بہت مجمع ہو ہی رہتا ہی کیونکہ کوئی مزاحم و مانع نہین جسکا جی چاہا گیا جسکا جی نچاہا نگیا دکھن رخ اُس درگاہ کے ایک امام باڑا ہی جلے کے کنارے تعزیے تمام شہر کے عاشورے کے دن وہین دفن ہوتے ہین صحن اُسکا نہایت کشادہ اور مصفا اور ہوا نہایت خوش آیند و پاکیزہ خصوصا برسات مین جو کوئی وہان جائے نہایت حظ اُٹھاے

(بیت) جو چاہے کہ کھولے دل تنگ کو * کرے دیدو ہانکے ذرا رنگ کو

غلہ بھی اقسام کا بکثرت ہوتا ہی بیشتر ارزانی رہتی ہی اور دودھ نہایت گاڑھا چکنا دہی بھی نہایت خوش ذایقہ چکا بہتات سے بہم پہنچتا ہی اور ترکاریان ہر قسم کی بافراط اور سستی لیکن ترمیوے بعضے بعضے خوب ہوتے ہین خصوصا انار نہایت خوش مزہ بہت بڑا دانہ بھی اُسکا گندہ نہایت رسیلا اگرچہ ولایت کاسا تو نہین لیکن ہندوستان کے اکثر بلاد کے انارون پر شرف رکھتا ہی غرض جلال آباد کے انار سے کانی و خوبی مین کچھ کم نہین کپڑا بھی اقسام کا خوش قماش اِس صوبے مین بنا جاتا ہی خصوصا ململ شیخ پرے کی نشہور لیکن حقے اور بعضے ظرف شیشے کے عظیم آباد سے بہتر کہین نہین بنتے تو تا بھی امرت بھیلا اور کبجلا کثرت سے ہوتا ہی اگر کوئی اُسکو پالے اور پڑھائے تو جلد بولے اور بجولی پڑھے بیس کوس شہر مذکور سے جنوب کی طرف دامن کوہ مین گیا ایک بڑا معبد ہنود کا ہی دور دور سے ہندو وہان آکر اپنے جد و آبا کی ارواح کے لئے دان پن کرتے ہین خصوصا چلے کے جاڑے مین جب آفتاب قوس مین آتا ہی ہزارون اشخاص مرد وزن اُس مکان مین نزدیک و دور سے آکر جمع ہوتے ہین پھر منتر پڑھ پڑھ ترپن سرادھ سے اپنے مردون کی روح کو مسرور کرتے ہین اور اُس عمل کو اُنکی نجات کا موجب اور اپنی بہترین عبادت جانتے ہین قریب اُسیکے سنگ مرمر کی کھان ہی بیشتر وہان ظرف و زیور سنگ مذکور کا بناتے ہین اور اپنی دستکاری کی خوبیان دکھاتے ہین کاغذ بھی ارول اور بہار مین بہتر سے بہتر بنتا ہی * (سرکار منگیر)

خلاصتہ التواریخ کے روسے معلوم ہوتا ہی کہ عالمگیر کے عہد مین یا اُس سے سابق ایک دیوار سنگین گنگا سے پہاڑ تک بنا کر صوبۂ بہار کی انتہا اُسکو مقرر کیا تھا لیکن سالہاے سال سے الی الان کہ سن اٹھتالیس جلوسی شاہ عالم کے ہین اُسکا نشان بھی سننے دیکھنے مین نہین آیا غرضا

وغیرہ جانور صحرائی بافراط نظر آتے ہین اگرچہ دریاؤ اُس صوبے مین بہت ہین لیکن بڑے تین گھاگرا سرجو ڈ‍اسنی طول اُسکا سرکار گورکھپور سے قنوج تلک ایک سو تیس کوس اور عرض کوہ شمالی سے تا سرحد صوبہ تابع الہ آباد ایک سو پندرہ کوس مشرق کی جانب اُسکے بہار شمال کی طرف پہار جنوب کی سمت مانک پور مغرب کی طرف قنوج اودھ بہرایچ خیراباد لکھنو گورکھپور پانچ سرکارین متعلق اُنکے ایک سو ستانوے محال آمدنی چھہ کروڑ پانچ لاکھ چالیس ہزار دام * (صوبہ عظیم آباد بہار)

بہار دارالحکومت اُسکا عظیم آباد عرف پٹنہ ہی نہایت خوش سواد و خوش آب و ہوا گنگا کے کنارے اور اُس مقام مین اُس دریاؤ کو اتھاہ گنڈے ندی بھی کہتے ہین طول آبادی کا بہت بڑا اور عرض چھوٹا عمارتین سابق مین کھپریل کی بیشتر تھین اب پختہ بھی ہین کیونکہ آبادی و رونق شہر مذکور کی صاحبان انگریز کی ریاست مین بڑھ گئی ہی چنانچہ باقی پور تین کوس شہر سے پرے پچھم طرف اور اُس سے تین کوس آگے داناپور یہ دونو معمورے معقول آباد ہوئے ہین اکثر صاحبون کی کوٹھیان حویلیان باغ وہان ساتھ ایک لطف و قرینے کے ہین غرض شہر سے تا باقی پور اور وہان سے داناپور تلک بستی ہی بستی ہی فاصلہ نہین شہر پناہ اُسکی خام مگر دریا کی طرف النگ خشتی ہی اور قلعہ وہان بنام ہی فی الحقیقت ایک عمارت کلان خشتی ہی لیکن اب پرانی ہو گئی مکانات اُسمین متعدد ہین اور قریب اُسکے پچھم کی طرف ایک مسجد و مدرسہ نہایت کشادہ و خوش عمارت اگرچہ عمارت اُسکی اب پرانی ہو گئی ہی لیکن شہر مذکور مین لاثانی ہی گو کہ مسجدین کہنہ و نو بہت سی ہین یون سنا ہی کہ بنا اُسکی نواب سیف خان مرحوم نے ڈالی تھی پر تعمیر نواب ہیبت جنگ نے کی بالفعل نواب سراج الدولہ کی نواسیون کے قبضے مین ہی پورب دروازے کے آگے ایک مسافت بعید پر جعفر خان کا باغ ہی اور پچھم دروازے سے ایک کوس کے فاصلے پر شاہ ارزان کی درگاہ ہو اور اُسکا سماو ناہر ایک مکان لگونہاہر پنجشنبہ شہر کے لوگ بکثرت وہان جمع ہوتے ہین اور کنچنیان کسبیان بھی تمام شہر کی جاتیان ہین ناچ کی صحبت تاشام بلکہ کچھ ایک رات گئے تلک رہتی ہی لیکن صاحبان عالیشان کی ریاست سے پہلے ازدحام خلایق کا بکثرت

چشمے بھی بہت سے جوش مارتے ہین اور جس جگہہ وہان چار گز کھود دیئے پانی نکل آئے ابشارین بیشتر تالاب برسات مین دو سوسے کچھ اوپر القصہ اس صوبے مین گرمی بشدت جار اعتدال دو مہینے سے زیادہ لباس پنبئی کی احتیاج نہین ہوتی مینہہ چھہ مہینے آگے برستا تھا اب بھی پانچ مہینے سے کچھ کم و زیادہ برس رہتا ہی زمین یہان کی تمام سال دریاؤن کی بہتایت سے شاداب رہتی ہی باو بشدت نہین چلتی گرد بھی نہین اُرتی کشتکاری جیسی چاہئے ویسی ہوتی ہی خصوصا دھان یہان کے نہایت پاکیزہ اور چنندہ پرکاری ایک اناج کثرت سے ہوتا ہی نپٹ سستا بد مزہ مٹر کی مانند مفلس تہی دست بلکمینے اُسے کھاتے ہین گو کہ وہ سبب بعضے امراض کا بھی ہوتا ہی اگرچہ دریا اس صوبے مین بہت ہین پر گنگا سون گندک کالان نہ لیکن سون جبال جنوبی سے آکر منیر کے نزدیک گنگا سے ملی کہتے ہین کہ نربدا اور وہ ایک چشمے سے نکلی ہین اور گندک شمال کی جانب سے آ حاجی پور کے قریب * کرم ناسا ایک دکھن کے پہاڑ سے نکل کر چونا گذر مین * اور پن پن جنوب کی طرف سے آ قنوج کی آبادی سے گذر عظیم آباد کے نزدیک * غرض بہتر دریا وایسے کہ جن مین ناو چلے اور چھوٹے انگنت گنگا سے شہر مذکور تک پہنچتے پہنچتے ملے اکثر ہند وخاص کرم ناسا کو اترتے ہوئے یہہ احتیاط کرتے ہین کہ ایک قطرہ اُنکے بدن تک نہین پہنچتا نہانے کا تو کیا ذکر ہی پر خلاصۃ التواریخ کے مولف نے لکھا ہی کہ جس مقام مین گندک گنگا سے ملی ہی جو کوئی وہان کا پانی پیئے اُسکے گلے مین گھینگا نکلے رفتہ رفتہ نارجیل کے برابر ہو جاے اور سیر المتاخرین والا یہہ لکھتا ہی کہ حاجی پور کی آب و ہوا کی یہہ خاصیت ہی اکثر وہان کے لوگ اس مرض مین گرفتار رہتے ہین اور گھینگے اُنکے گلو نکے ہار لیکن واقع مین اُسکے خلاف ہی شاید چالیس پچاس برس آگے یہہ بات ہو تو ہو اب تو نہین ہان بعضے بعضے اشخاص کے گلون مین البتہ سو یہہ کہان نہین اور پانی دریاے مذکور کا بشراکت گنگا بلکہ نرا ہزارون آدمیون نے پیا اب تک بھی پیتے ہین لیکن گلا کیسا سوجتا بھی نہین گھینگے کا تو کیا ذکر ہی مگر ایک بوڑھی گندک مظفر پور کے تلے بہتی ہی اُسکے پانی کا یہہ اثر مقرر ہی بلکہ مبالغہ یہان تک کرتے ہین کہ چرند پرند جو اُسکا پانی پیئے یہہ بیماری اُسکے گلے پڑے چنانچہ مظفر پور کے اکثر حیوان و انسان اس بلا مین مبتلا رہتے ہین وہ جو سنا تھا کہ ایک سرزمین کی چڑیا کوے تک کے بھی گلے مین گھینگا ہوتا ہی

جانے تھی بانہ تھی پر دریا کنارے ایک قلعہ پختہ البتہ تعمیر ہوا تھا بالفعل بھی موجود ہی لیکن
عمارت اُسکی جا بجا سے گر پڑی ہی اندر اُسکے صاحبان انگریز نے بنگلے اور بعضے مکان پختہ بھی
بنائے ہین اور جھارکھنڈ کے پہاڑ تلے بیجناتھ ایک معبد ہی اسکو مہادیو کا مکان کہتے ہین وہان
پیپل کا ایک درخت کہ اُسکے اُگنے کا آغاز کسیکو معلوم نہین وہانکے مجاورن مین جسکو احتیاج خرچ
ضروری کی ہوتی ہی وہ کھانا پینا چھوڑکر اُسکے نیچے آبیٹھتا ہی اور مہادیو سے التجا کرتا ہی
دو تین دن کے بعد ایک پتا لکھا ہوا قلم غیب سے بخط ہندی اُسکے پاس آن پڑتا ہی اُس سے
روپیہ جتنے کہ اُسکی قسمت مین تھے اور نام دینے والے کا بلکہ اُسکے باپ دادا زن و فرزند کا بھی
معہ ملک و سمت ہرچند کہ پان سو کوس پر کیون نہو ظاہر ہوتا ہی تب وہ اُسکو اپنے سرزدار
پاس لیجاتا ہی وہ مطابق اُسکے ایک کاغذ لکھہ دیتا ہی اُسیکو ہنڈوی بیجناتھہ کہتے ہین
پھر طالب اُسکو لیکر اُس شخص کے پاس جاتا ہی فی الفور وہ زر سطور حامل کاغذ کے
حوالے کرتا ہی چنانچہ خلاصۃ الہند کے مولف نے لکھا ہی کہ ایک بامنھہ وہان کا میرے نام پر
بھی لایا تھا مین نے سعادت جان کر زر معلوم ادا کیا نادر تر اُس سے یہہ ہی کہ اُس معبد
مین ایک غار ہی کہ مجاورون کا رئیس سال مین ایکبار شیوبرت کے دن اُس غار مین جاکر خاک
اُٹھالاتا ہی اور ہر ایک مجاور کو اُس مین سے دیتا ہی بقدر اُس کے نصیب کے وہ خاک سونا
ہوجاتی ہی * (ترھت) قدیم سے دارالعلم ہندی ہی آب و ہوا وہان کی
نہایت خوب دہی وہان کا چکا ور نہایت خوش مزہ بہت تحفہ بلکہ خلاصۃ التواریخ کے مصنف
نے لکھا ہی کہ ایک برس تلک نہین بگڑتا غالب کہ یہہ مبالغہ ہو کیونکہ عقل و نقل کے خلاف ہی
اور دودھہ بھی علی ہذا القیاس کہتے ہین کہ اہیر اگر پانی اُس مین ملا دیوے تو غیب سے اُسے
ایک صدمہ پہنچے اور بھینس بھی اُس بستی مین اتی بڑی اور قوی ہوتی ہی کہ شیر اُس کو
شکار نہین کرسکتا علاوہ اُسکے برسات مین ہرن بارہ سنگے شیر بکثرت اکٹھے ہوکر بستی
مین آتے ہین اور باشندے وہان کے حظ اُن کے شکار سے اُٹھاتے ہین (سرکار چنپارن)
کی زمین قابل اگر ماش بکھیر دیوین تو بے رنج کشتکاری اُگ اُٹھین اور اُس کے
جنگل مین پیپلین بہت پیدا ہوتی ہین * (رہتاس)
قلعہ ہی ایک بلند پہاڑ دشوار گذار پر چودہ کوس کے پھیر مین کھیتیان اُس مین اکثر ہوتی ہین

اور برسات پانچ مہینے کی بلکہ کچھ کم شروع اُسکا آدھے جیٹھ سے اور آخر کاتک
کا اول معہذا اگر جیٹھ کی اِبتدا مین یا کاتک کی انتہا مین کسی برس مینہ برسین تو کچھ
مضائقہ نہین کیونکہ کبھی کبھی غیر موسم کیا پچھم کے ملکون مین نہین برستے وہان اِس ملک مین
بیشتر ہوتا ہی اقسام اُسکے بہت ہین اگر ایک ایک دانہ ہر قسم سے لیوین تو ایک
تھلیا بھر جاے لطف یہہ ہی کہ ایک کھیت مین تین تین بار پیدا ہوتے ہین جسقدر پانی
برھے زیادہ پھبکے بال اُسکی پانی مین نہ ڈوبے کھیت والون نے جو کبھو اُسکو ماپا تو پچاس
پچپن ہاتھ سے کچھ اوپر پایا اور رعیت یہان کی حاکم سے سرکشی نہین کرتی زر واجبی ایک
برس کا آٹھ مہینے مین بطور اقساط کچہری مین آپ پہنچا دیتی ہی گھر اِس بلاد مین بیشتر چھپر
کے اگرچہ کتنے دلدار مضبوط خوش اسلوب دیرپا ہوتے ہین بلکہ بعضے بعضے بنگلون مین
تو پانچ پانچ چار چار ہزار روپے لگ جاتے ہین پر دیوارون کی جاگہہ ٹٹیان کیونکہ کچی دیوار
یہان کی نہین ٹھہرتی مگر خشتی سو غریبون کو کہان میسر بلکہ اکثر صاحب مقدور بھی بسبب
خست کے نہین بناتے اور باسن اُن اشخاص کے اکثر گلی ٹھوترے سے برنجی
بستیان بھی بیشتر یہان کی درختون مین ہوتی ہین یعنے ایسی جاگہہ گھر بناتے ہین کہ اِدھر اُدھر
اُسکے درخت ہون خدانخواستہ اگر ایک گھر کو آگ لگے تو گانوٗن کا گانوٗن پھک جاتا ہی
پھر اپنے اپنے گھرون کے نشان کسیکو معلوم نہین ہوتے مگر اُن درختون کے آثار سے
بوریا بھی اِس نواح مین بعضا بعضا ملائمت مین ریشم کے برابر اور صفائی مین محمودی کی چاندنی
سے کہین بہتر بلکہ گرمیون مین فرش اُسکا اِسکے آگے گرد اور یہہ اُس سے سرد
سیتل پاتی اُسکو بجا کہتے ہین واقعی اسم بامسمی ہی خوراک خاص یہان کے لوگون کی
مچھلی خشکا کرواتیاں دہی لال مرچ ترکاری ساگ بلکہ مچھلی حضرت یونس کے وقت کی
بھی اگر پائین تو کھاجائین اور ترکاری کے ناؤن کوئی پتا ہاتھ چڑھے ممکن نہین کہ اُسے ہاتھ
اُٹھائین لون بھی زیادہ کھاتے ہین لیکن اِس ملک کے بعضے بعضے مقام مین کم بہم پہنچتا ہی
برروتی گیہون جو چنے کی اگر کیسی ہی خوب ہو نہین کھاتے بکری کا گوشت مرغ گھی اِن کے
مزاج سے موافق نہین بلکہ ریاض السلاطین کا مصنف لکھتا ہی کہ اِن غذاؤن کو اکثر
معدہ اِنکا قبول نہین کرتا اجانا جو کھاجائین تو اِستفراغ کردین پر اپنے دیکھنے مین نہین آیا اور

سو یہی ہی اور بہالگرام ایک پتھر حاجی پور کی اطراف مین ہوتا ہی رنگ اُسکا سیاہ مقدار
مین چھوٹا گول روغنی فارسی مین سنگ محک اُسے کہتے ہین راقم خلاصۃ التواریخ کا
یہانتک لکھتا ہی کہ چالیس کوس کے عرصے تک قصبۂ مذکور کی نواح سے نکلتا ہی ہندو اُسکو
بھی ایک مظہر الہی سمجھکر پرستش کرتے ہین بلکہ برہمنون کا عقیدہ یہہ ہی جو بت کہ توٹ جاے
قابل پوجنے کے نہین مگر یہہ پتھر قصہ کوتاہ طول اِس صوبے کا تیلیاگڈھی سے لیکر رہتاس تک
ایک سو بیس کوس اور عرض ترہت سے کوہ شمالی تک ایک سو دس کوس شرق رو
اِسکے بنگالہ غرب رخ الہ آباد جانب شمال اودھ جنوب کی طرف ایک بڑا پہاڑ حاجی پور منگیر
چنپارن سارن ترہت پٹنہ بہار آٹھہ سرکارین متعلق نسے دو سو چالیس محال آمدنی آٹھائیس
کروڑ سات لاکھہ تینتیس ہزار دام * (صوبۂ بنگالا)

جہانگیر نگر عرف ڈھاکہ ایک بڑا شہر آبادی وخوش سوادی مین بمراتب بہتر ہر ملک کی اشیا
اُسمین ہر وقت مہیا * ہر قوم و اقلیم کے لوگ اُسمین ہزارہا * اصل نام اُسکا
بنگ تھا لفظ آل کہ اُس سے ملا وجہ اسکی یہہ ہی کہ بنگالا زبان مین آل بڑے پشتے کو کہتے
ہین اور اُسے باغ و زراعت وغیرہ کے گرد پانی کی محافظت کے لیئے بناتے ہین چنانچہ
اگلے زمانے مین اِس ملک کے زمیندار دامن کوہ مین کہ زمین وہانکی نیچی ہوتی ہی دس
دس ہاتھہ کے اونچے اور آٹھہ آٹھہ ہاتھہ کے چوڑے پشتے بنا کر مکانون کی بنیاد اُنکے اندر ڈالتے
تھے اور کھیتیان بھی اُسی طور پر کرتے تھے بنابر اِسکے یہانکے عوام نے اِس ملک کا نام
بنگالا رکھہ دیا گرمی اِس دیار مین چالیس پچاس برس سابق اعتدال سے قریب تھی اور
جاڑا نہایت کم برسات جیٹھہ سے شروع ہوتی تھی اور چھہ مہینے رہتی لیکن بالفعل بعضے
ملکون مین گرمی اُس سے کہین زیادہ چنانچہ سال گذشتہ مین تو ایسی پڑی تھی کہ یک عالم
نے اذیت کھینچی بلکہ اکثر حیوان انسان حرارت سے تلف ہوئے جاڑا بھی اتنا پڑتا
ہی کہ سیر بھر روئی کا بالاپوش انسان رات کو اوڑھہ سوئے لیکن ٹھٹھر نہین ہوتی
بلکہ پہر دن چڑھے سے لیکر دو تین گھڑی دن رہے تلک رضائی کی حاجت نہین اور دوپہر سے سپہری
تک ایک دوپٹا کافی ہی لیکن اس موسم مین کہرا اکثر پھوہار کی مانند پڑتا ہی بلکہ کبھی
کبھی تو آسمان دھوئان دھار ہو جاتا ہی سورج پہر ڈیڑ پہر دن چڑھے تک نظر نہین آتا

کی تھی شہر مذکور البتہ لطف سے خالی نہین لیکن دریا سے نشیب مین واقع ہی اگر پشتہ
دریا کا یا اکبرپور کی جھیل کا باندھ خدا نخواستہ برسات مین توٹتے تو سارا شہر ہی ڈوبے چنانچہ
سنہ ۱۲۱٦ کے اخیر مین طغیانی آب سے بھگوان گولے کی طرف کا پشتہ جو توٹ گیا محلے کے
محلے غرق ہو گئے یہان تک کہ نواب مظفر جنگ مرحوم کے نو ساخت مین پانی گھٹنون سے کچھ
اُوپر تھا بلکہ اور عمارتون مین بھی علی ہذا القیاس کہتے ہین کہ ایسی پانی کی طغیانی ایک مرتبہ
نواب مہابت جنگ کے عہد مین بھی ہوئی تھی حفظ حقیقی اب اِس آبادی کو محفوظ رکھے
اور پشتون کو پہاڑون کا سا استقلال بخشے *

(بندر ھوگلی)

اور ست گام آدھ کوس کا باہم فاصلہ رکھتے ہین ست گام کی شہرت اور آبادی بہت بڑی
اور پر عمارت تھی حاکم وہین رہتا تھا جب یہہ مقام دریاؤن کی طغیانی سے اُجڑا ہوگلی کی آبادی
نے کمال رونق پکڑی فوجدار یہان کا علاقہ حضور اعلی سے رکھتا تھا بنگالے کے ناظمون کا چندان
محتاج نہ تھا جعفر خان نے فوجداری بندر مذکور کی بادشاہ سے درخواست کرکے نظامت مین
لگالی اور ہر ملک کے سوداگرون تاجرون سے مراعات شروع کی محصول واجبی سے ایک دام
زیادہ نہ لیتا بلکہ کچھ اُس مین سے بھی چھوڑ دیتا پھر تو فرنگ و چین و ایران و توران و عرب و عجم
سے اکثر تجارت پیشون کی آمد و شد ہونے لگی بلکہ بہتیرے مالک جہاز نے بود و باش بھی اپنی
یہین ٹھہرائی لہذا شہر مذکور کی آبادی نہایت بڑھ گئی اگرچہ اکثر اقوام کے تاجر یہان تھے لیکن
مغلون کا اعتبار بیشتر تھا اور اہل فرنگ کو قلعے اور برج کی بنیاد ڈالنے نہ دیتے مگر کوٹھیون
کی تعمیر کا حکم تھا جب فوجدارون نے سخت گیری اور زیادہ طلبی شروع کی شہر مذکور
ویران ہو گیا اور صاحبان عالی شان کی رعایت و حمایت و اسانی محصول سے کلکتہ زیادہ تر آباد
کہ بالفعل دار الحکومت ہی *

(شہر کلکتہ)

زمانۂ سابق مین ایک گاؤن تھا وجہ تسمیہ اُسکی یہہ ہی کہ کالی نام یہان ایک بت ہی اور
بنگلا زبان مین کتا صاحب کو کہتے ہین اِس سبب سے نام اِسکا کالی کتا ٹھہرا پھر رفتہ رفتہ زبانون
کے تغیرات سے یہ بھی گر گئی کلکتہ رہ گیا لیکن آباد ہونا اُسکا اور صاحبان عالی شان کی کوٹھیون کا
بنا جس طرح ہوا بیان اُسکا یہہ ہی کہ نواب جعفر خان کی نظامت تک کمپنی بہادر کی کوٹھی
ہوگلی مین گھول گھاٹ سے متصل مغل پورے کے قریب تھی ایکدن یکایک زوال کے وقت

مشرق طرف شہر کے چھتہ بھستہ ایک جھیل ہی باندھہ اُسکا اب تک قائم لیکن جب کہ آبادی کی بنیاد مستحکم تھی برسات مین پانی کا گذار شہر مین مطلق نہوتا تھا اب یکسر سطح آب ہو جاتا ہی بلکہ کشتی بھی بآسانی اتی جاتی ہی اور قلعے سے ایک کوس کے فاصلے پر ایک قدیم عمارت تھی اُسمین ایک حوض بھی نہایت متعفن نام اُسکا پیاز بارتی تھا جو کوئی پانی اُسکا پیتا اقسام کی بیماریون مین گرفتار ہو کر مر جاتا کہتے ہین کہ اکبر کے عہد سے پہلے گنہگارون کو وہان قید کرتے تھے کہ اُسکا پانی پیکر جلد ہلاک ہو جائین سلطان ممدوح اس امرکا مانع ہوا اور اس دستور کو اٹھادیا *

(مرشد آباد)

ایک بڑا شہر بھاگی رتی کے کنارے اورنگ زیب کے وقت بسا لیکن دریا کے دونو کنارون پر پہلے اُس جگہہ مخصوص خان سوداگر نے ایک سرا بنا کر مخصوص آباد نام رکھا تھا کتنی دوکانے اُسمین تھین جب جعفر خان نصیری کو اصالتہ صوبہ داری بنگالے اور اُڑیسے کی محمد عالمگیر نے عنایت کی اور مرشد قلیخان خطاب دیا تب اُسنے وہین شہر آباد کیا اور مرشد آباد نام رکھا بلکہ دار الحکومت اُسیکو ٹھہرایا چنانچہ ابتک بھی سنہ ۱۲۲۰ ہجری ہین اور ریاست صاحبان کمپنی دام ظلہم کی بود و باش ناظم کی اُسی مین ہی طول اُسکا چار کوس سے کچھ زیادہ چیولی بوتے دارا اور ساری بھانکی مشہور باغات و عمارات بھی فی الجملہ لیکن نا قابل تحریر الا موتی جھیل و گوری بنگلے کی سو وہ خراب و مسمار ہو گئین زبانون پر فقط نام رہگیا ہان ایک نواب سراج الدولہ کا خلاصۂ عمارات امام باڑا ابتک قائم ہی ہیئت وضع اُسکی بیان سے بے نیاز سچ ہی کہ اس ساخت کا امام باڑا بلاد ہند مین کہین نہین ہرچند کہ تیاری اُسکی اب عشرعشیر سے کم ہی لیکن نمونۂ گلزار یادگار گلزار *

(قطعہ)

لطافت اور صفائی کی کیا کرون تقریر * عمارت اُسکی تو رکھتی ہی حکم شیشے کا
جو روشنی کا سمان چار چند ہو اُس مین * عجب نہان تو اس بات کا اچنبھا کیا

زبان بھی اُس شہر کے لوگون کی بہ نسبت یہانکے اور بلاد کے باشندونکی درست وجہہ اسکی ہم صحبت ہونا اکثر اوقات ہندوستان زاؤن سے کیونکہ بعد شاہجہان آباد کی برہمی کے قبل از حکومت صاحبان عالیشان بیشتر وے اُسی شہر مین وارد ہوئے تھے بلکہ سکونت بہ اختیار

عمارات اُسکی عمارات جہان وصفا ہان سے فائق * تعمیر کا طور ہی نیا * نقشا ہر ایک مکان کا جدا * حویلیان سچہ گچ کی برابر برابر * سڑکین ستھری ہموار سراسر * فضا اُن کی رشک فضاے باغ ارم * اور ہوا غیرت نسیم صبحدم * سبزی پر اُن کی زمرد زہر کھائے * اور سرخی سے مونگے کا جگر خون ہو جاے * علاوہ اِسکے مہ جبینون کا ازدحام * حسن کی گذری کی ایک دھوم صبح وشام

(ابیات)

جو اندر بھی اُسوقت ادہر کو آئے * تو اپنی سبھا مین کبھو پھر نجائے
اگر دیکھے ٹک اِس شبستان کو * پری چھوڑ دیوے پرستان کو
بشر کو کہان پھر نظارے کی تاب * جگر برق کا یہان تو ہوتا ہی آب
نکھو اپنا جی مفت اے بیخبر * سمجھہ کر ذرا اِس جگہہ دید کر

ہر ایک محلے مین عالم طلسمات * ہر کوچے سے ارژنگ مانی مات * گھر ہر بیپاری کا ہر ملک کی اجناس متعدد سے بھرا ہوا * صرافے کی ہر دوکان مین روپے اشرفی کا تودہ لگا ہوا * بازار مین ہر طرف چہل پہل * شیشہ آلات کی دوکانین رشک شیش محل * (ابیات)

کھلا بازار اور رستے کشادہ * بیاض جدولی ہو جیسے سادہ
دورستہ اہل حرفہ اور دکان دار * لڑی موتی کی ہو جیسے نمودار
ادھر کو جوہری ادھر کو بزاز * ادھر صراف ادھر کو طلاساز
روپے اور اشرفی دیکھے برستے * دھرے تختے پہ جون نرگس کے دستے
کناری اور گوٹے اور سلاسل * مثال برق کرتے ہین جھلاجھل
جو کچھہ چاہو تم اسباب جہان سے * بہم وہ جنس پہنچے ایک دکان سے

فی الواقع آبادی اُسکی اکثر آبادیون سے دونی * اور بستی اُسکی بہت سی بستیون سے برتی * کیونکہ جیسا بازار خشکی مین دورستہ ہی * ویسا ہی ناو جہاز کی کثرت سے پانی مین بھی ایک شہر بستا ہی * لیکن سبب آبادی کی ترقی کا یہہ ہی کہ ہر ایک صاحب گورنر اُسکی تعمیر کی افزائش پر متوجہ رہا * اور لکھارو پیا اِس کام پر اُسنے سرکار دولت مدار کا خرچا * خصوصا نواب گورنر جنرل لارڈ ولزلی مارکویس بہادر نے تو دات گت پیسا اٹھایا * ساتھہ اِسکے شہر کا اسلوب بھی نہایت

لہ مین وہانکی دھنسنے لگی اُسوقت صاحبان انگریز کھانانوش کررہے تھے بارے سردار تو گر پڑے
پرتے نہایت جدو کد سے نکلے لیکن مال و اسباب تمام و کمال معہ اکثر ذی روح اُس مکان کے
ساتھ پانی مین غرق ہوا بلکہ بعضے انسان بھی تلف ہو گئے پھر مستر چانک نے بنارسی
باغ کو مول لیکر درخت اُسکے کاٹے اور کوٹھی بنانی شروع کی پر دو منزلہ سہ منزلہ عمارتین بنانے
کا ارادہ کیا جب دیوارین اُٹھ چکین شہتیرون سے چھت پٹنے لگی وہان کے شرفا نجباخصوصا
مغلون نے کہ تاجرون مین عمدہ تھے میر ناصر فوجدار سے کہا کہ جب نامحرم ایسے بلند کوٹھیون پر
چڑھینگے تو ہماری ناموس کی بے ستری ہوگی مطلق حرمت نرہیگی فوجدار نے اِس مضمون
کی عرضی نواب موصوف کو لکھہ بھیجی اور متعاقب اُسکے اُن سبکو روانا کیا پہنچتے ہی حضور
مین وے فریادی ہوئے جعفر خان نے فی الفور پروانا تعمیر کی مناہی کا نہایت تاکید سے لکھہ بھیجا
فوجدار نے پڑھتے ہی اُسکو حکم کیا کہ کوئی راج مزدور بڑھئی وہان نجائے اور عمارت ناقص پڑی
رہے صاحب موصوف اِس حرکت سے نہایت آزردہ ہوا بلکہ ارادہ لڑنے کا کیا لیکن
سپاہ قلیل تھی اور جہاز بھی ایک علاوہ اِسکے مغلونکی کثرت فوجدار کی حمایت اِس ارادے کو
فاسد جانکر فسق کیا اور جہاز کا لنگر اُٹھا لیا آخر کنارے کی بستی کو آتشی شیشے سے جلاتا
ہوا چلا نکلا فوجدار نے ہر چند اُسکے روکنے کا تدارک کیا لیکن پیش رفت نہوا اور جہاز
سمندر مین جا پہنچا پھر وہانسے دکھن کی طرف روانہ ہوا اُن دنون اورنگ زیب وہین تھا اور
غنیمون نے چار طرف سے رسد بند کی تھی لشکر بادشاہی مین قحط عظیم تھا کرناٹک کی
کوٹھی کے سردار نے بہت سا غلہ جہازون پر لادکر لشکر مین پہنچایا اور خدمت شائستہ بجالایا
مورد الطاف و عنایات ہوا اور اقصائے مطالب و مقاصد کو پہنچا جہان پناہ اُس سے بلکہ
فرقۂ انگریز سے راضی ہوئے یہان تک کہ سند و فرمان محصول کی معافی کے اور کوٹھی کی تعمیر
کے عنایت کیئے تب مستر چانک بادشاہی احکام و فرمان دکھن سے لیکر بنگالے کو پھر آیا
اور وکیل معہ نذر و پیشکش ناظم کے پاس بھیجے آخر سند مطابق کوٹھی کے بنانے کی حاصل
کرکے بنیاد ڈالی اور شہر کی آبادی پر متوجہ ہوا تجارت کا بھی کاروبار بخوبی کرنے لگا
ابتلک بھی وہ کوٹھی قایم ہی پرانا قلعہ اُسیکو کہتے ہین القصہ شہر مسطور نہایت کلان
و معمور بھاگیرتی کے کنارے بنسبت اسلوب کے ساتھ واقع ہی آبادی اُسکی دیدکے لائق *

لطافت ہوتی ہی اور اُسکو مکان وسیع چاہئیے مدان بعضے اجزائے آب بعضے دیگرکو تموج
سے ٹکراتے ہوئے کنارے سے اُدھر کر دیتے ہین لیکن یہہ گھٹنا بڑھنا موافق حرکت قمر ہی
غرض جسوقت چاند آسمان کے بیچون بیچ پہنچتا ہی جوار کامل ہوتی ہی جہان وہانسے
زائل ہوا بھاٹے کی ابتدا ہوئی یعنے پانی کا غلیان گھٹنے لگا آخر حالت اصلی پر آجاتا ہی جب
ماہ افق غربی پر پہنچتا ہی پھر جوار شروع ہوتی ہی اور بڑھنے لگتی جہان وتد الارض پر آچکتا ہی
کمال طغیانی اُسکی ہوتی ہی جب وہان سے سرکتا ہی بھاٹا شروع ہوتا ہی رفتہ رفتہ پانی
پھر اپنے طور پر بہنے لگتا ہی جسوقت قمر پھر افق شرقی پر پہنچا جوار کا آغاز ہوا لیکن اِسکی
اور اُسکی ابتدائے حقیقی ہرگز محسوس نہین ہوتی مگر عرفی غرض ہیجان بحر مانند
ہیجان اخلاط بدن آدمی ہی جیسے اُسکے گھٹنے بڑھنے کی علت حکما کے نزدیک قمر
پرتا ہی ویسے ہی اُسکی بھی غرض اُس ساعت پانی یہان کے دریا کا پینے والے کے حق مین
سم ہی بلکہ آب تیغ دودم خدا نخواستہ جسنے اُسکو پیا * وہ بیچارہ کب جیا * پس
اکل و شرب خلق کا تالاب کے پانی پر ٹھہرا اسی واسطے بنا تالاب کی اِس ملک مین اکثر
ہی اور ایک نام خاص بھی بعضے بعضے تالابون کے لئے مثلا لال دگی چورنگی وغیرہ اور سوائے
اِس جوار بھاٹے کے وسط ماہ کی تین تاریخون مین اور آخر ماہ کی ایکبار دن رات مین پانی
بصورت دیوار بلند ہوکر نہایت زور شور سے دریائے شور کی طرف سے آتا ہی * جہاز بھی
اُسکے تلاطم سے ہل جاتا ہی * پھر ناو تو کیا چیز ہی اُسوقت اگر گہرے پانی مین ہوئی تو تو بچی
ورجو کنارے سے متصل لگی تھی تو اُسکے صدمے سے خشکی مین جا پڑتی اور ٹکڑے ہوگئی *
اِسی واسطے ملاح ایام مذکور مین چھوٹی بڑی ناوین بھاری بھاری لنگر ڈال کر کنارے
سے دور رکھتے ہین بنگلا زبان مین اِس طرح کی موج کا ناون ہما ہی لیکن برسات مین اِس
قوت و شورش سے نہین آتا سبب یقینی اِسکا بشر بتلا نہین سکتا * اور لم اِسکی کوئی
بانہین سکتا * مگر حکما کے نزدیک شعاع شمس ہی لیکن ایام معینہ اور اوقات مقررہ مین
پربادہائے مختلف کو بھی اِس مین مداخلت ہی اور اُسکی کمتی زیادتی مین فصول اربع کو
فی الواقع شعاع آفتاب مین حدت بمرتبہ ہی پھر غلیان بھی اُسی سے ایسا ہی کچھ ہوگا *
آب و ہوا بھی یہانکی بہ نسبت زمانۂ سابق کے بالفعل اچھی ہی چندان بد نہین خصوصا

خوب کر دکھایا * چنانچہ ایک عمارت ایسی عالیشان بنائی * کہ جسنے شہر کی رونق حد سے زیادہ بڑھائی * تشبیہ اُسکی کس سے دیجئیے کہ جہان مین اُسکا نظیر نہین * ثانی اُسکو کسکا کہئیے کہ کسی عمارت کی ایسی تعمیر نہین * سچ تو یہہ ہی کہ جیسی اُسکے بنانے والے کی امارت مین آن بان جڑی ہی * ویسی ہی اُس مکان کی عمارت کی شان جڑی ہی * (قطعہ)

شفافی و صفائی یہانتک ہی جس سے نت * نور صفائے صبح کو رہتا ہی انفعال
نقش و نگار اُس پہ ہمین ایسے کہ حسن کا * اُسنے نگار خانۂ چینی کرے سوال
اور ارتفاع یہہ ہی اگر عوج ابن عنوق * اُسپر کرے نگاہ تو پگڑی کو لے سنبھال

جسقدر اُس مکان کی تعریف کیجئے بجا ہی * اور جتنا اِس شہر کو سراہئیے روا ہی * واقعی بالا دہند مین اب ایسی پر عمارت آبادی کہین نہین * اور تاجرون سوداگرون کی کثرت بھی اتنی کہین نہین * صاحبان کمپنی کی مدت سے تجارت گاہ ہی * اور سرداران انگریز کی قدیم عشرت گاہ * بالفعل اکثر صنف کے اشخاص متمول اور صناع صنعت گری مین کامل یہین بکثرت موجود ہمین اور اشیا و تحائف بھی انواع و اقسام کے علی ہذا القیاس خرید فروخت کا سر رشتہ بخوبی جاری * خوش و خورم ہر ایک بیوپاری لیکن رنگین کپڑے جلد بد رنگ ہو جاتے ہمین خصوصا لال کا تو رنگ رہتا ہی نہین اور اشیاء قوامی بھی مثل شربت و خمیرہ و معجون شتاب سڑ جاتی ہمین * بلکہ خشک دوائین بھی بیشتر بگڑ جاتی ہمین * سبب اُسکا ہوا کی شوریت و عفونت و رطوبت چنانچہ گھرون کی زمین ہمیشہ نمناک رہتی ہی بلکہ دو دو تین تین گز دیوارین بھی * نیچے کے مکان تو قابل بود و باش کے نہین اگر دو منزلہ سہ منزلہ مکان نہ بنائین * تو یہان کے باشندے مطلقا ارام نپائین اور پانی بیشتر تالاب کا پیتے ہمین یا مینہہ کا کوئے تمام یہان کے کھاری * اور آب جاری دریاے شور کے قرب سے نپٹ کھاری * خصوصا جوار کے وقت مراد اُسسے اُلٹا بہنا دریا کا اور بہنا مخالف اُس کا بیان اِسکا عجایب المخلوقات مین یون لکہا ہی کہ ہر دریا مین یہہ نہین ہوتے مگر شور دریا مین یا وے دریا جو اُس سے متصل ہمین ساتھ اِسکے اُنکے عمق مین پتھر بھی نہائت سخت ہووین پھر جسوقت ماہ محاذی اُنکی سطح سے ہووے اور شعاع اُسکی اُن پتھرون پر پڑے پھر وہان سے پلٹے پانی کھولنے لگتا ہی اور رقیق ہوتا جاتا ہی پس موجب زیادتی کا

ایک نالا ہر گلی کوچے مین بہتا نظر آوے * سواے اِنکے یہانکے پواج و ازال اُس روز امام بارتون مین جاتے ہین * اور عجیب عجیب سوانگ لاتے ہین * مثلاً جس شخص نے ایک امام بارٹے مین عہد کیا تھا کہ میری یہہ مراد اگر اِس سال مین برآئیگی تو مین یہان بیٹھکر اپنے سر پر چولھہ رکھہ کھیر پکاؤنگا وہ کھیر پکاتا ہی اور جسنے اپنی منت کے بر آنے پر قفل لگانے کا وہان عہد کیا تھا وہ اپنے منہہ مین قفل لگاتا ہی ہر چند کہ اُسکے دونون گال چھد جاتے ہین کیونکہ اُسکے اِدھر اُدھر دو تریان لوہے کی ہوتی ہین اور بیچ مین یک پتلا سا بیچ شکال اُسکی کھوتے کے دہانے سے کچھ ملتی ہی غرض یہہ فرنا شخص اُسکو اپنے مہنہ مین لگا کر امام بارتے کے گنبذ کے آس پاس پھرتا ہی اگر تین پھیرے مین قفل کھلکر گرپرا تو اِسنے جانا کہ میری نذر نہایت قبول ہوئی اور اگر ساتوین پھیرے مین گرا تو فی الجملہ اور وہ جو کھیر سر پر پکاتا ہی وہ حالت اپنی ایسی بناتا ہی کہ لوگ جانین اِسکو ٹھنڈ لگتی ہی کچھ اُور تھہ بھی لیتا ہی گوکہ گرمی کی رت ہووے غرض اُسکی حالت کذائی کو اور قفل کے خود بخود گر پرتے کو چھوٹی اُمت کرامت سمجھتی ہی * اور اجابت کی علامت * طرفہ تر یہہ کہ اُس جاہل کا ساتھہ اِسکے یہہ بھی عقیدہ ہی کہ اگر کسی اور امام بارے مین سواے امام بارۂ معہود یہہ کام کرین تو نہ کھیر پکے اور نہ قفل کھلے احیانا اگر کوئی عالم اُس جاہل کو چاہے کہ اِس فعل ناشائستہ سے باز رکھے کیا مجال * بلکہ جناب امام کے بھی مانع ہونے سے ترک اِسکا اُس سے امر محال * (مصرعہ) * ہر کس بخیال خویش خبطے دارد *

اور عشرے کے دن کوئی خاص طور یہان نہین دیکھا و الا کہنے مین آتا اور یہانکے ہنودگی بھی بعضی بعضی پوجا کا طور جدا ہی چنانچہ درگا پوجا مین اور کالی کی پوجا مین اور کاتک پوجا مین یے اپنے اپنے گھرون مین برتے برتے روغنی بت ہر ایک کی شبیہ معین پر بنوا کے رکھتے ہین اور اُنکو روز معہود بری دھوم دھام اور باجے گاجے سے دریا مین لیجاکر ڈال دیتے ہین عوام یہانکے اِسکو بھسان کہتے ہین غرض درگا پوجا بہت دھوم اور ہجوم کے ساتھہ ہوتی ہی * اور اُسکے لوازم مین یہانکی خلقت بہت روپیا پیسا اپنا کھوتی ہی * نام اِسکا نوراتر ابتدا اِسکی کوار سدی پروا سے اور انتہا دسمی کو لیکن چھٹ سے سپتمی اشٹمی نومی تک تھاپنا کرکے پوجتے ہین یعنے ایک کورے گھرے مین پانی بھر کر اُسکے آگے پرستش مین

جاڑے کی رُت مین تو ہمیشہ اعتدال پر رہتی ہی یون درد دکھ انسان کو کہان نہین ہوتا * کونسا شہر ہی کہ بیمار جہان نہین ہوتا * لیکن بواسیر کھجلی داد ضعف معدہ یورپ مین بکثرت ہی * اور پچھم مین بقلت * اور انکو اسا بحر فیل پا گھینگا خاص اسی سرزمین مین ہوتا ہی وہان مطلق نہین مگر کبھی کہین کسیکو بسبیل ندرت اور ارمنی محلے مین برے بازار و چینی بازار کے بیچ ارمنی گرجا ہی بہت اونچا کشادہ * مشہور بھی سب گرجون سے زیادہ * تعمیر اُسکی آغا ناظر ارمنیون کے سردار نے سنہ ۱۷۲۴ ع مین کی اگرچہ اس شہر مین گرجے انگریز و پرتکیش وغیرہ عیسایوئن کے بہت ہین پر شہرت اِسکی بیشتر ہی * اور گھرتی بھی اِسکی نہایت معتبر * مسجدین بھی یہان کثیر ہین لیکن نہ قابل تحریر مگر رمضانی درزی نے ایک مسجد پختہ مربع نو برج کی متصل ہتی مین بنائی ہی واقعی تعمیر اُسکی اُسکے حوصلے سے باہر ہی * اور یہانکی سب مسجدون سے بہتر * امام باڑے بھی علی ہذ القیاس بہتیرے کیونکہ کوئی سرکار و جمعدار خانسامان ناظر وغیرہ نہوگا کہ جسنے اپنی حویلی کے متصل نہ بنایا ہو لیکن ایک چھوٹا سا گنبذ دو تین ہاتھ کا اُونچا اور چبوترا بھی اِسی قدر لنبا چوڑا مگر بعضے چوبدار جمعدار نے یا کسی صاحب کی ہندوستانی بی بی نے محوطہ اور مکانات کے ساتھ بھی بنایا ہی * اور بہت سا پیسا اُسکی تیاری مین اُٹھایا ہی * لیکن ایسے اشخاص تعمیر کے سلیقے اور تعزیہ داری کے طریقے سے کیا واقف ہین تاہم اگر ایمان کے ساتھہ ہی اور نیت بھی بخیر تو عقبی مین کچھ رستگاری ہو گی * والا دونون جہان مین ذلت و خواری * اور محرم کی ساتوین کو یہان کے باشندے جتنے تعزیہ دار ہین شدے اور علم اُٹھا کر بیٹھک خانے تلک شیون کرتے ہوئے لیجاتے ہین * اور وہانسے اسی ہیئت سے پھرا اپنے گھر آتے ہین * رستون مین خلائق کی کثرت سے رستہ کم ملتا ہی * اور شانے سے شانہ چلنے والون کا چھلتا ہی * سپہری سے رات تلک بھی عالم اور ہر ایک گلی کوچے مین ماتم رہتا ہی اُسیکا نام یہان کے لوگون نے دوپہریا ماتم رکھا ہی اور اُسی دن ہر ایک چھوٹے برے امام باڑے مین یہان کے زن و مرد مرغ کا سالن اور روتی یا پلاؤ پکا پکا لیجاتے ہین * اور اُسپر فاتحہ امام کی دلاتے ہین غرض مرغ اسقدر ذبح ہوتے ہین * کہ اُسدن اگر شہر مین ڈھونڈے تو ایک پر بھی نپاوے * مگر اُنکے لہو کا

نہ اِس خوبی و کیفیت کے ساتھہ بنا برا سکے طور اُنکا تحریر نکیا * اور اُنکی تفصیل مین فائدہ معتدبہ ندیکھا * شہر سے اندک فاصلے پر جنوب کی طرف فورت ولیم قلعہ ہی بنا اُسکی پلاسی کی فتح کے بعد کرنیل کلیو کے عہد مین ہوئی لیکن معلوم یہہ ہوتا ہی کہ گویا آج بنا ہی * اور ابھی تیار ہوا * معہذا اسباب ولوازم جتنے کہ قلعے کو اور اُسکے باشندون کو درکار ہون ہمیشہ مہیار ہتے ہین بلکہ دن بدن اِن امور کی ترقی و زیادتی ہی ساخت کا تو اُسکی مذکور کیا ساخت ہی حدی * عمارت کی طرز ہی نئی * اِس بلاد کے کسی قلعے سے نہین ملتی چار دیواری باہر سے تو پشتے کی مانند * اور اندر سے نہایت بلند * کنیچ کا و اُسکے کون پا سکے * اور بچاؤ لگاؤ کسکی مجال جو بتا سکے * واقعی ایک عالم کے لئے حکم طلسم کا رکھتا ہی دید اسکی حیرانی بڑھاتی ہی * اور سیر سرت بڑھاتی ہی *

(ابیات)

حصار اِس طرح کا زمین پر کہین * کوئی دوسرا ہمنے دیکھا نہین
عجب کیا جو معمار قدرت اُسے * کہے ہی یہی ایک حصن حصین

اور قلعے کے پچھم دریا کے پار لیکن کنارے پر بعد ایک باغ کے قدرے فاصلے سے صاحبان کمپنی دام ظلہم کا باغ سراپا بہار ہی لیکن بےمحوطے پر بہت بڑا اور کشادہ کہ عقل کے احاطے مین آ نہین سکتا * پھر محوطہ اِسکے گرد کوئی کیونکر بناوے * اور فضا اِسکی حد سے زیادہ کہ طائر وہم اُسکے باہر جا نہین سکتا * پھر بشر اُسکے اُدھر کیونکر جاوے * سچ تو یہہ ہی جیسے اِسکے مالک ریاست و حکومت مین حکام زمان سے برتر ہین * ویسی ہی یہہ لطافت و کیفیت مین باغہاے جہان سے * جسطرح اُنکی حشمت کو زمانے مین ترقی ہی اُسیطرح اِسکے درختون کی کثرت کو * فی الواقع کہ اِسکا ہر ایک چمن گلزار کے برابر * اور نقشہ باغ ارم سے نقشے سے کہین بہتر * زمین اسکی سراسر صاف و ہموار * اور روش لال لال اسمین بخوبی نمودار * سبزہ زارون کے گرد انواع و اقسام کے سیکڑون اشجار * اور پتے اُنکے سبز زمرد وار *

(ابیات)

ہر ایک خانہ اِس باغ کا مثل گل * گیا اِسکے چمنون کی سنبل سی کل
شگفتہ نہو اِس مین کسطرح دل * ہوا اِسکی رہتی ہی نت معتدل
ہمین رنگت مین بہتر جواہر سے پھول * جو دیکھے انھین جائے سرت اپنی بھول

مشغول ہوتے ہیں اور دھمی کو بسرجن کرتے ہیں یعنے درگا کو دریا مین ڈال دیتے ہیں
اور ایام مذکور مین خصوصاً چھٹی سے دسوین رات تک اکثر ہندو بنگالی اپنے حوصلے اور مقدور
کے موافق مجلس عیش کی جماتے ہیں * اگرچہ بیشترا نہین تھردلے ہیں پر اس کام مین
بہت سا روپیا اُٹھاتے ہیں * چنانچہ یہانکے اعزہ متمول مسلمانون کی بھی دعوت کرتے ہیں
بلکہ صاحبان عالیشان کی بھی غرض اکثر قوم کے اشخاص اور سردار مجلس مین جاتے ہین *
اور ایک حظ اُٹھاتے ہیں * فرش رنگ برنگ کا ہر مکان مین اور شمیانے کے تلے
نہایت پاکیزہ و مصفا * شیشے کے جھاڑ فانوسین قندیلین متعدد روشن جابجا * پاندان
عطردان نقرئی و طلائی قرینون سے دھرے ہوئے * سیکڑون چنگیرون مین ہار پھول طرے
بھرے ہوئے * بھانڈ بھگتیون اور کنچنیون کے طائفے دس دس بیس بیس * پوشاکین بھی
اُنکے گلون مین نفیس نفیس * (ابیات)

سلمان کناری بنت کی چمک * کرتے اور توڑے کی تسپر جھنک

نظر چشم کی کس طرح تاب لائے * کہان تک دل عاشقان بس نجائے

سطح فرش کی ہر دو جانب انگریزون پر تکیہ شون ارمنیون کی بیبیان اور ستیسائین پر تکلف
لباس پہنے ہوئے کرسیون پر جلوہ گر * حسن کا بازار لگا ہوا اِدھر اُدھر * (ابیات)

جو یوسف بھی اُس بزم دلکش مین آئے * تو دل ایک نظارے پر بیچ جائے

یہہ ہر مہ کا چمکا ہوا رنگ ہی * کہ اندر کی بھی اپچھرا دنگ ہی

ہر ایک اپنے جوبن سے مغرور ہی * قیامت ہی آفت ہی بس دور ہی

جو آوے پری اِس شبستان مین * تو جاوے نہ ہرگز پرستان مین

پھر انسان ناچیز کا ظرف کیا * جو اس اُنکے کیونکر رہین یہان بجا

سچ تو یہہ ہی کہ ہر قوم کی مجلس اور خوبرون کی شان جدی ہی * اور ہر گروہ کے گلرخونکی
آن بان جدی * (مصرعہ) * ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است *
قصہ مختصر ہر شب سحر تک ناچ راگ کا سماں بندھا رہتا ہی اور تماشائیون کا ہجوم لگا
رہتا * پھر دسوین کو تیسرے پہرسے شام تک دریا پر بھی ایک کیفیت اور زن و مرد کی
کثرت رہتی ہی سوا اِسکے اور بھی کئی میلے اپنے اپنے موسم مین یہان ہوتے ہین لیکن

قصہ مختصر یہہ باغ ہمیشہ دھرا اور ہرا بھرا رہتا ہی سبب ظاہری اسکا یہہ ہی کہ سواے داروغہ اور کارکنون کے سو باغبان بھی نوکر ہین اور روے رات دن درختون کی غور پرداخت کیا کرتے ہین اور دریا بھی نہائت متصل ہی لیکن حقیقتا مالکون کی نیت کیونکہ سو باغبان اسکے ایک ضلعے کے درختون کو بھی سینچ نہین سکتے اور دریا کا قرب بسا اوقات مزارع و باغ کو مضر پرتا ہی پس حاکم کا خوش نیت ہونا عجب چیز ہی چنانچہ ایک بادشاہ کی نقل ہی بعضے اشخاص بہرام گور سے اسکو منسوب کرتے ہین کہ ایکدن شکار کھیلتا ہوا تنہا پیاسا کسی قصبے کی نواح مین جا نکلا وہان ایک باغیچہ تھا لیکن ایسا جیسا گاؤن گنوہن مین ہوتا ہی اور ایک شخص دروازے پر اُسکے کھرا یا بیٹھا تھا اُن نے اُس سے پانی مانگا وہ بولا کہ میان سوار تم گھورے سے اُتر بیٹھو تک دم لو جلد پانی پینا اچھا نہین یہہ کہکر اندر گیا اور دو انار برے برے تور لایا ایک کے دانے نکال کر جو پیالے مین نچوڑے مالبب بھر گیا اور کاسہ بھی سیر بھر کے انداز سے کم نتھا بادشاہ نے پیا اور خوب مزہ اُٹھایا کیونکہ ساتھ کلانی کے وہ میٹھا بھی بہت تھا بعد اسکے پوچھا کہ سرکار مین تم اِس باغ کا محصول کیا دیتے ہو اُسنے نہایت کم بتلایا وونہین خاطر مبارک مین آیا کہ کچھ برھایا چاہئیے بعد ایک دم کے جو دوسرا انار اُسی پیالے مین نچوڑا تو چوتھائی خالی رہا حضرت نے مالک کی طرف تعجب سے دیکھا اُسنے کہا میان سپاہی معلوم ہوتا ہی کہ اِس وقت حاکم کی نیت ڈانوان ڈول ہوئی اور اُسیکی نیت سے رعیت کی برکت ہی * (بیت)

کیا کرد لا میکد سے کے بھی سیر * و لیکن تو رکھ اپنی نیت بخیر

(چندن نگر معروف فراش ڈانگا)

چھوتا سا ایک شہر ہی کلکتے سے بارہ کوس کے فاصلے پر فرا[illegible]س کی کوٹھی اُسی مین ہی عمل دخل بھی وہان ہمیشہ اُنھین کا تھا صاحبان انگریز کچھ مداخلت نکرتے تھے لیکن چند سال سے عناد و فساد جو باہم ہوا بنابر اسکے صاحبان عالیشان نے اُس کو چھین لیا بالفعل بھی اِنھین کے تحت مین ہی * (چوچرہ)

چوگلی کے نزدیک دکھن کی طرف ایک کوس کے تفاوت سے [illegible] کے تحت

سنی وہان کے طائر کی جسنے صدا * نہ طالب ہوا راگ کی تان کا

پھولون پھلون کے بھی درخت ہزارہا * بلکہ اکثر ایسے جنکا نام بھی کسی نے نہین سنا * اور بعضے ایسے کہ جنکو اکثر اشخاص نے نہین دیکھا چنانچہ لونگ جاے پھل دارچینی لباب چینی کافور کے درخت اُس مین متعدد ہمین بلکہ جاے پھل کا درخت ایک آدپھلا ہوا بھی وہان دیکھنے مین آیا ہی * اور اُسکے پتے کو جامن کے پتے سے کچھ مشابہہ پایا * لیکن جھمکا ایک پھول ہی کہ وہ خاص اِنھین ملکون مین ہوتا ہی اُسکے پتے سے تو مشابہت کلی اور لونگ کا پتا بھی کچھ ویسا ہی پر دارچینی کا بیر کے پتے سے ملتا ہی اور کافور کا شفتالو کے پات سے * تالاب بھی اُسمین بہت سے ہمین اور اُنہر بن بھی کتنی ہمین ناو دانین اُنکی دریا سے متصل چنانچہ جوار کے وقت جن دنون شدت ہوتی ہی پانی اُنھین کی راہ سے تالابون مین آتا ہی * اور بھاٹے کے وقت نکل جاتا ہی * مکان بھی اُس مین تین چار ہمین لیکن لب دریا ایک عمارت انگریزی نہایت دلچسپ پرمختصر * اور خوش اسلوب سراسر * ساخت اُسکی بڑی بڑی عمارات سے فائق * ساتھ اِسکے ہر موسم کے لائق * ہوا اُسکی ہر مزاج کو راس آوے * ساکن اُسکا بسااوقات حظ اُٹھاوے *

(ابیات)

نہ گھبرائے تنہا بھی وہان آدمی * کبھو ہو نہ ہرگز اُداس اُسکا جی

طلسمات کا سا ہی اُس مین سمان * پھر انسان چھوڑ اُسکو جاوے کہان

اور چار روش کی وسط مین کرنیل کیت کا مقبرہ ہی محوطہ اُسکا ہشت پہلو اور اُسکے گنبذ مین آٹھ ستون دروازے بھی چار اندر اُسکے سنگ مرمر کا ایک ستون تین چار ہاتھ لنبا لیکن نہایت خوب ترشا ہوا * اور شیشہ سا چمکتا * اوپر اُسکے صاحب قبر کی تصویر * اور پاس اُسکے ایک عورت کی بھی شبیہہ دلپذیر * جائے عبرت ہی کیونکہ یہہ رکن حکومت ایکدن یہان حکومت کررہا تھا آج اِس ستون کے نیچے گرا ہوا ہی * اور ہر ایک عضو بدن خاک مین ملا ہوا * ایک روز اِس ستون کا بھی حال دگرگون ہو جائیگا * اور گنبذ کے بھی نقشے مین تغیر آئیگا (ابیات)

عمارت کی تعمیر سے ہاتھ اُٹھا * تک ایک خانۂ آخرت کو بنا

یہہ ہی چندروزہ ہمیشہ ہی وو * تو اِسکے لیئے ویسے گھر کو نہ کھو

پہاڑون سے لاکر وہین بیچ جاتے ہین * اور لینے والے اُن سے اور ملکون مین نفعے اُٹھاتے ہین * (سرکار بنگالہ)

سمندر کے کنارے وہان بھی ایک قلعہ تھا چار طرف اُس کے درخت لنبجان بیشمار تھے اور جوار بھاٹا بطور کلکتے کے اُس مقام مین بھی آتا ہی لیکن اکبر کے اُنتیسوین سال جلوسی مین پہردن رہے ایک روز عجت ایک سیل نمود ہوئی تمام شہر ڈوبا راجا وہان کا ناو پر چہرہ کر بھاگا غرض پانچ ساعت جوش طوفان کا رہا اور تموج دریا کا نہ گھٹتا ساتھ اُسکے بجلی چمکا کی بادل گرجا کیئے مینہ برسا کیا آخر دو لاکھ جاندار حیوان و انسان سے سیل فنا مین غرق ہوئے اور خلاصۃ التواریخ مین یہہ لکھا ہی کہ شروع ماہ ہلالی سے چودھوین تلک وہانکے دریا سے موجین پہاڑ کی برابر ہر روز اُٹھتی ہین اور پندرھوین سے بتدریج گھٹتی ہین لیکن تاریخ بنگالہ سے یہہ بات دریافت نہین ہوتی قریب اُسکے * (کامروپ)

ہی اُسی کو کامرو بھی کہتے ہین عورتین وہانکی نہایت شکیل * فن جادوگری مین بےعدیل دور از عقل اُنکی فسون سازی و شعبدہ بازی کی نقلین کرتے ہین از انجملہ یہہ ہی کہ جس دانا کو چاہین ایک آن مین دیوانہ کر دیوین بلکہ جس انسان کا ارادہ کرین ایک پل مین حیوان بنالیوین نباتات بھی وہان کے عجیب و غریب ہین چنانچہ پھولونکی باس توڑنے کے بعد کئی مہینے تلک بدستور رہتی ہی اور آم کے درخت انگور کی مانند تاکون پر پھیل کر پھولتے پھلتے ہین اُس سے بھی نادر تر یہہ ہی کہ درخت اگر کاٹیئے تو عرق شیرین ٹپکنے لگے یہان تک کہ پیاسون کی پیاس بجھا دیوے اور ریاض السلاطین سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ زمانۂ سابق مین وہان عمل کوچ بہار کے راجاؤن کا تھا لباس وہان کے زن و مرد کا فقط ایک لنگی اور لہجہ گفتگو کا کوچ بہار کے باشندون سے ملتا ہوا قریب اُسکے * (ولایت آشام)

ہی نہایت وسیع بیچ مین اُسکے دریاؤ برمہا پتر مغرب سے مشرق کی طرف بہتا ہی آب و ہوا اُسکے کنارے کی متوطن و مسافر کے لیئے مساوی ہی لیکن اُس سے دور کی متوطن سے تو موافق اور غیر کے حق مین سم برسات آٹھ مہینے کی اور چار مہینے جاڑے کے بھی مینہ سے خالی نہیں پھول اور پھل بھی ہندوستان و بنگالے کے وہان بیشتر ہم پہنچتے ہین بلکہ سوا اُنکے بہتیرے خاص اُس زمین مین پیدا ہوتے ہین وہان کی نہایت کثرت *

و تصرف مین تھا کئی برس سے صاحبان انگریز نے اُسپر بھی قبضہ کرلیا سبب اِسکا موافق ہونا اُنکا فرانسیس سے *　　　　(شہو رام پور)

بھی دریاے مذکور کے کنارے پر ایک چھوتی سی بستی ہی کلکتے سے چھہ کوس ہر اُس پار اچانک کا اور اُسکا امنا سامنا دریا بیچ مین علاقہ اِسکا دنامار سے صاحبون کو کچھہ کام نہین گو تھی اُسی فرقے کی وہان ابتلک قایم ہی لیکن اچانک کلکتے کے متعلقات سے ہی چنانچہ وہان بھی لارڈ ولزلی بہادر نے ایک عمارت خوشنما * اور باغ پر فضا * بنایا ہی صحن اُسکا مانند رمنے کے وسیع * اور ہوا ہرموسم مین مثل ہواے ربیع * وحشی اُسمین اکثر بے مثال * اور طائر بہتیرے نادر جمال * دیکھکر اُنکو انسان نقش دیوار بن جاے * اور خدا کی قدرت یاد آے * مشرک بھی بے اختیار * فتبارک الله احسن الخالقین * پڑھنے لگے اور کافر بھی بے تامل الحمد لله رب العالمین کہہ اُٹھے * سڑک بھی وہانسے کلکتے تلک ایسی سیدھی ہموار بنائی کہ کبھی نام کو نہ ہی * ساتھہ اِسکے دو رستہ درخت سایہ دار لگوا کر رستہ گلزار کیا * اور چلنے والون کو سو طرح کا ارام دیا *

(بیت)　　ہمیشہ ہی اُسپر ہوا باغ کی * فضا اُسکی ایکی فضا باغ کی

(سرکار سلہت)　　ابادی اُسکی پہاڑون مین ہی گیندیکی ڈاھال وہانکی مشہور فی الواقع نہایت خوب و خوش اسلوب ہوتی ہی ہندوستان کے کسی ملک مین ایسی سپر کہین نہین بنتی میوے بھی وہان کے اکثر خوش ذایقہ چنانچہ بہتیرے بہتر اُن مین کولا ہی احوال اُسکا سابق اِس سے لکھا گیا سواے اِسکے چوب چینی بکثرت بہم پہنچتی ہی اور اگر کے درخت بھی بہتایت سے وہانکے پہاڑون مین ہوتے ہین آخر برسات انکو کاٹ کر آب وہوا مین ڈال دیتے ہین بعد چند روز جہانسے جتنا اگر اچھا ہاتھہ لگا اُسکو رکھہ چھوڑا اور برے کو پھنیک دیا راجہ سراؤن کی افراط اُس دیار مین فقط خلاصۃ التواریخ سے دریافت ہوئی اور خلاف اِسکا بیشتر سنا لیکن ریاض السلاطین مین ہونا نہونا کچھہ ندیکھا اِس لیئے احوال اُنکا ترک کیا کچھہ نہ لکھا *　　(سرکار رنگپور گھوڑاگھاٹ)

ریشم وہان بکثرت بہم پہنچتا ہی اور ایک میوہ ضخامت مین مثل چار مغزا اور مزے مین مانند انار بیچ اُس مین تین نو رنام اُسکا اُسی سرزمین سے تعلق رکھتا ہی تانگن بھی ابلق

مین سردار کے مجرے شام کو حاضر ہوتی ہین اور خاوند اُنکے گھرون مین بیٹھے رہتے ہین طرفہ یہہ کہ زن و مرد وہانکے کالے اور گھوسے پر اپنے پیشوا و سردار کی خدمت و اطاعت خلوص دل سے کرتے ہین * اور نہائت اُس سے ڈرتے ہین * لقب اُسکا والی ہے اور قریب ارخنگ *

(پیگو)

فوج اُس ملک کی فقط ہاتھی اور پیادے حدون مین اُسکی فلزات و جوہرات کی کھانین اسی واسطے پیگو اور ارخنگ کے باشندے اور گہہ آپسمین عناد و فساد رکھتے ہین قصہ کوتاہ صوبہ بنگ نہائت وسیع و بمرتبہ آباد ہی بہترین دریا یہان کے دریاؤن مین گنگا اور برمہا پتر طول صوبے کا چاٹگام سے تیلیا گرّھی تک شرقا و غربا چار سو کوس اور عرض کوہستان شمالی سے تا سرکار مدارن دو سو کوس مشرق کی طرف اُسکے دریاے شور مغرب کی سمت صوبہ بہار اور جانب جنوب و شمال کو ہسار پر ریاض السلاطین مین یہہ ہی کہ دریاے شور جانب جنوب اور کوہستان جانب مشرق و شمال اور متعلق اُس سے ست ستھہ سرکار تابع اُنکے ایک ہزار ایک سو نو محال آمدنی آگلے زمانے مین چالیس کرَوڑ اُنتیس لاکھہ دام لیکن صاحب ریاض السلاطین اٹھائیس سرکار و ستاسی محال لکھتا ہی اور آمدنی موافق زمانہ سابق کے پچاس کرَوڑ چوراسی لاکھہ اُنتھہ ہزار تین سو اُنیس دام جنکے ایک کرَوڑ اُنتھہ لاکھہ ایک ہزار چار سو بیاسی روپیہ سکے پندرہ آنے کمرے زیاد سپاہ دامی تیئس ہزار تین سو تیئس سوار اور اکاسی ہزار ڈیڑ سو آٹھہ پیادے توپین چار ہزار چار ہاوین چار سو *

(صوبۂ اُڑیسہ) آگے اِس مین اُنتیس قلعے پختہ تھے دو تین اب بھی ہین اور آب و ہوا بھلی چنگی لیکن آٹھہ مہینے برسات تین مہینے ٹھنڈ ایک مہینے گرمی پھول بھی اپنی اپنی رت مین بہت ہوتے ہین خصوصا چنبیلی نہایت نازک خوشبو اور کیوڑا تو جنگل جنگل پھولتا ہی پان بھی اقسام کے پیدا ہوتے ہین دھان کے کھیت اکثر اور خوراک وہان کے لوگون کی خشکا مچھلی بیگن بیشتر پر رات کو پکاتے ہین صبح کو کھاتے ہین سواے اسکے خط و کتابت تاڑ کے پتون پر فولاد کے قلم کو مٹھی مین پکڑ کر لکھتے ہین کاغذ سیاہی کا استعمال بہت کم اور وہان کے ایک گاؤن مین ہیجڑے بہت ہوتے

لون کی بمرتبہ قلت * اور گیہون جو مسور مطلق نہین بوتے اگرچہ زمین وہان کی قابل ہی
جو کچھہ بوئین سو اُگے مرغ اُس سرزمین کا بڑا لڑاکا آپ سے جو گنیے کے مقابل ہو اور یہان
تک لڑتے کہ مغز اُسکا پاش پاش ہو جائے * پر لڑائی سے باز نہ آئے مرتے * حریف کے آگے سے
نہ ہٹتے * ہاتھی بھی اُدھر کے جنگل مین بیشتر خوش جمال و کلان * ہرن بارہ سنگے نیل گاو
مینڈھے فراوان * اور دریا کی ریتیان مین سونا پیدا ہوتا ہی لیکن کھوتا چنانچہ آٹھہ رتی تولہ
بکتا ہی طرفہ تر یہہ کہ وہانکا راجا ایک بلند مکان پر بیٹھا رہتا ہی زمین پر پاون نہین رکھتا اچیانا اگر
رکھہ دے راجائی اُسکی جاتی رہے عقیدۂ باطل وہان کے راجاؤن کا یہہ ہی کہ آبا و اجداد اُن
کے آسمان پر تھے کسی وقت سونے کی سیڑھی رکھہ کر اُترے اور پاؤن اپنا زمین پر نہ رکھا
بنابر اسکے وہان کے راجا کو سرگی کہتے ہین سرگ لفظ ہندی ہی معنے اُسکے آسمان
قصہ کوتاہ جب راجا اس دیار کا مرتا ہی بعضے بعضے مرد رنڈی اُسکے خواص و خدمتی زندہ معہ
قدرے تجمل و اسباب بلکہ لباس و طعام بھی اُسکے ساتھہ سردابی مین دفن کر دیتے ہین *
اور کتنے گھی کے چراغ بھی جلا کر اُس مقام مین دھر دیتے ہین متصل اس سے *

(تبت)

اور تبت سے قریب ماچین ملک خان بالغ کا دار الحکومت یہی ہی دریائے شور اس سے
چار دن کی راہ کہتے ہین کہ ملک مذکور سے سمندر تک ایک نہر کلان کھود کر دونو کنارے
اُسکے سنگین و پختہ بنائے ہین سکندر رومی اُنہین کی راہ اُس ولایت مین گیا اور تمام ملک
کی سیر کرکے دریا کی راہ سے نکلا مشہور ہی کہ حسب الحکم سلطان موصوف کے
حکیمان والا دانش و دانایان عالی منش نے وہین دریاے شور پر ایک طلسم آدمی
کے پنجے کی صورت بنایا ہی جب جہاز اُدھر کو آنے لگتا ہی وہ اشارے سے منع
کرتا ہی اور درمیان مشرق و جنوب شہر *

(ارخنگ)

ایک بڑا ملک ہی بندر چاٹگام وہان سے نہایت متصل ہاتھیون کی وہان کثرت بہت
ہی یہان تک بھورا ہاتھی بھی وہان میسر آتا ہی لیکن گھوڑا نایاب اونٹ گدھا بہت
مہنگا گاے بھینس ناپید پر ایک جانور مثل اُنکے برنگ ابلق دودھ دیتا ہی وہانکے لوگونکا
مذہب و ملت نرالا ہندو مسلمان سے جدا سواے مان کے ہر عورت کو جورو کر لیتے ہین چنانچہ
بھائی بہن سے احتراز نہین کرتا سواے اُسکے یہہ رسم ہی کہ سپاہیون کی رنڈیان دربار

ذایقہ وخوش رنگ لگا کرتا ہی* ساتھ اسکے غلے کی فراوانی اناج کی ارزانی ہمیشہ * کپڑا
خوش قماش قسم قسم کا * جواہر گران بہا چوکھا ہر وقت موجود سوا اسکے تحفہ جات ہر ملک
کے اور نادرات ہر جزیرے کے جو وقت چاہو لو باشندے بھی وہانکے خوش لباس و خوش
معاش و اہل دولت و صاحب ثروت بیشتر * اور خوب رو بھی حسن و ادا مین بے مانند
یکسر * طول صوبے کا ڈیرھ سو کوس کا اور عرض سو کوس آٹھ سرکارین متعلق اُن سے اسی
محال آمدنی اکاون کروڑ باسٹھ لاکھ اسی ہزار دام * (صوبہ برار)
ایک ملک ہی دکھن کی طرف کے دو پہاڑون مین ایک کا نام بندا کا ویل نرنالہ و میل گڈھ
اُسی پر ہین اور دوسرے کا سہیاما ہور رام گڈھ اُسکے اوپر آب و ہوا وہانکی بد
نہین اطراف مین اُسکی زراعت کی بہتایت * اور جنگلون مین ہاتھیون کی کثرت * پر ملک
مذکور مین جودھری کو دیس مکھ قانونگو کو دیس پانڈ مقدم کو تپیل پتواری کو کل
کرنی کہتے ہین * (پنار ایک قلعہ)
ہی نہایت مستحکم و سنگین بلند پشتے پر اُسکی تین طرف کو دو ندیون نے احاطہ کیا ہی
مفتوح ہونا اُسکا نہایت اشکال * اور لینا اُسکا بدون اہل قلعے کی سازش امر محال *
(کہرلا) سطح زمین پر پتھر کا ایک گڈھ ہی بلندی مین فلک فرسا * اور
استواری مین پہاڑ سا * اندر اُسکے ایک چھوٹی سی پہاڑی ہی قریب اُسکے جا کر منت و
زاری کرتے ہین * اور دعائین مانگ مانگ ماتھے رگڑتے ہین * چار کوس وہانسے ایک
کوا ہی جس جاندار کی ہڈی اُسمین گرتی ہی سنگ بن جاتی ہی اور میل گڈھ کے
پاس جو ایک چشمہ ہی اُسمین تو کوئی چیز گرے سنگ ہی بنے * (پیراگڈھ)
مین ہیرے کی کہان * اور کہرا بھی وہانکا مصور حیرت افزاے جہان * (اندرو) و (نرمل)
مین کان فولاد اور ظروف سنگین وہانکے نادر روزگار. بیل بھی وہانکا نہایت خوب سوا اے
اسکے کرک ناتھ مرغ ایسا کہ جسکی ہڈی تلک سیاہ اور اُسی صوبے کے
متعلقات سے * (بشن گدا)
ایک بڑی پرستش گاہ ہی کندھم اُسکا کوس بھر کے طول و عرض مین چار طرف اُسکے اونچے
اونچے پہاڑ اور بند روہان. بیشمار پانی اُسکا کھارا لیکن مایہ صابون و شورے کا اُس سے حاصل ہوتا

ہمین اِس لئیے وہ بحرا گاؤن کہلاتا ہی کپڑا بھی اُس ملک کا برا نہین ہوتا اور پہان اکثر کوڑیون کا دکھن طرف دریاے شور کے کنارے شہر* (پرسوتم)
ہی بتخانہ جگناتھہ کا راجا اندرسین نے وہین بنیاد کیا تھہ اور چار ہزار برس اُسے گذرے قریب اُسکے ایک اور دیہرا ہی اُسکو آفتاب سے منسوب کرتے ہمین بارہ برس کا حاصل اُس ملک کا اُسمین لگا ہی دیوارون کی اُچان ڈیڑھ سو ہاتھہ اور چوڑان اُنیس ہاتھہ اکثر جہان دیدہ اُسکو دیکھہ کر مقام حیرت مین آتے ہمین بلکہ نقش دیوار بن جاتے ہمین*
(ڈیریا راج) بھی وہانسے نہایت قریب ہی مرد اُس نواح کے رنڈیون کا سا بناؤ کرتے ہمین اور گہنا بھی ویسا ہی پہنتے ہمین لیکن عورتین فقط ستر عورت پر اکتفا کرتی ہمین اور پوشش بیشتر پتونکی وہان رایج ہی ساتھہ اِسکے لطف یہہ ہی کہ ایک رنڈی آٹھہ آٹھہ مین کئی کئی خصم کرتی ہی اور صحبت کے وقت حرکات مردانہ اور مرد اُسکے بالعکس باہر کا کاروبار بھی اُنسی سے تعلق رکھتا ہی اور اندر کا مردسے طول اِس صوبے کا ایک سو بیس کوس اور عرض سو کوس سرکارین جلیسر کٹک وغیرہ پندرہ اور محال اُن کے تعلقے کے دوسو تیس آمدنی چالیس کروڑ ایکتالیس لاکھہ پانچ ہزار دام*

(صوبۂ مبارک بنیاد اورنگ آباد)

بعضے تاریخون سے معلوم ہوتا ہی کہ اگلے زمانے مین اِس شہر کو دھارانگر کہتے تھے بعد اِسکے نام اِسکا دیوگیر ہوا جب سلطان محمد فخرالدین جونان دہلی کے بادشاہ نے تمام دکھن چھین لیا نام اِسکا دولت آباد رکھا اور قلعے کو دارالسلطنت بنایا بعد سلطان موصوف تمام دکھن دلی کے سلاطین کے قبضے سے نکل گیا جب تین سو برس گذرے شاہجہان نے قلعہ مذکور پر پھر قبضہ کیا اور عالمگیر کو صوبہ مسطور کی صوبہ داری عنایت کی شاہزادے نے قریب اُسکے ایک شہر بسا کر اورنگ آباد نام رکھا رنگ ڈھنگ اُسکی آبادی کا دیکھکر آنکھین حظ اُٹھائین* کشادگی سے اُسکی دل بستہ ایک لخت کھل جائین* ہوا اُسکی بادبہاری کی طرح خوش آیند* عمارات وہانکی ہر ایک صاحب طبع کی پسند* پانی مین وہانکے شراب انگوری کا اثر* ہر فصل اُس مقام مین مانند ربیع تازہ و تر* شروع جوزا سے سنبلہ کے آخر تک مینہ برسا کرتا ہی* اور باغ و جنگل مین پھل بھی ہرایک قسم کا بکثرت خوش

ہین اور چکر تیرتھ اُسکو کہتے ہین قصہ مختصر دریاؤ اِس صوبے مین بہتیرے ہین لیکن اعلی
اُنمین تاپی اور وہ گوندوانے و برار کے بیچ سے نکلی اور پورنا بھی وہین سے لیکن کرتی اور
تاپتی نے چوپڑے کے متصل اِتصال پایا اُس مقام کو بھی ہنود معبد جانکر دور دور سے پوجا کو
آتے ہین * اور اپنے گمان مین بہرہ کامل اُٹھاتے ہین * قصہ کوتاہ طول صوبے کا نورگاؤن
سے کہ ہندیا کے متصل ہی تا تانگ کہ احمد آباد سے قریب ہی پچھتر کوس اور عرض
جامودھر سے کہ قریب برار ہی پال تانک اور وہ مالوے سے نزدیک ہی پچاس کوس شرق کیطرف
اُسکے برار غرب کی طرف کوہ جنوبی جنوب رخ چالنا شمال رو مالوا سرکارین اُسکی پانچ اور
متعلق اُنسے ایک سو بارہ محال آمدنی چار کروڑ چھتیس لاکھ تیس ہزار دام * (صوبہ مالوا)
دار لسلطنت اُسکا اُجین راجا وہانکا بیر بکرماجیت اوصاف اُس کے قیاس سے باہر اہال
علم اُنکو تحریر کرگئے ہین * بلکہ دفتر کے دفتر بھر گئے ہین * واقعی اِس دھن کا راجا
ہندوستان مین پھر نہین ہوا * اور محتاجون کا کام کسی نے اِس خوبی سے نہین کیا * سن
اُسکے ہند مین آج تلک لکھتے ہین ساتھ اِسکے شہر مذکور کی بھی وسعت مین بہت سا
مبالغہ کیا ہی بلکہ کتابون مین لکھا ہی دریاے سپرا اُسکے تلے موج مار رہا ہی عجیب تر یہہ کہ
کبھو کبھو ایک آدھ موج دودھ کی بھی اُسی مین آجاتی ہی * اور ایک خلق ٹھلیان ہانڈیان بھر
لاتی ہی * کہتے ہین کہ یہہ اچنبھا بارہا لوگون نے دیکھا اور یہی عمل کیا * (چندیری)
ایک قدیم شہر ہی بہت بڑا نہایت دلکشا بود و باش اُس مین اقوام کی بازار تین سو
چوراسی سرائین تین سو ساٹھ اور مسجدین بارہ ہزار * (لومن)
ایک قصبہ ہی بیا ندی کے کنارے ایک آدجال مانس بھی کبھو کبھو دریاے مذکور مین
نظر آجاتا ہی * اور تماشائیون کو گرداب حیرت مین غوطے کھلاتا ہی * سوا اِسکے قصبۂ
مسطور مین ایک بتخانہ اتنا بڑا ہی اگر نقارہ اُس مین بجے تو باہر آواز کوئی نہ سنے * (منڈو)
ایک بڑا شہر ہی بارہ کوس کے عرصے مین چند مدت حاکم نشین بھی تھا قلعے مین اُسکے
ایک مینار ہشت منظری بے نظیر * ساتھ اِسکے تعمیرات قدما کی نہائت کلان و دلپذیر *
اور مزار سلاطین خلج کے بھی اکثر لیکن عجیب یہہ ہی کہ سلطان محمود ابن سلطان ہوشنگ
کے گنبذ سے گرمیون مین پانی ٹپکا کرتا ہی نادان اُسکو مدتون سے کرامت سمجھتے ہین

ہی بلکہ آئینے کا بھی اگرچہ اِس صوبے مین دریا و بہت ہیں لیکن گوتمی کو سب پر ترجیح جیسے گنگا کو مہادیو سے علاقہ ہی اُسکو گوتم منی سے عجیب و غریب نقلین حکایتین اُسکی بھی لکھہ گئے ہین اور آج تک پرستش کرتے ہین نکاس اُسکا کوہ سنبھا سے اور جوش مارنا ترنبک کے قریب بعد اُسکے یہہ ندی احمد نگر مین ہو بر ار مین آئی * اور وہانسے سرکار تانگانا کیطرف جا نکلی * جب مشتری برج اسد مین آتی ہی دور دور سے سیکرون ہندو وہان آتے ہین * اور ثواب جان کر نہاتے ہین * یہہ میلا اکثر ملکون مین مشہور ہی تاپی وتپتی کو بھی صدق دل سے مانتے ہین * اور پرستشگاہ جانتے ہین * لیکن پورنا دیول گانون کے متصل جاری ہی پر ایک سرا اُسکا بارہ کوس بالا تر تاپی سے اور دوسرا نزدیک گانون مذکور کے القصہ طول اِس صوبے کا پتیالے سے پیرا گدّھ تک دو سو کوس اور عرض بدر سے ہنڈیا تک ایک سو اسی شرق رو اُسکے پیرا گدّھ غرب رو کھرا باد شمال کیطرف ہنڈیا جنوب کی طرف تانگانا سرکارین دس متعلق اُسکے دو سو محال آمدنی ساتھہ کروڑ بہتر لاکھہ ستر ہزار دام *

(صوبہ خاندیس)

دار الخلافت اُسکا برہانپور تپتی کے کنارے عرض و طول مین بہت بڑا * آبادی اُسکی حد سے زیادہ * باشندے وہان کے بیشتر صاحب ہنر * اور اطراف مین باغات اکثر * میوے بھانت بھانت کے جہان تہان * پھول قسم قسم کے اپنی اپنی رت مین فراوان * اجناس قیمتی ہر ملک کی بازار مین بیشمار * صندل واگر کے دکانون مین جا بجا انبار * گرمیون مین اندھیون کی شدت * اور برسات مین کیچڑ کی بہتایت * کھیتیان جوار کی اکثر * اور دھان کی کمتر * لیکن چانول وہانکا نہایت اعلی اور خوش ذائقہ پانون کی فراوانی اور ترکاریون کی ارزانی بیشتر رہتی ہی کپڑا موٹا مہین اقسام کا بہم پہنچتا ہی لیکن الائچہ سریصاف سرون وہان کا نہایت خوب ہوتا ہی آگے یہہ ملک غریب خان حاکم کے نام پر تھا جب شیخ ابو الفضل نے آسیر کا قلعہ لیا صوبہ مذکور اکبر بادشاہ نے اپنے دوسرے بیٹے کو جسکا دانیال نام تھا دیا اور نام اُسکا داندیس رکھا زمیندار اُسکے اکثر بھیل کولی گونڈ

(چانلٹ دیو)

ایک گاؤن ہی اُسکے قریب تپتی اور پورنا باہم ملے ہین ہندو اُس مقام کی پرستش کرتے

جب پندرہ برس کا ہوا * پدر عالی مقدار اُسکا قضاے الہی سے موا * اُنہین دنون ابراہیم قندوزی کی نظر تو جہہ اُسپر پڑی جذبۂ طریقت نے فی الفور اُسے کھینچا وو نہین رستا معرفت کاوہ ڈھونڈھنے لگا ندان ہرون مین جا نکلا وہان خواجۂ عثمان چشتی کی صحبت سے بہرۂ کامل اُٹھایا پھر عبادت و ریاضت مین غرق ہوا جب بیس برس کی عمر ہوئی تب شیخ عبدالقادر گیلانی سے کچھ فائدہ حاصل کیا جب کہ سلطان شہاب الدین غوری ہندستان کو فتح کرکے دہلی مین آیا * تب یہہ بزرگ گوشہ نشینی کے قصد سے اجمیر مین تشریف لایا * ایک عالم اِسکی پیروی سے منزل مقصود کو پہنچا زندگانی اِسنے دنیا مین ستانوے برس کی آخر رجب کی چھٹی کو ہفتے کے دن سنہ ۶۳۶ ہجری مین وفات پائی مزار اُسکا آج تک خلق کی زیارت گاہ ہی جتنے بادشاہ کہ اِس بزرگ کی وفات کے بعد ہندمین ہوئے اِسکی درگاہ مین نذرین چڑھایا کیے خصوصا جلال الدین محمد اکبر کہ زیادہ تر اعتقاد رکھتا تھا بارہا پیادہ پا اجمیر مین آکر زیارت سے اِسکی اور سید حسین خنگ سوار کی مستفید ہوا لیکن سید ممدوح بلاشبہہ شیعہ مذہب تھا اور خواجہ موصوف کا بھی اغلب کہ یہی طریقہ ہو کیونکہ بعضی رباعیات سے اُسکی محبت جناب امیر علیہ السلام کی تراوش کرتی ہی العلم عند اللہ اجمیر سے تین کوس پرے * (پکھر)

ہی عمق اُس تالاب کا آج تک کسی نے نہین پایا تہ کو اُسکی پاؤن کسیکا نہین لگا ہنود کا قدیم تیرتھ ہی بلکہ سارے تیرتھون کا گرو عقیدہ انکا یہہ ہی کہ انسان اگر سارے تیرتھون مین پھرے اور روئے زمین کے مندرون کی پوجا کرے جب تک اُس مین نہ نہاویگا * ثواب کچھ نپاویگا * (چپتوڑ) مشہور قلعہ ہی اِسی صوبے کے متعلقات سے اور کوکندہ کہ تابع اُسکا ہی وہان جست کی کھان اور چین پور مین تانبے کی لیکن یہہ مقام علاقہ مالول سے رکھتا ہی سابق رانا کے تصرف مین تھا اکبر بادشاہ نے ایک مدت لڑکر اُسے لیا قصہ اُسکا مشہور و معروف ہی اور زمانۂ سابق مین یہان کے رئیسون کو راول کہتے تھے اب ایک مدت سے رانا کہتے ہین قوم اِنکی گھلوت لیکن اپنے گروہ کو اولاد نوشیروان عادل کی جانتے ہین اور اِس وجہہ سے کہ انکے دادا نے اپنی بود و باش موضع سیسودھہ مین کی تھی سیسودیہ کہلاتے ہین سوا اسے اِنکے ایک برہمن جو اُنکا غمخوار

بھ دانا اُسکی حقیقت حال کو ادنی تامل مین پا جاتے ہین کہتے ہین کہ اُس دیار مین پارس پتھر بھی کبھو کبھو نکل آتا ہی * لوہا تانبا وغیرہ جو اُس سے لگے سونا ہمین بن جاتا ہی *

(دھار) ایک (قصبہ)

ہی اگلے زمانے مین راجا بھوج کی تخت گاہ تھا بلکہ اور بھی راجاؤن کے وقت مین وہی چندگاہ دارالحکومت رہا القصہ زمین اس صوبے کی بہ نسبت بعضی زمینون کے کچھ اونچی ہی اور سبکے سب قابل زراعت دو نو فصلین بخوبی ہوتی ہمین غلہ سب طرح کا بہتایت سے خصوصا گیہون خشخش اور میوون مین گنا آم خربوزہ انگور لطف بہ ہی کہ خاص پور مین انگور دو بار پھلتا ہی اور پان بھی اچھے سے اچھا ہوتا ہی بارش چار مہینے تلک ہوا اکثر اعتدال پر چنانچہ جاڑون مین روئی دار کپڑے کی حاجت اور گرمیون مین شورے کے پانی کی نہیں ہوتی لیکن برسات مین کبھی کبھی بالا پوش کی احتیاج پڑتی ہی چھوٹے بڑے وہان کے تین برس کی عمر تلک لڑکون کو افیون دیتے ہمین اگرچہ دریا و صوبہ مذکور مین بہت ہمین لیکن بہترین دریا نربدا شپرا کالی سندھ و بیاو کوڈی اور کنارے ہر ایک دریا کے دو دو تین تین کوس تلک ہموار و صاف علاوہ اس کے اُنپر پھول بھی اقسام کے رنگین و خوشبو * بلکہ سنبل و درخت سایہ دار ہر ایک سو * اور جنگلون مین بھی بیشتر تالاب و سبزہ زہد ہا * درخت سہاونے سہاونے ہزارہا * طول صوبے کا کوتے کے تلے سے بانسواڑے تلک دو سو پینتالیس کوس اور عرض چندیری سے ناند ربار دو سو تیس کوس جانب شرقی اُسکے باندھو غربی گجرات و اجمیر شمالی نرور جنوبی بگلانا اجین ورائسین و سارنگپور و بیجا گڈھ و سندو وغیرہ بارہ سرکارین متعلق اُسے تین سو نو محال آمدنی چھتیس کروڑ نو لاکھ ستر ہزار دام *

(صوبۂ دارالخیر)

اجمیر قدیم شہر ہی نہایت خوش آب و ہوا بیتھال گڈھ سے لگا ہوا سواد اُسکا صاحبان طبع کا مرغوب * اور آبادی اُسکی نہایت خوب * درگاہ خلاصۂ عارفین خواجہ معین الدین چشتی کی بستی کے اندر جھالرنے کے کنارے ہی اور قریب اُسکے اُسی نواح مین سید حسین مشہدی بھی آسودہ عوام اُسکو خنگ سوار کہتے ہمین القصہ خواجہ ممدوح بیٹا خواجہ غیاث الدین چشتی کا اور قوم کا حسنی سید تولد اُسکا ۵۳۷ ہجری مین سجستان کے بیچ لیکن

دنیا سواے اِسکے بتیس برس اور چھہ مہینے اپنی حکومت کے ایام آبادی کے انتظام مین
جو اُسنے صرف کیئے ایک شہر عظیم بس گیا لیکن شہر مذکور مین دیوارین تو گھرونکی
خشتی اور چونے کین پر چھت کی جا گہہ کھپریل ہین ہان بعضے دور اندیش نوین پتھر کی چوڑی
چوڑی قائم کر کے دیوارین کا واک بناتے ہین اور اُنمین مخفی راہ رکھتے ہین کہ
وقت ضرورت وہان سے نکل جائین اور بعضے مالدار تمام عمارت چونے گچ کی بنا کر اِسطرح
کے تہخانے اُسمین بناتے ہین کہ مینہہ کا پانی نتھرا اُس مین جائے اور بھرا رہے کیونکہ تمام
سال اُسیکو پیتے ہین باشندے وہانکے اُسکو ٹانکہ کہتے ہین اور نقاش وخاتم بند سواے
اِسکے اور بھی کاریگر وہانکے سیپ کے نقشی قلمدان اور صندوقچے نہایت خوش اسلوب وخوش
قطع بسہولت بناتے ہین * اپنی ہنرمندی و دستکاری کی طرزین دکھاتے ہین * اور
کمخواب وزربفت و خارا ومخمل و زرباف جیسے پٹکے وہانکے عدیم المثال ہین اُن کاریگرون
چھیت ک کی تاب و طاقت جو اُس قماش کا ایک وصلیچہ بن سکے * مگر حیرت سے ناچار ہو کر
اپنا سر دھن سکے * سواے اِسکے تنتانید بھی اُنپر ختم ہی کیونکہ روم و فرنگ و ایران مین جو
کپڑا کہ اعلی ہی ویسے اُسکے مقابل بن دیتے ہین سرمو فرق نہین پڑتا دور دور اُسکو بطریق تحفہ
لیجاتے ہین * اور صاحبان نعمت سے انعام پاتے ہین * تلوار بھی وہانکی دم خم مین
مغربی تلوار سے مقابلہ کرتی ہی * کٹاری کی آبداری سے بجلی بھی ڈرتی ہی * اور تیر و کمان
بھی زمانۂ سابق مین وہان قابل تعریف بنتا ہو گا چنانچہ صاحب خلاصہ و مصنف آئین اکبری دونو
معرف ہین لیکن ایک مدت سے کمان لاہور کی اِس دیار مین مشہور ہے اور اُس سے
اتر کر فرید آباد دکھجوے کی مگر روپا وہان عراق و روم وغیرہ سے لاتے ہین اُسکی نواح مین
پیدا نہین ہوتا اور جواہر کی بھی خرید فروخت بیشتر رہتی ہی غرض شہر مذکور نہایت خوش
آب و ہوا اور اجناس و متاع کے بہم پہنچنے مین بے ہمتا ہی باہر بھی اُسکی تین سو ساٹھ
معمورے خاص خاص وضع پر اباد ہوئے کہ ہر ایک کو پورا کہتے ہین شہرونکی ضروریات ہر ایک
مین مہیا * شکرون کے اسباب تیار جا بجا * چنانچہ پورا اسی پرٹے تو عالمگیر کے وقت
تک آباد تھے سواے عمارات و باغات ہزار مسجدین سنگین دو دو مینار کی اُن مین تھین
کتبے بھی اُنکے ایسے نادر اور خوش خط کہ اُنکو دیکھہ کر انسان درود بھیجے اور کندہ کار کے

ہوا تھا اُس جہت سے اپنے تئین برہمن بھی ٹھہراتے ہین اور اِن کے خاندان کا یہہ دستور ہی کہ ڈانا جب مسند حکومت پر بیٹھے قشقہ آدمی کے لہو سے اپنے ماتھے پر کھینچے *

(قصبہ سانبھر)

لون وہان کا نہایت مشہور ہی اور بیشتر کھانے مین بھی وہی آتا ہی شہر کے نزدیک چار کوس لنبا کوس بھر چوڑا ایک چشمہ ہی پانی اُس کا نپٹ کھارا لیکن تاثیر اُس کی یہہ ہی جہان زمین کھود کر پانی سے اُسے بھر دیا اور زمین نے جذب کیا تمام قطعہ اُس کا نمک آلود ہو جاتا ہی جہان کھود کر اُسکو کنارے پر ڈال دیا اور پانی چھڑکا لون صاف اُسمین سے نکل آتا ہی ہر سال کئی لاکھ روپے کا لون وہانکے بیپاری بیچتے ہین اور محصول سرکار والا مین داخل کرتے ہین الغرض تمام زمین صوبہ مذکور کی ریتلی پانی دور تک جو کھودے تو نکلے بونے جوتنے کا مدار بارش پر اِسی سبب زراعت ربیعی بقلت ہوتی ہی اور فصل خریف مین باجرہ جوار موٹھ بکثرت ساتوان یا آٹھوان حصہ غلے کا دیوان کو دیتے ہین مال گذاری کا رواج کم ہی جاڑے مین وہان جاڑا قریب باعتدال * اور گرمی مین کمال * اکثر مقامون مین جنوب کی طرف کوہسار * اور بیشتر زمینین دشوار گذار * بنابرا سکے کچھو اسے اور راٹھور سوا انکے اور بھی رجپوت سلاطین سے چندان دبتے نہین لشکر بادشاہی ایکبار وہان جا نہین سکتا تھا اور اِسکے کوسون پانی نہین ملتا طول صوبے کا آنبیر سے بیکانیر و جلمیر تک ایک سو اڑسٹھ کوس عرض نہایت سرکار اجمیر سے پان سواڑے تک ڈیڑھ سو کوس پورب طرف اُسکے اکبرآباد پچھم طرف دیبالپور تابع ملتان اُتر طرف قصبات دہلی دکھن طرف گجرات اور سرکارین اِسکی اجمیر تھنبور جودھپور ناگور وغیرہ سات متعلق اُسسے ایک سو تیس محال آمدنی پچپن کروڑ تین لاکھ ساٹھ ہزار دام *

(صوبہ گجرات)

کتب تاریخ سے خصوصاً وہ تاریخ جو سلطان بہادر والی گجرات کی تصنیف ہی اُس سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ شہر پٹن اور چندے چاپانیر بھی تختگاہ تھے جب سلطان احمد بن سلطان محمد سلطان مظفر شاہ سنہ ۸۱۲ ہجری مین تخت سلطنت پر بیٹھا اور دریاے سابرمتی کے کنارے ایک قلعۂ متین بنایا بلکہ عمارات بھی نئی نئی وضع کی سنگین و رنگین بناکر ایک شہر نہایت وسعت کے ساتھ آباد کیا نام اُسکا احمدآباد رکھا اور دارالسلطنت اُسے قرار

بھی تابع ہین اقسام کا کپڑا وہان بنا جاتا ہی لیکن الاچا وہان کا مشہور سوداگر شہر شہر لیجاتے ہین اور فایدے اُٹھاتے ہین * (سرکار سورٹھہ)

ایک جدا ملک تھا حاکم وہان کا پچاس ہزار سوار و لاکھ پیادیکا مالک پر احمد آباد کے فرمان روا کا فرمان بردار تھا لیکن خانخانان اکبرشاہی نے اُس کے ملک پر قرار واقعی قبضہ کرلیا طول اُس کا بندر کھوکہ سے بندر ارامر تلک سوا سو کوس عرض ابتداے دھار سے بندر دیو تلک بہتر کوس آب و ہوا اُسکی مزاجونسے موافق پھل پھول کی بھی اپنے اپنے موسم مین بہتایت انگور خربوزے سے تاکین اورفالیزین معمور لیکن اُس ملک کے نو حصے ہین اور ہرایک مین اُس جدا سبب اِسکا درختون کی فراوانی اور کنجانی ساتھ اِسکے پہاڑون کی باہم پیچیدگی سکن انکے نہائت مامون ومحفوظ ہین فوجین اکٹھی وہان جا نہین سکتین جو تنبیہ قرار واقعی کرین * (جوناگڈھر)

ایک سنگین قلعہ ہی نہائت متین حصانت و متانت مین ویسا دوسرا نہین سلطان محمود گجرات کے بادشاہ نے بہت سی لڑائیان لڑکر بزور اُس سے لیا اور پاس اُسکے ایک اور قلعہ بنا گیا * (کرنال)

ایک قلعہ ہی پہاڑ پر ہنود کا بڑا معبد اُس مین بہت سے چشمے ہین قریب اُسکے اکثر دریاے بنادر دریاے شور سے ملے ہین اور اُس مقام مین مچھلیان ایسی نازک ہوتی ہین اگر ایک دم دھوپ مین رکھئیے تو پگھل جاے اطراف مین اُسکے اونٹ [illegible] نہایت قوی و چالاک ہوتا ہی * (سومنات)

قدیم بتخانہ ہی نہایت مشہور شور دریا اُس سے تین کوس تابع اُسکے پانچ بنادر سرستی بھی قریب اُس سے نکلی ہی ہندو اُسکو بڑا تیرتھ جانتے ہین مشہور ہی کہ پانچ ہزار برس اُس سے آگے پانچ چھہ کروڑ آدمی جادوگرون کی قوم سے سرستی اور ہرن کے درمیان ہنسی خوشی آپس مین لپٹ لپٹ کر گرے اور ڈوب گئے سومنات سے ادھہ کوس * (سانگھا)

ایک مکان ہی سری کشن کے پاؤن مین وہین ایک صیاد کے ہاتھہ کا تیر لگا اور سرستی کے کنارے پیپل کے درخت تلے بیکنٹھہ باسی ہوا بنا برا سکے اُس مکان کو معبد جانتے ہین اور

خفی مین اقرین لہہ ایک پرے کا ناون رسول آباد ہی شاہ عالم بخاری وہین آسودہ ہین اکثر اُس بزرگ کی کرامت ولائت کے قائل اور بہتیرے اُنکے مرید و معتقد احمد آباد سے تین کوس *

(بٹوہ)

ایک قصبہ ہی نہائت دلکشا اکثر اولیا وہان بھی مدفون ہین لیکن قطب العالم شاہ بدر عالم بخاری کے باپ کی قبر پر ہاتھ بھرکا ایک کہرا ہی کوئی اُسکو سنگ کوئی چوب کوئی آہن خیال کرتا ہی اور عجیب وغریب حکایات اُس سے منسوب کرتے ہین *

(پٹن)

ایک پرانی بستی ہی اگلے زمانے مین وہان کے سلاطین کی تختگاہ تھی قلعے بھی اُس مین دو ہین ایک سنگین اور ایک خشتی لیکن نہائت مستحکم اور گاے بیل اُسکی نواح مین نہائت خوب ہوتے ہین *

(چانپانیر)

ایک قلعہ ہی پہاڑ کے ایک بلند ٹیکرے پر چڑھائی اُسکی اڑھائی کوس کی دروازے بھی کئی لیکن راہ نپٹ اوبہت اِسی واسطے ایک طرف سے ساٹھ گز کے قریب پہاڑ کو کاٹ کر تختون سے پاٹا ہی وقت پر اُٹھا لیتے ہین پر موضع مذکور چند مدت دارالحکومت رہا ہی *

(بندر سورت)

نامی ایک شہر ہی بعضے بنادر اُسکے تابع ہین دریاے تپتی اُسکے قریب سے بہتا ہوا بہات کوس پر جا کر دریاے شور سے ملا میوے اُس مین اقسام کے بکثرت خصوصا [illegible] نپٹ رسیلا خوشبو خوش ذائقہ پیدا ہوتا ہی اور پھول بھی رنگ برنگ کے بہتائت [illegible] لیتے ہین ساتھ اِسکے پھاپل بھی کئی طرح کا بمرتبہ خوشبو کھچتا ہی اور اہال فارس مین سے ایک قوم نے آکر وہان بود وباش اختیار کی ہی رات دن ہنگامہ آتش پرستی کا گرم رکھتی ہی سورت وندبار کے بیچ ایک کوہستان خوب آباد ہی *

(بگلانا)

اُسکو کہتے ہین واقعی بمرتبہ معمور وآب وہوا اس کی نہائت خوب میوے بھی وہان بہتیرے ہوتے ہین لیکن شفتالو انگور سیب اناس انار ترنج آم ہر ایک لاثانی ہی اور عمات قلیعے نامی اُس سے متعلق ہین انھین مین سے سالیر اور مولیر بھی لیکن شہرت اِنکی زیادہ ہی اور زمیندار وہان کے راٹھور *

(بھروچ)

ایک برآحکم قلعہ ہی نربدہ اُسکے نیچے سے گذر کر سمندر سے جا ملی ہی کتنے بنادر اُسکے

آتے ہین ساتھ اُسکے آم بمرتبہ میٹھے اور خوش ذائقہ بلکہ گیریان بھی حلاوت سے خالی نہین انگور و انجیر بھی علی ہذا القیاس عجیب تر یہہ ہی کہ خربوزہ گرمی اور جاڑے مین بافراط میسر آتا ہی اور پھول بھی ہررت کا اِس کثرت سے ہوتا ہی کہ بازار گلزار بن جاتا ہی اگرچہ درندے اور بھی اِس نواح مین ہین لیکن چیتون کا اِسقدر وفور ہی کہ ہرسال صیاد سیکڑون پکڑ لاتے ہین اور صید افگنی اُنکو سکھلاتے ہین بیل بھی وہانکے خوش ظاہر قوی فربہ گران قیمت چنانچہ ایک جوڑی اگر پانسی روپیہ سے کچھ زیادہ کو آئے تو سستی ہی اور چالاک بھی ایسے ہوتے ہی کہ تمام دن مین پچاس کوس طی کرے مطابق نہ تھکے دریا چھوٹے بڑے اِس صوبے مین بہت ہین لیکن نامی سابرمتی باترک مندی نربدا سرستی ہرن طول اُسکا برہانپور سے دوارکا ملک تین سو کوس عرض جالور سے تابندر دمن دو سو ساٹھ کوس شرق رو اُسکے خاندیش غرب رود دوارکا شمال رو جالور اور ایدر جنوب رو بندر دمن اور کنبائت احمد آباد پٹن دوت بھڑونچ برودھ چانپانیر گودہی سورٹھ سروہی اِسلام نگر نو سرکارین تابع اُنکے ایک سو اٹھاسی محال تیرہ بندر آمدنی اٹھاون کروڑ اٹھتیس لاکھ نوہ ہزار دام *

(صوبۂ ٹھٹہ)

اگلے زمانے مین برہمن آباد ایک بڑا شہر یہانکی تخت گاہ تھا قلعے مین اُسکے چودہ سو برج تھے تھوڑے تھوڑے تفاوت سے چنانچہ ابتک اُسکے برجون اور دیوارونکا کچھ نشان باقی ہی بعد اُسکے دیو ریائے تخت ہوا بالفعل ٹھٹہ دار الحکومت ہی دیہان بھی اُسیکو کہتے ہین فی الواقع ایک شہر کلان وعظیم الشان ہی دنیا کی چیزین اُسمین ملتی ہین خصوصا موتی سوائے اِسکے اکثر بہادر کی اجناس پر دستور اِس ملک کا یہہ ہی کہ زمیندار تیسرا حصہ زراعت کا سرکار مین داخل کرے اور دو آپ لیوے لیکن کان نمک و آہن سے محصول بہت ساہاتھ لگتا ہی اور چھہ کوس شہر سے پرے زرد پتھر کی کھان ہی جس اندازے کا سنگ چاہین اُسے نکال کر ترشوائین اور عمارت مین لگوائین لیکن مدار کار بیشتر کشتیونپر چنانچہ وے انواع واقسام کی چھوٹی بڑی چالیس ہزار کے قریب وہانکے دریا مین تیار رہتی ہین اگرچہ اُسکی نواح مین شکار اقسام کا ہاتھ لگتا ہی لیکن گور خر و خرگوش وکوتاہ پاچہ و خوک صحرائی و ماہی کا شکار بکثرت اور خوراک وہانکے لوگونکی اکثر دھی خشکا مچھلی بلکہ مدار خورش کا اِسی پر ہی یہان تک کہ مچھلیون کو سکھا تیاں مین ڈال کشتیون مین بھرا کثر

اُس درخت کو پیپل سر کہتے ہین * (قصبۂ مول)
مین ایک معبد ہی مہادیو سے منسوب ہرسال برسات سے پہلے روز معین ایک پرندہ کبوتر سے چھوٹا پر چونچ اُسکی موٹی رنگت سیاہ سفید اُس دیہیرے کی چھت پر آبیٹھتا ہی اور ایکدم کالولین کر کے یہان تک لوٹتا ہی کہ جی سے گذر جاتا ہی اُس دن شہرونکے لوگ وہان جمع ہوتے ہین اور طرح بطرح کے بخور کرتے ہین پھر سیاہی و سفیدی سے اُسکی اندازہ بارش کا یعنے سیاہی سے تفول بارش اور سفیدی سے خشکی * (متصل اُسکے (دوارکا) ہی جگت بھی اُسکو کہتے ہین بر آمعبد ہی جب سریکشن متھرا سے باہر نکلا ونہین آکر اُسنے باسا لیا اِس لئے اسکو بھی پرستش گاہ جانتے ہین نزدیک اسکی * (کابھی)
ایک قصبہ ہی اہیرون کا مسکن وے ہندؤن کے طریقے سے خارج ہین پر زن و مرد حسین ہوتے ہین جب نیا حاکم وہان آتا ہی اُس سے قول لیتے ہین کہ عورات سے بدکاری کا مواخذہ نکرے تب بودوباش اختیار کرتے ہین والاوطن چھوڑ دیتے ہین نزدیک اُسکے ایک زمین ہی طول مین نوہ کوس برسات سے پہلے سمندر اُبلتاہی اور پانی مین وہ تمام ڈوب جاتی ہی جب بارش موقوف ہوتی ہی پانی گھٹنے لگتاہی آخر زمین نکل آتی ہی اور لون بہت سا ہاتھ لگتاہی * (کچھہ)
ایک جری ولائت ہی عرض طول اُسکا اڑھائی سوکوس کا سندھ ہے اُسکے پچھم طرف زمین وہاں کی بیشتر ریتلی اونٹ وہان کثرت سے پیدا ہوتے ہین اور بکریون کی بھی افراط ہی سوا اِسکے عمدہ گھوڑے وہان کے مشہور و معروف وجہہ اِسکی یہہ ہی کہ کسی زمانے مین ایک سوداگر کتنے عربی گھوڑے دریا کی راہ سے لئے جاتا تھا اتفاقا اُسکا جہاز ٹوٹ گیا کئی گھوڑے ایک تختے پر بہتے ہوئے کنارے پر آلگے اور اُس ملک مین پہنچے آج تک اُنکی نسل اُس نواح مین باقی ہی القصہ ہوا اِس صوبے کی اعتدال پر رہتی ہی جوار باجرے کی پیدایش بیشتر جنانچہ مدار خلائق کی خورش کا اُسی پر ہی اور زراعت ربیعی کمتر گیہون بلکہ بیشتر غلے مالوے اجمیر سے اور چانول دکھن سے آتے ہین اور جنگلون مین بیانکے درخت اِس کثرت سے ہین کہ لذت شکار سے لوگ اکثر محروم رہتے ہین آم کی بھی یہہ افراط ہی کہ پٹن سے تابرودہ سو کوس کا عرصہ ہی یک لخت اُنہیکے درخت نظر

قوت ذی ہوا اگر ہمارے مذ کے تئے ادراک نکیا تو یہہ لازم نہین کہ وہ حقیقت مین بھی نہو وے یا اُسکی نظر مین موثر حقیقی سے نے ایسی تاثیر دی ہو کہ جس لڑکے کی طرف نگاہ بد سے دیکھے اُسکے جگر کو صدمۂ عظیم پہنچے یا کوئی افسون اُسے ایسا یاد ہو کہ جس مین اِسطرح کا اثر ہو مجازا اگر اہال عرف نے کلیجا لیجا تا یا کھا جاتا کہا تو مضائقہ نہین سوائے اِسکے ڈائین اور ایک منتر ایسا جانتی ہین اگر کوئی چکی کا پاٹ اُنکے گلے مین ڈال کر ڈبو دے تو نہین ڈوبتین اور آگ مین جلا دیوے تو نہین جلتین * (ھکلاج)

ایک مکان ہی ٹھٹھے سے ستر کوس درگاہ سے منسوب اُتر اور پچھم مین دریاے شور کے نزدیک لیکن پانی کی نایابی اور راہ کی خرابی بمرتبہ ہی علاوہ اِسکے بھیلون کی رہزنی کا خوف اِس لیئے ہر کوئی وہان جا نہین سکتا مگر بعضے اتیت خصوصا سنیاسی بھوک پیاس کو گوارہ کرکے وہان جاتے ہین اور پرستش کرتے ہین غرض آتے جاتے پندرہ دن سے کم نہین لگتے

(سرکار سیوستان)

تابع اِس صوبے کی دریاے سندھ کے کنارے نزدیک اُسکے ایک بڑا تالاب ہی طول اُسکا دو دن کی راہ کتنے ماہی گیر اُسپر ایک سطح خاکی بنا کر ساکن ہوئے ہین ہر روز مچھلیان مارتے ہین * اور اپنی اوقات گذارتے ہین * اور اِس صوبے مین ملتان واوچ کی حدون سے ٹھٹھے و کیچ مکران تک شمال رو بلند بلند پتھر کے پہاڑ ہین اکثر بلوچون نے اور بعضے پٹھانون نے اپنی بود و باش و نہین مقرر کی ہی اور اوچ سے تا گجرات جنوب رخ ریتلے کے پہاڑ بھیتون کی گروہ نے استقامت اپنی وہان ٹھہرائی لیکن [illegible] رئیسون کی سکونت جلمیر مین ہی اور راجپوتون کی اکثر قومون نے بھکر سے نصیر پور و امرکوٹ تک سکونت کی سواے اِنکے سودھہ و چاریچہ بلکہ بہتیرے اشخاص وہان آکر ساکن ہوے دریاؤ بھی اِس صوبے مین کئی ہین لیکن بڑا دریا سندھ ہی چنانچہ اکثر سوداگر ملتان اور بھکر سے اسباب و اجناس دریا کی راہ سے کشتیون پر ٹھٹھے مین لیجاتے ہین یہان تک کہ جمیع مسافر بلکہ بڑے بڑے لشکر ٹھٹھے کی طرف غیر از راہ دریا نہین جاتے ایسا وقت کم ہوا ہوگا کہ خشکی کی راہ سے لوگ اُدھر کو جائین * اور پانی کی نایابی و راہ کی دشواری سے رنج نہ اُٹھائین * طول صوبے کا بھکر سے کیچ مکران تک اڑھائی سو کوس عرض قصبۂ بدین سے

بنادر و اطراف مین لیجاتے ہین اور لوگ اُنکو مول لیکر کھاتے ہین پھر تیل کو وے ناونکے
کام مین لگاتے ہین اور پلوہ ایک مچھلی نہایت لذیذ ہوتی ہی لیکن خاص اُسی ملک مین وہ بھی نہیت
مزے دار و باحلاوت ساتھ اُسکے چار مہینے تلک بگرتی نہین اور باغون مین رنگ برنگ کے
پھولون کی بہتایت اقسام کے میوئن کی کثرت خصوصاً آم بہت خوش مزہ ہوتا ہی لطف
یہہ ہی کہ خربوزے کی ریندیان جنگلون مین خودرو پیدا ہوتی ہین دیکھنے کے لائق بلکہ کھانے
کے قابل ڈائنین بھی تتہے کی مشہور ہین کہ لڑکون کے کلیجے منتر کے زور سے ترت
لیجاتی ہین * اور اُنکی ماؤن کے دلون مین داغ دیجاتی ہین * کھانا تو اُن کے حضور کسیکو
کھانا لازم نہیں کیونکہ اُس وقت اُنکا تیر نظر جس پر چلے اُسے مار ہی رکھے سوا اِس کے
کبھو کبھو ایسی حالت اُن پر طاری ہوتی ہی کہ اُس وقت جسکو دیکھتی ہین ہوش مین وہ
نہین رہتا پھر کئی دانے انار کے مانند اُسکے پاس سے اُسکے ہاتھ لگتے ہین کسی حکمت سے ایک
لمحہ اُنکو اپنی پنڈلیون کے اندر رکھہ چھوڑتی ہی تب تلک وہ بیچارہ بیہوش پڑا رہتا ہی
مدان آگ پر اُنکو رکھہ دیتی ہی جب وے پھیل کر طباق کی صورت پکڑتے ہین تب اپنی
ہمجنسون مین حصے کر کے کھاجاتی ہی وہان اُسکا کام تمام ہوجاتا ہی اتفاقاً اگر وہ بد ذات
پکڑی جاے تو لازم ہی کہ اُسکی پنڈلیون کو چیر ڈالین فوراً وے دانے نکل پڑینگے چاہیئے
جسکے جگر کو صدمہ پہنچا ہی اُسے کھلا دیوین خدا کی قدرت سے وہ شفا پائیگا * اور کلیجا
اُسکے [illegible] جائیگا * اور یہہ پلشت چرغ کو بھی منتر کے زور سے ایسا رام کرتی ہی کہ اُسپر
سوار ہو کر دور دور تلک جاتی ہی * بلکہ بعضے ملکون کی خبر لاتی ہی * اور جو کوئی عامل
چاہے کہ اُسکو اِس چلن سے باز رکھے تو اُسکی کنپٹیان داغے اور آنکھون مین لون بھر کر
چالیس دن تلک لٹکا رکھے کھانا بے نمک کھلائے ساتھ اِسکے پڑھنت بھی اُسکے بطلان عمل
کے لیئے پڑھے تب وہ اپنا منتر بھول جائیگی * اور اُس چلن سے باز آئیگی * لیکن بیشتر اس
پیشے کی رنڈیان ہوتی ہین اور مرد کم صاحب خلاصہ لکھتا ہی کہ مینے بچشم خود ایک
لڑکے کا کلیجا ایک ڈائن کو لیجاتے دیکھا ہی ہرچند کہ عقل مین نہین آتا کہ جنس بشر مین
اِسطرح کی عورت یا مرد ہو کے جگر کسیکے سینے سے بدون چاک کیے نکال لیجائے اور کوئی
نہ دیکھے لیکن خدا کی قدرت معمور ہی اُسکی صنعت سے کچھہ دور نہین بعض انسان کو یہہ بھی

پھر شیخ رکن الدین نے بھی طریقہ اپنے باپ دادا کا مدت حیات مین بخوبی جاری رکھا * آخر کار منزل بقا کا رستا لیا * اور شہر مذکور مین مدفون ہوا * سواے اُسکے بہت سے بزرگون کے مزار پر انوار اُس شہر مین زیارت گاہ خلائق ہین اور شہر مذکور سے چار کوس کے تفاوت سید زین العابدین کی درگاہ سلطان سرور بیتا اُسی بزرگ کا ہی وہان بھی گرمیون مین چار طرف سے لوگ زیارت کو آتے ہین کئی روز بھیر بھار رہتی ہی اور چالیس کوس وہان سے پرے مغرب رود دریا کے اُس پار ایک پہار کے دامنے مین بلوچون کا شہر سلطان سرور ونہین مدفون ہی کہتے ہین کہ سید مرحوم ابتداے شباب سے عبادت و ریاضت مین رہا تصفیۂ باطنی اُسکو حاصل ہوا اِتفاقا ایک واردات ایسی درپیش ہوئی بسبب اُس کے ایک قوم سے لرکر اپنے بھائی سمیت شہید ہوا پھر اُسکی اہلیہ بھی اُسیکے غم مین مرگئی بالکہ ایک لرکا خوردسال اُسکا رانا کر مشہور تھا اُس نے بھی والدین کا ساتھ دیا اور سبکے سب ونہین دفن ہوے لوگ وہان کے اُنکے مدفن کو مزار شہید کہتے ہین اتفاقات حسنہ سے ایک سوداگر قندھار سے ملتان کو جاتا تھا جسوقت اُس بزرگ کے مزار کے نزدیک پہنچا اُسیکے اونت کا پاؤن توت گیا وہ بیچارہ گھبرایا کہ بوجھ کس پر لادے آخر مزار شہید پر جاکر منت مانی فی الفور خدا کے حکم سے پاؤن اُسکا درست ہو گیا تاجر نے اُسی وقت نذر چرھائی اور اونت کو لاد کر وہان سے راہی ہوا یہہ قصہ اطراف واکناف مین پھیلا اور اکثرون نے سنا پھر تو مزار اُسکا ایک خلق کی زیارت گاہ ہو گیا علاوہ [illegible] ایک اندھا دوسرا کورھی تیسرا نامرد انھون نے وہان کی مجاوری اختیار [illegible] اِسواسطے کہ اچھے ہو جائین چنانچہ قدرت الہی سے تینو شخص تندرست ہوئے اِس بات سے اور بھی خلق کا اعتقاد برھا الغرض ہر طرف سے ایک خلق وہان زیارت کو آتی ہی * اور نذرین چرھاتی ہی * خصوصا جارون کے نکلتے دور دور سے لوگ آتے ہین یہان تک کہ ملتان سے اُسکے مزار تک چالیس کوس کا فاصلہ ہی کوئی رستا آدمیون کی بھیر سے خالی نہین ہوتا ہر جاگہہ جنگل مین دنگل ہی دکھائی دیتا ہی * اور

(قصبۂ اوچ)

مین قبر شیخ جلال ابن سید محمود بن سید جلال بخاری کی ہی مخدوم جہانیان اُسیکو کہتے ہین سنہ ۷۰۷ ہجری مین شب برات کو وہ متولد ہوا ہرچند کہ جانشین و مرید اپنے باپ کا ہی

تا بندر لاہری سو کوس شرق رو اسکے گجرات احمد آباد غرب رخ کیچ مکران شمال رو بھکر
جنوب رخ دریاے شور سرکارین اسکی تھتھہ سیوستان نصیرپور امرکوٹ چار متعلق
اُنکے ستاون محال اور پانچ بنادر آمدنی سو کروڑ اُنچاس لاکھ ستر ہزار دام * (صوبۂ ملتان)
قدیم شہر ہی ہر صنف کے اشخاص اُسمین آباد اشیا بھی ہر ملک و ہر قسم کی بیشتر
موجود خرید و فروخت کا بازار مدام گرم رہتا ہی عراقی گھوڑے قندھار کی راہ سے سوداگر
لاتے ہین * اور وہان بیچ جاتے ہین * جاڑون کی ہوا معتدل گرمی کے موسم مین گرمی بشدت
برسات کم زبان وہانکے باشندون کی لاہوری لیکن سندہی اُسمین ملی ہوئی شطرنجیان اور قالینین بھی
گاذ ار وہان کی مشہور ہین سواے اسکے سلیقہ تقلید کا اِس دیار کے کاریگرون کو خوب ہی
چنانچہ بندر کی چھیٹون کی نقل ایسی بناتے ہین * کہ اصل کر دکھاتے ہین * قلعہ وہان کا خشتی
اور مزار مخدوم بہاء الدین ذکریا کا بھی وہین سنا ہی کہ شیخ مذکور بیٹا شیخ قطب الدین
محمد بن کمال الدین قریشی کا ہی پانسو پینسٹھ ہجری مین کوٹ کروڑ کے بیچ پیدا ہوا اور
خورد سال تھا کہ باپ اُسکا اِس جہان سے اُٹھ گیا لیکن شیخ کی طینت از بسکہ اچھی تھی
تحصیل علم مین اکثر مشغول رہا آخر فضیلت کے مرتبے کو پہنچا * پھر مسافرت اختیار کی بعد
ایران و توران کی سیاحت کے بغداد مین آیا * اور شیخ شہاب الدین سہروردی کا
مرید ہوا * چند روز مین پایۂ خلافت کو پہنچا * چنانچہ شیخ عراقی و میر حسینی شیخ موصوف ہی
[illegible] یاب ہوئے پھر اُس بزرگ نے بغداد سے ملتان مین آکر استقامت کی وہان بھی
بہتون نے اُس [illegible] ایک مرتبہ پایا * اور فیض اُٹھایا * کہتے ہین کہ شیخ فرید شکر گنج سے
شیخ ممدوح کو کمال ربط و اتحاد تھا مدتون ایک جا معاشرت کی آخر ماہ صفر کی ساتوین کو
سنہ ۶۶۶ ہجری مین کسی پیر مرد نورانی نے ایک خط مہری لاکر اُسکے فرزند شیخ صدر الدین
کے ہاتھ مین دیا اور اُس نے گھر مین جاکر شیخ مرحوم کو گذرانا پڑھتے ہی اُس نے جان
بحق تسلیم کی وہین اُسکے گھر سے غل اُٹھا کہ دوست دوست سے ملا سواے اسکے اور بھی
حکایات عجیب و غریب اُس بزرگ کی زبان زد خلائق ہین بعد اُسکے شیخ صدر الدین
اُسکا قایم مقام ہوا اکثر اشخاص اُسکے بھی دایرۂ بیعت مین آئے بلکہ بعضے تو صاحب حال
و قال ہوئے ندان سنہ ۷۰۹ ہجری مین اُس نے بھی اِس سراے فانی سے رخت ہستی باندھا

کو دریاؤ کئی ٹکرے ہو کر اُنکے مساکن مین بہتا ہی رہزنی و دزدی ندھڑک کرتے ہین امرا
و حکام بادشاہی سے اُنکی تنبیہ قرار واقعی ہونہین سکتی جاڑا اُس دیار مین میانہ گرمی بشدت
خریف مین زراعت جوار کی ربیع مین گیہون کی بخوبی ہوتی ہی اور ملتان کے پچھم طرف
پانچ کوس کے تفاوت سے دریائے چناب پر بلوچونکا ملک ہی اُس مین اُنکے دو سردار
ایک تو دودائی کہ تیس ہزار سوار اور پچاس ہزار پیادہ اپنے ساتھ رکھتا ہی دوسرا
ہوت کہ بیس ہزار سوار تیس ہزار پیادے کا سردار تھا دونو آپس مین مخاصمت کے
سبب اپنی اپنی سرحد پر آکر اکثر لڑا بھڑا کرتے تھے لیکن بادشاہ کے جادۂ اطاعت سے قدم
باہر نہین دھرتے چنانچہ پیشکش معمولی ہمیشہ حضور اعلی مین پہنچاتے تھے اور اپنے
اپنے ملک کو تصرف پادشاہی سے بچاتے وکیل بھی ہر ایک کی طرف سے صوبۂ ملتان کے
حضور حاضر رہتا تھا کہ احکام بادشاہ کے اور امر صوبہ دار کے بخوبی بجالاوے تغافل شعاری
و سہانگاری کا شیوہ اختیار نکرے غرض ولایت بلوچونکی نہایت آباد اور زراعت دونو
فصلونکی اُس مین بافراط ہوتی تھی حاصل بھی علی ہذا القیاس سوائے اُسکے چورون اور رہزنون کا
وہان گذر نہین کہتے ہین کہ ملتان کا ملک سلطان علاء الدین ثانی کی سلطنت مین دہلی کے علاقے
سے نکل گیا تھا اور اُسپر قوم لنگاہ متصرف ہوئی تھی پھر سلطان حسین لنگاہ حاکم ملتان نے
اپنی سے حکومت مین جب ملک سہراب وغیرہ بلوچون کو کمک کے لیئے کیچ مکران بلوایا
کرو کوٹ سے دھنکوٹ تک اُنکی جاگیر مین دیا بانہ اکبر کے عہد سلطنت مین [illegible]
تو ڑل مل دیوان بادشاہی نے اُس ولایت کو بلوچون ہین بر متعین [illegible] خراسان
وہندوستان کے مابین ایک لشکر جرار متعین کیا سوائے اُسکے اُنکی حدون مین ایک دیوار
مستحکم بنائی جنوب رخ ملتان کے * (بکھر ایک)
قلعہ نہایت متین اور نہایت سنگین ہی کتب تواریخ سابق مین نام اُسکا منصورہ لکھہ لیئے ہین
طرفہ اتفاق ہی کہ دریائے سندھ پنج رود پنجاب سے ملکر قریب اُسکے پہنچا پھر دو ٹکڑے
ہو کر بقدر ایک حصے کے قلعہ مذکور کے اُتر طرف گیا اور بقدر دو حصہ دکھن طرف غرض محکمی اور
مضبوطی اُسکی اطراف مین مشہور ہی ہر چند فوج کثیر ہو پر اُسے لے نہ سکے گرمی کی اُس
دیار مین افراط اور بارش کی قلت میوہ بھی اقسام کا پاکیزہ و لطیف ہوتا ہی لیکن ایک

لیکن شیخ رکن الدین ابو الفتح سہروردی نے بھی بہت سا فایدہ اُسنے پایا ہی * بعد اس کے دہلی مین آکر شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سے بمرتبہ فیض اُٹھایا * آخر چہارشنبہکو اتفاقا عید قربان بھی اُسی دن تھی وفات پائی ملنگ اور جالیے فقیر اُسیکے خاندان کے مرید ہین اور *

(شہر پٹن کے احوال مین)

بھی اُسیکو کہتے ہین دیپال پور کی وہ سرکار ہی ملتان کے پورب طرف وہان شیخ فرید شکرگنج ابن شیخ جلال الدین سلیمان فرخ شاہ کابلی کی اولاد وطن اُنکا قصبہ کھتوال ملتان کے نزدیک ابتدا سے جوانی مین طالب علمی کرنے ملتان مین وارد ہوا اتفاقا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے ملا اور فیض اُسکی صحبت سے بمرتبہ اُٹھایا آخرش ہمراہ اُن کے دلی مین آکر کمند ارادت اپنے گلے مین ڈالی * دولت ابدی حاصل کی * اور بعضے کہتے ہین کہ بموجب حکم خواجہ ملتان سے قندھار و سیستان کو جاکر علم تحصیل کیا بعد اسکے دلی مین آکر اُسکی خدمت مین مشرف ہوا پھر ریاضتین سخت عبادتین شاق شاق بجالایا * اور خواہش نفسانی سے ایکلخت ہاتھ اُٹھایا * چند روز کے بعد خواجہ سے رخصت ہو کر ہانسی مین آیا اور سکونت اختیار کی جو کہ خواجہ قطب الدین نے وقت رحلت فرمایا تھا کہ خرقہ و عصا وغیرہ جو کچھ کہ مجھکو پیر سے پہنچا ہی اُسکو شیخ فرید کے حوالے کیجیو یہہ سنکر وہان سے پھر دلی مین آیا اور اُس امانت کو لیکر شہر مذکور سے چل نکلا جب پٹن مین پہنچا متوطن ہوا وہان بنی [illegible] عالم اُس سے فیض کو پہنچا مشہور ہی کہ اُسکی نگاہ کی تاثیر سے خاک کے تودے کے تودے [illegible] گئے تھے اسی سبب سے لقب اُسکا شکرگنج ہوا اندان پانچوین محرم کو ہفتے کے دن ٦٦٧ ہجری مین پٹن کے بیچ ملک عدم کا راہی ہوا قصبہ کوتاہ سرکار دیپالپور مین دو قوم ڈوگر و گوجر سوا اِنکے اور بھی قومین کہ تمرد و رہزنی اُنکی شہرت رکھتی ہی ساکن ہین جب برسات آتی ہی ستلج و بیاہ دونو دریاؤ کئی فرسخ پھیلاتے ہین سرکار مذکور کے محالون کی زمین پر اکثر اوقات ایک سطح آب ہو جاتی ہی غرض ہرسال وہان طوفان آتا ہی اور طوفان نوح کو یاد دلاتا ہی * پھر جسوقت دریاؤ ہٹتے جاتا ہی رطوبت و تراوت کے باعث ایسا کنجان جنگل ہو جاتا ہی کہ پیادہ بھی راہ نہین چل سکتا سوار کا تو کیا مقدور اسی سبب اُس دیار کو لکھی جنگل کہتے ہین اور مفسد مذکور اُسیکی پناہ کے سبب اور اِس باعث

موجود تھین سواے اِسکے کچھ کچھ عمارتین حویلیان شہزادون نے بھی شہر مذکور مین بنیاد لین بلکہ امراے والا شان نے بھی خصوصا عمارت ابو الحسن آصف خان بن اعتماد الدولہ کی نہایت زینت بخش ہوئی اور شاہ جہان کی بھی بادشاہت مین آبادی اِسکی دن بدن بڑھا کی جب عالمگیر کا وقت آیا تب دریاے راوی ایسا چڑھا کہ شہر کے اکثر باغات و عمارات کو صدمۂ عظیم پہنچا تب بادشاہ نے چوتھے سن جلوسی مین ارشاد کیا کہ ایک باندھ مستحکم بنائین کہ عمارات کو بار دیگر اِسطرح کا صدمہ نہ پہنچے فرمان بردارون نے بھی ویسا ہی باندھ مضبوط کوس بھر کے طول کا باندھا اور اکثر جاگہہ سیڑھیان پکی دریا مین بنا کر کنارے کو خوش اسلوب کر دیا بلکہ عمارتین پکی پکی اور حویلیان اچھی اچھی لب دریا بنا کر شہر کو بھی صفحۂ تصویر بنا دیا غرض چوتھے سال کی شروع سے چالیس برس تک ہرسال مرمت و تعمیر اِسکی سرکار والا سے ہوتی رہی اور مبلغ کثیر خرچ ہوا کئے پھر تو یہہ خجستہ بنیاد ایک دست آباد ہوا لوگونکی کثرت اور ہنرمندونکی بہتایت ایسی کم کسی شہر مین ہوئی ہوگی مفلسی و تنگدستی کے دروازے یک لخت مفقود * اجناس ہفت کشور بلکہ اشیاے بحر و بر بافراط موجود * خرید فروخت لیل و نہار * لین دین کا ہمیشہ گرم بازار * اگرچہ کوچہ و بازار مسجد سے خالی نہ تھا لیکن دریا کے کنارے مقابل دولتخانۂ عالمگیر کے ایک مسجد سنگین عالیشان ایسی تعمیر ہوئی جسکی بنا پر پانچ لاکھ روپیہ صرف ہوئے سواے اِسکے شہر کے بیچون بیچ وزیر خان عرف حکیم علم الدین شاہجہانی نے ایک جامع مسجد ایسی خوش قطع بنا کی کہ شہر کی رونق دوچند [illegible] مزار بھی اکثر بزرگون کے شہر مین ہین خصوصا پیر علی ہجویری کہ جامع [illegible] و ولایت تھا وہ بھی وہین آسودہ ہی لیکن آنا اُس بزرگ کا غزنین سے لاہور مین سلطان محمود کے ساتھ ہوا بلکہ سلطان ممدوح کا عقیدہ یہہ ہی کہ صوبۂ مذکور کی فتح اُسیکے یمن قدم سے ہوئی اور مقبرہ جہانگیر بادشاہ کا دریائے راوی کے اُسپار شاہدرے کے متصل واقع ہی لگا ہوا اُس سے مقبرہ آصف خان ابو الحسن جہانگیری کا اگرچہ حواشی شہر مین باغ اکثر پرفضا ہین لیکن باغ شالامار کہ شاہ جہان نے نقال باغ کشمیر کی بنایا ہی اُسکی سیر سے اکثر خاطر بستہ کو شگفتگی اور دل پژمردہ کو تازگی ہوتی ہی جب کہ احوال دار السلطنت کا قدرے لکھنے مین آیا لازم ہوا کہ کچھ کچھ قصبات کا بھی تحریر کیجئے *

(جالندھر)

جنگل لق و دق بھکر و سیوستان کے مابین واقع ہی گرمیون مین تین مہینے تلک باد سموم وہان
چلتی ہی جب دریاے سندھ کئی برس کے بعد دکھن کی طرف سے شمال کی جانب آتا ہی
دیہات اُدھر کے خراب ہو جاتے ہین بنابر اِسکے چھپر کے گھرون مین باشندے وہانکے
اوقات گذارتے ہین رواج پکی عمارتونکا کم ہی طول صوبے کا فیروزپور سے سیوستان
تلک چار سو کوس و عرض خطہ پور سے جامیر تلک ایک سو پچیس کوس اور جو ٹھٹھے کو
اُس مین ملائین تو طول کچ مکران تلک چھہ سو سات کوس کا ٹھہرتا ہی شرق رو ملا ہوا
سرکار سرہند سے غرب رو اُسکے کچ مکران شمال کی طرف پشور جنوب کی سمت
صوبۂ اجمیر ملتان و دیپال پور و بھکر تین سرکارین تابع اُسکے چھیانوے محال آمدنی چار کروڑ
چالیس لاکھہ پچپن ہزار دام *

(صوبۂ لاہور)

قدیم شہر ہی راوے کے کنارے کہتے ہین کہ راجا رامچند کے بیٹے لہو نے اُسے آباد کیا اور بعضی
تاریخون مین نام اِسکا لہور و لہاور لکھے گئے ہین جب کہ آسمان کی گردش سے بعد گذرنے
کتنے دورون کے آبادی اِس کی ویران ہوئی اور تھوڑے سے نشان کہین کہین رہ گئے تب
دارالحکومت اِس ولایت کا سیالکوٹ ٹھہرا بعد اِسکے جس وقت سلطان محمود غزنوی نے
ہندوستان کو فتح کیا ملک ایاز کہ اُسکا منظور تھا اِس شہر کے آباد کرنے پر متوجہ ہوا
یہان تلک کہ ایک پکا قلعہ بنا کرنئے سر سے شہر آباد کیا پھر سلطان محمود کے فرزندون مین
[illegible]سرو شاہ و خسرو ملک دونون باپ بیٹون نے تازہ اِس ولایت کو فتح کرکے لاہور کو
دارالسلطنت [illegible] لغرض اٹھتیس برس تلک دارالحکومت سلطان محمود کی اولاد کا رہا بعد اُنکے
کسی ہند کے بادشاہ نے اِس شہر مین استقامت کی سبب اِسکے بیرونق پھر ہو گیا
آخر ایک مدت کے بعد تاتارخان سلطان بہلول کے ایک امیر نے دارالامارۃ اِسکو مقرر
کیا اُسکے بعد بابر بادشاہ کے بیٹے کامران مرزا نے وہان بود و باش کی پھر تو آبادی اِسکی
زیادہ بڑھہ گئی بعد اُسکے اکبر نے اپنے عہد سلطنت مین اِسکی آبادی پر توجہہ فرمائی اور
ایک شہر پناہ خشتی اِسکے گرد بنائی بلکہ ایک دولتخانہ بھی تعمیر کیا وہ اِسکی رونق کا موجب
زیادہ تر ہوا پھر نورالدین محمد جہانگیر نے بڑی بڑی عمارتین بنا کر ایک مدت نزول اجلال
فرمایا * اور رونق کو اِسکی زیادہ بڑھایا * چنانچہ وے عمارتین عالمگیر کے وقت تلک بھی

صوبہ دار لاہور کا ہوا اور اُس سے راے رام دیو بھٹی نے تمام پنجاب کو نو لاکھ ٹکے پر
اجارے لیا اتفاقاً ایسی واردات در پیش ہوئی کہ راے مذکور مسلمان ہوا اور یہہ ہی
اُسکی پیش آمد کا باعث ٹھہرا بعد اِسکے ۸۷۷ ہجری اور ۱۴۰۰ بکرماجیتی مین خان موصوف
کی اجازت سے پٹیالے کو کہ محض ایک جنگل تھا آباد کیا وجہہ تسمیہ اُسکی یہہ ہی کہ شہر کی
بنیاد کے وقت بدشگنی ہوئی تھی بسبب اِسکے جاگہہ بدلی قریب ہی اُسکے ایک پشتے پر
بنا اُسکی پھر ڈالی اور پٹیالا پنجابی زبان مین مبادلے کو کہتے ہین اسواسطے قصبۂ مذکور کا یہی نام
رکھا پھر بہت سے جنگل کٹوا کر گاؤن بسائے کھیت بوائے آخر ایک پرگنہ مقرر ہو گیا چنانچہ
تحصیلیں اُسکی اورنگ زیب کے وقت مین تو گنج قارون سے بھی کچھ افزود تھی القصہ قصبۂ
مذکور ابتدا مین چندان آباد نہ تھا شمشیر خان خوجہ اکبر کے وقت جو وہان کا کروڑا ہوا اُسنے
ایک مکان حاکم نشین اور تالاب لطیف و باغ وسیع وہان بنا کر رونق اُسکی دو چند کر دی *
پھر دن بدن آبادی بڑھتی گئی * یہان تک کہ ایک شہر معقول ہوا بعد اُسکے شیخ المشایخ
کروڑی نے ایک عمارت نہایت انوٹھی اور پھلواری بہت خاصی بنائی اُس نے آبادی کو
اور ترقی دی * اور بہار تازہ بخشی * پھر اورنگ زیب کے وقت وزیر خان عرف مرزا
محمد جان جب امین ہوا اُسنے عالمگیر کے بارھوین سن جلوسی مین تمام دکانین بازار کی پختہ
کر دین اور بانکے راے اور سبحان سنگ دونون قانونگویون نے بلکہ اُنکے بیٹون نے
بھی کتنے مکانات پر فضا بنائے سوا اُنکے ایک کاروان سرا اور پرہ بھی بنا کیا بعد [illegible]
قاضی عبد الحی نے عمارتین سنگین و رنگین بنائین ساتھ اِسکے ایک بازار کاروان سرا بھی
نہایت وسیع * اور ایک مسجد جامع بمرتبہ رفیع بنوائی * بلکہ ایک باغ بھی بہت بڑا
دلکشا بنوایا پھر تو شہر کی رونق چوگنی ہو گئی * اور آبادی حد سے زیادہ بڑھی * بعد اُنکے
گنگا دھر ہیرانند کے بیٹے نے ایک پکا کنواں شہر کے بازار مین کھدایا * ساتھ اِسکے ایک
باغ معہ باؤلی سواد شہر مین لاہور کے رستے پر بنایا * غرض دونون مقامون کو آبرو بخشی *
اور وہانکے باشندونکو بلکہ مسافرون کو راحت دی * ازبسکہ دونونکا پانی آب گنگا سے
مساوی ہی بسبب اِسکے اُنکے پانی کا ناؤ گنگا دھر مشہور ہوا اگرچہ اطراف شہر مین باغ
بیشمار و گلزار پر بہار ہین لیکن امر سنگ قانونگو نے ایک باغ شالامار کے مشابہ

ایک قصبہ قدیم دوآبے مین ہی شاہ ناصرالدین وہین مدفون ہوا * اور مزار اُسکا زیارتگاہ خلائق ٹھہرا * خصوصاً گرمیون مین اکثر اشخاص وہان زیارت کو جاتے ہین * اور نیاز بن نذرین اُسکی قبر پر چڑھاتے ہین * کہتے ہین کہ شیخ مرحوم اپنے وقت مین صاحب ولایت و خلاصہ اہل ریاضت تھا اور مزار شیخ عبداللہ سلطان پوری کا بھی اُسی کی نواح مین ہی کمالات و حالات اُسکے مشہور و معروف خطاب اُسکا سلیم شاہ کی سلطنت مین شیخ الاسلام تھا پھر ہمایون و اکبر کے عہد مین مخدوم الملک ٹھہرا اور اُسی دوآبے مین

(بجواڑا)

بھی ایک پرانا قصبہ ہی سر پصاف و بافتہ دوریہ بچتولیہ جھونہ سفید چیرہ پٹکا سنہری آنچل دار وہان کا ہند مین مشہور ہی لیکن چھینٹ سلطان پور ہی مین خوب بنتی ہی بلکہ بادلہ بھ وہین کا نہایت چمک کے ساتھ ہوتا ہی اور دوآبے مین *

(ہیبت پور بہتی)

ایک پرگنہ ہی وہانکا گھوڑے عراقی کی مانند ہوتے ہین چنانچہ بعضے بعضے دس دس پندرہ پندرہ ہزار روپیہ کو بکتے ہین اور بہتی ہیبت پور کے متعلقات سے چک گوردھر گوبند ایک مقام ہی اُس مین ایک باغ نہایت پرفضا * اور ایک تالاب نپٹ خوشنما * سیر کے قابل * اور دید کے لائق ہی * چنانچہ بیساکھی کے دن وہان ہزارون آدمی جمع ہوتے ہین اور اُس سے دو تین کوس پر *

(رام تیرتھ)

ایک بڑی پرستشگاہ ہی ہنود وہانکی بھی پرستش کا نتیجہ ثواب عظیم جانتے ہین ... ہی وہان سے *

(پٹیالہ)

ایک قصبہ دلکشا ... معمورہ خوش آب وہوا * ہی بسانے والا اُس شہر کا رائے رام دیو بھٹی ہی کہ کپورتھلہ کا زمیندار اور اپنی قوم کا سردار تھا مشہور ہی کہ سابق اس سے ایک مرتبہ پنجاب مین اسطرح کا طوفان آیا کہ ستلج سے چناب تک تمام زمین سطح آب ہو گئی بسبب اسکے عمارتین ڈھہ گئین اور بستیان خراب ہوئین بلکہ ہزارون ذیحیات بھی ڈوب کر ہلاک ہوئے چنانچہ طوفان کے جانے کے بعد بھی ایک مدت یہہ سرزمین ویران پڑی رہی بعد ایک عمر کے بعضی بعضی جاگھہ آباد ہوئی لیکن مغل بلخی و کابلی ازبسکہ ہرسال پنجاب پر دوڑا کرتے تھے اِس جہت سے یہہ ولایت مدتون خراب رہی زراعت اُس مین بہت کم ہوتی تھی حاصل بھی چندان نہ تھا جب سلطان بہلول لودی کا وقت آیا تب تاتارخان

درگاہ چھوٹے بڑون کی زیارت گاہ ہی ہر جمیرات کو وہان بھیڑ ہوتی ہی خصوصاً نوچندی جمیرات کو تو زن و مرد بکثرت دور دور سے بھی آتے ہین * اور نذرین قسم قسم کی چڑھاتے ہین * بلکہ اپنے مطلبون پر نذرین مانتے ہین اور مرادین پاتے ہین پر اچنبھا زیادہ یہہ ہی کہ اُس بزرگ کی درگاہ کے خادم ہندو ہین دیپالی کی اولاد سے ہرچند اہل اسلام نے چاہا کہ اُس جماعت کو وہان سے دفع کرین اور اس خدمت کو چھین لین پر کچھ پیش رفت نہوا چنانچہ عالمگیر کے وقت تک تو مجاور وہی لوگ تھے اب کی خدا جانے قریب اُسکے *

(دھیان پور)

ایک مکان ہی وہان بابا لال ایک درویش بڑا موحد صاحب کمال رہتا تھا باوجود اسکے سلیقہ تقریر کا بھی اُسکو خوب تھا چنانچہ وحدانیت و معرفت الٰہی اِس خوبی سے بیان کرتا تھا کہ سامعین حظ وافر اُٹھاتے تھے * اور اُسکے کلام کے سننے کو اکثر اوقات آتے تھے * اور نظم ہندی بھی اُسکی اِس مضمون کی بہت ہی بلکہ اکثر اشخاص اُسکو ورد وظیفے کے طور سے پڑھتے ہین اور بہت سے خاص وعام اعتقاد اُسسے رکھتے ہین کہتے ہین کہ داراشکوہ کی اُس بزرگ سے بیشتر ملاقات تھی اور کلمہ و کلام عارفانہ بھی باہم اکثر رہتے تھے چنانچہ چندربھان منشی شاہجہانی نے طرفین کے جواب و سوال کو جمع کر کے ایک کتاب عبارت فارسی مین نہایت مربوط لکھی ہی بارہ کوس پٹالے سے راوی کے کنارے *

(بابا نانک کا مکان ہی)

عالمگیر کے وقت تک اُسکی اولاد و نہین رہتی تھی غرض اپنے وقت میں [illegible] جوگی تپسی دھرمی تھا ہندؤنکے اکثر فرقے اُسکی کرامات کے قائل ہین خصوصاً سکھ اُسکو بہت مانتے ہین اور اتیتون مین ایک فرقہ نانک پنتھیون کا جو ہی اُسکا سلسلہ اُسی کو پہنچتا ہی بہت سے دوہرے اُسکے جنسے وحدانیت و معرفت ٹپکی پڑتی ہی مشہور ہین چنانچہ اکثر اہل مذاق اُنکو ذوق شوق کی حالت مین پڑھتے ہین * اور آنسو اُنکے ٹپک پڑتے ہین * قصہ کوتاہ پندرہ سو چھتیس بیسر بکرماجیتی مین مطابق جسکے ۸۹۴ ہجری ہین تلونڈی کے بیچ یہہ تپشی پیدا ہوا اور ونہین اپنے نانا کے گھر مین پلا لیکن لڑکائی سے اِسکو جپ تپ کا دھیان تھا رام سے دن رات لو لگائے ہی رہتا چنانچہ آثار فقر کے اور کشف و کرامت کے

نہایت مطبوع و دلچسپ بنایا اور اُسکے تین درجے رکھے اوپر کا درجہ شمشیر خان کے تالاب پر مشرف ہی القصہ اُسکے سیر کوئی غم نہین جسے نہین کھوتی * اور اُسکی دید سے طبیعت کسیکی کبھی سیر نہین ہوتی * سواے عمارات و باغات کے اندر شہر کے اور باہر اُسکی اطراف مین بہت سے مردان خدا آسودہ ہین اُنھین مین سے شہاب الدین بخاری و شاہ اسمعیل و شاہ نعمت اللہ و شیخ اللہ داد ہین کہ ہر ایک اپنے عصر مین اہل کمال و صاحب حال تھا اور وہان سے دو کوس پر موضع * (صسالي)

اُسمین مین مزار شاہ بدرالدین کا ہی سلسلہ اُس عزیز کا پیر دستگیر کو پہنچتا ہی چار کوس پتا لے سے * (دیپال تال)

اُس مین درگاہ شاہ شمس الدین دریائی کی ہی اُس بزرگ کی بھی کرامات و خرق عادات زبان زد خلائق ہین چنانچہ اُسکے حین حیات کی ایک سرگذشت یہہ ہی کہ ایک ہندو دیپالی نام برترا راسخ الاعتقاد تھا جب گنگا کے نہان کا موسم آیا اور ہندؤن کے گروہ کے جانے لگے دیپالی نے بھی اُس بزرگ سے رخصت مانگی اُسنے فرمایا کہ جب روز معہود آوے مجھے یاد دلائیو چنانچہ جب وہ دن آیا دیپالی نے عرض کی فرمایا آنکھین بند کرجو نہین کین اپنے تئین گنگا کے کنارے پر دیکھا اور بھائی بندون سے ملاقات کرکے اُنکے ساتھ نہایا اُنھون نے بھی اُسے دیکھا پھر جو نہین آنکھین کھول دین اپنے تئین اُس ہادی کی مجلس مین [illegible] نہایت حیران ہوا جب کہ اُسکے بھائی بند اپنے اپنے گھرون مین آئے اور اُسکو وطن مین دیکھا ہر ایک نے کہا کہ دیپالی ہمارا شریک تھا چنانچہ باہم گنگا مین نہائے بھی تھے لیکن مراجعت کے وقت ہم سے پیش قدمی کرکے یہہ پہلے پہنچا ہم پیچھے آئے آخر الامر حقیقت حال سے واقف ہوئے * اور ایک مدت دریاے حیرت مین غرق رہے * نادر ترا اُس سے یہہ ہی کہ اُسکے انتقال کے چند سال بعد برہیون نے کالانور کے حاکم کے حکم سے سرس کا درخت کہ اُسکی قبر کے نزدیک تھا اُسے کاٹ کر عمارات کے واسطے ٹکرے ٹکرے کیا ایکایکی ایک آواز ہیبت ناک آئی اور زمین وہانکی کانپنے لگی پھر اُس درخت کا تنہ خودبخود اُٹھ کھڑا ہوا برہئی اِس سانحے سے ڈر کر بھاگ گئے وہ ٹھنٹھ پھر سرسبز ہوا اِس واردات سے اطراف مین شہرت پکڑی * اور خلق کی رجوع زیادہ ہوئی * غرض ابتک بھی اُسکی

اُسکی آبادی تھی غرض عالمگیر کے وقت سے سیالکوٹ مشہور ہوا جمیع قصبات سے بہہ
صوبہ زیادہ آباد تھا جب سلطان شہاب الدین غوری نے پانچوین مرتبہ سنہ ۵۰۰ ہجری مین آکر
لاہور کو گھیرا اور فتحیاب اُسپر ہوا تب سیالکوٹ کی طرف آیا اور وہان کے پرانے
قلعے کی پھر تعمیر و مرمت کی بلکہ کچھ فوج بھی اپنی وہان چھوڑی بعد ایک مدت کے راجامان سنگ
اکبر شاہی جمون کا فوجدار اور سیالکوٹ کا جاگیردار قلعے کی مرمت اور شہر کی آبادی پر
متوجہ ہوا اس بعد اُسکے صفدر خان جہانگیری جب کہ فوجداری قصبہ مذکور کی اُسکو ہوئی اور
پرگنہ سطور اُسکی بھی جاگیر ہوا خان موصوف نے تو قلعے اور برجون کو نئے سرسے بنایا بعد
اُسکے بھی اکثر حاکم مرمت کرتے رہے غرض یہہ شہر فیض بنیاد دن بدن آراستہ و آباد
ہوتا رہا چنانچہ وے قانونگو جو قوم بدہرہ سے تھے اُنھون نے بھی عمارتین نہایت مطبوع
و دلچسپ بنائین بلکہ بعضے اور بھی اشخاص اکثر اوقات تعمیر مین مشغول رہے اس سبب
رونق مدام بڑھتی گئی اور آراستگی اُسکی مرتبہ اعلی کو پہنچی کاغذ بھی شہر مذکور مین خوب
بنتا ہی خصوصا مانسنگی اور حریری ایک کاغذ کہ جہانگیر نے فرمایشی بنوایا تھا وہ بھی
نہایت سفید و صاف و خوش قماش و پایدار ہوتا ہی چنانچہ اُسکو بھی بعضی اطراف
و نواح مین بطریق تحایف بھیجتے ہین اگرچہ دستکاری کے طریقے وہانکے اہل حرفہ اکثر طرح کے
رکھتے ہین خصوصا ریشم و کلابتون کی چکن کے تھان تنکے چیرے سوزنیان دسترخوان اور پیچے
خوانپوش وغیرہ نہایت صفائی و خوبی کے ساتھ بناتے ہین * فائدے بھی اُنکی بیع و
شرا مین اُٹھاتے ہین * چنانچہ اورنگ زیب کے وقت تک ہرسال تین چکن دو زون کو
لاکھ روپیہ کا انتفاع ہوتا تھا اور ہتیارون مین وہان کتاری برچھی نہایت آبدار و خوش قطع
بنتی ہی باغ بھی اُس شہر کی اطراف مین بہت سے ہین خصوصا نذر محمد بھونے کا باغ
نہایت پربہار و میوہ دار ہی رنگ برنگ کے پھول اُس مین بہتایت سے پھولتے ہین ایک
خلق وہان سیر کو جاتی ہی اور حظ اُٹھاتی ہی متصل اُسکے ایک نالہ بہتا ہی کہ سرچشمہ اُسکا
جمون کے پہاڑ مین ہی غرض وہ نالہ شہر سے آگے بڑھ کر دس دس کوس کے عرصے مین پھیلا ہی اور
اطراف مین متفرق ہوا ہی لیکن جب موسم برسات مین خوب بڑھتا ہی تب شہر کے باشندے
لنگیان باندھ باندھ مشکین لے لے وہان آتے ہین * اور آب بازی کی کیفیتین اُٹھاتے

دکھاوین کسب بہان متیان اُدھر * اِدھر کو چڑھین نٹنیان بانس پر

غرض چپے چپے پر ایک نیا تماشا اور قدم قدم پر ایک اچنبھے کا رولا رات دن رہتا ہی * کان پڑی آواز سنی نہین جاتی * خلق کو کھانے کی بھی سرت نہین آتی * اگر عالم علوی بھی وہان آتا * تو ایک نظارے مین عجائب سماوی کو بھول جاتا * القصہ ربع مسکون کے سیاحون نے اور بحر و بر کے مسافرون نے اِس طرح کا میلا کسی سرزمین مین نہین دیکھا اگر پٹیالے کے باشندے سیکڑون کوس کی مسافت پر کیسی ہی جمیعت و حکومت و دولت سے ہون پر اُسکی دید کی خواہش اُنکو کیا معنی جو نہو ناظرین کو معلوم ہو راقم نے پٹیالے کا احوال اتنا طول و طویل جو لکھا وجہ اِسکی محض خلاصۃ الہند کی مطابقت تھی اور اُسکے مولف نے جو اِس قدر بڑھایا بجا کیا کہ مقام مذکور اُسکا مولد تھا اور پچاس کوس پٹیالے سے اُسی دوآبے مین اُتر طرف کے پہاڑونکے بیچ *

(گڑھہ کانگڑہ)

ایک قلعہ ہی حصانت و متانت اُسکی شہرت رکھتی ہی اور نیچے اُسکے نگرکوٹ ایک قدیم معبد ہی ٹھکرائن وہانکی بھوانی برس مین دو مرتبے وہان بھی خلائق کا ہجوم ہوتا ہی لوگ ایک برس کی راہ سے بھی پوجا کو آتے ہین * اور اپنی مرادین پاتے ہین * بعضے اپنی حاجت روائی کے لیئے زبان کاٹ ڈالتے ہین کسیکی تو کئی ساعت کے بعد جون کی تون ہو جاتی ہی اور کسیکی دو تین دن کے پیچھے عجیب تر اِسے بہ ہی کہ بعضے اشخاص اپنے سر تن سے جدا کر دیتے ہین اور رفیق اُنکے اُٹھا کر دھڑ پر دھر دیتے ہین رام کی دیا سے بدستور لگ جاتے ہین اور وے پھر کر جی اُٹھتے ہین نگرکوٹ سے دو کوس پر *

(جوالا مکھی)

ایک مکان ہی وہان کئی جاگہہ آگ کے شعلے بھڑکتے ہین اکثر ہنود پوجا کو اُس مقام مین بھی آتے ہین * اور طرح بطرح کی اشیا اُن شعلون مین ڈال کر جلاتے ہین * اور راکھہ ہونا اُسکا اپنے حق مین اکسیر جانتے ہین *

(رچناؤ)

بھی دوآبے مین قدیم شہر ہی راجا شل نے اُسے آباد کیا تھا چنانچہ کتاب مہابھارت مین کہ اُسکی تصنیف کو پانچ ہزار برس سے کچھ اُوپر ہوئے یون لکھا ہی اور سیالکوٹ بھی اُسے کہتے ہین اِس وجہہ سے کہ بعضے اُسکو راجا سالباہن سے منسوب کرتے ہین چنانچہ ایک پکا قلعہ اُسکا ابتلک یادگار ہی ایک زمانے مین دارالحکومت پنجاب کا بھی تھا تین کوس کے عرصے مین

راوی سے جاملا اور جمون مین قلعی کی کھان بھی ہی پتھریان لوہی ندی سے لاکر و نہین آنچ
دیتے ہین ایسی قلعی سفید و پاکیزہ و صاف و پایدار بنتی ہی کہ ویسی کہین نہین ملتی (ساڈھورا)
ایک برا قصبہ چناب کے کنارے پر ہی شاہ جہان کے وقت مین نواب علی مردان خان نے
متصل اُسکے ابراہیم آباد ایک برا شہر اپنے بیتے کے نام پر بسایا * اور ایک برا باغ
پر فضا رشک شالامار بنایا * سوا اُسکے اور بھی عمارات و مکانات عالیشان تعمیر کیئے
اور ایک نہر بھی دریائی لوہی سے اُس باغ کے واسطے لایا غرض چھ لاکھ روپیے اُنکی تعمیر
و ساخت مین خرچ ہوئے اور ساڈھورے کے دیہات مین سے ایک گاؤن سرکار اعلی سے
باغ و شہر مذکور کی مرمت و تعمیر کے واسطے بطریق انعام آل تمغا نواب موصوف کے
نام پر مقرر ہوا اور دوآبے مین * (چھوتی گجرات)
ایک قصبہ ہی کہ اکبر بادشاہ کی سلطنت مین بسا اور سیالکوت کے علاقے سے کچھ گاؤن نکال کر
اُس سے متعلق کیئے اور ایک پرگنہ جدا قرار دیا لیکن ابتدا مین یہہ قصبہ چندان رونق نرکھتا تھا
جب سے خلاصہ عرفا شاہ دولا نے اُس مین رہنا اختیار کیا اور تالاب کوئی مسجد بن بنائین بلکہ
دریا پر بھی پل بند ھوایا تب سے آبادی اُس کی زیادہ ہوئی اور رونق برھی کہتے ہین کہ شاہ
صاحب مذکور اوائل مین کمانند ھر سیالکوتی کا غلام تھا لیکن محبت فقرا سے بدل رکھتا خصوصا
سید نادر کی خدمت اکثر بجالاتا اور بیشتر اُنکے حضور حاضر رہتا جب سید موصوف کی رحلت کا
وقت پہنچا اُنکی نظر توجہ اُسپر پر گئی فی الفور ایک حالت تاری ہوئی اور چشم باطن نے
روشنی پکرتی پھر سیالکوت سے گجرات مین جاکر مقیم ہوا اور بہت سے مکان بنوائے پل
بند ھوائے خصوصا امن آباد سے پانچ کوس دریاے دیک پر لاہور کی سمت شاہراہ مین ایک
پل برا محکم بند ھوایا ایک خلق کو آرام پہنچایا سخاوت بھی اُس مین اِسقدر تھی کہ حاتم کا
اگر معاصر ہوتا تو کوئی اُس کا نام بھی نہ لیتا جسقدر خلایق دور نزدیک کی اُس کے حضور نقد و
جنس وغیرہ بطریق نذر لیجاتی * اُس سے دگنا چوگنا انعام پاتی * آخر وہ بزرگوار عالمگیر
کے ستر ھوین سن جلوسی مین جان بحق ہوا قریب شہر اُس کی درگاہ آج تک
زیارت گاہ ایک عالم کی ہی قصبہ مختصر ہر طرح کے آدمی وہان رہتے ہین اور ہر دیار کی
اجناس بہم پہنچتی ہی بلکہ تحائف روزگار اگر درکار ہون تو میسر ہووین چنانچہ تاوار

ہین * اور اِس خطۂ برکت افزا مین حضرت امام زین العابدین کے کسی فرزند کا مزار ہی
چھوٹے بڑے وہان بھی اکثر زیارت کو آیا کرتے ہین کہتے ہین کہ وہ سید بزرگ بہت سے
مسلمانون کو ہمراہ لیکر بقصد جہاد ہندوستان کی طرف متوجہ ہوا تھا اتفاقا ایک روداد
درپیش ہوئی کہ سیالکوٹ کی طرف آنکلا قصہ مختصر وہان ہنود سے لڑکر درجۂ شہادت کو
پہنچا علما فضلا بھی اکثر شہر مذکور مین وارد صادر ہوا کیے بلکہ بعضون نے توطن بھی وہین
اختیار کیا چنانچہ اکبر کے وقت مولانا کمال بڑا صاحب کمال زبدۂ فضلا و خلاصۂ علما کشمیر کے
حاکم سے رنجیدہ ہوکر ۹۷۱ ہجری مین آیا اور علم کا اُسنے وہان رواج دیا طالب علمون کو
سالہاے سال پڑھایا بعد اُسکے شاہجہانی سلطنت مین خلاصہ فضلاے جدید وقدیم مولوی
عبدالحکیم کہ ایک بحر مواج تھا وہ مدرس ہوا چنانچہ اکثر کتابون پر اُسکے حاشیے ہین حاصل
یہ ہی کہ اُسکی مدرسی مین دور دور سے طالب علم آئے اور فراغ حاصل کر گئے بعد اُسکی
رحلت کے مولوی عبداللہ اُسکا دوسرا بیٹا کہ فی الواقع خلف الصدق تھا وہ اُس کام مین
مشغول ہوا طالب علمون کو درس دینے لگا ایک عالم اُسسے فیض کو پہنچا کیونکہ صاحب علم
ظاہری و باطنی تھا فضیلت اُسکی درویشی سے ہم آغوش تھی * اور علمیت معرفت کے
ساتھ ہمدوش * آخر قضاے الہی سے عالمگیر کے ۳۶ سن مین اُسنے وفات پائی * اور
جنت مین آرامگاہ بنائی سیالکوٹ سے بارہ کوس پر * (دھونکل)
ایک مکان ہی کہ اُسکو سلطان سرور سے منسوب کرتے ہین اگرچہ وہ ہمیشہ زیارتگاہ
خلائق ہی لیکن گرمیون کے موسم مین اکثر ملکون سے زن و مرد کے غول کے غول غٹ
کے غٹ وہان زیارت کے لیئے آتے ہین بہتیری نذرین چڑھاتے ہین دو مہینے تک
خلق کا وہان انبوہ رہتا ہی اور پندرہ کوس شہر مذکور سے * (پور مندل)
ایک مکان جمون کے پہاڑون مین ہی تھا کہ اُسکا مہادیو بیساکھی مین وہان ایک دنیا آتی
ہی * اور بہت سی خلقت آتی ہی * یہان تک کہ ایک بڑا انبوہ ہوجاتا ہی پھر پہاڑ کا
راجا بھی ایک دھوم دھڑکے سے آتا ہی * اور اپنی تیراندازی کے کرتب اور کمال
اُس دنگل کو دکھاتا ہی * اور مقام مذکور سے ایک دریاؤ بھی نکل کر ظفروال وغیرہ کے
دیہات وحدود مین ہوتا ہوا شاہدولا کے پل تلے جا پہنچا پھر دولت آباد و فیروزآباد وغیرہ سے گذرتا ہوا

پہاڑ پر سات کوس پر ہے * (دھتاس گنڈھ)
ایک قلعہ ہی بالا ناتھ جوگی اُسی مین تپشا کیا کرتا تھا چڑھائی اُسکی چار کوس کی لیکن ایام معہودم
مین خصوصاً شیوبرت کے دن وہان بڑی بھیڑ ہوتی ہی بہت سے جوگی اتیت بھی جمع ہوتے
ہین اور پوجا کرتے ہین القصہ تھوڑا سا احوال اماکن مشہورہ مین سے پانچ دوآبے کا
لکھنے مین آیا اب احوال چھ دریاؤن کا بھی کچھ کچھ لکھنا ضرور ہوا کیونکہ وے بھی اسی
صوبے سے علاقہ رکھتے ہین پہلا * (ستلج)
کوہ بھونت سے نکلا اور کلود کی حدون مین پہنچکر شہر مین آیا بعد اِسکے شیر گڈھ کے پہاڑ
مین ہوتا کہلور کی حدود مین گذرا اور ملک مذکور کو تین طرف سے احاطہ کیا بنا بر اِسکے اور
پہاڑون کے قرب کے باعث باشندے اُس ولایت کے بادشاہی امیرون سے
بغی رہتے ہین پھر دریاے مذکور پہاڑ سے نکل دو گنگ ہو ماکووال وکیرت پور کے تلے آیا
اور قصبۂ روپر تلک پہنچتے پہنچتے پھر ایک ہو گیا اور اُسی ہیئت سے ماچھی واڑے کے
قریب ہو کر لودھیانے مین پہنچا بلکہ شاہ راہ مین واقع ہوا پھر وہان سے قصبۂ (تلون وتہاڑہ)
کے قریب گذر متصل موضع پورکہ متعلق پرگنۂ ہیبت پور پٹی کا ہی دریاے بیاہ سے جا ملا اور
دوآبا جو اِن دو دریاؤن کے درمیان ہی اُسکو جالندھر و سہروال کہتے ہین (دوسرا بیاہ)
وہ بھی بھونت کے پہاڑ کے ایک تالاب سے نکلا اور قصبہ کلود کے تلے بہتا ہوا منڈی مین
جا پہنچا پھر سوکھیت اور محلموری کی حدون مین گذرتا شہرندون مین کہ کوہستان کے فوجدار
کی بودوباش کا مکان ہی جا نکلا پھر وہان سے اطراف دھوال و سنیہ و گوالیار مین آیا
گو کہ گوالیار کچھ بڑا ملک نہین لیکن راجہ وہان کا اُس دریا کے حائل ہونے سے اور پہاڑ
کے اتصال کے سبب اُمراے بادشاہی سے اکثر اوقات بگڑا رہتا ہی بعد اِسکے
دریاے مذکور نورپور کے دیہات سے گذرتا ہوا ایک پہاڑ پر گیا پھر وہانسے زمین پر اُتر
گانو اہن کہ ایک شکارگاہ بادشاہی ہی اُسکے پائین آنکلا پھر قصبہ رہلہ کے تلے ہوتا ہوا
شہر گوبندوال مین پہنچا اور وہان سے لوہ کے قریب ستلج سے ملا پھر دونون اکٹھے ہو
فیروزپور اور ممدوت مین جا نکلے اور وہانسے سرکار دیپالپور کے محالون مین پہنچ دو ٹکڑے
ہوئے ایک سوتا تو دکھن کی طرف گیا نام اُسکا ستلج ہوا دوسرا اُتر کی سمت گیا نام اُسکا

جمدھر وہان بہتر سے بہتر بنتے ہین اور کام چکن کا بھی وہان کے کاری گر سیالکوٹ
والون سے بوجہہ احسن کرتے ہین سواے اِسکے ملک مذکور مین گھوڑا عراقی کی مانند
پیدا ہوتا ہی بعضا تو دس ہزار روپی قیمت پر بکتا ہی اور * (سندھ ساگر)
کے دوآبے مین نمک سنگ ایسا لطیف لگتا ہی کہ روے زمین مین اُسکی لطافت کا شور
ہی قدرت الہی سے سارا پہاڑ کا پہاڑ لون کا خلق ہوا ہی طول اُسکا سو کوس سے کچھ زیادہ
بتاتے ہین نام اکبر نامے مین کوہ جودھ لکھا ہی اِسواسطے کہ جودھ نام ایک رئیس پچھوا سے
کی قوم کا تھا یہہ پہاڑ اُسیکے نام پر مشہور ہوا اولاد اُسکی اورنگ زیب کے وقت تک
کرچھاک ونندنہ وکمہالے وغیرہ پرگنون مین سکونت و ریاست رکھتی تھی اور وہ جماعت کہ
لون وہانسے نکالتی ہی نام اُسکا لاشہ کش ہی الغرض پہاڑ کے دامنے مین کتنے لاشہ کش
ایک نقب تین سو گز کی گہری کھود کر ننگے مادرزاد ایک کدال کندھے پر رکھکر چراغ ہاتھہ مین لے
اُس اندھیری سرنگ مین جاتے ہین * اور دو تین من کا ایک لون کا ڈلا کھود کر نکال لاتے
ہین * ناظمون سے مزدوری بھی منہہ مانگی پاتے ہین ازبسکہ مشاق ہوئے ہین اُس
اندھیری سرنگ کی آمد و رفت سے اور لون کے کھودنے اور لانے کے رنج و صعوبت
سے خوف و نکاہاں نہین کرتے لیکن ہوا اُس نقب مین ہر ایک موسم کے بیچ معتدل
رہتی ہی ہرچند کہ لون نکالنے کے اور بھی مقام ہین پر کھوہرہ اور کھیوہ دونو بڑی سرنگین
شمشاد آباد کے متصل واقع ہوئین ہین ہرسال کئی لاکھہ من نمک وہانسے نکلتا ہی اور محصول
پرگنون کے حاصل سمیت سرکار اعلی مین ضبط ہوتا ہی اکثر کاریگر وہان لون کے طباق رکابیان
سرپوش چراغدان بنا بنا بیچتے ہین اور نفعے اُٹھاتے ہین قریب اُسکے دودھیا پتھر کی کہان
ہی بڑے بڑے آدمیون کے مکانات مین چونا و نہین کے پتھر و نکا بنا کر پھیرتے ہین یا رکابی
پیالے آبخورے نفیس نفیس اُنکے بنا کر بیچتے ہین اور متصل اُسکے کھیالے کی حدون مین (کتاچھہ)
ایک تالاب ہی کہ اُسکی تھاہ کسیکے ہاتھہ نہین لگی ہندؤن کا قدیم تیرتھہ ہی جب سورج مین کا
ہوتا ہی یعنے آفتاب برج حوت مین آتا ہی ہر ایک چھوٹا بڑا اُنکا وہان نہانے کو جاتا ہی
یہان تک کہ چند روز ایک مجمع رہتا ہی غرض اعتقاد اِس قوم کا یہہ ہی کہ زمین کی دو آنکھین
ہین داہنی آنکھہ تالاب پشکر اجمیر کے متصل اور بائین آنکھہ یہہ تالاب اور اُسی

اٹھارہ ٹکرے ہوا لیکن بہاول پور پہنچتے پہنچتے بارہ کوس کی مسافت پر پھراکٹھا ہو گیا بعد اُسکے سیالکوٹ کے دیہات سے گذر ساتھ دریکے تلے ہوتا ہوا وزیرآباد مین جا پہنچا سالکی لکڑی سوداگر کوہستان ختنہ وغیرہ سے اُسی دریا کی راہ سے وزیرآباد مین لاتے ہین * اور بہت سے انتفاع اُٹھاتے ہین * پھر اُسکی کشتیان بناکر بطور تجارت دریا کی راہ سے ٹھٹھے بھکر کی طرف لیجاتے ہین بعد اُسکے وہ دریا جاکوتار ولودھیانہ وبھونہ منزل اورہزارے مین آپہنچا چار کوس ہرے ہزارے سے قبر ہیر رانجھا کی اُسی دریاؤ کے کنارے پر ہی عشق اُنکا مشہور پنجابیون نے اُنکی محبت و بیقراری کے بیان مین سیکڑون سدین کہین ہین چنانچہ گویے وہان کے اُنکو اکثر گاتے ہین * اور اہل دردکو رولاتے ہین * پھر وہان سے چندلوت کے نزدیک دو چھوتے پہاڑون مین سے ہو نکلا شہر مذکور مین مزار شاہ برہان کا ہی اکثر لوگ اُس بزرگ سے بھی اعتقاد رکھتے تھے پھر وہان سے بہتا ہوا جنگ سیالے مین آکر دریاے بہت سے مل گیا *

(پانچوان)

دریاؤ بہت مابین اُسکے اور چناب کے جو نقتبہ ایک دوآبہ مشہور ہی غرض دریاے مذکور کوہستان تبت مین ایک حوض سے نکلا اورکشمیر مین آکر کوچہ و بازار مین بہنے لگا چنانچہ شہر مذکور مین جابجا پل بندھے ہین اکثر باغات وعمارات وسیرگاہین اور مکانات اُسکے کنارے پر ساتھ ایک قرینے کے واقع ہین پھر کشمیر سے نکل کر کشن گنگ سے پکہلی مین ملا پھر وہان سے دانکلی کے تلے آنکلا قصبۂ مذکور گکہکرون کے سرگروہ کا دارالحکومت ہی پھر اُسکے حدون سے اور میرپور سے گذرتا ہوا جہیلم کے تلے پہنچا اور شاہراہ مین واقع ہوا نام اُسکا موضع مذکور کا ٹھہرا پھر وہان سے کرچھاک و نندنے وغیرہ سے گذرتا ہوا جنگ سیال مین جاکر چناب کے ساتھ ملا ہمنام اُسکا ہوا *

(چھٹا دریاو سندھ)

مابین اُسکے اور دریاو بہت کے ولائت بونھوہار اور سندھ ساگر کا دوآبا مشہور ہی اور یہی ہندوستان وکابستان کے بیچ حائل لیکن سرچشمہ اُسکا ظاہر نہین وہان بعضے سیاح کہتے ہین کہ قلماق کے کسی مقام سے نکل کر حدود کاشغرو کافرستان و تبت و کشمیر و بنگلی ودمتور مین پہنچا پھر وہان سے یوسف زئی کے اولکے مین جانکلا اور دریاے نیلاب کئی ندیون سمیت قلعہ ایک بنارس کے تلے دریاے مذکور سے ملا ازبسکہ پات اُسکا وہان چھوتا

بیاہ ٹھہرا بعد کئی فرسنگ کے پھر دونون ملکر فتح پور کھرور وغیرہ کی اطراف مین جا پہنچے نام
اُس مجموعے کا اُس مقام مین گھلو گھارا ہوا پھر بلوچون کی حد مین پہنچکر سندھ و راوی و
چناب سے ملے اُس مقام مین ہیئت مجموعی کا نام سندھ ٹھہرا *

(تیسرا راوی)

اُس مین اور بیاہ مین ایک دوابہ باری مانجھا مشہور ہی دریاے مذکور متصل
پہاڑ سے نکلا مکان مذکور قدیم تیرتھ ہی تھا کر وہان کا مہادیو اور وہان سے شہر چھت
کہ دارالحکومت وہان کے حاکم کا ہی اُسکے نیچے گذرا ملک سطور کی ہوا برف کے
پڑنے سے کابل و کشمیر کی سی ہی میوے بھی اکثر لطیف و شیرین وہان پیدا ہوتے
ہین حاکم وہان کا ملک کی وسعت سے جمعیت کے کثرت سے اور پہاڑون کی
بہتایت سے بے پروا ہی بادشاہون کو کچھہ نہین جانتا اور مطلقا اُنکا حکم نہین مانتا الغرض
سوہلی کی بھی حدون سے گذر شاہ پور کے تلے جا نکلا اور وہان سے چار نہرین اُس سے
نکلین ایک تو لاہور مین شالامار کے بیچ آئی دوسری پرگنہ پٹھان مین تیسری پٹیالے مین
چوتھی پرگنہ ہیبت پور مین اکثر محالون کی زراعت کو اُن سے فیض پہنچتا ہی پھر دریاے
موصوف قصبۂ مذکور سے بہتا ہوا پرگنہ پٹھان و کانہو و کلانور و پٹی لوامن آباد وغیرہ کی
اطراف مین جا پہنچا اور وہان سے لاہور مین آبادشاہی عمارت کے بائین بہنے لگا پھر وہان سے
سندھوان و فرید آباد و ڈیک و راوی مین ہوتا ہوا سدھو سراے کے قریب ملتان سے
بیس کوس پرے چناب سے جا ملا *

(چوتھا چناب)

اُس مین اور راوی مین رچناؤ ایک دوابہ مشہور ہی لیکن ہندی کتابون مین نام اُس
دریاؤ کا چندر بھاگا لکھا ہی ماجرا اِسکا یون ہی کہ دریاے چندر جین کی طرف سے آکر
خیبر سے گذرتا ہوا کشتوار مین کہ زعفران جہانکی مشہور ہی پہنچا اور دریاے بھاگا تبت
کی طرف سے آکر اُس سے ملا اِس لیئے نام اُسکا چندر بھاگا ٹھہرا پھر وہان سے نیپال و
پھونبال مین ہوتا ہوا نرکتا کہ تابع جمون اور بھوانی سے منسوب ہی اُسکے قریب آنکلا اور
وہان سے انبار آبان و اکھنور کے تلے پہنچا پھر ایک پہاڑ مین جاکر نہایت آب و تاب سے
بہنے لگا چنانچہ مکان مذکور طرفہ سیرگاہ و نادر تماشاگاہ ہی پانی بھی وہان کا بہتر از شربت
نبات و پیاسون کے حق مین آبحیات ہی القصہ دریاے مذکور وہان سے کچھہ آگے بڑھکر

نہایت خوش آب و ہوا * و بمرتبہ فرحت افزا * گرمیون مین وہان گرمی اور سردی مین سردی
ہندوستان سے زیادہ خربوزہ انگور وہان مانند ایران و توران * اور آم مثل ہندوستان *
چانول وہان کا بنگالے سے بہتر * اور گنّے دکھن سے اعلی تر * اکثر مدار زراعت آب چاہ پر
چنانچہ تین سو ساٹھ چھوٹی بڑی ٹکریان اور سو سے کچھ اوپر لوٹے رسون مین باندھ کر ایک
بڑا چرخ بناتے ہین اور اُسکو جرثقیل کی صنعت سے جوڑی بیلونکی ایک گردش مین
کوئے سے پانی بھر نکالتی ہی دفعتاً کئی سو من پانی کھیتی کو پہنچ جاتا ہی اور زراعت کو سبز کر
لاتا ہی * لیکن مدار فصل خریف کا بارش پر ہی اور بعضے مکانون مین خصوصاً دریاے بیاہ اور
بہت کے کنارے پر اگر ریگ شوئی کرین تو سونا ہاتھ لگے اور شمالی پہاڑون پر بعضے مقامون مین
روپے تانبے جست کی کہان بھی ہی نکالنے والونکو بعد محصول دینے کے بھی نفع مل رہتا ہی
طول اِس صوبےکا دریاے ستلج سے تا دریاے سندھ ایک سو اسّی کوس عرض
بھنبر سے چوکھنڈی تک ستاسی کوس پورب طرف اِسکے سرہند پچھم طرف ملتان اُتر
رخ کشمیر جنوب رودیپال پور متعلق اِس سے پانچ دوآبے یعنے پانچ سرکارین تابع اُنکے
تین سو سولہ محال آمدنی نو اسّی کرور تینتیس لاکھ ستر ہزار دام صوبون مین بے نظیر

(صوبۂ کشمیر)

دارالملک اِس ولائت کا مدت سے سری نگر ہی آبادی اِسکی چار فرسخ کی دریائے
بہت وغیرہ تین دریاؤ شہر کے اندر بہتے ہین * علما و فضلا بھی یہان بکثرت رہتے ہین *
بلکہ برہمنون پنڈتونکا بھی شہر مین نہایت وفور * اور یہانکے کاریگر ہنرمند جہان مین مشہور *
چنانچہ پشمینہ طرح بطرح کا نہایت نفاست کے ساتھ بنا جاتا ہی * بیل بوٹا اُسکا عالم
باغ کا دکھاتا ہی خصوصاً شال تو بیمثال ہوتی ہی * بناوٹ اُسکی دیکھنے والون کے ہوش
کھوتی ہی * ملک بملک اُسکو بطریق تحائف لیجاتے ہین * اور فائدے اُٹھاتے ہین *
بانات شہر مذکور کی بھی نہایت ملائم خوشنما * پٹو وغیرہ بھی نفاست و لطافت مین مانند ہوا *
بازار مین خرید و فروخت کی رسم کمتر * اور گھرون مین اکثر * اور گھر سب چھوٹے بڑے
چوبی بناتے ہین درجے اُنکے چار یا چار سے زیادہ رکھتے ہین نیچے کا چارپاؤن اور کچھ اسباب
کے لئے دوسرا آسائش کی خاطر تیسرا چوتھا اسباب خانگی کے واسطے لیکن بھونچال کی

ہی نہایت زور شور سے بہتا ہی یہان تک کہ دیکھنے والونکی نگاہ خیرگی کرتی ہی مطلقا واصلا
نہین ٹھہرتی تموج کی شدت سے نہنگون کا جگر آب ہو جاتا ہی اور پہاڑون کا سینہ موجون کے
صدمے سے ٹکڑے ٹکڑے مگر دریاے مذکور اُس جگہہ شاہراہ مین واقع ہی گذارے کی ناوین
پانی کی تیزروی کے سبب اِس کنارے سے اُس کنارے طرفۃ العین مین پہنچتین ہین مغرب
کی طرف وہان جلالیہ نام ایک سیاہ پتھر ہی کبھوکبھو ناؤ اُس سے ٹکر کھا کر پھٹ جاتی ہی
بنابر اِسکے ملاح ہمیشہ اُس سے کشتی کو بچاتے ہین اور حتی المقدور اُسکی طرف نہین لاتے
وجہہ تسمیہ اُسکی بقول عوام یہہ ہی کہ اُسکے اُوپر ایک بزرگ کی قبر ہی نام اُسکا جلالیہ
تھا لیکن خواص اِس امر مین یون کہتے ہین کہ اکبر کے وقت مین ایک پٹھان جلالیہ نام نہایت
مفسد و شورپشت تھا اتفاقاً پادشاہ سیر شکار کے واسطے اُس دریاؤ سے پار اُترتے تھے
ایک بیک جواہرخانے کی ناؤ اُس سے ٹکر کھا کر ٹوٹ گئی فی الفور حضرت کی زبان مبارک
سے نکلا کہ یہہ پتھر بھی جلالیہ ہوا تبہی سے یہہ نام اُسکا ٹھہرا نزدیک اُسکے راجہ ہودی کی
عمارات ہین نہایت سنگین ورنگین اگلے زمانے مین وہی وہان کا راج کرتا تھا اور اُسی کے
کنارے شرق کی طرف قلعۂ اٹک ہی ہر وارد و صادر اُس مین ہو کر آتا جاتا ہی کیونکہ سواے
اُسکے اور رستا نہین عمارات بھی اُسمین نہایت پرفضا و دلکشا لب دریا خصوصا مقام
حاکم نشین کہ بمرتبہ فرحت افزا و نہایت اعلی ہی آب و ہوا بھی نہایت اعتدال کے
ساتھ گویا ہندوستان و کابلستان مین یہہ ایک برزخ واقع ہی اِسطرف اُسکے رویے
اور چلن ہندوستان کے اور بولی بھی ونہین کی اور اُسطرف طور و آئین پٹھانون کے
اور زبان بھی اُنکی القصہ یہہ دریاو کوہستان افغان خٹک وغیرہ سے نکل کر سنبھل کے
پٹھانون کی حد مین پہنچا اور وہان سے بلوچستان وملتان مین جانکلا غرض پانچ دریا پنجاب کی اُترطرف
کے پہاڑ سے نکلے اور اُسطرف ملتان کے ایک دوسرے سے جدا بلوچون کی حد مین اِس
دریاو سے ملے نام مجموعے کا سندھ ٹھہرا پھر وہان سے ایک دریاے کلان ہوا اور قلعۂ بھکر کو
دو گنگ کے بیچ مین لے لیا بنابر اِسی کے وہ قلعہ بے لگاؤ اور محفوظ ہی بعد اِسکے دریاے
مذکور ولایت سیوستان سے ہوتا ہوا ٹھٹھے مین آیا پھر بندر لاہری کے قریب دریاے
شور سے جاملا بندر مذکور شہر ٹھٹھہ سے تیس کوس پر ہی حاصل یہہ ہی کہ صوبہ لاہور

لہلہاتی ہی اور کاتک کے آخر مرتبہ نمو کا تمام ہو چکتا ہی لیکن ایک بالشت سے زیادہ
نہین بڑھتی اور جب پوری ہو چکتی ہی تب پھولتی ہی لیکن ہر پودھے مین آٹھ پھول بتدریج
پھولتے ہین پنکھڑیان ہر ایک مین چھ * رنگت اُنمین سوسنی * درمیان اُن کے چھ تار
بیشتر تین زرد اور تین لال زعفران اُنہین کی ہوتی ہی جب کہ پھول نبڑ چکتے ہین
تب تنہ اُسکا سبز ہو جاتا ہی پر پھولنے سے پہلے سفید رہتا ہی اور ایک مرتبے کا بوا کھیت
چھ برس پھولتا ہی پہلے برس کم کم دوسرے برس بہتایت سے تیسرے برس کمال کو
پہنچتا ہی اگر چھ برس کے بعد اُسکے گٹھے وہان سے اُکھاڑ کر اور جاگہہ نبوئین تو پھولنا کم
ہو جاے اِسی واسطے اُکھاڑ کر اور جاگہہ لگاتے ہین * (ریون)
مین ایک چشمہ ہی اُسے بڑا تیرتھ جانتے ہین اُنکے گمان مین یہہ ہی کہ زعفران کے بیج اِسی
سے نکلے ہین چنانچہ اِسکے شروع کاشت کا رہین اُس چشمے کے پاس جاکر بہت منت و زاری
کرتے ہین اور گاے کا دودھ اُسمین ڈالتے ہین اگر وہ پانی تلے بیٹھ جاتا ہی تو فال نیک
لیتے ہین اور زعفران بھی خاطر خواہ ہوتی ہی اور جو پانی پر ترتا رہے بد شگنی جانتے ہین تبت
مین ایک بڑا غار ہی اُسکے اندر برف کا ایک جسم ہی نام اُسکا * (امرناتھہ)
اُس مقام کو بھی معبد بزرگ جانتے ہین جب ماہ تحت الشعاع سے نکلتا ہی اُس غار مین ایک
برف کی لاٹ نمو دہوتی ہی اور تھوڑی تھوڑی روز بڑھتی ہی یہان تک کہ پندرھوین دن دس
گز کی ہو جاتی ہی جب چاند گھٹنے لگتا ہی وہ بھی گھٹنے لگتی ہی ماوس تلک اُسکا نشان بھی نہین
رہتا ہندو اُسکو مہادیو کا پیکر قیاس کرتے ہین اور حاجت برار اُسکو جانتے ہین * (شنکر ناک)
ایک چشمہ ہی تمام سال آب اُس مین نایاب لیکن جس مہینے مین نوین تاریخ جمعے کے دن ہو
صبح سے شام تلک پانی اُسمین بہتا ہی * اور دن بھر ایک عالم وہان جمع رہتا ہی * (بانہال)
ایک بتخانہ تھا کر وہان کا بد رکا جو کوئی اپنا احوال اور دشمن کا جاننا چاہے دو ہانڈیون مین چانول
بھر کر ایک اپنے نام پر اور دوسری دشمن کے نام اُس بتخانے مین رکھ دے اور دروازہ
اُسکا بند کرے دوسرے دن عاجزی سے احوال کی تجسس کرے جسکے نام کی ہانڈی زعفران
اور پھولون سے بھری نکلے اُسکا احوال نہایت رونق پکڑے اور جسکے نام کی خس و
خاشاک سے بھری نکلے اُسکا احوال تباہ ہو جاے عجب تر یہہ ہی کہ جو کوئی پہچاننا چاہے کہ

شدت کے سبب حویلیان خشتی اور سنگین نہین بناتے بلکہ چار دیواری بھی چھتو نہر
ٹالہ بوتے ہین چنانچہ بہار کے دنون مین ہر شخص کا بام خانہ رشک گلزار و بہتر از
لالہ زار ہو جاتا ہی غرض شہر مذکور مین باوجود اِس لطافت کے ایک یہہ خوبی ہی کہ وہان
سانپ بچھو وغیرہ گزندے جانور کمتر ہین لیکن مچھر مکھی اور جوئین اکثر نزدیک شہر کے
ایک تالاب بہت بڑا کئی فرسخ لنبا ایک جانب اُسکی پرگنہ پھاک سے متصل وہان کے
لوگ اُسکو دل کہتے ہین سال و ماہ لبریز رہتا ہی اور پانی اُسکا نہایت لطیف و شیرین
مزا یہہ ہی کہ برسون نہین بگڑتا اگرچہ لوگ بار گران کو پشتارے باندھکر گھاٹیون سے
چڑھتے اُترتے ہین پر باربرداری کے واسطے اکثر وہان کشتیان ہین اِس سبب
سے بڑھیون اور ملاحونکی خواہش بیشتر رہتی ہی اور زبان وہان کے باشندون کی خاص
بھی ہی لیکن ہندی کتابین بیشتر سنسکرت کی بولی مین تصنیف کرتے ہین اور ناگری مین
لکھتے ہین بلکہ بیشتر پوتھیان ایک درخت خاص کے پوست پر چنانچہ اکثر پرانی پوتھیان
اُسی پر ثبت ہین نام اُسکا توز اور سیاہی بھی ایسی بناتے ہین کتنا ہین دھوئے
پر نہین چھتی ہرچند کہ اہال ہند اِس ولایت کے عجیب و غریب قصے کہتے سنتے ہین
اور سب کی سب تیرتھ جانتے ہین لیکن بعضے مکانون کو بہت مانتے ہین چنانچہ سندھ یا
براری کے قریب ایک چشمہ ہی چھ مہینے تلک خشک پڑا رہتا ہی روز معہود کسان
اُس سرزمین کے جاکر عجز و الحاح کرتے ہین بلکہ بھیڑین بکریان چڑھاتے ہین نداان پانی
اُس مین جوش مارنے لگتا ہی اور پانچ موضع کی زراعت کو سیراب کر دیتا ہی احیانا جو کبھو
زیادتی اُسکی دیکھتے ہین اُسی طرح پھر گڑگڑانے لگتے ہین فی الفور پانی ٹھکانے
پر آجاتا ہی متصل اُسکے * (کوکرناک)
نام ایک چشمہ ہی پانی اِسکا نہایت خنک و شیرین و سبک اگر بھوکھا پیئے سیر ہو جاے *
اور اگھانا پیئے بھوکھ لگ آئے * (مین پور)
مین بارہ ہزار بیگھے زمین زعفران کے کھیتون کی ہی فی الواقع قابل دیدو لائق سیر غرض
بیساکھ کے آخر سے لے سارا مہینہ جیٹھ کا کشت کار ہال چلا زمین کو نرم کر کدالون سے
ہر ایک قطعہ اُسکا قابل بونے کے بنا زعفران کے گٹھے بو دیتے ہین ایک مہینے کے بعد

چنانچہ استخوان اپنے جسم کے وہان بھی ایسے جاتے ہیں کہ راکھہ ہو جاتے ہیں اور وہین پہاڑ مین ایک اور بڑا تالاب ہی ہڈیان راکھہ مردون کی اُس مین بھی ڈالتے ہیں اور وسیلہ تقرب کا جانتے ہیں احیانا اگر اُس مین کسی جانور کا گوشت پڑ جاوے تو برف شدت سے پڑے اور مینہہ بہت برسے * (ناردا)

مین ایک چشمہ ہی اگر کوڑھی اِتوار کے دن صبح کے وقت اُسکے پانی سے اپنا بدن دھووین اچھے ہو جائین * (کوثرناگ)

ایک بتخانہ ہی تھا کر وہان کا مہادیو جو کوئی وہان پوجا کو جاوے تمام باجون کی آواز سنے اور کوئی بجانے کہ یہہ آواز کہان سے آتی ہی * (چھوتی تبت)

مین ایک بڑا تالاب ہی اٹھائیس کوس کے گرد مین دریاے بہت جب اُس مین آتا ہی ایک لحظہ ناپید ہو جاتا ہی مین ایک * (کرگانو) درہ ہی (سویم نام)

وہان دس جریب کی مقدار ایک زمین ہی جب مشتری اسد مین آتی ہی مہینا بھر وہ ایسی گرم رہتی ہی کہ درخت وہان ہووے تو جل جائے اور دیگ بھری ہوئی جو اُسپر رکھہ دیوین کھانا پک آئے قریب اُس سے * (کامراج)

ایک آباد قصبہ ہی درہ اُسکا ایک کاشغر سے ملا ہوا غرب رو اُسکے بگلی وہان پانی کی گذرگاہون مین درخت کے بکل ڈال کر اُن کے سرون پر پتھر رکھہ دیتے ہیں اِسواسطے کہ بہہ نجائین بعد دو تین دن کے اُٹھا کر دھوپ مین دھرتے ہیں اور خشک ہوئے پر جب جھاڑتے ہیں دو تین تولے سونا جھڑ پڑتا ہی * (کلکت)

نام ایک اور درہ ہی وہ بھی کاشغر سے متصل وہان کے پہاڑون سے دو دن کی راہ ولایت دار دو ہی مدمتی نام ایک دریاؤ وہین سے اُدھر آیا ہی اگر نیارے ریگ شوئی وہان بیٹھہ کر کرین اپنی مٹھیان سونے سے بھرین کنارے پر اُسکے ایک سنگین بتخانہ ہی نام اُسکا

(سماردا)

درگا سے منسوب ہنود کا وہ بھی بڑا معبد ہی اور وہانکی پرستش کا ثواب اُنکے نزدیک بیحد سرکار بگلی بھی اِسی صوبے مین داخل ہی لنبان اُسکا پینتیس کوس کا اور چوڑان پچیس کوس توران کی طرح وہان بھی برف پڑتی ہی جاڑا بیشتر رہتا ہی لیکن برسات ہندوستان

خصومت مین حق کس کی طرف ہی اور ناحق پر کون ہی تو دونون کو دو مرغ یا دو بکرے دیکر اُس معبد مین بھیجے اور اُنکو زہر کھلا کر پھر ایک شخص اپنا ہاتھ پھیرے جو شخص کہ حق پر ہوگا اُسکا جانور جیتا رہیگا اور دوسرے کا مر جائیگا *

(دیوسرا ایک حوض ہی)

چار سو گز کے طول و عرض و عمق مین پانی اُسکے اندر رہی اندر کھولا کرتا ہی جو کوئی اپنے سال کا احوال نیک یا بد دریافت کیا چاہے ایک ہانڈی سفالی کی چانولون سے بھر کر نام اپنا اُسکے کنارے پر لکھہ کر منہہ بند کرے اور اُس مین ڈال دے کتنی دیر کے بعد وہ خود بخود پانی اوپر تر آویگی اُسکو کھول کر دیکھے اگر چانول اُس مین سے گرم اور خوشبو نکلین وہ برس اُسکو خیر و خوبی سے گذرے اور جو اُس سے کوڑا کرکٹ نکلے تو وہ شخص خراب احوال رہے *

(گونہار مین ایک چشمہ ہی)

گیارہ مہینے سوکھا پڑا رہتا ہی جب مشتری برج اسد مین آتی ہی پنجشنبہ کے دن پانی اُس مین جوش مارنے لگتا ہی پھر سات روز تک خشک رہتا ہی جب پھر روز مذکور آتا ہی پر آب ہو جاتا ہی سال بھر یہی طور چلا جاتا ہی *

(سلہانی مین)

ایک مقام ہی کہ وہان بہت سے درخت ہین عقاب اُن پر بیٹھی رہتی ہی کالگی کے واسطے پر و نہین سے لیتے ہین * اور خورش بھی اُسکو دیتے ہین *

(ناکامو مین)

ایک چشمہ چالیس بیگھے کے عرصے مین ہی نیلہ ناک نام پانی اُسکا نہایت صاف نیلگون وہ بھی ایک تیرتھہ ہی گرد اُسکے اکثر ہنود جاکر اپنے تئین جلاتے ہین * اور جسم کو راکھہ بناتے ہین * سواے اِسکے شگن بھی اُس سے لیتے ہین اس طرح کہ جو زکے چار حصے کرکے اُس مین ڈالتے ہین اگر طاق اُسکے پانی پر تر تا رہے تو نیک نہین تو بد اگلے زمانے مین ایک کتاب وہین سے نکلی ہی نام اُسکا نیل منہہ کشمیر کے حالات اور خواص پرستش گاہون کے اُس مین تفصیل وار لکھے ہین کہتے ہین کہ پانی کے تلے وہان ایک شہر ہی نہایت آباد و معمور مدو شاہ کی سلطنت مین ایک برہمن اُس مین گر کے غایب ہو جاتا اور بعد دو تین دن کے پھر نکلتا بہت سے تحائف لاتا خبرین بھی اکثر دیتا *

(لارکی)

اُتر طرف ایک پہاڑ ہی نہایت بلند دامنے مین اُسکے دو چشمے ہین ایک گرم حد سے زیادہ اور دوسرا سرد اُسی مرتبے لیکن تفاوت اُن مین دو گز کا اُن کو بھی تیرتھہ جانتے ہین

کوئی یہاں گھوڑا ذبح کرے دو و نہین آندھی اور بدلی بکثرت نمود ہو پھر برف بہت سی پڑے یا مینھہ برسے طول اِس صوبے کا قیر سے لیکر کشن گنگ تک ایک سو بیس کوس اور عرض اس سی کوس لیکن آئین اکبری مین پچیس کوس لکھا ہی شرقی اُسکے تبرستان وحناب شرقی و جنوبی پانھال اور جموکا پہاڑ شرقی تبت کلان غربی بگلی و دریاے کشن گنگ غربی و جنوبی ولایت کھکر غربی و شمالی تبت خورد چو گرد پہاڑ متعلق اُسکے چالیس محال آمدنی بارہ کروڑ باستہہ لاکھہ پچاسی ہزار دام علاوہ اِسکے دو ہزار چار سو گانگی کے پربھی اِس صوبے کے مداخل مین ہمین *

(صوبۂ کابل)

قدیم شہرہی نہایت خوب و خوش آب و ہوا پشنگ بن تور بن فریدون نے اُسے آباد کیا اور اُسکو آباد ہوئے عالمگیر کے سن چہلم جلوسی تک دو ہزار اور ایک سو برس کچھہ اُوپر گذرے قلعۂ اُسکا نپت اُستوار پایدار اور اندر کا قلعہ ایک چھوٹے سے پہاڑ پر * اُسپر مشرف ایک اور پہاڑ نام اُسکا حصار عقابین اور بعضے کوہ صفا بھی اُسکو کہتے ہمین لیکن بلدۂ مذکور کے بعضے سیاحون کی زبانی یون سنا ہی کہ وہ پہاڑ قلعۂ اول کی عمارت پر مشرف ہی غرض دامنے مین اُسکے باغ و گلزار اکثر خصوصا باغ شہالا کہ بابر بادشاہ نے نو سی پچیس ہجری مین بنایا تھا پھر قریب اُسکے جہانگیر نے باغ جہان آرا سنہ ۱۰۱۶ ہجری مین بنیاد کیا اور لب دریا گذرگاہ مین مقبرہ بابر کا اور رہندال مرزا اُسکے خلف کا سواے اِسکے محمد حکیم مرزا ابن ہمایون کا بھی تعمیر ہوا ہی اور اُس شہر کی نواح مین دو دریا ہین ایک جاندر سے آکر باغ شہر آرا اور جہان آرا و شہر کے گلی کوچون سے گذرتا ہی نام اُسکا جوئے خطبان اور دوسرا غزنین دلو ہگدہ سے آکر وہ یعقوب کے پاس ہوتا ہوا لاہوری دروازے کے آگے جا نکلا نام اُسکا جوے پل ستان پانی اُسکا شفاف و خوش ذائقہ بلکہ بعضی بیماریون کے واسطے شربت شفا *

(تومان وامنہ کوہ)

خورد کابل بھی اُس کو کہتے ہمین پھول پھل اُس مین رنگ برنگ کے خوشبو و خوش رنگ خوش مزہ کثرت سے ہمین خصوصا پیمغان و کاہدرہ و فرزہ و اُسترغچ و استالف و غیرہ قابل دید و لائق سیر چنانچہ سلاطین اکثر اوقات وہان سیر کیا کرتے تھے اور دیر دیر رہا کرتے تھے باغ کی طرف *

(تومان خوربند)

زبان ملک مذکور کی سندھ بہت گنگ کشن دریا تین سبب کا شادابی کی کھیتیون اور مانند کی
کشمیر سے ملتی ہوئی ہندوستان وزابلستان سے باہر غلے کے اقسام مین چنا اور جو بہت میوؤن مین
زردالو شفتالو افروت لیکن خودرو پر میوہ توڑنے کی رسم کم اسپ و شتر گاو گاومیش
و جانور شکاری نہ تھوڑے نہ بہت بکری اور خرگوش کی کثرت القصہ کشمیر ایک
ملک دلکشا اور باغ پر فضا ہر موسم مین وہان بہار رہتی ہی * اور ہوا باغ رضوان کیسی بہتی
ہی * پانی وہان کا خوشگوار ہر گلزار مین جاری انہار و ابشار گل رنگ برنگ کے ہزارہا *
خصوصا گلاب و بنفشہ و نرگس خودرو صحرا صحرا * غرض اُس ملک کی طرفہ بہار و عجایب خزان ہی
فی الحقیقت وہ سرزمین باغ بوستان ولایق دوستان ہی سوائے شاہ آلو و شہتوت
میوے بہت ہوتے ہین خربوزہ تربوز سیب شفتالو زردالو نہایت لذیذ و لطیف انگور اگرچہ
کثرت سے ہوتا ہی لیکن اکثر بے مزہ و کثیف باوجود کہ شہتوت کے درختون کی بہتایت
ہی پر ثمر اُنکا کم کھاتے ہین * مگر اُنکے پتے ریشم کے کیڑون کو کھلاتے ہین * خورش
وہان کے باشندونکی مچھلی خشکہ بلکہ باسی بیشتر اور ساگ پات اقسام کے چنانچہ
اُسکو سکھا بھی رکھتے ہین ہرچند کہ دھان کی بہتایت ہی پر اچھا کم ہوتا ہی گیہون بھی
نپٹ چھوٹا سیاہ تسپر قلیل اور مونگ وہانکے باشندے کم کھاتے ہین جو تو نظر ہی نہین
آتے زمین وہان کی سیلابی اور مرطوب جوتنے کے لئیے نہایت خوب باوجود خلقت کی بہتایت
کے اور وجہہ معیشت کی قلت کے چوری اور گدائی وہان نہین ساکن وہان کے بیشتر
کثیف الاوقات چنانچہ ایک جامہ شالی ہمیشہ پہنے رہتے ہین لیکن قابل دینداری و دنیاداری
مین کامل یہہ غلط ہی کہ سب کے سب نیک ظاہر و بد باطن ہوتے ہین مگر اچھے کم اور برے
بہت پر اونٹ اور ہاتھی وہان نہین ہوتا ہان ٹانگن کثرت سے اور نہایت زور اور چالاک
رہوار گریوہ گذار لیکن گائین سیاہ رنگ پر دودھ اُنکا نپٹ گاڑھا چکنا اور ایک قسم کی
بھیڑ وہان ہوتی ہی لوگ اُس شہر کے اُسکو ہندو کہتے ہین گوشت اُس کا نہایت لذیذ
و خوش ذائقہ * اور داد و ستد نقد کی بہت کم رواہین آمد شد کی ہندوستان مین اور
اُس مین چھ بیس لیکس بھنبیر و نگلی ہو کر جانا بہتر ہان اتنا تفاوت ہی کہ پہلی نزدیک تر اور
کئی شعبے رکھتی ہی مگر آمد و رفت لشکر کی پرپنجال کی طرف سے احیانا اگر وہان کی پہار پر

اور برف کی کثرت کے سبب اُسکو برابر تبریز و ثمرقند کے جانتے ہین از دمات بھی اُسکی اطراف مین بہت پیدا ہوتا ہی چنانچہ ہندوستان مین بھی وہین سے جاتا ہی نزدیک اُسکے ایک چشمہ ہی اگر بول اُس مین پڑے تو ابر و برف کے آثار نمود ہووین غرض یہہ مقام قندھار کی حد سے قرب رکھتا ہی اسیکو دروازہ ایران کا کہتے ہین * (لوھگدڑھہ)

افغان نشین ہی نزدیک اُسکے بادہ خواب شبچینہ ایک چشمہ ہی کہ گنگا اُسکو کہتے ہین لیکن کتب ہندی مین نام اُسکا لوہارگال لکھا ہی ہندو اُسکو برآتیرتھہ جانتے ہین روز معین وہان بھی بڑی بھیڑ بھاڑ ہوتی ہی پانی اُسکا بھی گنگا کی مانند اگر مدتون باسنون مین رکھیئے بدبو نہین ہوتا * (تومان صندراور علی شنگ)

ایک قریہ ہی وہانکے زمیندار و نکو کافر کہتے ہین اُس جگہہ قبر حضرت نوح علیہ السلام کے باپ کی ہی نام اُس بزرگ کا لام اور بعضے الک بھی لکھہ گئے ہین ازبسکہ وہانکے باشندے گاف کو غین سے بدلا کرتے ہین اسلئے المغ اکثر کی زبان زد ہی * (تومان بخراد)

ایک مقام ہی چلغوزہ وہان کا مشہور لطف یہہ ہی کہ اُسکو وہان بجائے چراغ جلاتے ہین چنانچہ روشنی اُسکی نہایت نورانی ہوتی ہی اور اُسکی اطراف مین ایک جانور ہی اُسکو روباہ پران کہتے ہین لیکن اپنے مسکن سے یک دو اُڑان سے زیادہ نہین اُڑتا اور ایک چوہا بھی وہان مشکبو ہوتا ہی * (تومان نیک نہار)

ایک مقام ہی دارو غہ نشین اگلے زمانے مین آدینہ پور مشہور تھا اکبر کے وقت مین جلال آباد کہلایا آبادی اُسکی دریاے نیلاب کے کنارے میوے اُس مین اکثر ہوتے ہین لیکن انار وہان کا لاثانی ہی اور دو کوس وہان سے باغ صفا کہ چار باغ کر مشہور ہی اور اُسی نواح مین باغ وفا بھی ایک یادگار بابر بادشاہ نہایت پرفضا و دلکشا ہی بیدانہ انار وہان کا بے نظیر ہی غرض اُس مقام مین برف نہین پڑتی اور ٹھنڈ بھی چندان نہین ہوتی وہان سے کافردرہ بھی قریب ہی ازبسکہ وہان کافر رہتے ہین اسلئے یہی نام اُسکا ٹھہر گیا *

(تومان بجور)

جانب کاشغر قلعہ وہان کا حاکم نشین قدیم سے ہی اور ہوا گرمی مین زیادہ گرم اور سردی مین بیشتر سرد لیکن تمام نواح مین کیا جنگل کیا پہاڑ افغان ہی بستے ہین مگر قلعے کی اطراف

ایک قریہ ہی وہان سکے لالہ کی رنگت کو لعلی نہیں پہنچتا اور ریاحین کی بو باس کو عطر نہین لگتا غرض لالہ وہان تینتیس قسم کا ہوتا ہی چنانچہ ایک قسم تو گلاب کی باس رکھتا ہی بنابراُسکے لالہ بویا اُسکو کہتے ہیں اور کان طلا جو رد و نقرہ بھی وہان سے قریب ہی سوا ے اُسکے ایک ریگ زار ہی نام اُسکا خواجہ ریگ روان گرمیون مین وہان سے ڈھول اور نقارے کی آواز آتی ہی اور لم اُسکی جانی نہین جاتی یہی مقام لشکر توران کے روبرو اور حد و دبلخ کے سامنے گویا ایک دیوار مستحکم ہی *

(تومان ضحاک)

و تومان بامیان یعنے یے دونون مقام قدما کے آثار و نشان سے ہین اور اِس نواح کے پہاڑون مین کھود کر بارہ ہزار سرداے بنا کر گچ و نقاشی اُن پر کی ہی سابق اِس سے جاڑون مین وہان کے لوگ اپنا مال و اسباب اُن مین رکھہ کر دل جمعی سے اوقات بسر کرتے تھے لطیفہ یہہ ہی کہ ایک سرداے کے بیچ تابوت مین ایک شخص مانند خفتگان آرام سے سوتا ہی کہتے ہین کہ چار سو برس سے کچھہ اوپر ہوئے کہ چنگیز خان کے عہد مین یہہ بزرگ شہید ہوا تھا اب تک اعضا اُسکے جون کے تون ہین اور مقام اُسکا زیارت گاہ راقم نے بھی سوانے اُسکے ایک عجیب و غریب نقل آغا محمد تاجر اصفہانی سے اِس تومان کی سنی ہی اتفاقا وہ بزرگ سنہ ۱۲۲۰ مین کلکتے کے بیچ وارد ہوا تھا احیانا حقیر سے اور اُس سے ایکدن ملاقات ہو گئی بعضے بلاد کا بھی مذکور درمیان آیا جب کابل کا ذکر نکلا تاجر موصوف کہنے لگا کہ سابق اِس سے ہم کئی شخص شہر مذکور کی طرف جاتے تھے ناگاہ تومان ضحاک کی سمت جا نکلے جب قلعے کے متصل پہنچے اندر گئے جا بجا سے مکانات اُسکے ٹوٹے پائے بلکہ کتنے دیوار بھی لیکن ایک پتھر کا اِندارا نہایت کلان بر خشک بے آب جون کا تون اُسپر دیکھا جا کھڑے رہے اتنے مین نگاہ ہر ایک کی جو اپنے اپنے کپڑون پر پڑی اُنکو زمرد سے بھی زیادہ سبز دیکھا حالانکہ سفید تھے جب قلعے سے باہر نکلے پھر جیسے کے تیسے ہو گئے اگر یہہ آثار طلسم سے ہون تو کچھہ بعید نہین العلم الغیب عند اللہ *

(تومان غزنین)

ایک قریہ ہی زابل بھی اُسے کہتے ہین اگلے زمانے مین سلاطین خراسان کی تختگاہ تھا خصوصا سلطان ناصر الدین سبکتگین و سلطان محمود غزنوی و سلطان شہاب الدین غوری کی اور حکیم سنائی بھی وہین مدفون ہی بلکہ اکثر اولیا اُسی طبقے مین آسودہ ہین جاڑے کی شدت

دیار مین اکثر ہمین زراعت بھی کثرت سے ہوتی ہی خصوصا دھان اِس قدر کہ اور اطراف مین بھی جاتا ہی سواے اِسکے کان نمک و آہن بھی اُسکی نواح مین ہی القصہ جاڑا اِس صوبے مین بہت پڑتا ہی لیکن بے گزند اور گرمی ایسی کم کہ بدون اوڑھے سونے کے برف تور وان کی مانند افراط سے پڑتی ہی لیکن میدانون مین چار مہینے اور پہاڑون مین ہمیشہ رہتی ہی غرض موسم بہار نہایت طراوت و شادابی کے ساتھ پھول رنگ برنگ کے بے شمار میوے گوناگون خوش گوار اگرچہ انگور کی بہت اقسام ہمین پر صاحبی وحسینی وقندھاری اور ہی لطف و مزہ رکھتا ہی اور زردالو کی اقسام مین محمودی وقیسی و مرزائی خربوزون مین کوک نبات و ماہتابی و ناشپاتی و علی شیری و دود چراغ نہایت لذیذ وخوش ذایقہ اور غلے کی اقسام مین جو گیہون زیادہ لیکن جو زراعت کہ ندی نالون سے متعلق ہی اُسکا تیسرا حصہ سرکار مین داخل کرتے ہمین اور کاریزی سے دسوان انگور و بادام سے بھی کچھ نقد بطریق تحفہ لیکن سردرختی کا حاصل معاف اور کسم کے پھولون کے حاصل سے قدرے قلیل بھی نہین دیتے مگر اُسکے بیجون سے تیسرا حصہ باشندے اُس ملک کے ثمرقند و بخارا کے ساکنون کی مانند پڑگنے کو پنجاب اور قریے کو تومان کہتے ہمین باوجود اِسکے ساکن اِس صوبے کے گیارہ زبان جانتے ہمین ہندی و فارسی و مغلی و ترکی و افغانی نسائی و تیراہی و لمغانی و عربی وغیرہ اور مغل خاص نواح کابل مین رہتے ہمین لیکن حاکم کے آگے دست بستہ حاضر اور مالگذاری مین بے عذر طرفہ تریہہ ہی کہ عورتین اِن کی مردون پر غالب چنانچہ نکاح کے وقت منجملہ مہر ایک امر محال لکھوا لیتی ہمین کہ مرد اُس کے عہدے سے کبھو نہ نکلے یہہ شیوہ صاحب عصمت بی بیون اور پردہ نشینون کا ہرگز نہین سواے اِسکے اپنے طور پر باغون کی سیر کو اور حمام مین نہانے کے لئے جاتیان ہمین خاوند کو اصلا و مطلقا خاطر مین نہین لاتیان صاحب خلاصۃ التواریخ لکھتا ہی کہ مین نے بعضی رنڈیون کو دیکھا ہی کہ ایک خصم کو چھوڑا اور دوسرا کرلیا غرض اپنی مدت عمر مین پندرہ بیس خصم تک کر لینا اُن سے دور نہین قصہ کوتاہ اِس صوبے مین کثرت ہزارہ اور افغان کی بہت ہی لیکن ہزارہ مغل اپنے تئین اولاد چغتائی خان بن چنگیزخان کی جانتے ہمین اور غزنین سے تاقندھار تومان منڈان سے تا حدود بلخ محال دشوار گذار و جبال پیچدار مین رہتے ہمین اکثر مکان اُنکے بادشاہونکے عمل سے

مین سکونت مغلون کی ہی لیکن وے اپنے تئین عرب جانتے ہین اِس طرح سے کہ سلطان سکندر رومی جب اُدھر سے گذرا تو کتنے اپنے خویش و اقربا وہان چھوڑ گیا تھا چنانچہ عالمگیر کے عہد سلطنت تک اُن کی اولاد وہان رہتی تھی اور افغانون پر بھی اُسکا غلبہ تھا اب خدا جانے ہی کہ ہین غرض یہہ مقام پچیس کوس طول مین اور دس کوس عرض مین ہی *

(تومان سواد)

یہہ بھی کاشغر کی طرف ہی بہت سے درے اِس سے علاقہ رکھتے ہین جاڑا گرمی وہان بہت نہین لیکن برف بہت پڑتی ہی پر صحرا مین دو تین دن سے زیادہ نہین رہتی مگر پہاڑون پر سال بسال جاڑا * بہار کا موسم برسات کی رت ہندوستان کی سی پھول توران و ہند کے وہان اکثر * بنفشہ و نرگس خودرو صحرا صحرا * میوہ خودرستہ بھی علی ہذا القیاس لیکن شفتالو و ناشپاتی وہانکی مشہور بلکہ بازو جرہ شا ہین بھی وہان اچھے سے اچھا بہم پہنچتا ہی اور کان آہن بھی اُسکی اطراف مین ہی *

(قصبۂ منگلور)

حاکم نشین ہی ساتھ اِسکے اُس تومان کا طول چالیس کوس کا اور عرض پندرہ کوس لیکن فقط یوسف زئی اُس مین رہتے ہین *

(تومان بکرم)

مشہور بہ پیشاور ہندوستان کی سمت ہی انگور شفتالو خربوزہ وہان کا توران کا سا اور گرمی جاڑا بسنت رت برسات ہندوستان کی سی چانول وہان کا مشہور ہی فی الواقع ہندستان مین ایسا کہین نہین ہوتا خصوصا سکھداس بلکہ اقسام کے غلے کی بہتاتت اور زراعت کی کثرت وہان رہتی ہی غرض یہہ تومان سبکا سب مسکن افغانونکا ہی خصوصا مہمند وغیرہ لیکن مال گذار ہین بغی نہین *

(پیشاور)

قدیم شہر ہی کتب قدیم مین اُسکو پرشاور اور فرشاور بھی لکھا ہی نزدیک اُسکے * (گورکھتری) ایک پرستش گاہ جوگیونکی مشہور تھی شاہجہان کے وقت مین مسمار ہوئی لیکن پانچ تیرتھ اور نہپت دلکشا وہان عالمگیر کے عہد تک تھے بیشتر جوگی سناسی بیراگی سوا اِنکے اور بھی اتیت وہان ایک تالاب کے گرد حویلیان بیٹھکے بنا بنا رہتے تھے *

(تومان بنگش)

ملتان کی سمت واقع ہی آبادی اُسکی وسعت کے ساتھ لیکن پٹھانون کی قوم اُس

گھاٹیان ہیین بنابر اسکے فوج غنیم کی ایکا ایکی آ نہیین سکتی اور دیتا ملک مذکور کو قبضے مین لا نہیین سکتی اگرچہ یہہ صوبہ چند ان حاصل نہیین رکھتا لیکن عقلمندونکے نزدیک دروازہ ہند کاہی اسی سبب سرکار والا سے وہان کی سپاہ کے لئیے مبلغ خطیر پہنچتے تھے کہ ہرایک سپاہی و سردار گذران اپنی بخوبی کرلے اور کہ وجہہ سے تصدیع نکھینچے کیونکہ بسبب اسکے ایران توران کی فوجین مملکت مذکور پر آنسکتی تھین سناہی کر اگلے زمانے مین کابل جو ایک بادشاہ کے قبضے مین آگئی تھی تو پنجاب بہت آباد ہوئی تھی اور ہندوستان ماموں طول اس صوبے کا اٹک بنارس سے ہندوکوہ تلک ڈیڑھ سوکوس عرض قراباغ قندھار سے تا چغان سرا سوکوس شرق رو اسکے دریاے سندھ مغرب رخ غور شمالی اندراب و بدخشان و ہندوکوہ جنوبی قرمل و نقیرا ور گردا گرد پہاڑ زمین سطح وہموار بہت کم لیکن کھیتیان سب جاگہہ سرکارین آٹھ اور چھتیس تومان آمدنی بارہ کروڑ پینتیس لاکھ اور بیس ہزار دام بالجملہ لیکن ایک مدت سے کابل وکشمیر مین شاہ درانی کاعمل ہی اور لاہور مین سکھون کاچنانچہ بالفعل کہ سنہ ۱۲۲۲ ہجری میین صوبۂ مذکور کاحاکم رنجیت سنگ ہی اور سنہ ۱۲۱۸ ہجری سے صوبۂ اکبرآباد و شاہ جہان آباد مین بموجب مرضی ظل اللہ شاہ عالم بادشاہ صاحبان عالیشان نے عمل کرلیا سابق اس سے مہاراجا دولت رام سیندھیا بہادر کا تھا چنانچہ جرنیل لیک بہادر دام اقبالہ نے اُسکے سرداران فوج کی لڑائیان مارین بلکہ قلعے بھی اُنسے چھین لئیے اور اسی سن سے صوبۂ اڑیسہ بھی موالیان کمپنی بہادر دام ظلہم کے قبضے مین آیا آگے اسکے رگھوجی بھونسلے کا اُسن مین عمل تھا و ہانکا بندوبست کرنیل ہاکت بہادر نے کیا قصہ مختصر ولایت ہندوستان ایک مدت سے طوائف الملوکی ہی جس شخص کے جو ملک ہاتھ لگا اُسپر اُسنے قبضہ کرلیا بادشاہ کاکہی سنے پاس نکیا ہان ایک صاحبان عالیشان نے اطاعت وخدمت ترک نہیین کی چنانچہ اب بھی کہ سنہ ۱۲۲۲ ہجری میین اور اکبر شاہ ابن شاہ عالم بادشاہ ہی فی الجملہ اُسکی بندگی بجالاتے ہیین اور اطاعت سے ہاتھ نہیین اٹھاتے القصہ تھوڑی سی کیفیت جب ہندوستان کی اور صوبجات کی لکھنے مین آئی اب تھوڑا سا احوال اس دیار کے بادشاہون کا بھی ابتدا سے پا تدون سے لکھنا ضرور ہوا کہ ناظرین کے واسطے یک تحفۂ مقبول ہو *

خارج اوز حاکمون کے احاطۂ حکومت سے باہر اور افغان اپنے تین بنی اسرائل کی اولاد کہتے ہین
انکا جد بزرگ کا نام افغان تھا اُسکے تین بیٹے ایک کا نام ترین دوسرے کا غرغشت تیسرے
کا بین ان تین کی اولاد بکثرت ہوئی اور ہر ایک اپنے جد و آبا کے نام سے مشہور ہوا
الغرض ترینی برنچ میانہ خرسین اور ژمڑ کاسی جمند شیرانی خویشگی داؤدزی یوسف زئی
خلیل مہمند اپنے نسب کا سلسلہ ترین کو پہنچاتے ہین اور سورانی جیلم اورک زئی
آفریدی ختکی کرانی کاکری عبدالرحمانی غرمانی تارن غرغشت کو اور شیرزاد خضرخیل غلزی
لودی لوہانی سوری شروانی کھوکری بین کو اور قومین اُنہین کی اولاد ہین الغرض یہہ
سب قومین دریاے سندھ سے کابل تک سو کوس کے عرصے مین اور قندھار و ملتان کی
حدون سے تا سواد کہ حدود کافرستان و کاشغر سے ملا ہوا ہی تین سی کوس تک بستی ہین
اور اشخاص ان کے کوہسار دشوار گذار کے آڑ لیے سے بادشاہی اُمرا کے آگے سر نہین
جھکاتے بلکہ کچھہ روپیہ صوبے دار سے بطریق انعام اور مسافرون سے گھوڑے اونٹ
پیچھے بطور راہداری کے لیتے ہین باوجود اسکے کبھی کبھی مال و اسباب کاروان و
غیرہ کا لوٹ بھی لاتے ہین اور ایسے ویسے مسافرون کو پکڑ کر غلام بناتے ہین بلکہ بعضی
اوقات بیننج بھی ڈالتے ہین غرض اور اقوام مین چور کمتر ہوتے ہین اور افغان سبکے سب چور اور
متھم مرد لطف یہہ ہی کہ تمام شہر کابل اُنہین سے متعلق ہی اور پیشاور سے تین راہین کابل
کو جاتی ہین ایک راہ بنگش کی پر دور و دراز سوا اسکے رستے بھی او بہت لشکر
اُدھر سے بہت رنج کھینچکر منزل مقصود کو پہنچتا ہی دوسری کھرپے کی مگر جلال آباد پہنچکر
شاہراہ ملتی ہی یہہ بھی درون کی تنگی نشیب و فراز کی صعوبت پانی کی قلت افغانون کی
لٹس سے خالی نہین تیسری راہ علی مسجد و خیبر کی چشمۂ جمرود سے دیکھے تک نیلاب کے
کنارے درے سے اٹھارہ کوس لیکن درۂ خیبر سے دو سو کوس تک سب نشیب
و فراز کے بدشوار طی ہوتی ہی پر بہ نسبت اور راہون کے سہل چنانچہ آمد و شد
لشکرون کی اور کاروانون کی اسی راہ سے ہی خصوصا دیکہے سے تا نمہ بتیس کوس
تلک نہائت ہموار اور نمہ سے تا کابل چالیس کوس بھی چندان دشوار نہین ہرچند تیلے
رستے مین برتتے ہین پر مسافر بہت تصدیع نہین کھینچتا قصہ مختصر کابل کے چار طرف

ریاضت و عبادت مین مشغول ہوا لیکن بے اولادی سے کمال غمگین رہتا دونون
جوروئین بھی اُسکی اِس حالت مین ساتھ تھین ایک روز پہلی جورو سے جسکا نام کنتی تھا کہا
کہ جو کوئی لاولد مرتاہی دوزخ مین جاتاہی ہمارے دین مین جایزہی کہ جو کوئی فرزند نرکھتا ہو
یا قادر جنانے پر نہو سکے تو برہمن سے اِس بات کی درخواست کرے اور فرزند بہم پہنچائے
چنانچہ میرا باپ جو بے اولاد موا تب ارکان دولت نے اِس بات کی درخواست بیاس
دیو سے کی بنابر اسکے میرا تولد اور میرے بھائیون کا بیاس دیو سے ہی یہہ سنکر
اُس کی عورت نے جواب دیا اگر مین آتش تیز مین جلونگی تو بھی بیگانے مرد سے ہم صحبت
نہونگی مگر ایک بڑے ریاضتی سے مینے ایک منتر سیکھاہی کہ عالم ملکوت مین سے جس
فرشتے کو چاہون بلا کر پیٹ رکھوالون اور لڑکا جنون راجا اِسبات کو سنکر نہایت خوش
ہوا اور اجازت دی وونہین وہ عورت خلوت مین گئی اور راجا دروازے پر آبیٹھا کہ کوئی
انسان وہان پھٹکنے نپاوے بلکہ کوئی ذی حیات بھی نہ آوے ندان وہ عورت وہان سے
حاملہ نکلی اور راجا کو یہہ خوشخبری دی جب نو مہینے گذرے تب ایک لڑکا خوب صورت
توانا جنی نام اُسکا جدشتر رکھا دوسری بار اُسکو پھر اِسیطرح پیٹ رہا اور ایک لڑکا
زبردست قوی ہیکل پیدا ہوا نام اُسکا بھیم سین رکھا لیکن اُسکی پیدایش کے دن
طرفہ ایک سانحہ درپیش آیا کہ ایک شیر مہیب اُس جنگل مین نمود ہوا لوگ اُسے دیکھکر
مارے خوف کے چلائے کنتی ڈر کر بے اختیار اُٹھہ کھڑی ہوئی بھیم سین اُسکی گود سے ایک
بڑے پتھر پر گر پڑا وونہین اُسکے صدمے سے پتھر پاش پاش ہوگیا دیکھنے والے متعجب
ہوئے راجا نے جانا کہ یہہ لڑکا بڑا شہ زور ہوگا تیسری مرتبہ اِسی طرح ارجن کو جنا اُسوقت
آسمان سے یہہ آواز آئی کہ جیسے عالم علوی کا راجا اندر حکم ران ہی عالم سفلی مین ویساہی
یہہ لڑکا ہوگا اور لڑائی مین کوئی اِسکا سامہنا نکر سکیگا بعد اِسکے دوسری جورو بھی
نکل اور سہدیو کو توام جنی الغرض یہہ پانچو بھائی حسن وخوبی وبہادری مین بے نظیر تھے
راجہ پاندو اِن سمیت جنگل مین رہتا تھا اور سلطنت ہستناپور کی دھرتراشت اُسکا بڑا
بھائی کرتا تھا القصہ اُسکی بھی جورو کو پیٹ رہا پر دو برس کے بعد ایک مضغہ گوشت
اُسکے پیٹ سے نکلا لیکن فولاد سے بھی سخت تر تھا وہ پھیک رہگئی چاہتی تھی کہ

(آرایش اول ہندوستان کی راجاؤن کی احوال مین راجا جدشٹر لیکر راجا پتھورا تک)

ہندی تاریخون کی کتابون سے خصوصاً مہابھارت سے کہ بڑی تاریخ اور بہت معتبر ہی
یون معلوم ہوتا ہی کہ سلطنت ہندوستان کی آغاز آفرینش سے پانڈؤن اور کوروؤن
کے خاندان مین ہوتی آئی ہی اُن کے ہی آباواجداد نے ملک لیئے ہین اور جابجا عمل کیئے
ہین جب نوبت سلطنت کی راجا بچتر بیرج کہ پانڈؤن کا دادا تھا پہنچی اُسنے بھی
موافق دستور اپنے اجداد کے عدل و انصاف مین اوقات گذاری آخر بیکنتھ باسی
ہوا اور کوئی اُسکی اولاد سے نرہا کہ کاربار سلطنت کے جاری کرے اور بادشاہت
کو رونق بخشے تب ارکان دولت نے آپسمین مشورت کی کہ سوامی بیاس دیو سے
التجا کیجیئے اور راجہ کی عورت کو اُسکی خدمت مین دیجیئے تا لڑکے پیدا ہون اور سلسلہ سلطنت کا
اِس خاندان مین باقی رہے القصہ پہلی عورت اُسکے پیکر مہیب کے دیکھنے کی جو تاب
لا نسکی اُسنے اپنی آنکھیں بند کر رکھین اِس جہت سے اُسکے لڑکا اندھا پیدا ہوا نام اُسکا
دھرتراشٹ رکھا اور دوسری اُسکے جمال کی چمک دیکھہ سہم کر زرد ہو گئی تھی وہ لڑکا
ایسا جنی کہ تمام بدن اُسکا زرد تھا نام اُسکا پانڈ ہوا تیسرا حرم کے پیٹ سے پیدا ہوا نام اُسکا
بدر تھہرا لیکن سب سے بڑا اندھا تھا اور چھوٹا کنیزک زادہ اِس سبب سے سلطنت منجھلے
کو ملی بجھا ہوا چراغ اُس گھر کا پھر روشن ہوا اور مرجھایا پھول باغ سلطنت کا دوبارہ
کھلا غرض راجہ پانڈ تلوار کے زور سے اور شجاعت کی قوت سے سب دشمنون پر
غالب ہوا اور ملکون پر اُسنے قبضہ کیا بزرگون کے نام کو جلا دی اور بڑون کی بات رکھ لی
لیکن بسکہ شکار دوست تھا روز جنگلون مین شکار کھیلنے جایا کرتا ناگہان کیا دیکھتا ہی کہ ایک
ہرن اور ہرنی جفت ہو رہے ہین وہ نہین تاک کر ایک ایسا تیر مارا کہ ہرن اپنی مادہ سے
جدا ہو کر زمین پر گر پڑا اور وہ ہرن نہ تھا بلکہ ایک منی تپشی تھا کہ اُسکے قالب مین آکر اپنی جورو
سے جماع کرتا تھا القصہ حالت نزع مین اُسنے یہہ کہا کہ خدا سے امید رکھتا ہون کہ تجھ کو بھی
اِسی حالت مین موت آوے اور عین لذت مین تیری جان نکل جاوے راجا اِس صانحے سے
بہت مغموم ہوا کیونکہ تیر شست جستہ کا اور کار دست رفتہ کا چارہ نہین اپنے مرنے کی حالت
مباشرت مین اُسکو یقین ہو گئی بنا بر اِسکے سلطنت کو چھوڑ جنگل مین جا کر

بسیرت فرشتہ بصورت قمر * کسی نے بھی دیکھا ہی ایسا بشر
تھے اوصاف نیک اُس مین سرتاپا * بالا شبہ پتلا تھا اخلاق کا
شب و روز رہتا تھا مصروف خیر * نہ تھا اُسکی تدبیر مین دخل غیر
فقط اُسکی طینت مین تھی راستی * کبھی اُسکے سائے سے تھی بھاگتی
نہ پہنچا کسیکو ذرا اُس سے رنج * وہ تھا چین آرام کا ایک گنج

اور منجھلا جسکا نام بھیم سین تھا فنون کشتی و گرز بازی مین طاق اور زور و قوت مین یگانۂ آفاق ہوا بڑے بڑے درختون کو جڑ سے اُکھاڑ تا کنجان ہاتھیون کو دے دے پٹکتا دلاوری و زورآوری مین نظیر نرکھتا تھا * (نظم)

کھڑا ہو کے جس جا پہ مارے وہ خم * تہمتن کا وہان ڈر سے ہو بند دم
کہان تاب جو اُسکے سنمکھ ہو گیو * کہ بھاگے ہی دیکھ اُسکی صورت کو دیو
گر اُس دم چڑھے ہاتھ اُسکے پہاڑ * تو ایک حملے سے اُسکو ڈالے اُکھاڑ
جو میدان مین نکلے وہ گھوڑے کو داب * تو ایک لحظہ شیرو نکا زہرہ ہو آب
اگر مارے وہ آتشین گرز کو * تو سرمہ ہی کردیوے البرز کو

اور ارجن کہ اِن دونون سے چھوٹا تھا علم تیراندازی مین بڑے بڑے استادون پر فوقیت لیگیا * اور فن کمانداری کے نامورون مین نامی ہوا * آخرش ہفت اقلیم مین اسکا چرچا پھیلا اور ملک ملک شہرہ پڑا یہان تلک کہ اُسکی مشق کی کتنی طرزون کا آپ موجد ہوا چنانچہ ایک تیر پھینک کر اُس سے کتنے تیر نکالتا اور دشمنون کو مارتا اگر چاہتا تو اُن تیرون سے ایک پردہ سا بنا بادوباران کا سد راہ کر دیتا اور جب ارادہ کرتا تب ایک تیر سے اسقدر آگ نکالتا کہ ہر تر و خشک کو جلا دیتا کسی وقت مینہہ آندھی سمیت تیرون سے برساتا اور دشمنون کو خاک مین ملاتا احیانا اگر اعدا کی طرف سے تیر آتے تو اُنہین ہوا ہی پر اپنے تیرون سے کاٹ دیتا سوا اسکے اِن باتون کے لڑائی کے میدان مین منتر کے زور سے کبھو بلند کبھی پست کا ہے فربہ کا ہے لاغر دشمنون کو نظر آتا کسی وقت ڈرانی صورت بنا کر نمودار ہوتا کسی ساعت نظرون سے چھپ جاتا قصہ کوتاہ بہ علم ملایک سے خصوصیت رکھتا ہی کہ تیر پھینک کر منترون کی قوت سے ایسے ایسے

اُسنے لوتھڑے کو پھینکا دیو سے کہ اُسی وقت بیاس دیو آحاضر ہوا اور کہنے لگا
زنہار اِسکو ضایع نکیجو کہ اِس سے کتنے بیٹے زور آور نامور پیدا ہونگے تم اِسپر ٹھنڈا پانی
چھڑکو جو نہین چھڑکا وہ نہین اُسکے سو ٹکڑے ہو گئے پھر ہر ایک کو ایک ایک کوزے مین
پانی ڈالکر احتیاط سے رکھہ چھوڑا جب دو برس گذرے اُن کوزونکو کھولا ہر کوزے سے
ایک لڑکا نکلا سب سے بڑا جرجودھن تھا جسوقت کہ وہ کوزے سے نکلا گدھے کی مانند زمین کھودکر
رینگنے لگا اُسکی آواز سنکر گدھے اور گیدڑ زمین پر کرگس اور کوے ہوا مین فریاد کرنے لگے
اور ہوا غبار آلود ہو گئی یہہ حالت عجیب دیکھکر نظارگی حیران رہگئے سواے اُن سو لڑکونکے
دوسری جورو سے ایک اور لڑکا جنجش نام پیدا ہوا لیکن جرجودھن کہ اُن سب سے بڑا تھا
اُسکے بدن پر تلوار تیر گولی بلکہ کوئی حربہ اثر نکرتا تھا کیونکہ روئین تن تھا اور شجاعت وقوت
مین یکتا آخر راجا پانڈ شہوت کو تھام نسکا مقاربت کر بیٹھا اور اُس منی کی دعاء بد کے اثر
سے ہلاک ہوا دوسری جورو اُسکے ساتھہ ستی ہوئی بعد اُسکے جو منی اور تپشی اُسکے
ہمسایے تھے اُنھون نے اُسکی پہلی جورو کو پانچون بیٹون سمیت ہستناپور مین پہنچا دیا اکثر
اشخاص نے تو اُنکو راجا پانڈ کا بیٹا جانا اور بعضو نے اِس بات کو نمانا خصوصا جرجودھن
دھرتراشٹ کے بڑے بیٹے نے بلکہ یہہ کہا کہ راجا پانڈ منی کی دعاء بد کے خوف سے عورت
سے صحبت نکرتا تھا کیونکر اِنکو اُسکے فرزند جانئے دو نہین غیب سے آواز آئی کہ یہ راجا
پانڈ کے بیٹے ہین کہ بقدرت ملک کے وسیلے سے پیدا ہوئے پھر ہوا سے اُن کے سرون پر
عبیر برسا ساتھہ اُسکے آواز نقارے اور قرنا ے کی بھی آنے لگی ایک غوغائی عظیم
آسمان سے اُٹھا پھر تو تمام ہستناپور قائل ہوا کہ یہہ راجا پانڈ کے مقرر فرزند ہین اور بھیکم
پتامہ کہ اُنکے باپ کا چچا تھا وہ بھی شفقت سے اُنکی پرورش و تربیت پر متوجہ ہوا چنانچہ بڑے بڑے پنڈت
اور گنی اُنکی تعلیم کے واسطے مقرر کیئے مشاہرے بھی اُن کے ٹھہرا دیئے از بسکہ
پانڈون کی طبیعت قابل تربیت تھی تھوڑے دنون مین بہت سے علم سیکھہ لیئے بید پڑھے
بلکہ فنون سپہ گری کے بھی اکثر حاصل کیئے یہان تک کہ نیزہ بازی و تیراندازی شمشیرزنی
مین کامل ہوئے پر جدشٹر کہ سب سے بڑا تھا نہایت خوش خو اور راستگو بلکہ نیک صفات وخوش
اوقات مشہور ہوا *

(نظم)

شامل حال تھا دشمن کا کچھ چل نسکا * اور وہ جون کاتون صحیح وسلامت رہا * دھرتراشٹ نے سب لڑکون مین جدشٹر کو جو قابل پایا تھا بنابر اُسکے اپنا ولی عہد کر کے امور سلطنت پر مختار کیا تھا اِس سبب سے جرجودھن کے دل مین آتش رشک سے وہ بھڑکی آخر باپ کو کہلا بھیجا کہ مین جدشٹر کی اطاعت کسی طرح نہین کرونگا اور جو یہہ عرض پذیرا نہوگی تو اپنے تئین ضایع کرونگا دھرتراشٹ نے بیٹے کی خاطر سے آدھی سلطنت حوالے کی اور جدشٹر کو فرمایا کہ اپنے بھائیون سمیت برناوے مین جاوے جرجودھن کو جو دشمنی ولی تھی جدشٹر کے جانے سے پہلے اپنے رفیقون کو بھیجا کہ وہان گوندرال چکت اور رسیون سے گھر بناوین جب کے پانڈون اُس ملک مین پہنچین اور رہنے لگین تب قابو پاکر کسی وقت آگ لگادیوین تاوے سب کے سب جلکر راکھہ ہو جاوین اُنھون نے موافق اُسکے حکم کے عمل کیا لیکن پانڈون وہان پہنچتے ہی اُنکے مکروفریب سے جو واقف ہو گئے ایک سرنگ اُس گھر مین کھود رکھی اور کسی رات اُس گھر کو آگ لگا کر نقب کی راہ سے نکل گئے پر ایک عورت کہ نام اُسکا بھیل تھا اتفاقا وہان آنکلی تھی وہ اپنے پانچون بیٹون سمیت جلکر راکھہ ہوگئی جرجودھن کے رفیقون نے جانا کہ وے ہی پانچون اپنی مان سمیت جل گئے یہہ خوش خبری اُسے پہنچائی سنتے ہی اُسکے بشاشت اُسکو آگئی * اور افسردگی جاتی رہی * جب پانڈون نے اِس مہلکے سے نجات پائی ایک جنگل مین پہنچکر لباس ریاضت کا پہنا اور سیاحت اختیار کی جس تیرتھہ مین پہنچتے پوجا کرتے جس جگہہ دیو دد کو پاتے جانسے مارتے جہان گینڈے ارنے نظر آتے وہان شکار کھیلتے آخر کارکنپلے مین پہنچے راجہ درپد وہان کا راجا تھا بیٹی اُسکی نہایت جمیلہ وشکیلہ اُنھین دنون جوان ہوئی تھی اور جوبن پر چڑھی تھی بنابر اُسکے راجا نے اپنے بزرگون کے دستور پر اکثر راجون اور راجے بلوا کر ایک مجلس نشاط کی ترتیب دی جسکو وہ لڑکی پسند کرے اُسی کے ساتھہ اُس کو بیاہ دیوین ہندؤن مین اس طور کو سیانبر کہتے ہین الغرض راجا نے ایک لنبی لکڑی پر سونے کی مچھلی باندھہ کر میدان مین اُس کو کھڑا کیا اور ایک بڑی دیگ تیل سے بھری ہوئی نیچے اُسکے چولھے پر دھروادی * ساتھہ اِسکے ایک کمان بھی نہایت کڑی تیر سمیت پاس اُسکے رکھوادی * اور یہہ شرط کی کہ جو کوئی اِس کمان کو کھینچ کر ایسا تیر مارے کہ مچھلی

عجیب کار نمایان دکھاوین* اور ایک عالم کو دریاے حیرت مین ڈبادین * والا بشر کا یہہ حوصلہ کہان کہ اسقدر عجائبات کا مظہر ہو لیکن ار جن سے بعید نجانا چاہئے کہ وہ قدسی نزاد تھا*

(نظم)

وہ جو ہاتھہ مین لیوے تیرو کمان * تو کردے پہاڑون کو غربال سان
اگر اُسکے ایک تیر کی کھاے چوٹ * تو سیمرغ ہو جاے بس لوٹ پوٹ
کبھو خالی پڑتا نہین اُسکا وار * ہی تیر قضا کا سا اُس کا شمار
بجا ہی اُسے بان سے ہمسری * کہ پیکان مین اُسکے ہی آتش بھری

نکل اور سہدیو بھی اُسکے سوتیلے بھائی فیل و اسپ وغیرہ کی سواری مین اُستاد تھے ساتھہ اُسکے طریقے نیزہ بازی اور تیغ زنی کے بھی اُنکو یاد*

(ابیات)

تھے شہ زور ایسے وہ دونو جوان * کہ کانپین تھے دیکھے اُنکی صورت یلان
جو رستم سنے اُن کی للکار کو * وہ نہین پھینک دے ڈھال تلوار کو

غرض یہ پانچون بھائی کسب و کمال مین کامل تر* اور علم و فضل مین فاضل تر تھے * باوجود اسکے آپس مین یگانگی و یک جہتی اِس مرتبہ رکھتے تھے گویا خالق نے ایک جان کو پانچ ٹکرے کر پانچ قالب مین ڈالا ہی* اور ایک روح کو پانچ جسم سے علاقہ بخشا ہی* لیکن جدشٹر جو سب سے بڑا تھا چارون اُسیکو اپنا سردار و مختار کار جانتے تھے* اور حکم اُسکا ہر ایک وقت مانتے تھے*

(نظم)

رکھا جسنے بزرگون کو رضامند * اُسی کے کھائے بختون نے سوگند
بڑونکی اپنے جو کرتے ہیں خدمت * وہی پاوینگے دونون جگ مین عزت
جسکا ہی جنکا سر پیش بزرگان * بلند اُنکی کریگا شان یزدان

اور جر جودھن بڑا بیٹا دہرتراشٹ کا اوصاف حمیدہ پانڈون کے دیکھہ دیکھہ او رسن سن آتش خصومت مین جلتا تھا * خصوصا بھیم سین کے زور و قوت کے معائنے سے تو دھوان اُسکے ہر بن مو سے نکلتا تھا * از بسکہ دشمن کشی حماقت کا ایک طریقہ ہی پانڈون کے قتل کی تدبیر مین لگا چنانچہ بھیم سین کو سیر و شکار مین اُسنے کئی بار زہر کھلایا* اور کئی مرتبے اُسکو سوتے پاکر ہاتھہ پاون باندھہ گنگا مین گرایا* لیکن فضل الہی جو اُسکے

جک اُس سے خاطر خواہ سرانجام ہوا * اور اُسکا تمام روے زمین مین نام ہوا * باوجودیکہ بھی اُس جک کے کاروبار مین آکر اُسکا شریک ہوا تھا جب اُسکی سلطنت کی بہہ کچھہ ترقی اور دولت مین اِس قدر زیادتی دیکھی آتش حسرت اُسکے سینے مین بھڑکی اور عداوت کہنہ گئی ہوئی نئے سرسے آئی اُس وقت تو رخصت ہو کر ہستناپور مین آیا اور رفیقون سے اپنے دلپر جو ونان گذری تھی اُسے بیان کیا آخر جڑ شتر کی بنیاد سلطنت اُکھاڑنے کے لئے اور خانہ دولت اُجاڑنے کے واسطے مشورت کرنے لگا یہہ ٹھہری کہ مجلس قمار کی مقرر کیجیے اور دغابازی کی چوپڑ بچھائیے تا ملک و مال اُسکا اِس حیلے سے ہاتھہ لگے قصہ کوتاہ اُسکو لطائف حیل سے بلوا بھیجا بعد ملاقات کے دیر تلک اختلاط رہا پھر جوئے کا چرچا پھیلا اور ہار جیت کا بازار گرم ہوا جڑ شتر کی قسمت مین سرگردانی اور بھائیون سمیت پریشانی جو بدی تھی اُسکے دیدۂ عقل کے آگے پردہ پڑ گیا اور بھلا برا سوجھنے سے رہگیا باوجود اِس عقل و دانش کے اُن کے دم مین آیا اور اپنے تئین دام تزویر مین پھنسایا آخر الامر تمام نقد و جنس و جواہر و خزاین و دفاین ہار دئیے بلکہ جتنا اسباب سلطنت اور تجمل بادشاہت تھا ایک مشت دشمن نے جیت لیا اور یہہ ہاتھہ جھاڑ بیٹھا * (ابیات)

جی سے وہ ہوا جوئے پہ مائل * بالکل ہوئی عقل اُسکی زائل
تک پاس رہا نہ ابروکا * دانائی مین ایک تھا پہ چوکا
دشمن نے دغا کا جال مارا * یکدست وہ سلطنت کو ہارا
دولت تھی جہان تلک گنوائی * دی ہاتھہ سے مفت پادشاہی
یہہ مے سے قمار کی ہوا مست * ہار اُتھا وہ گھر کا گھر دروبست
تک بھی نہ ریاست اپنی تھامی * ماتی مین ملائی نیک نامی
جھتونکی تھی صرف اُسکے شامت * ایک مرتبہ جو بگڑ گئی مت
اقبال نے چھوڑا اُسکا دامان * ادبار نے آلیا گریبان
گھر پر پڑی دفعتہً تباہی * جاتی رہی صاحبی و شاہی

اِسپر بھی اکتفا نہ کیا کھیلنے سے باز نرہا اِس قدر مبہوت ہوا کہ چارون بھائیون کو بعد اسکے اپنے تئین پھر دروپدی کو نوبت بہ نوبت ہار گیا فی الواقع کار بد کا انجام بھی بد ہی

اِس لکڑی پر سے دیگ مین آن پڑے اُسی کے ساتھ اِس لڑکی کو بیاہ دون * اور اپنی دامادی مین لون * جتنے راجا کہ اِس ارادے پر آئے تھے اُس میدان مین خفیف ہوئے یہہ شرط بجا نلا سکے ـ پانچون بھائی بھی فقیرون کی مانند ایک کونے مین بیٹھے تماشا دیکھہ رہے تھے ارجن کے جی مین جو کچھہ آیا تیر و کمان اُٹھا کر ایسا ہی ایک تیر مارا کہ وہ مچھلی لکڑی پر سے جھڑ ی ہو کر اُس دیگ مین آپڑی وونہین راجا دروپد کی بیٹی دروپدی کو اُس دنگل سے لیگیا * اور داغ حسرت کا اُسکے طالبون کے دلپر دیگیا * تماشائی اُسکی زور آوری اور پھرتی دیکھہ کر بھچک رہگئے کسیکو جرءت نہوئی کہ اُس سے مقابلہ کرے القصہ اُس لڑکی کے نصیبون مین بدا تھا کہ پانچ مردون سے اُسکا عقد ہو بنا بر اِسکے پانچون بھائیون نے اپنی ماکے حکم بموجب بیاہ کیا اور ستر ستر دن کی باری مقرر کی یہہ خبر جو ہستناپور مین پہنچی کہ راجا پانڈ کے بیٹے جیتے جاگتے ہین اور راجا دروپد کی بیٹی اُنکے ساتھہ بیاہی گئی ہی دھرتراشٹ نے اپنے ارکان دولت کی صلاح سے کچھہ لوگ بھیج کر اُنکو بلا بھیجا اور بدستور سابق آدھا ملک جرجودھن پر بحال رکھا اور آدھا اِنکے حوالے کیا لیکن طرفین سے قول و قسم لئے کہ آپسمین ربط و اخلاص رکھین اور ملے جلے رہین پھر اُنکو رخصت کیا اور فرمایا کہ شہر اِندر پرست مین جمنا کے کنارے جاکر رہین ـ وے وہین جاکر مقیم ہوئے وہی ثانیاً دلی کر مشہور ہوا قصہ کوتاہ راجا جدشتر کار و بار ملکی و مالی مین لگا سواے اِسکے بقوت تدبیر و بزور شمشیر اکثر ملک لئے * اور بہتیرے سرکش زیر کئے * جب سلطنت نے اُسکی بہت رونق پکڑی اور دولت اتک ہوئی راجسوجگ کہ اُسکے آبا و اجداد کو بھی میسر نہوا تھا اُسنے بخوبی اُسکو اتمام کو پہنچایا اور راجسوجگ ہندؤن کی اصطلاح مین ایک بڑی تپشا ہی بیان اُسکا یون ہی کہ انواع و اقسام کے کھانے پکوا کر کئی ہزار برہمنو نکو سونے روپے کے باسنون سمیت بخشے اور پرتھنین پر ہر طرح بطرح کی غذائین اور خوشبوئین سواے اِسکے اجناس نفیس و بیش قیمت آگ مین جلائے برعمدہ ترین اِس جگ کی شرطون مین یہہ شرط ہی کہ تمام روئے زمین کے راجا وہان جمع ہووین بلکہ سارے کام کاج اپنے ذمے لیوین یہان تلک کہ پانی بھرین باسن دھوویں کھانے پکاوین پھر ایسا سامان اُسیکو مہیا ہو جو حاکم ہفت اقلیم کا ہو سو راجا جدشتر کو خدا نے کیا تھا کہ تمام جہان کے حاکم اُسکے محکوم تھے اِس سبب یہہ

خوب سی سزا دے راجا جدشتر نے اجازت ندی آخر ہستناپور سے نکلے اور جنگل کی
راہ لی کہتے ہین کہ اُس وقت بھونچال آیا اور رعد و برق بدول ابر کے نمایان ہوئے اور
ایک تارا کمال ہیبت سے آسمان پر سے ٹوٹ کر ہستناپور کی اطراف مین پھرا صحرائی
جانور بستی مین آئے گیدڑ بازارون مین دن دیئے آکر چلائے کرگس گھرون کے دروازون پر
بولے گل نیلوفر درختون پر پھولے درخت بے موسم پھلے گئے گدھ کا بچا جنی بلکہ اکثر حیوانون سے بچے
غیر جنس پیدا ہوئے یہہ حالات دیکھکر اکثر شگنیو اور نجومیون نے کہا ان علامات سے یہہ معلوم
ہوتا ہی کہ تھوڑے دنون مین دھرتراشٹ کے بیٹون پر ایک بڑا صدمہ پڑیگا بلکہ نام و نشان اُنکا
نرہیگا قصہ کوتاہ پانڈون نے بہت سے جنگل طی کئے ندان کامک بن مین اپنا رہنا مقرر کیا کئی برس
کے بعد ارجن تپشا کے زور سے اندر لوک مین گیا * اور راجا جدشتر باقی بھائیون
سمیت تمام مندرون اور تیرتھون مین پوجا تپشا کرتا پھرا * ساتھ اُسکے ایک جہان کو
دید کیا * ارجن بھی اُن سے پانچ برس کے بعد تیراندازی کے فنون رہ سہے اور بھی
فرشتون سے سیکھکر اسباب تجمل و حشم ساتھ لے آن ملا * الغرض پانڈون نے
بارہ برس بیابان مین بڑی محنت اور مشقت سے گذران کی عجیب و غریب صدمے
اُنکو پہنچے * اور طرفہ طرفہ سانحے اُنھون نے دیکھے * آخرکار تیرھوین برس شہر بیرات مین
آئے اور اپنے نام تبدیل کر کے راجا بیرات کی سرکار مین نوکر ہوئے جرجودھن کے رفیقون نے
ہر چند اُنکو ڈھونڈھا پر کہیں بھی نپایا جب تیرھوان برس تمام ہوا تب اُنھون نے
اپنے تئین ظاہر کیا اور جرجودھن کو کہلا بھیجا کہ مہربانی کیجیے * اور ہمارے حصے کا ملک ہمکو
دیجیئے * اُسنے غرور و نخوت سے قبول نکیا پھر اُنھون نے پیغام بھیجا کہ ہم پانچ بھائیون
کی گذران کے لیئے پانچ محال یعنے کیتھال کرنال اندری برناوہ اندرپرست مانپن تو اِسی
پر قناعت کر رہین پر خانش کا ارادہ نکرین جرجودھن نے جہالت و رعونت سے اِس مقدمہ
سہل پر بھی صلاح نمانی * اور لڑائی ٹھانی * جن جن راؤ راجاؤن سے ارتباط و اتحاد تھا اطراف
و اکناف سے اُنکو بلایا اور راجا جدشتر نے بھی اپنے خویش و اقربا یار و مددگار کو فرمان
روانہ ممالک سے طلب کئیے تھوڑے دنون مین سرداران نامدار بیشمار کروڑون
پیادے لاکھون سوار بلکہ بڑے بڑے دیودت راوت مہنت سورسا ونت اسباب

بکی نقصان مایہ دگر شماتت ہمسایہ * حیف ہی کہ ایسا نیک نام یون بدنام ہووے
اور اپنا مال و منال ناحق کھووے * (بیت)

تماشائی جتنے تھے ہوتے برے * وہ گرداب حیرت مین یکسر پڑے

اُس وقت وساسن جرجودھن کا بھائی بدطینتی وسنگدلی سے دروپدی کو جھونٹون سے
گھسیٹتا اور اول فول بکتا اُسی مجلس مین لایا حسب الامر جرجودھن کے چاہتا تھا کہ ننگا
کرے اور وہ حیض سے تھی تھون درگاہ مین اُسنے اپنے ستر پردے کے لئے دعا کی
دونہین مستجاب ہوئی چنانچہ اُس بیحیا نے جو کپڑا اُسکے بدن سے اُتارا دوسرا فی الفور
اُسکے تن پر غیب سے موجود ہوا اِسی عنوان دیر تلک وہ چھینا کیا اور داتا اُسکو دیا
کیا آخر اُس اینچا کھینچ سے ہاتھ اُس نے کھینچا شرمندگی سے گریبان مین منہہ ڈال
لیا اِس سے حاضران مجلس پر عجب حالت تاری ہوئی سبھون نے مارے شرم کے
اپنی آنکھین موندلین اور جرجودھن وساسن کو اُنکے رفیقون سمیت سیکڑون باتین
کہین لیکن وے بےغیرت کچھ خاطر مین نہ لایا * اور افعال بدسے ہاتھ نہ اُٹھایا * بلکہ یہہ بات
ٹھہرائی کہ ایک بازی اور کھیلین اگرجد ششتر جیتے تو اپنا سارا مال دولت سلطنت بلکہ
جو کچھ ہارا ہی سب کا سب پھیر لیوے نہین تو بھائیون سمیت بارہ برس تک جنگلے مین
گذران کرے تیرھوین برس بستی مین آوے لیکن چھپا رہے اتیا نا اگر بنال معہود مین نمود
ہووے تو پھر بارہ برس تک بدستور بادیہ نشین رہے جدشتر کا تو شعور جاہی چکا تھا
بوکھلا رہا تھا اِس شرط پر بھی کھیلا اور پھر ہارا بعد اُسکے اپنے وعدے پر بھائیون
سمیت دروپدی کو لئے مستعد بادیہ پیمائی کا ہوا اُس وقت کرن نام ایک شخص
پانڈون کا بدخواہ ہنسی سے بولا کہ ای دروپدی اِن کے ساتھ کیون جاتی ہی راجا جرجودھن
کی خدمت مین رہ وہ تجھے ایسے شخص سے بیاہ دیگا کہ جوئے مین تیرے تئین نہ ہاریگا پھر
وساسن بھی تمسخر سے کہنے لگا کہ راجا پانڈ کے بیٹے خواجہ سراؤن کے حکم مین ہمین ساتھ
اِن کے مت جا اور ہم مین سے جس کو چاہے قبول کر کر آسودگی سے تیری اوقات کٹے
الغرض بےکمظرف ایسی ایسی سبک باتین کہکر آپسمین ہنستے تھے اور وے بچارے
خجالت سے اپنے سر نیچے کئے تھے مگر بھیم سین نے چاہا تھا کہ انتقام لے اور اُن ہرزہ گوؤن کو

زرہ پوشون کا اسطرح تھا ہجوم * کہ جیسے گھٹا آئے بادلون کی جھوم
کرین اُنکی تعداد کس پر قیاس * کہ دیکھی نہین اِتنی جنگل مین گھاس
لگی پھکنے قرنائے اِس زور سے * کہ ارض و سما بھر گئے شور سے
ہوا اِسقدر کوس جنگی کا شور * صدا پہنچی ... گردون سے دور
جو نالہ فلک پر ... بوق کا * جگر ہو گیا آب عیوق کا
جوانون کی ڈھالین کھڑکنے لگین * شجاعون کی تیغین چمکنے لگین

الغرض پانڈون نے اپنے لشکر کے ملک حصے کئے ایک فوج آگے رکھی ایک پیچھے ایک داہنے ایک بائین ایک بیچ مین ایک غول داہنی طرف کی سپاہ کا کمکی اور ایک بائین طرف کی سپاہ کا پھر لڑائی شروع کی پہلے بھیم سین نے رزم گاہ مین آکر ایک ایسا نعرہ مارا کہ جگر یلان فیل تن کا تڑک گیا * اور دل بہادران شیر افگن کا دھڑک گیا * ہاتھی اکثر چنگھاڑ مار بھاگے * اور گھوڑے سوارون سمیت بیشمار بھاگے * پھر اُس دیو پیکر نے اپنا گرز گران پھرا پھرا کر ایسا مارا کہ ایک ضرب سے کتنے عرابہ سوار عرابون سمیت خاک برابر کر دیے * اور کتنے ہمین شہ زور جوان باہم ٹکرا کر مار لیئے * پھر جو لپکا تو بہت سے ہاتھی گھوڑے سوارون سمیت قوت بازو سے اُٹھا اُٹھا اِس زور سے زمین پر پٹکے کہ اُنکی ایک ہڈی بھی ثابوت نرہی بلکہ یہہ بھی دریافت نہوا کہ اُنہین آسمان کھا گیا یا زمین کھا گئی *

(نظم)

وہ میدان مین یون آیا نعرہ کنان * کہ جون دوڑتا آئے شیر ژیان
جسے تھا وہ لڑنیکو للکارتا * وہ اپنے تئین آپ ہی مارتا
یہہ صدمہ تھا اُس دیو کے گرز کا * جسد چور کرتا فرامرز کا
حضور اُسکے حیوان و انسان سے * جو آیا وہ جاتا رہا جان سے
یہہ مارے سوار اُسنے گھوڑون سمیت * کہ یکسر بھرا کشتگان سے وہ کھیت

پھر ارجن بھی جیسے بھوکھا شیر بکریون کے گلے مین گھستا ہی اِسطرح سے فوج مخالف مین پیٹھا ہزارون کو اپنے عقاب تیر کا طعمہ کیا * اور سیکڑون کو شمشیر آبدار سے خاک مین سلا دیا * ندان کشتون کے انبار لگا دیئے * اور لاشون سے پہاڑ بنا دیئے

جنگی و تجملات حربی تماشے کیلیے دونون طرف آکر جمع ہوئے مشہور ہی کہ اسقدر سپاہ کی کثرت اور فوج کی بہتات کسی لڑائی مین نہین ہوئی اور نہ ہوگی نہ اگلون نے دیکھی نہ پچھلے دیکھینگے * (نظم)

یہہ فوجون کا انبوہ آخر ہوا * نہ خالی رہی [illegible] برابر بھی جا
بھرے سربسر سارے دشت وجبال * کہے توکہ اُمڈا تھا ایک [illegible] تیری دل
زمین پر یہہ کچھ بوجھ [illegible] پڑا * کہ گاو زمین کا بھی سر جھک گیا
بیان کیجیئے کیا بھیڑ کے زور کو * کہ جا گہہ زمین پر نہ تھی دھوپ کو
سوار اور پیادے گنین جاین کب * کسے ہی شمار کواکب کا ڈھب
یہہ انبوہ حیوان و انسان کا * جو دیکھا شط و دشت نے یون کہا
اناج ایک طرف خوف ہی یہہ بڑا * نہ پڑ جائیے قحط آب اور کاہ کا

قصہ کوتاہ کورکھیت کا میدان کہ اب وہ تھانیسر کرکے مشہور ہی ہندؤن کے نزدیک قدیم تیرتھ اور بڑا معبد ہی بلکہ علما ان کے کہتے ہین کہ برمہا اسی جاگہہ محض خدا کی قدرت سے بیواسطہ گل نیلوفر سے پیدا ہوا * اور خالق حقیقی کے حکم سے اس عالم کون وفساد کو اُس نے خلق کیا * بنابر اس کے اس گروہ کا اعتقاد یہہ ہی کہ جو کوئی بشر اپنی جان اس مکان مین دیوے * وہ اس جہان مین دوبارہ نہ جنم لیوے * اور عاقبت مین بہشت کے بیچ عمدہ ترین مکان پاوے * انھون نے بھی سمجھکر رزم گاہ ٹہرائی چالیس کوس کے عرصے تلک مقرر کی پھر طرفین سے سوار و پیادے کے غول کے غول اور غٹ کے غٹ پرے کے پرے نمود ہوئیے گرد وغبار اسقدر اُڑا کہ زمین و آسمان نظر آنے سے رہگیا کوس حربی کی آواز بلند ہوئی * اور طبل جنگی کی صدا پیہم آنے لگی * نقیب پکارنے لگے * اور کڑکھیت للکارنے * سورماونت ہتھیار سجنے لگے * اور مارو ہرطرف بجنے لگے * بوق صور دم کی صدا سے رعد تھرا اُٹھا * اور بہادرونکے نعرے سنکر جلاد فلک کانپ گیا * (نظم)

اکٹھی ہوئی تھی یہہ کچھ وہان سپاہ * عطارد جو گنتا اُسے سال و ماہ
جہارم بھی اُسکا نہوتا تمام * وہ رکھہ دیتا کلک قلم کا کام
بیابان مین جیدھر کو جاوے نظر * سپاہی سوا کچھ نہ آوے نظر

خصوصاً بھیکم پتامہ ایسا لڑا کہ کوئی اُس کا سامنا نکر سکا ہر روز اُسکے ہاتھہ سے ہزار جوان نامی کامی مارے جاتے تھے * اور زخم تو اُسکے ہاتھہ کا لاکھون ہین کھاتے تھے * غرض دس دن کے عرصے مین اُسنے لاکھہ سوار و پیادے خاک و خون مین سلادئیے * اور لہو کے دریا و میدان و غا مین بہا دئیے *

(نظم)

لڑا اس قدر وہ بہادر دلیر * لگا ہی دئیے رن مین کشتون کے ڈھیر
کہان تک مین زور کا اُسکے غل * کہ باندھے تھے شہ پہ لاشون کے پل
وہ شیر وغا جس طرف پل گیا * اگر کوہ تھا اُس طرف ہل گیا
جو ہاتھی پہ ایک ہاتھہ اُس کا لگا * تو وہ کوہ پیکر بھی دو ہی ہوا
پیادے ہزارون ہزارون سوار * لئیے اُن نے بس ایک حملے مین مار

پھر تو آتش جدال و قتال نہایت بھڑکی دھوان اُس کا ایسا گھٹ گیا * کہ اپنا بیگانہ سوجھنے سے رہگیا * بیٹا باپ کے سامھنے ہوا * اور بھتیجے نے چچا سے مقابلہ کیا * بھانجا مامون سے لڑنے لگا * بھائی بھائی کا قاتل بن گیا * شاگرد اُستاد پر دوڑ پڑا * چیلا گرو کے منہہ چڑھا * آخر کار نزدیک کا ہتھیار باہم چلنے لگا * ملک الموت کا بازار گرم ہوا * لاش پر لاش پڑ گئی اور تمام رزم گاہ کشتون سے بھر گئی * لہو کا دریا زور و شور سے بہنے لگا * گرد و غبار نام کو کہین نرہا * غازیان طرفین کی بہادری و دلاوری دیکھہ کر شیر آسمان کا زہرہ پانی ہو کر بہہ گیا * اور جلاد فلک ہکا بکا سا رہگیا * جہان تک پیک نظر جاتے تھے * اجسام پارہ پارہ ہی نظر آتے تھے * اور جس جگہہ رزم گاہ مین پاؤن رکھتے تھے اعضاے کشتگان کچلے جاتے تھے ہتھیار مقتولون کے اس کثرت سے گرے کہ رن مین کتنے آہنی پہاڑ بن گئے اور زیور کی بھی بہہ بہتایت ہوئی کہ قطعہ وہان کی زمین کے گنگا جمنی ہوگئی * بلکہ کشتون کے گوشت و خون کی باس ہوا کے سبب جو دور دور تک پہنچی طائر مردہ خوار بیشمار کھیت مین اُترکر خوب سیر ہوئیے * اور چنگال و منکار اپنے من مانتے بھر لئیے * اور جانوران صحرائی بھی مانند گفتار و شغال مردون کا گوشت کھا کھا تن گئیے بڑے بڑے پنڈت اور بید خوان کہتے ہین کہ جہان دس ہزار جوان کھیت آتے ہین وہان ایک دھڑ بن سر کا اور ایک سر بن دھڑ کا رقص کنان و نعرہ زنان پھرتا ہی پھر اس لڑائی مین تو ہزارون لاکھون

(نظم)

لگا تیر مست تک .... پر اُسکا اگر * تو نکلا وہ ہاتھی کی دم سے اُدھر
جدھر کھینچ .... ار حملہ کیا * اُدھر کی صفون کو اُلٹ ہی دیا
لگا جسکے تلو .... کا اُسکی وار * نہ لی سانس بھی اُس نے پھر ایکبار
لگی کانپ نے پھر تو .... باری کتک * گری لاش پر لاش کو سون تلک
نہ تھی اِتنی جاگہہ .... کھیے قدم * کہ کشتون کے تھے جا بجا وہان اتم

غرض اِسی طرح ہر ایک دلاور .... نے ترکتازی و جان بازی کی * شجاعت و سپہ گری کی داد دی * اور جرجودھن نے بھی اپنے لشکر کی صفون کو آراستہ کرکے کئی حاقیے فیلان جنگی کے طلب کیئے اور ٹھہرایا کہ ہر ہاتھی کے پیچھے پچاس سوار مسلح و کامل اور اُن کے عقب ہزار پیادے تلوار لیئے بے بدل مستعد رہین جب کہ ہاتھی فوج مخالف پر پیلے جائین لے اُن سے لگے چلے آئین جسوقت متصل پہنچین یکبار ہلا کرین اور تلوار دن تلے دھر لین لیکن سردار ومختار سپاہ کا بھیکم پتامہ و درون اچارج و کرن وو سانس و شکس کو کیا اور اِنھین کی صلاح سے پانچ غول بنا کر چڑھہ کھڑا ہوا اُسکے ساتھ بھی بڑے بڑے یل دلاور * کوہ پیکر * قوت مین فیل مست سے زورآور * شجاعت مین شیر شرزہ سے بالاتر تلوار جنکی عرش مین جھولتی تھی * دیکھے سے اُن کے روئین تنون کی سرت بھولتی تھی * میدان کارزار مین آتے ہی پہلے تو اُنھون نے تیراندازی و نیزہ بازی جیسی چاہیے ویسی کی کہ ہر دشمن و دوست کے منہہ سے بےاختیار واہ واہ کی صدا نکلی پھر سونت سونت تلوارین یل پرتے بہتیرے نامی جوان لہو مین نہلا دیئے * اور کتنے ہی پہلوان مارے تلوارون کے بچھا دیئے * پانڈون کی سپاہ کھو نگت کھا چلی * بلکہ بعضی بعضی صف کائی سی پھٹ گئی *

(نظم)

اُدھر کے بھی جب حملہ آور ہوئے * نہ تیغ اِدھر کے بھی اکثر ہوئے
یہہ نزدیک تھا پانڈون کی سپاہ * تزلزل مین آجائے اور ہو تباہ
جو ششتر کے اقبال سے تھم گئی * جہان کے تہان بارے پھر جم گئی
ولے کوروُن کے رفیقون نے بھی * نہ کی ایک ذرا ارستی مین کمی

اپنے خاوندونسے ہاتھ دھو بیٹھین * اُنکے رونے پیٹنے کا شور و غوغا یہہ بلند ہوا کہ فلک ہفتمین
تلک پہنچا * اور اِسقدر خون جگر آنکہون سے جاری ہوا * کہ ایک دریاے عظیم بہہ چلا *
بلکہ کتنی رنڈیان شدت غم سے ہلاک ہوگئین * اور بہتیری جان بلک ہوگئین * اکثرون نے
کھانے پینے سے ہاتھ اُٹھایا * ہزارون نے اپنے تئین کو تہون کے تلے گرایا * (رباعی)

یہہ شور و فغان جہان کے بیچ ہوا * تھی صبح و مسا گریہ و زاری کی صدا
آواز سنی جاتی نہ تھی کان پڑی * بن روز [illegible] شر ایک برپا تھا

جب فتح کے بعد راجا جدشتر نے یہہ احوال دیکھا نہایت متاسف ہوا خصوصا خویش و
اقربا کے مارے جانے سے * اور دوستون کے کٹنے سے * مربیون مرشدون اُستادونکے
بھی کھپ جانے سے * بر تبہ نادم تھا بلکہ حیات مستعار کی بے بقائی * اور دنیا کی بیوفائی * باقی ماندونکی
کم ثباتی کا دھیان کرکے چاہتا تھا کہ ملک و مال سے ہاتھ اُٹھاوے * اور ریاست چھوڑ کر
گوشہ ریاضت پکڑے * کہ اِس گناہ عظیم کی مکافات عاقبت مین نہو لیکن بھیکم پتامہ نے حالت
نزع مین نصیحت کی کہ زنہار سلطنت کو ہاتھ سے نہ کھونا * اور بادشاہت سے کنارہ کش نہونا *
ہان مردم آزاری نکرنا * اور رعیت پروری پر دھیان دھرنا * کہ بادشاہون کو اسکے
ترک مین عذاب ہی * اور بجا لانے مین ثواب * بعد اِسکے کئی وضع کی خیرات اور
کئی قسم کے تصدقات بتلادیئے تفصیل اُنکی اِس فن کی پوتھیون مین لکھی ہی راجا جدشتر
نے بھی اُس بزرگ کے کہنے پر عمل کیا اور انتظام امور سلطنت پر دھیان دھرا پہلے
تو راجا دھرترشٹ کی خدمت مین ہستنا پور کے بیچ آیا اور جرجودھن کا اُسکے بھائیون
سمیت پرسہ دیا بہت سی معذرت کی بعد اِس کے چچا کی اجازت سے راج پر بیٹھا
ملکی مالی مقدمات کو انتظام دینے لگا اور چارون بھائیون کے اتفاق و معاونت سے چند
روز مین ہفت اقلیم پر قبضہ کیا اور روئے زمین کے سلاطین پر غالب ہوا * (رباعی)

سرکش جو تھے اُنکا سر جھکایا اُسنے * شیرون کو شغال کر دکھایا اُسنے
آباد نہو تمام عالم کیونکر * ہر ایک خرابے کو بسایا اُسنے

لیکن بیاس دیو نے جو کہا تھا کہ جگ اسمید کے بجالانے سے بھائیون کے مارے جانیکا
قلق و تکدر جو دلپر ہی بالکل رفع ہو جائیگا اور گناہون کے کفارے کو بھی کفایت کریگا جگ

مارے گئے تھے کتنے ہی تنہا سے تلے نیزا اور سر ہاے تے! پیکر رقصان و دوان پھرتے تھے ساتھ اُنکے آواز بزن بکش کی ہر طرف سے آتی تھی * اور اُنکی ہیبت سے سُننے والون کی جان چلی جاتی تھی *

(نظم)

لڑائی کی سب پھر آئی اُمنگ * ہوا خوب ہی گرم بازار جنگ
صفون سے بہم پھر چلنے لگے * لہو کے فوارے اُچھلنے لگے
لگا ایک کو ایک کا رنے * پدر بھی پسر کو لگا مارنے
مذ ان اُن مین تلوار ایسی چلی * کہ افلاک مین بھی پڑی کھلبلی
جہان تک تھے آپس مین لڑ کر موئے * ہر ایک حسرت کشتون کے پشتے ہوئے
ہوا بحر خون دشت مین موج زن * اور اُس مین لگے تڑپنے کشتون کے تن
چلی آتی تھی وہ بزن کی صدا * شب و روز رن بولتا تھا پڑا

قصہ کوتاہ اٹھارہ دن تلک بازار قتال علی الاتصال گرم رہا * اور ہتھیار آپسمین چلا کیا * سچ تو یہہ ہی کہ طرفین کے بہادرون کی دلاوری و بہادری کی تعریف و توصیف احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہی گو بندے کی کیا طاقت جو بیان کرے * اور لکھنے والے کی کیا قدرت کہ لکھ سکے * لیکن فتحنامہ دبیران قضا و قدر نے جو راجا جدہشتر کے نام پر لکھا تھا بنا بر اُسکے اپنے اقبال کی یاوری و کمک سے * اور طالع کی یاری و مدد سے * لڑائی مار چلائی * جرجودھن بھیم سین کے ہاتھ بری طرح سے مارا گیا * اور اپنے اعمال بد کی سزا کو پہنچا * اور اُسکے بھائی بندون کے بھی بند بند جدے ہوے * اور کتنے کی موت موئے * قصہ مختصر طرفین کے لشکر مین اٹھانوے لاکھ اٹھتالیس ہزار ایک سو ساٹھ سوار و پیادے کی بھیڑ کہ سواے ہاتھی گھوڑے اونٹ کے تھی اُسمین سے ہمہ جہت گیارہ آدمی جیتے بچے پانچ تو یہہ بھائی اور چھ شخص اور سواے اُنکے سب کے سب حیوان و انسان کھیت رہے واقعی تو یہہ ہی کہ اتنی فوج کی کثرت * اور کشت و خون کی شدت * کسی لڑائی مین جب سے کہ خلقت آدم ہی آج تک نہین ہوئی * اور کسی مورخ نے اس طرح کی جنگ و جدل دوسری کسی تاریخ مین ثبت نہین کی حقا کہ نوع انسان مین عجیب حادثہ ہوا * اور اکثر اطراف مین ماتم پڑا * ہزارون مائین اپنے بیٹون کو رو بیٹھین * اور لاکھون عورتین

کمال آسودہ ہوئے اور چین کرنے لگے اہل حرفہ و صناع اپنے کسب و اکتساب کی بدولت مرفہ احوال ہوئے * سوداگر مہاجن اپنی تجارت و سود کے نفعے سے مالامال * اُسکے وقت مین مینہہ اپنے وقت پر برساکیا کال کبھی نہ پڑا زراعت افراط سے ہوا کی * زمین آناج سے بوجھون موا کی * درخت میوہ دار بخوبی پھلا کیئے * پھول اقسام کے کثرت سے پھولا کیئے وحش وطیر بھی دشت و باغ کے کالا نیچے بھرتے کالولین کرتے تھے * گزندے درندے سے مطلق نہ ڈرتے تھے * جوگی بیراگی تپشی منی ہرایک اپنا اپنا تپشا اور جوگ مین فراغت سے لگا ہوا * پنڈت بیشر جوتکی بلکہ ہرایک گنی طالب علم مشغول اپنے کام مین سدا *

(بیت)

کسی کو نہ تھا عہد مین اُسکے دکھ * ہر شخص کرتا تھا دن رات سکھ

چوری اور زنا فساد عناد جھگڑا قضیہ جہان سے اُٹھ گیا تھا محبت شفقت اختلاط ارتباط آپسمین دن بدن بڑھتا جاتا تھا شہری بیابانی بحری بری مدام چین کرتے تھے * ضعیف و ناتوان کسی شہ زور و پہلوان سے نہ ڈرتے تھے *

(بیت)

کسیکے نہ تھا دلمین خوف وخطر * ہرایک شاد رہتا تھا شام و سحر

سخی ایسا تھا کہ اسی ہزار برہمن اُسکے رسوئی خانے مین کھاتے تھے * عادل ایسا کہ اُسکے وقت مین دادی فریادی تلاش سے بھی ہاتھ نہ آتے تھے *

(ابیات)

نہ فریادی آتا نہ وہان دادخواہ * فقط ایک کہنے کو تھی عدل گاہ
سخاوت کا بھی اُسکی پایان نہ تھا * کہ گو ہرفشان ایسا نیسان نہ تھا
ہرایک عہد مین اُسکے تھا سود مند * دربخل رہتا تھا دن رات بند

راست گو اسقدر تھا کہ کبھی بھول کربھی جھوٹھ نہین بولا * اور سوا سے سخن حق کے اُسنے لب نہین کھولا *

(بیت)

نہ منہہ سے نکال اپنے حرف دروغ * کہ دونون جہان مین ہو تیرا فروغ

حق رسیدہ و حق شناس اس مرتبے کہ آج تلک ہندو نکا فرقہ اُسکے طریقے پر مائل ہی * اور اُسی کا چلن عمل کے قابل * خرق عادت اُسکے چھوٹے بڑے بہم ملتے ہین * اور اُسکے اوصاف کا بیان عبادت جانتے ہین *

(بیت)

اسمید ہندؤن کے نزدیک ایک عبادت خاص کو کہتے ہین طریقہ اُسکا یہہ ہی کہ ربع مسکون کے عمل کرنے کے ارادے پر گھوڑا کہ کتنے اوصاف رکھتا ہو اُسکو مطلق العنان کر چھوڑ دیتے ہین اور ایک لشکر عظیم و فوج سنگین اُسکے عقب تعین کرتے ہین گھوڑا جدھر جدھر چاہے پھرے ہر شہر کا حاکم رئیس کہ اُسکے آنے سے مطلع ہو چاہیئے کہ استقبال کو نکلے اور کچھ پیشکش دے احیاناً اگر کہین کا حاکم یہہ امر نمانا وے اور پھر جاوے تو سردار فوج کو لازم ہی کہ گھوڑا نہین باندھ کر اُسکی تنبیہہ قرار واقعی کرے حاصل یہہ ہی کہ حکام روے زمین سے مال بدرقہ تا ہوا اپنے مکان مین پہنچیے لیکن یہہ جب اُس سے ادا ہو جو حکمران ہفت اقلیم کا ہو سو راجا جدشتر نے بے دغدغہ جگ اسمید کے بجالانے مستعد ہو کر تیاری کی اور ایک گھوڑا کہ اُسی رنگ کا بہم پہنچایا اور اُسی طرح پر چھوڑ دیا عقب اُسکے ارجن کو ایک فوج قہر * یکر متعین کیا اسپ مذکور جس ملک مین کہ پہنچتا وہان کا حاکم پیشوالینے آتا اور اطاعت قبول کرتا کسیکو مقدور نہوتا کہ سرتابی کرسکے اور نذر معین مین کمی کرے *

(ابیات)

جس جگہہ جاتا وہ اسپ خوش خرام * چومتا اُسکے قدم ہر خاص و عام
وہان کا حاکم پیشکش گذرانتا * اُسکا آنا فخر اپنا جانتا
ملک اُسکے گو کہ تھا زیر نگین * پر وہ بن جاتا غلام کمترین

القصہ ایک برس کے بعد ارجن مع اسپ و فوج سیر ربع مسکون سے فراغت پا اور شاہان ہفت کشور کو اپنا فرمان بردار بنا * نقد و جنس بے انتہا ساتھ لیئے جدشتر کی خدمت مین مشرف ہوا اور روے زمین کے سلاطین کے مطیع ہونے کی خبر پہنچائی راجا نہایت خوشوقت ہوا اور مال و دولت برہمنون محتاجون کو ایسا بخشا کہ ہر ایک تونگری کے مرتبے کو پہنچا اور بے نیاز ہوا *

(رباعی)

مال و زر و سیم اُسنے یہان تک بخشا * کرنے لگا راج ہر برہمن بھوکھا
قارون سا ہوا جہان مین ہر ایک گدا * کیا دان کرے کوئی کہ منگتا نرہا

بعد اُسکے امور سلطنت و حکومت کو خاطر خواہ انتظام دیا * اور نور عدل و انصاف سے جہان کو روشن کیا * سواد ظلم ہفت اقلیم مین کہین باقی نرکھا خاص و عام سپاہ و رعیت کے

مہا بہادرون کے جدال و قتال مین اور اُس کتاب کی وجہہ تسمیہ یہہ ہی کہ مہا بزرگ کو کہتے ہین اور بھارت بمعنی جنگ چنانچہ اُسمین جنگ عظیم کے مذکور سطور ہین اِسی جہت سے مہا بھارت اُسکا نام ہوا اور دوسری تقریر اُسکی وجہہ تسمیہ کی یونکہی کہ پانڈون اور کورون راجا بھرت کی اولاد ہین چنانچہ پندرھوین پشت اُنکے اجداد کی اُسکو پہنچتی ہی اور راجا عظیم الشان تھا ہفت اقلیم اُسکے تصرف مین تھی اسلئیے یہہ کتاب اِس اسم سے موسوم ہوئی اِسی مین بیاس دیو اپنی ماکی پیدایش کی حقیقت اور اپنے پیدا ہونے کی کیفیت بھی اِس طرح لکھی ہی چندیری مین ایک بہت بڑا راجا تھا ایکدن جنگل مین حالت شکار کے بیچ اُسکو اپنی رانی یاد آئی چاہیتی جوروکا یہان تک دھیان بندھا کہ مارے شہوت کے منزل ہوگیا پھر اپنی منی کو ایک پتے مین اُس نے لپیٹ کر شاہین شکاری کے حوالے کیا تا محل مین جاکر اُس محبوبہ کو پہنچاوے شاہین اسکو چونچ مین لیکر اُڑی جب جمنا پر پہنچی کہ ایک اور شاہین اُس سے دوچار ہوئی جانا اُسنے کہ اُسکی چونچ مین طعمہ ہی اِس سے گتھہ گئی ندان اُن دونون مین ایسی لڑائی ہوئی کہ وہ پتا منی سے چھوٹ گیا منی ایک مچھلی کے منہہ مین جاپڑی قدرت خالق سے اُسے پیٹ رہگیا بعد دس مہینے کے ایک دھیور کے جال مین وہ پھنسی اُسنے پیٹ اُسکا جو چاک کیا ایک لڑکا ایک لڑکی دوگانہ پیدا ہوئے نہایت متعجب ہوا اور دونون کو راجا کے روبرو لیگیا ماجرا بھی سارا کہہ سنایا راجا نے لڑکا تو اپنی فرزندی مین لیا اور متھن اُسکا نام رکھا جب وہ بڑا ہوا ولایت دریاے ستلج کی اُسکی جاگیر کردی چنانچہ وہ اِسی سبب ماچھی داوت کہلائی اور لڑکی اُسکو پھیردی ماہی گیر نے اُسکو پالا پرورش کیا از بسکہ اُسکے بدن سے مچھلی کی باس آتی تھی بنابراِسکے مچھودری اُسکا نام ٹھہرا دریا پر اکثر اوقات رہتی اور ایک ڈونگی پر وارد صادر کو عوض پار اُتارا کرتی ایک مدت اِسی طرح گذر گئی کہ ایکدن پراسر بن سکیت بن بشِشٹ برھما کہ بڑا عابد و ریاضتی تھا اُس دریا سے پار اُترنے لگا یک بیک آنکھہ اُسکی اُس لڑکی کے جمال بے مثال پر جا پڑی زمام اختیار کی ہاتھہ سے چھوٹ گئی اِس قدر خواہش مند ہوا کہ اُس سے ارادہ مباشرت کا کیا وہ لڑکی اُس کی عظمت و جلالت سے ڈرکے بولی کہ مین تو اِن لوگون پر نظار گیون کی شرم دامنگیر ہی اُس مرتاض نے ایک افسون پڑھا وہ نہین ابر سیاہ اُٹھا

سمجھتے ہین سعادت اُسکی توصیف * اِسی خاطر کیا کرتے ہین تعریف بعد اُسکے الی الان کہ چار ہزار نوسی اکاون اُسکے راج کو گذرے ہین ویسا والی مملکت کا دوسرا دنیا مین [illegible] نہین ہوا * اور اُس اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ کے ساتھہ کوئی صاحب تاج و [illegible] کسی بشر نے نہین دیکھا * (ابیات)

تھی اُسکی ذات صفات [illegible] کریمہ کی منشا * بجاہی جتنی کرے کوئی اُسکی مدح و ثنا

جب اُس زمانے مین [illegible] کوئی نہ تھا * توکسطرح [illegible] ہو اُس دور مین عدیل اُسکا

باوجود اِس قوت و قدرت کے [illegible] اشت کی خدمت سعادت جانتا تھا اور اُسکی رضامندی سب امور پر مقدم رکھتا * ساتھہ [illegible] کاربار مالی ملکی موافق اُسکے حکم اور صلاح کے سرانجام دیتا * اور اہل کاروں سے مطابق اُسکے امر کے کام لیتا * اِس مرتبہ اُسکی خدمت گذاری و فرمان برداری کی * کہ اپنے بیٹھنے کی سلطنت اُسکو بھول گئی * کیونکہ اتنی حکومت اُسکی اِنکے دور مین کبھو نہ ہوئی تھی * اور کسی اطاعت اُسکی کوئی نے نہ کی تھی * جب سولہ برس اسیطرح گذرے ایکدن بھیم سین کر دھرتراشٹ کو ہر گز دوست نرکھتا تھا خم ٹھونک کر بولا یہ بازو وے ہین جنکے زور سے سو بیٹے دھرتراشٹ کے معہ فوج میرے مارے * اور تیغ تیز سے اُن کے سر اُتارے * یہہ سنا وہ نہایت آزردہ ہوا اور وہان کے رہنے سے درگذرا * (بیت)

یہہ ہو سکے تلوار کئی مرتبہ کھاوے * پر مرد کڑی بات کسیکی نہ اُٹھاوے

آخر دنیا سے دست بردار ہوکر اپنی زوجہ اور پانڈون کی ماکنتی کہ [illegible] تھی معیت جنگل کی طرف چلا گیا * عبادت اور ریاضت مین مشغول ہوا * تا مدت تین برس کے تھانیسر کے تالاب کے کنارے باہر دوار مین [illegible] گنگ اِس جہان سے راہی ہوا * چنانچہ بیاس دیو نے یہہ احوال تمام و کمال اور کورون پانڈون کا سارا ماجرا بلکہ اُنکے اجداد کی بھی روداد سوا اِسکے اور بھی قصے نادر و عجائب بتفصیل لکھے ہین اور اُس مجموعے کا نام مہابھارت رکھا ہی وہ متضمن لاکھہ اشلوک اور اٹھارہ باب کو ہی اُس مین سے چھاسی ہزار اشلوک بیان مین ان امور کے یعنے حقیقت تعریف و حق جوئی و خدا طلبی اور بعضے عدل و جود کی نصائح مین ہیے متضمن مذہب و ملت کے رو یون کو اور کہنگی عالم کی کیفیت کو باقی رہے جو بیس ہزار

عمل کرنا اُن پر سزا وار نہین * اِسواسطے کہ آخرت مین وہ نتیجہ نیک نہین بخشتا * اِنسان اُس سے سودمند نہین ہوتا * اور اِس جماعت کا عقیدہ یہہ بھی ہی کہ بیاس دیو حیات ابدی رکھتا ہی ابتلک نہین موا بلکہ عالم علوی و سفلی مین سیر کرتا پھرتا ہی سبحان اللہ اُس زمانے کے لوگون کو فیضان و عنایت الہی سے کس قدر قدرت تھی کہ بہتیرے عجائب و نوادر اُن سے ظہور مین آتے تھے * اور مشکل مشکل کام اُن کے ہاتھ سے بآسانی ہوجاتے تھے * بیاس دیو بھی اُنھین مین سے ایک مخلوق تھا کہ بارہا اُس نے گذشتہ و آیندہ سے خبر دی ہی * اور جس بات کو کہ اُسنے کہا بعینہٖ وہ فوراً صورت پذیر ہوئی چنانچہ حالات و خرق عادات اُسکے ہندی کتابون مین مسطور ہین سوا اِسکے اکثر اشیائے [illegible] مشکل سری کشن [illegible] ارجن و جرجودھن وغیرہ کے ہاتھ سے بھی بارہا ہوئے [illegible] کتابون مین منقول ہین * اور بہت سے ثقات کے نزدیک مقبول * پر اِس زمانے [illegible] لوگ اپنی کم قبولیتی و بے ہمتی پر قیاس کرکے غیر معقول جانتے ہین اور طاقت بشری سے باہر سمجھکر نہین مانتے * لیکن وے بھی اِس امر مین ناچار ہین کہ ہر ایک دور مین خلقت [illegible] طور دیگر پیدا ہوتی ہی اور قوت و قدرت بھی علاحدہ رکھتی ہی غرض مدار گردش روزگار کا علما و حکماء ہند کے نزدیک چار جگ پر ہی (پہلا) ست جگ وہ سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس کا ہی لوگ اُس مین چھوٹے بڑے غنی غریب سب کے سب راستی و درستی سے موصوف و تقوی و طہارت سے مالوف عمر طبیعی اُنکی لاکھہ برس * (دوسرا) ترتیا وہ بارہ لاکھہ چھانوے ہزار برس کا اُسکا اِسے قریب قریب آدمی اُس مین بھی نیک ذات و خوش صفات ہوتے ہین لیکن عمر طبیعی اُنکی دس ہزار برس * (تیسرا) دواپر وہ آٹھہ لاکھہ چونسٹھہ ہزار برس کا لیکن اُس مین قوت اور نیکیان لوگون سے بہ نسبت دوسرے جگ کے نوحصے گھٹ جاتی ہین اور عمر طبیعی ہزار برس * (چوتھا) کل جگ یہہ چار لاکھہ بتیس ہزار برس [illegible] اخلاق پسندیدہ اور اوصاف حمیدہ لوگون مین تیسرے جگ کی نسبت دسوان حصہ رہتے ہین اور عمر طبیعی سو برس [illegible] یہہ ہی کہ یہہ جگ سب سے برا ہی لوگ اِس مین بیشتر بد چلن بد اطوار و دروغ گو

آنکھون کے آگے ایک پردا سا پڑ گیا تھا کو ہاتھ سو جھنے سے رہا تب اُسنے اُس نازنین کے ساتھ مقاربت کی فی الفور وہ حاملہ ہوئی اور ایک لڑکا جنی بلکہ اُسیوقت وہ چودہ برس کے لڑکون کی مانند ہو گیا اور اپنے ماباپ کی تعظیم و تکریم بجا لا کر رخصت ہوے جنگل مین جا جپ تپ مین مشغول ہوا القصہ پراسر کی کرامت کے سبب کسی نے اُس دختر کو آکر حالت مجامعت مین نہ دیکھا اور بیاس دیو کی ولادت سے بھی کوئی واقف نہوا اسلیے وہ کواری کی کواری رہی مگر مچھلی کی بو جو اُسکے بدن میں تھی وہ خوشبو سے بدل گئی لطف یہہ ہی کہ ان امور کو پھر بھر کے عرصے سے زیادہ نہ گزرا بعد اسکے وہ عورت راجا سانتن کی زوجہ ہوئی اور راجا بچتر بیرج کو رون پانڈو کے [illegible] اُس سے پیدا ہوا قصہ مختصر جب کہ بیاس دیو کو کثرت اشتغال و اعمال سے حالت کشف کی حاصل ہوئی * اور آنکھیں اُسکے دل کی کھل گئی * تب طبیعی و ریاضی و منطق و مناظرہ بلکہ سب علوم متعارف و غیر متعارف اُسکو بدون تحصیل حاصل ہوئے * آخر الامر اسرار سماوی و ارضی بھی اُسپر کھل گئے * فی الواقع بید ابتداے خلقت مین الہام سے برھما کی زبان پر جاری ہوئے لیکن بیاس دیو نے اُسکے چار حصے کر کے ہر ایک کا ایک نام جدا رکھا یعنے سیام بید و رگ بید و جحر بید و اتھربن بید پھر چارون کو کائنات مین مشہور کیا سواے اسکے وے کتابین کہ برھما کے بیٹے پوتون نے بید سے استنباط کی تھین بعضی اُنمین سے صحیفۂ عالم سے ناپید ہو گئی تھین بیاس دیو نے از سرنو اُنکو لکھا اور ترتیب دیا کتاب مہابھارت کہ جمیع علوم کی جامع ہی اُسکی تصنیفات کا ایک جزو ہی بیدانت شاستر کہ علم الہی و مناظرے مین اُس سے بہتر کوئی کتاب نہین وہ بھی اُسیکی تصانیف سے ہی سواے اسکے وحدت وجود کا مقام ایسی دلائل روشن و واضح سے لکھا کہ تامل و تردد اکثر مدققون کے دلون سے جاتا رہا القصہ اعتقاد اس گروہ کے دانشمندون کا یہہ ہی کہ فقہ کے رسالون مین سمرت اور نسخے تواریخ کے جو پران کر مشہور ہین اور کتب حقیقت اور اکثر صحائف نجوم و حکمت سواے اُن کے بہت سی قدیم کتابین کہ منسوب بیاس دیو سے ہین منظور و معتبر اور عمل اُن پر کرنا نہایت بہتر کہ نتیجہ اُسکا [illegible] دنیاو [illegible] عقبی ہی سواے اُن کے جو کتابین کہ اور پنڈتون داناؤن نے اپنی جودت طبع و حدت ذہن سے تصنیف و تالیف کی ہین محل اعتبار نہین * اور

پریچھت بن ابھمن بن ارجن کو کہ پانچون بھائیون کی اولاد مین تھا ملک حوالے کیا ماتھے پر
اُسکے راج کیا ٹیکا دیا اور خبجش بن دھرتراشٹ کو وزارت کا کام سونپا پھر لباس
ماوکانہ جواہر سمیت گلے سے اُتار کر پوست درخت سے پوشش بدن پر کی اور چارون
بھائیون نے بھی یہی صورت اپنی بنائی آخر درو پدی سمیت شہر سے چلے زن و مرد بھی
وہانکے اُنکے پیچھے بے اختیار روتے ہوئے نکلے راجا نے اُن سبکو دلاسا دیکر رخصت کیا *
اور شرق رو جنگل کی راہ لیا تھا [illegible] ا * پھر بنگالے کے ملک کو دیکھتا بھالتا دکھن مین
آیا وہانکی سیر کرکے اُسکا لگا ہوا اُدھر وہان سے [illegible] کا مین آکر سرپکشن اور بلد صدر کو
ملاحظہ کرکے بہت [illegible] اُسکی فقط نظر خدا پر [illegible] اور ملتان و پنجاب مین ہوتا ہوا کوہ بدری
مین جا کر [illegible] دیتے ہی گھوڑے سے اُتر پڑے [illegible] ضتین * گناہون کے کفارے کے لیئے
کرنے لگا آخر [illegible] لگائے بیٹھا تھا بجانا اُسنے [illegible] لتکے اور اپنے اجسام بخوشی برف مین
گلا دیئے دنیا مین [illegible] اور شعلہ اُسکے [illegible] مین سر بلندی پائی * (بیت)

معزز [illegible] گلے مین [illegible] ہوئے * بخوبی جئے اور بخوبی موئے
رہے یہان [illegible] باحترام * لیا وہان بھی اعلی سے اعلی مقام

پر راجا جدشتر کا بدن برف مین جو نکا تون رہا * اور وہ مجسم بیکنٹھ مین پہنچا * قصہ
مختصر کورون اور پانڈون کی سلطنت سوا سو برس رہی باتفاق ایکدیگر چھہتر برس
لیکن پانڈون کے نکالنے بعد جرجودھن کی تیرہ برس حکومت رہی اور جنگ مہابھارت کے
بعد راجا جدشتر نے چھتیس برس بادشاہت کی *

(احوال راجا پریچھت بن ابھمن بن ارجن)

جس وقت کہ پانڈون اور کورون مین لڑائی ہوئی پانچون بھائیون کے بیٹے مارے گئے
ایک بھی اُنمین جیتا نہ بچا بنابر اسکے پانڈون کے دل کثرت غم سے مکدر اور بہجوم الم سے
مضطر ہو رہے تھے مگر خدا سے امید رکھتے تھے اور تقدیر مین تھا کہ ایک مدت مدید بادشاہت
پانڈون کی نسل مین رہے اسس سبب سے [illegible] لڑائی مین جو ابھمن بن ارجن مارا گیا اُسکی
جورو پیٹ سے تھی چنانچہ نو مہینے کے بعد ایک بیٹا سعادت [illegible] اُسے جنا [illegible] اُنکا
(ابیات)
اُجالا ہوا اور سررشتہ سلطنت کا باقی رہا *

وہ غاباز ہوتے ہیں اور اپنے میں جو اگلوں کی سی طاقت وقدرت نہیں دیکھتے اُن کے واقعات
و حالات کو مافوق طاقت بشری ٹھہرا منجملہ محالات سمجھتے ہیں اور قایلین کو یاوہ گو *
قصہ کوتاہ ہے دور جب تک کہ امتداد اس عالم بے پایان کا برقرار ہی آیا جایا کرینگے * اور
لوگون کے اطوار و اوضاع [illegible] موافق ان کے تبدیل پایا کرینگے * کہتے ہیں کہ پانڈؤن کا راج
دواپر کے آخر مین ہوا تھا چنانچہ [illegible] چند روز ہی مین نبڑ گیا پھر کل جگ نے اپنا عمل دخل کیا خلق کے
اطوار و اوضاع اور ڈھنگ [illegible] نظر آنے لگے * آثار و علامات فساد کے ہویدا ہوئے * چنانچہ
یہہ قصہ بھی اِسی پر دلالت کرتا ہی [illegible] جگ کے آنے سے پہلے ہستناپور مین ایک شخص نے
کسی سے ایک حویلی مول لی اور اُ[illegible]یر پھر کر شروع کی وہان کی زمین کو جو کھدوایا تو [illegible]
ایک دفینہ روپی اشرفیون کا نکل آیا اُس [illegible] تک زمانہ حق شناسی کا [illegible] ارنے
فروشندے سے جاکر ظاہر کیا کہ اِس مکان [illegible] زمین سے ایک گنج نکلا [illegible] جاکر اُسے لے
اِسواسطے کہ مین سواے عملے اور زمین کے کسی چیز کا مالک نہیں بلا [illegible] وہ تیرا مال ہی
اُس مرد نے کہا مینے جب کہ اُس گھر کو تمام وکمال [illegible] ہاتھ بیچا پھر اُسکے دفینے سے مجھے
کیا اگر میری قسمت کا ہوتا تو اِس سے پہلے نکلتا غرض کسی [illegible] پر نکیا آخر اُسی وضع
سے ردوبدل کرتے ہوئے راجا جدشتر کی عدالت گاہ مین آئے اور اِس ماجرے کو اُسکے حضور
بیان کیا راجا دانائے وقت تھا جی مین سمجھا کہ عنقریب کل جگ آتا ہی لوگونکی یہ نیتین نہیں رہنے کی بولا
بالفعل اِس نقد کو بطریق امانت رہنے دو چند روز کے بعد اِسپر حکم ہوگا اور یہہ قضیہ
چک جائیگا بعد تھوڑے دنون کے کل جگ آ[illegible] شخاص کا احوال دگرگون ہوگیا ایک دن
وے ہی دونون اُسکے برعکس جھگڑتے ہوئے وہان آئے بیچنے والے کی گفتگو یہہ تھی کہ مینے عملہ
و زمین بیچی ہی نقد و دفینے کو بیع سے کیا علاقہ وہ میرا ہی مین لونگا اور لینے والا یون کہتا تھا
کہ مین نے جب گھر کو عملے و غیرہ سمیت لیا پھر جو کچھ اِس مین ہی اُسکا مالک مین ہون
تو کون ہوتا ہی اِس تقریر کو سنکر مہاراج کو یقین ہوا کہ یہہ آثار کل جگ کے ہیں دنیا
سے برداشتہ خاطر ہوا اِتنے مین [illegible] کے مرنے کی خبر اور جادو گرونکے ہلاک
[illegible]ی سرگذشت جس طرح و بسط سے کہ مہابھارت مین ہی اُسکے کان مین پڑی زندگی سے
تنگ آیا اور جہان روشن اُسکی نظرون مین تاریک ہوا اسلطنت سے ہاتھ اُٹھایا پھر

لگا وہ اپنے آسن پر عبادت مین مشغول تھا بلکہ اوقات عزیز اپنی مدام یاد الہی مین بسر کرتا * اور شام اپنی قیام وقعود مین سحر کرتا * پیشانی اُسکی نور ریاضت سے انور * اور صورت اُسکی ضیائے عبادت کی مظہر *

(نظم)

جنگل مین تھا کشور کلان وہ * ویرانے مین بلکہ تھا جہان وہ

اوصاف حمیدہ سے بھرا تھا * تھا گنج ویلے چھپا ہوا تھا

جا بن مین لیا تھا اُسنے گوشہ * رکھتا تھا لئے عاقبت کا توشہ

دھیان اُسکا لگا ہوا اُدھر تھا * وہ [illegible] اور با خبر تھا

تھی اُسکی فقط نظر خدا پر * [illegible] تا غیر کو وہ کیون کر

راجا [illegible] دیکھتے ہی گھوڑے سے اُتر پڑا [illegible] دربانی مانگنے لگا وہ جو اپنے معبود سے رجوع کیئے اور خالق [illegible] لگائے بیٹھا تھا نجانا اُسنے کہ یہ کون ہی اور کیا کہتا ہی راجا اُسکی بے اعتنائی پر نہایت غضب [illegible] ا اور شعلہ اُسکے [illegible] سے کا بھڑک اُٹھا آخر ایک موئے سانپ کو کمان کے گوشے سے اُٹھا کر [illegible] گلے مین [illegible] دیا * اور اپنے محل کا رستا لیا * اُس عابد کو اُسکی بھی خبر نہوئی جسطرح [illegible] ہی مین مشغول تھا رہا چند روز کے بعد اُسکا ایک بیٹا کہ ہرنی کے پیٹ سے پیدا ہو [illegible] سر گذشت اُسکی پیدایش کی مشہور ہی چنانچہ سر پر اُسکے ہرن کیسے سینگ تھے اِسی واسطے اُسکو سرنگی رکھہ کہتے تھے کہیں جنگل مین تپشا کر رہا تھا اُسدن اُس سے فارغ ہو کر خوشی خوشی اپنے باپ کی ملاقات کو آتا تھا راہ مین اُسکو کسی دوست نے کہا کر تو جو ایسا شاد شاد [illegible] تونے نہین سنا کر راجا پریچھت نے ایک موا ہوا سانپ تیرے باپ کے گلے مین ڈالاہی یہہ سنکر وہ تپشی نہایت غضبناک ہوا اور تالاب کے کنارے پر جا کر نہایا بعد اِسکے یہہ دعا کی کہ جسنے میرے باپ کے گلے مین سانپ ڈالاہی سات دن کے بعد اُسکو تچھک سانپ کاٹے اور وہ مرجاوے وونہین اُس سانپ کو حکم الہی پہنچا اور تیر دعا اُسکا کارگر ہوا * جب مناجات سے فارغ ہوا باپ کی خدمت مین گیا کیا دیکھتا ہی کہ وہ عبادت مین [illegible] سانپ پڑا لٹکتا ہی بے اختیار پکار پکار رونے لگا آخر باپ اُسکا متوجہ ہوا تب سرنگی رکھہ بولا اَی [illegible] تیری گردن مین سانپ ڈالا ہی نے اُسکے حق مین بد دعا کی وہ بزرگ نہایت غصے ہو کر کہنے لگا

ندے پاس کو دل مین جازینہار * ہر ایک وقت مین رہ تو امیدوار
نجان اُسکی قدرت سے ہرگز یہہ دور [illegible] مین گرچمک جاے نور

القصہ وہ لڑکا سیرت صورت مین لاثانی [illegible] باندون کے جابیکے تخت سلطنت پر بیٹھا عدل و انصاف سے [illegible] ں سے محتاجون کو نواز انام اپنے جد و آباکا روشن کیا * (ابیات)

گھر کی آبادی جو [illegible] فساد سے بنیاد ہی
ابی خوشا حوال کرہو [illegible] نے سے پہلے ہے تنابع الحات
اُسکے ہوتے غیر کب ہو جا [illegible] سیر پھر کر شروع کی وہان کی زمین نہین

لیکن وہ بھی راجا باندا اپنے جد کی مانند شکار [illegible] تک زمانہ حق شناسی کا [illegible] اکثر اوقات صحرا نوردی کرتا تھا اور جو دا [illegible] ے رعایا کی خبر [illegible] زمین سے ایک گنج [illegible] ون کی نگہبانی سے بھی غافل نہ تھا ایک مدت اسی وتیرے پر اُسے کا مالک نہین بلا [illegible] ت پر شکار کو سوار ہو کر کسی جنگل مین گیا اور جانور شکاری پرندون [illegible] ے ہاتھ [illegible] و اسے چیتا گوزن پر لپکا سیاہ گوش ہرن پر دوڑا کتا خرگوش پر جا لگا باز قاز پر [illegible] ے نے تیتر پکڑا باشا سبزک پر جھپٹا بحری بڑے سے جا لپٹی شاہین نے کلنگ کو جا مارا حاصل یہہ ہی کہ درندون نے ہزارون چرندے مار لئے * اور گیر چنگالون نے [illegible] کرون پرندے سطح ہوا سے زمین پر اُتار لئے * (ابیات)

ہوئے شیر بیشہ بھی یہان تک شکار * ہر [illegible] تھے زحد شمار
پھر اُس دشت مین جتنے کچھ تھے درند * کمند اجل سے کئے پاے بند
زمین سے فلک تک جو پہنچا یہہ ذکر * پڑی اپنی برج اسد کو بھی فکر
نہ تھا صید بری ہی پر عرصۂ تنگ * نہ ماہی بچی بحر مین نے نہنگ
نجھوڑا ہوا جب چرندو سے سیر * پرندون مین بے نا ندرو اور بٹیر

اتنے مین ایک ہرن کو راجا نے نیم مار اوہ زخمی [illegible] گا اور راجا اُسکے پیچھے لگا یہان تک [illegible] کیا کہ فوج سے دور جا پڑا ماندگی بمرتبہ ہوئی * پیاس شدت سے لگی * چارون طرف پانی ڈھونڈنے لگا ناچار ایک درویش ریاضت کیش کے آستانے پر جا

اِسکی پاتون کو روز چرتا ہی * گاو چرخ اپنا پیت بھرتا ہی
دور اُسکا نپت کالا ن ہیگا * سایہ اِسکا جہان تہان ہیگا
بھاپ سے منہہ کی پر جلادونگا * اوج یہہ خاک مین ملادونگا

دیکھون تو تو اپنے منتر سے اُسے پھر کر سبز کرتا ہی یا نہین بارے اپنا افسون آزما اور مجھکو اِسکا اثر دکھا یہہ کہکر اُس درخت سبز سایہ دار کو کاٹا اور اپنے زہر کی آگ سے جلا کر راکھہ کر دیا حکیم کامل نے بھی بالاتمال و تعالیٰ ان لیکے افسون کے اعجاز سے اُس راکھہ کو ویسا ہی درخت کر دیا بلکہ جتنے آدمی کہ اُسکی ڈالیان کاٹ رہے تھے اور وے کہ جنکے آشیانے اُسپر تھے بلکہ مور و حشرات الارض سے کہ اُسکی شاخون پر پھرتے تھے اُنھے اور اُسی وضع سے تو اپنی اپنی حرکات کرنے لگے تب سانپ اُسکی جردازی و فسون سازی یہہ کرسر مارنے لگا اور یون کہنے کہ راجاکو حکم الہی سے مارنا ضرور ہی پر یہہ حکیم مسیحا دم اگر وہان پہنچا تو ممکن نہین کہ وہ ہلاک ہو * اور اُسکا جسم میرے زہر سے جلکر خاک ہو یہہ سوچ کر کشب حکیم کی تعریف کرنے لگا اور یون کہنے تو راجا کے پاس کسواسطے جاتا ہی کہ میرے زہر سے اُسکو نجات دیکر بہت سامال و متاع لیوے اگر یہہ ہی درکار ہی تو یہین مجھسے لے رنج سفر مت کھینچ کشب نے اپنے دل مین دھیان کیا جو راجا کی اجل ہی آئی ہی تو اغلب کہ میرا منتر اثر نکرے یا وہ اچھا ہو جائے اور نفع مجھے نہ پہنچے پس یہہ نقد کہ تجھکے اپنی خواہش سے دیتا ہی اِسے چھوڑکر ایک نسیہ کے واسطے محنت کھینچنی نپٹ نادانی ہی غرض طمع نے اُسکا گریبان کھینچا اور راجا کے پاس جانے سے باز رکھا تجھکے سے کہنے لگا جو کچھہ دیا چاہتا ہی مجھے دے کہ مین اپنے گھر چلا جاؤن سچ کہ راجا سے مجھے کیا کام تچھک نہایت شاد ہوا اور ایک نپت جو کہا جواہر اُسکو مرحمت کیا اور یہہ کہاکہ اِسکی خاصیت یہہ ہی کہ جو کچھہ تو اِس سے مانگیگا بلا تاخیر پائیگا سوا اِسکے عہد کرتا ہون کہ جس وقت تو مجھے طلب کریگا تیرے پاس پہنچونگا اور جو کام فرمائیگا اُسکو بجالاؤنگا آخر اُس جواہر کو وہ دیکھ کر بہت خوش ہوا جمعی تمام وہان سے روانہ ہوا جب تچھک زمین پہنچا راجاکو دیکھا کہ ایک مکان محفوظ مین رہتا ہی پیرا چوکی دیتے ہین فسون ساز حکیم طبیب اُسکے گرد و پیش بیٹھے ہین محال ہی کہ کوئی درندہ گزندہ چھوٹے

کہ بہت برا کیا تو نے کہ ایسے راجا رعیت پرور کرم گستر کے حق مین بد دعا کی سواے
اسکے اور بھی سخن ناشائستہ اُسکے حق مین کہے اور ایک اپنے خادم کے ہاتھ راجا کو
سارا یہہ احوال کہلا بھیجا کہ حقہ اُسکو اِس حقیقت سے آگاہ کیا راجا اپنے کیئے سے نہایت
پشیمان اور فقیر زادے کی دعائے بد سے ترسان ہوا کیونکہ اُس پر حالی ہو گیا کہ سات دن کے
بعد یہہ امر مقرر ہوگا پیغام مرگ [illegible] لبحزم پہنچا خادم کو اُس کے رخصت کیا اور ارکان دولت
کے مشورے سے ایک بر[illegible]ن طول و عریض گنگا مین استادہ کروا کے ایک چھوتی
سی عمارت اُسپر بنوائی * اور [illegible] بود و باش [illegible] چند مصاحبون [illegible] تا انقضاے
مدت دعاے بد و نہین ٹھہرائی * اور اُس [illegible] اطراف مین بھی بہت سے افسون خوان اور
مارگیر واسطے حفظ کے رکھے تریاقی دوائین [illegible] مجرب مجرب اپنے پاس جمع [illegible] اُسکے
قدغن کیا کہ بدون حکم ایک مکھی اور مچھر بھی [illegible] مکان مین نجانے پائے [illegible] کاروبار دنیا
کے ترک کیئے جپ تپ مین دھیان لگایا * چھہ د[illegible] تک کچھہ نکھایا * [illegible] ساتوان دن
پہنچا تچھک سانپ آدمی کی صورت پکڑ راجا کے [illegible] نے کے [illegible] اپنے مکان سے چلا
اتفاقا راہ مین اُس کو کشب حکیم مل گیا وہ فن طبابت مین ای[illegible] تھا کہ اکثر بیمار زندگانی
سے مایوس اُس کے ہاتھ سے شفا پاتے تھے * اور ہزار و[illegible] مریض منصفن اُسکی تدبیر سے
فورا اچھے ہو جاتے تھے * خصوصا سانپ کے ڈسے ہوؤن کے حق مین دوا اُس نیک
صفات کی تریاق حیات تھی * اور اُنکی لہر آتار نی اُس کے آگے ایک بات تھی * قصہ مختصر تچھک
نے اُس سے پوچھا تو کون ہی اور کہان [illegible] حکیم نے کہا مینے سنا ہی کہ ایک
درویش نے راجا کے حق مین بد دعا کی ہی چاہیے کہ راجا کو ایک سانپ کاٹے اور وہ ایسا
عادل ہی کہ زبردست اُسکی حمایت سے زبردستون سے نہین ڈرتے * اور مفلس اُسکے
دست کرم سے محتاج نہین رہتے * اِسلیئے مین جاتا ہون کہ بعد اُسکے ڈسنے کے دوا کی قوت
اور افسون کی قدرت سے اُسے پھر کر جلاؤن * اور اُسکا زہر منترون کے زور سے اُتروا ؤن *
وہ بولا کہ جو راجا کو کاٹیگا [illegible] قدرت رکھتا ہی تو ابھی مین اِس درخت
کو کاٹ کر راکھہ کر دیتا ہون * (ابیات)

گو کہ ہی یہہ درخت سر بفلک * شاخ پہنچے ہی اِسکی طوبی تک

نتیجہ دلکی صفائی * اور عقبی مین عذابون سے رہائی ہی * اور کتاب بھاگوت اُسمی جاسبے
مین سیامی سکھہ دیو بیاس دیو کے بیتے نے راجا کے نجات پانے کے لیئے بلکہ ایک عالم
کے فیض اُٹھانے کے لیئے ترتیب دی وہ حقیقت و طریقت کی کیفیات کو متضمن اور
سری کشن کی حالات کو مشتمل ہی بیشک و شبہ انسان اُسکے حقایق کی دریافت سے
قید علایق سے رہائی پاتا ہی * اور خانۂ دل اُسکا نور معرفت سے منور ہو جاتا ہی * چنانچہ
اُسیوقت سے اِس جہان مین اُسکی شہرت ہوئی * اور ایک [illegible] غفیر کو اُسکی طرف رغبت ہوئی

(احوال راجہ جنمیجی بن راجہ پریچھت)

جب راجا پریچھت نے اِس جہان فانی کو تجا * [illegible] مین جابسا * تب امیرون و زیرون
نے متفق ہو [illegible] بڑے بیتے کو راج پر بٹھایا [illegible] اُسکی قبول کی کمر خدمت کی باندھی اگرچہ
یہہ راجا خورد سال [illegible] بندوبست مہمات کا اور انتظام سلطنت کا اِس خوبی کے ساتھہ کیا
کہ کوئی پیر جہان دیدہ اُسکا اِس امر مین [illegible] ف وانحراف نکرسکا ملک آباد ہو گیئے * مفسد
برباد ہو گیئے * رعیت [illegible] حال [illegible] ی * سپاہ مرفہ الحال ہوتی * راجا اِس دیار کے بعضے
حکام کہ اُسے نہ مانتے [illegible] باغی تھے اُنپر چڑھہ گیا قرار واقعی اُنکو تنبیہہ کی ملک پر اُنکے
قبضہ کرلیا بعد اسکے [illegible] نور مین داخل ہوا اُسوقت اُتنگ نام ایک منی اپنے عصر مین برآ
صاحب کمال و صاحب حال و قال تھا راجا کی مجلس مین وارد ہوا راجا نے آنا اُسکا مغتنم جانا
کمال فروتنی و خوش خلقی [illegible] بیٹس آیا منی نے کہا ای راجا کیا طریقہ ہی کہ جن راجاؤن
نے تجھہ سے کچھہ بدی برائی نہین کی اُنکو نا [illegible] پہنچاتا ہی ملک چھینتا ہی اِس سبب سے
بازار جنگ گرم ہوتا ہی بندے خدا کے مارے جاتے ہین رعیت پامال ہوتی ہی اپنی
گردن پر مظلمہ لیتا ہی اور جس کام سے کہ دنیا مین نیکنامی اور عقبی مین خوشحالی ہو
اُسکی طرف دھیان بھی نہین کرتا راجا اِس بات کو سنکر بھیچک سا رہیگا
بعد تامل کے بولا کہ وہ کون [illegible] کہ جسکو خواہ مخواہ کیا چاہیئے عابد نے کہا کہ تیرا باپ
نہایت عادل نیک شعار رعیت نواز [illegible] نے اُسکو مارا اور
تو باوجود اِس قدرت و قوت کے اپنے باپکا اُس سے انتقام نہین لیتا * اور اُسکو اُس عمل
بد کی سزا نہین دیتا * کہ تاقیامت تیرا نام دنیا مین رہے اور عقبی مین کچھہ ضرر تجھے نہ پہنچے

سے چھوٹا اُس تک پہنچے متفکر ہوا کیونکہ اُس تک پہنچون اور کاتون جب کہ دیکھا یا منہ بدخوان راجا کے پاس آمد و رفت رکھتے ہین تچھک نے بھی اپنے فرزندون کو بلا کر ہرایک کو برہمن کی صورت بنایا اور ہاتھ مین اُسکے میوہ دیکر دربانون سے اجازت لیکر اندر بھیجا اور آپ بھی کرمک کی شکل بنکر کسی میوے مین پوشیدہ ہو گیا بیٹون نے راجا کو اسی طرح وے میوے گذرانے راجا نے اپنے مصاحبون کو عنایت کئے قضا را وہ میوہ کہ جس مین تچھک چھپا تھا اپنے واسطے اُٹھایا ایک کرمک صغیر اُس سے نکلی راجا نے اُسکو دیکھہ کر حاضرین مجلس سے کہا کہ درویش زادے کے موجب کہے کے آج ساتوان دن ہی اب آفتاب غروب ہوتا ہی شاید اُسکا کہا جھوٹ ہوا اور یہی کرمک تچھک ہوا اور مجھکو کاٹے غرض ٹھٹھے سے اُس کرمک کو اُٹھا کر اپنی گردن پر رکھہ لیا وونہین تچھک اپنی صورت اصلی پر آگیا اور ایک بڑا اژدہا بن راجا سے لپٹ گیا اور گردن اپنی بلند کی ندان راجا کی گردن مین کاٹ کر آسمان کی ہوا ہوا سبھون نے یہہ سانحہ دیکھا پھر اُسکے زہر کی تاثیر سے وہ مکان معہ جانے لگا منہ و غیرہ جتنے کہ وہان تھے جلدی سے بھاگے اور وہ مکان راجا سمیت بھسم ہو گیا بعد اُسکے ستون اُس زور سے گرا کہ اُسکی آواز نے صور کی مات کیا تمام رات اُسکی صدائے مہیب کی دہشت سے ہستناپور کے باشندے سوئے دوسرے دن راجا کا جسم سوختہ نکال کر گنگا مین ڈال دیا اور ہرایک رونے پیٹنے مین مشغول ہوا ہرچند راجا نے اپنی رکھیا کے لئے بود و باش ایسے مکان مین اختیار کی کہ عنقا و وہم کی بھی پہنچ وہان نہ تھی لیکن اجل آئی ہوئی نہین ٹلتی * یہان مسیحا کی بھی نہین چلتی * اگر لوہے کی کوٹھری مین بند کیون نہو اُسکے ہاتھ سے نہ بچو گے دیکھہ لو آخر راجا کی تدبیر کچھہ پیش رفت نہوئی اور جان کسی طرح نہ بچی *

(ابیات)

ہرایک درد کا ملتا ہی ہرکہین تعویز * ولے اجل کا بغیر از اجل نہین تعویز
یہہ ہو سکے کہ ہوا کو کہین نہ آنے دے * ولیک موت کا رستہ کہین نروک سکے
بلا ہو کیسی ہی لیکن ... آگے موت کے تدبیر کچھہ نہین چلتی

... نے راج کی ساتھہ برس لیکن جب سے راجا اُس مکان مین گوشہ گیر ہوا تھا اپنے جد و آبا کے ذکر و اذکار سنا کرتا * یا بید انت شاستر کی سماعت کیا کرتا * کیونکہ اُسکا

استیک نام اتیت بر آ پنشی جوگی راجا کی مجلس مین وارد ہوا اور راجا کو اسیس دیکر سانپونکی شفاعت کی تقصیر اُنکی معاف کروائی جنکی قضا آئی تھی جلے ما بقیہ سانپ اُس آتش جانگداز سے بچے سچ ہی جسکو خدا بچاوے * اُسپر کبھی نہ آفت آوے * نچہک سانپ کہ جسکے واسطے آتش کدہ مشتعل ہوا تھا وہ بھی جان علامت لیگیا درویش کے طفیل سے اُس نار سوزان مین نہ جلا * (نظم)

ہوئی اُسکی شفاعت آب رحمت * کہ باقی لیگئے جان سلامت
موئے جلکر وہی جکنی قضا تھی * بچے جنکے وہ سب جنکی بقا تھی
کہا درویش کا راجانے مانا * کیا موقوف سانپون کا جلانا
صف بخشش کی اُسکو بھی خوش آئی * کہین آتشکدے سے دی رہائی
غرض نے مزا بخشش کا پایا * عوض لینے سے اُسنے ہاتھ اُٹھایا

پھر راجانے برا جشن کیا اور کئی ہزار برہمنون کو نفیس نفیس کھانے کھلائے ظروف نقرئی و طلائی بھی بخش دئیے اور بھاری بھاری جوڑے پہنائے نقد و جنس بھی بہت سا بانارو لپے سونے کے باسن بھی ہزارون غربا فقرا پر احسان بہت سے کیے * اور اِسی جشن مین راجہ بابو کہ مہمان آئے تھے روبرو کتیان پوشاک وجواہر وغیرہ کی رکھین بلکہ ہاتھی گھوڑے بھی ساز و عراق سمیت لطف فرمائے اور تحفے بھی ہرشہر دیار کے عطا کئیے پھر سبکو خوش وخرم رخصت کیا چار ہزار آٹھسو برس کچھ اُوپر گذرے ہین سوا اِس راجا کے کبھی سے یہہ جگ ادا نہین ہوا [illegible] جد و آبا باوجود اِس قدرت کے کہ آسمان پر جاتے تھے اور قعر زمین کی خبر لاتے تھے لیکن مرتکب اِس امر کے نہوئے اور کس طرح سے ہوتے کہ منشی قضا و قدر نے اتمام اِس کار راجا جنمی جی کے ہاتھ لکھا تھا چنانچہ پیش از وقوع اِس واقعے کے ماضی و مستقبل کے خبر دہندے کتب تواریخ مین اِس امر کا انصرام پانا راجا مذکور کے ہاتھ سے تحریر کر گئے تھے * (بیت)

یہہ سرنوشت مین تھا وہ کرے اِسے انجام * کسیکے ہاتھ سے کسطرح یہہ ہوتا کام

جب راجا اِس کام سے فراغت پاچکا اِنتظام امور سلطنت مین مشغول ہوا جو عدل و انصاف کرنے لگا بعد مدت کے اتفاقا بیاس دیو راجا کی صحبت مین آنکلا راجانے اُس

از بسکہ کلام درویش کا بااثر تھا راجا کے آنسو بے اختیار گر پڑے دیگ حمیت نے جوش مارا شعلہ غیرت کا بلند ہوا ندان ارادہ کیا کہ تچھک سانپ کو اُسکی قوم سمیت جلا کر راکھ کر دیجئیے بلکہ ایک تخم اژدہے اور سانپ کا دنیا مین باقی نہ رکھئیے * (ابیات)

یہہ سنکر اُسے سخت غیرت ہوئی * جلانے پہ سانپون کے رغبت ہوئی

جو ہی مرد تو شیر سے منہہ نموڑ * اُٹھا جان سے ہاتھ غیرت نچھوڑ

غرض یون لگا کہنے ہو [illegible] غضب * کہ تچھک سے بدلا مین لیتا ہون اب

نہ رکھونگا سانپونکا دنیا مین [illegible] ن * جلاؤنگا مین سبکے سب ایک ٹھاؤن

بنا بر اسکے بڑے بڑے جادوگر ساحرا [illegible] ذان بدخوان بلائے اُنمین ایک ایک ایسا تھا کہ عالم علوی کو حاضر کرے آفتاب و مہتاب [illegible] سمان سے اُتارے اور جو کچھ [illegible] ب ولوازم سانپون کے مارنے جلانے کے لیئے چاہئیے تھا [illegible] ود کر دیا ساحرون نے ایک محوطہ آتش کا درست کیا بعد اسکے منتر پڑھنے شروع کیئے اُنکی تاثیر سے سانپون ا [illegible] ن کے دلون مین عجب طرح کی وحشت مستولی و دہشت غالب ہوئی کہ ہر [illegible] ون [illegible] ن اپنے اپنے بانبیون غارون سے گھبرا گھبرا نکلے اور اُس آگ مین گر گر کر جانے لگے یہانتک [illegible] تحت الثرا اور عالم بالا مین بھی جو سکونت رکھتے تھے وے بھی آن پہنچے اور اس جلدی سے [illegible] تے تھے * کہ آپس مین لپٹ لپٹ جاتے تھے * مرتبۂ اول بیس ہزار سانپ آنکر جلے پھر ایک لاکھ ۴ سن آگ مین راکھ ہوئے بعد اسکے گیارہ لاکھ پھر دس کروڑ بعد اسکے انگنت آئے اور جل گئے کتنے اُن مین گھر منہہ تھے اور کتنونکی ہاتھی کی [illegible] ین تھین اور بہتون کے ناک اور کان مین منہہ تھا اکثرون کے [illegible] و سر بہتون کے چار چار تھے بعضے ایک کوس کی لنبائی مین بعضے دو کوس کے عرصے مین بعضے ایسے کہ جو شکل چاہین بن جائین * اور جس جگہہ ارادہ کرین اپنے تئین وہین پہنچائین * غرض اس قدر جلے کہ اُنکے بدن کی چربی سے جوئین بہین اور آتش ایسی مشتعل ہوئی کہ اُسکے دہوئین سے ایک طبقۂ دخان فلک پر اور پیدا ہوا اندان منترون نے یہہ اثر کیا کہ [illegible] فلک مضطرب ہو کر چاہتا تھا کہ زمین کو اپنے دوش سے دھکہ دے اور اُس آگ مین آپڑے لیکن حکم الٰہی نہ تھا کہ تختۂ زمین ایکبارگی پاش پاش ہووے اور سانپونکا بیخ دنیا مین نرہے اس باعث سے وہ بہزار جد وکد ٹھہرا رہا اس ہنگام مین

نہونا اور اُسکے ساتھ سنجوگ نکرنا اور جو یون بھی ہوا تو اُسکا محکوم نہو جائیو درصورتیکہ وہ
عورت تیرے گھر مین آوے تو اُسکی متابعت نکیجو والا تجھ سے ایک گناہ عظیم ہوگا یہہ
کہکر بیاس دیو نظرون سے غایب ہو گیا جب روز معہود پہنچا سوداگر ایک گھوڑا پری پیکر
نیکو منظر نہایت خوش اسلوب و خوشرنگ * برد و تاک اُڑان سنگ (قطعہ)

خندق و قلعہ نہو اُسکی دہانت کے حائل * جون ہوا اُسکو مساوی تھا نشیب اور فراز
کرتک اُسکی تھی چو مہتاب مین اُسے کہئے کیا * باج وہ جسکتنی صاعقے کی تھی آواز
اُڑکے رہ جاتی جہان اُسکے تکاپو کی گرد * طایر وہم کو پہنچاتی نہ وہانتک پرواز

راجا کے دردولت پر لایا خاص و عام کا ازدحام ہو گیا رفتہ رفتہ راجا کو بھی خبر پہنچی اُسکے
دیدہ بصیرت کے آگے پردہ پڑ گیا سچ ہی کہ ہونے والی بات بن ہوئے نہین رہتی بے اختیار
اُسکے دیکھنے [illegible] سے باہر نکل آیا اُسکی [illegible] اور زیبائی دیکھتے ہی زمام اختیار کی ہاتھ سے
چھٹ گئی جو [illegible] اُسکی پیٹھ پر لگا [illegible] اور وہ باد پا فوراً اُسے لے بھاگا * نداں ایسے
بیابان ہولناک مین پہنچا کہ اجگر و [illegible] کے جگر وہان کے درختون کی عظمت و ہیبت سے
ترک جاتے تھے * او [illegible] درندون وحشیون کی آوازون سے شیرون کے دل دھڑکتے
جاتے تھے * راجا کا بکا [illegible] ہو گیا یہان تک ڈر کر تھرتھر کانپنے لگا اور اِدھر اُدھر تکنے کو وہان
ایک پریزاد چودہ برس کی چودھوین رات کے چاند سے رنگ روپ مین اعلی بلکہ سورج کی
چمک بھی اُسکی رنگت کے روبرو زرد * اور اندر کی اپچھرا اُسکے حسن کے آگے گرد *

(نظم)

کرے قتل عالم کو ایک آن مین * یہہ عالم کہان نوع انسان مین
نہ پھول اُسکے مکھڑے آگے پھلے * نہ کبک اُس سے ہو [illegible] مقابل چلے
نہ نرگس کو آنکھون سے دعوا ذری * نہ سنبل کو بالون سے تک ہمسری
اگر حسن کا اُسکے دیکھے سمان * تو شاطبن جائے حور جنان

قضارا مہاراج کو نظر آئی فی الفور [illegible] جاتا رہا [illegible] نے کنارا کیا عشق گریبان
گیر ہوا دامن تحمل ہاتھ سے چھٹ گیا * کشور صبر و سکون یک [illegible] ناجو بار اختیار
گھوڑے سے اُترا اُسکے پاس جا بیٹھا اور یون پوچھا کہ ای پری پیکر رشک قمر تو یا ہمن

آگاہ اسرار غیب سے سوال کیا کہ میرے بزرگ اسقدر دانا و بینا تھے کہ اسرار غیب اُنپر کھل رہے تھے اور یہہ ایک لڑکا بھی جانتا ہی کہ حیات مستعار ہی ہمیشہ کوئی نہین جیا دنیامین سدا کوئی نرہیگا تسپر ایسی ایسی لڑائیان لڑے کہ ہزارون بھائی بند خویش اقربا تہ تیغ ہوئے* بلکہ بیشمار ذیحیات حیوان و انسان سے موئے * وجہ اسکی کیا ہی بیاس دیو نے کہا کہ ارادۂ الہی یو نہین تھا کہ یہی امور اِنکے ہاتھ سے ظہور مین آئین پھر راجا نے کہا باوجود اس آگاہی کے تدارک اُسکے دفعیہ کا کیون نکیا بیاس دیو بولا کسکی قدرت ہی کہ تقدیر الہی کو پھیرے جب کہ [illegible] بادشاہ مجازی کا کم پھرتا ہی تو بادشاہ حقیقی کی قضاء مبرم کسطرح ٹلے اور کسکی مجال ہی [illegible] سے بچے *

(نظم)

تقدیر الہی نہ فرشتے سے ٹلے [illegible] تدبیر کوئی سامھنے اُسکے [illegible]
خالی نگیا تیر کا اُسکے تو کبھو وار * [illegible] نشانے کتئین اپنے [illegible]
ممکن نہین جو اپنے تئین اُس سے بچاوے * فرصت نہو اتنی جو سپر روکنے [illegible]

بالفعل ایک امر پردۂ غیب سے تیرے لیئے وقوع مین [illegible] ہی تو [illegible] گناہ عظیم مین گرفتار ہوگا اور مین علاج بھی اُسکا بتا دیتا ہون اگر تجھسے ہو سکتا ہ[illegible] تو اُس سے بچ رہ راجا یہہ بات سنکر حیران رہگیا بعد تامل کے سائل ہوا کہ وہ کون [illegible] ہی کہ میرے واسطے مقدر ہوئی ہی اور میرے سرنوشت مین لکھی گئی ہی خدا کی واسطے مجھپر رحم کرو اور اُسکے مدافعت کی تدبیر بتادو کہ پیش از وقوع اُسکا تدارک کرون تا اُسکے شر سے بچ رہون * (ابیات)

برائے خدا مجھہ کو جلدی [illegible] میرے لیئے کیا مقدر ہوا
پھر اُس سے بچون کسطرح یہہ بھی کہہ * خموشی کا موقع نہین چپ نرہ
کہ پہلے ہی مین اُسکا چارا کرون * ابھی سے مین اُس سے کنارا کرون
یہہ ممکن ہی آفت سے بچ جاؤن مین * جو تیرے کرم سے امان پاؤن مین

وہ آگاہ دل تو اُسکی ماہیت سے کماحقہ آگاہ تھا بیان کرنے لگا کہ فلانی تاریخ ایک سوداگر خوب صورت گھوڑا بہت [illegible] لیگا چاہیئے کہ تو اُس کو نہ لیوے بلکہ نگاہ بھی اُسپر کرے اور اگر لیوے بھی تو زنہار سوار نہو جوکیونکہ اگر تو سوار ہوا تو وہ بلا تو قف جنگل مین لیجائیگا اور وہان ایک عورت نہایت حسین مہ جبین تجھے نظر آئیگی ہرگز تو اُسپر مبتلا

لے عالم مین آ گئے. ہمیچک سے رہگئے تیر غمزہ اُسکا کھایا * اور کھانے سے ہاتھ اُٹھایا * (بیت)

غضب مین تک اپنے تئین تو سنبھال * گنہ گار پر تیغ کو مت نکال

بہت جلد ہو ار جس کی جلے * وہی ہاتھ حسرت سے اکثر ملے

راجا اِس احوال کو دیکھتے ہی آگ ہو گیا * شعلۂ غیرت اُسکا بلند ہوا * پلک مارتے مین برہمنون کی جماعت خاک ہلاکت مین ملا دی دنیا مین بدنامی لی اور عقبی مین عذاب کی سختی *

(ابیات)

جون ہوئی وہ رشک زہرہ جلوہ گر * ہو گئے یک مرتبہ سب بیخبر

گر پڑے بیہوش ہو بر روئے خاک * ہو گئی سب کی قبائی صبر چاک

گرچہ ان ہر ایک کا جون سنگ تھا * لیک اُسدم موم کا سا رنگ تھا

شعلۂ [illegible] و پر گئے اُسکے پگھل * آئے بند صبر سے باہر نکل

آپ سے [illegible] آخر وہ بیچارے گئے * مرچکے تھے لیک پھر مارے گئے

بعد اِسکے نہایت پچھتایا افسوس سے ہاتھ ملنے لگا اور رزار زار رونے کہ مجھسے ایسا برا کام ہوا تمام عمر کی نیک نامی [illegible] ہی بدنامی حاصل ہوئی ساتھ اِسکے مکافات آخرت مین اِسکی نہایت بد ہوگی ہر چند غ[illegible]صہ کھاتا تھا اور ندامت کھینچتا تھا پر کچھ فایدہ نہوتا تھا اتنے مین بیاس دیو پھر حاضر ہوا اور کہنے لگا اے راجا باوجود اِسکے کہ مینے تجھکو اِس بات سے آگاہ کیا تھا پھر اِسی شدنی کو تو نے کیون نروکا اور دفع نکیا راجا بہت سا نادم ہوا اور بہت سی منت و معذرت کی بعد اِسکے التماس کیا کہ اِس گناہ عظیم کا تدارک و تلافی مجھے بتا کہ عاقبت مین اِسکے عذاب سے رہائی پاؤن اور گرفتار نہون بیاس دیو نے کہا بہت سی خیرات و تصدقات کے بعد کتاب مہابھارت کو پڑھوا کر گوش دل سے [illegible]سن اور اُسکے معانی پر دھیان دھر البتہ نجات پائیگا * اور یہہ گناہ تیرا بخشا جائیگا * چنانچہ راجا نے تمام خزا نے وو فینے جتنے تھے بلکہ سا[illegible] اسباب فقرا و مساکین کو بخش دیا اور کتاب مذکور کو سناتن کہ شاگرد رشید بیاس دیو کا تھا اُس [illegible] پڑھوا کر رجوع قلب سے سا گناہون سے پاک ہوا عذاب آخرت سے بچا اُسی وقت سے یہہ کتاب تمام عالم مین [illegible] ہوا جو حروف ہوئی جب اُس سے فراغت حاصل کی بدستور امور مملکت مین مشغول ہوا عدل

کس گلشن کی ہی * اور نسترن کونسے چمن کی * کیا بھوگ پڑا کہ تیرا آنا اِس جنگل و بر مین ہوا *

(ابیات)

ایک ایک بستی مین گیا ہر باغ و صحرا مین پھرا * پر گلبدن تجسا کہین دیکھا نہ مین اور نے سنا
والہ ہی تیرا سب جہان پھر تو کہان جنگل کہان * ہی چشم و دل تیرا مکان تو شوق سے اب اس مین آ

اُس غنچہ دہن نے مسکرا کر عشوہ و ناز سے اپنا حسب و نسب اور سبب بیابان مین آنے کا بیان کیا راجا اُسکی گفتار شیرین و کلام نمکین سنکر اور بھی مبتلا ہوا ندان موافق اپنے آئین کے اُس مہ جبین سے بیاہ کیا * اور وہین آغوش مین اُسے لیا * ہونٹھون سے ہونٹ ملا دیئے * اور بوسے ہزارون لیئے [illegible] اب وصل اُسکے ساتھ پی * اور بکارت اُسکی لی * دامن صحرا لالہ گون کیا * آخر [illegible] عالم کا خون کیا * (نظم)

ہر ایک نے لب سے لب باہم ملا [illegible] مزے آپس مین کیا کیا [illegible] اُئے
وہ زہرہ ماہ کے پھر بر مین آئی * جو لذت تھی اُٹھا نی [illegible] اٹھائی
اچنبھے کی غرض یہہ بات ہیگی * صدف [illegible] نے لعل اُگلر پائے موتی

بعد اِسکے راجا اپنے دار السلطنت مین اُسکو لایا * اور [illegible] کی عورات کا اُسکو سردار بنایا * یہان تک اُسکا محکوم ہوا کہ اُسکے بن کہے ہاں کر[illegible] نہ پیتا سچ ہی کہ جو کام نیک یا بد کسی کے ہاتھ سے ہوا چاہتا ہی اسباب اُسکے پہلے مہیا ہ[illegible]تے ہین خواہ مخواہ وہ اُس امر کا مرتکب ہوتا ہی ہر چند بچا وے بچ نہین سکتا راجا کی سرنوشت مین ثبت تھا کہ وہ عورت باعث ایک گناہ عظیم کا پڑیگی باوجود آگاہی کے بازنرہا اتفاقا ایکدن بہت سے برہمن اُسکے گھر مین انواع و اقسام کی نعمتین کھانے شیرین و نمکین کھا رہے تھے * اور اپنے کام و زبان پر لذتین [illegible] رہے تھے * راجا بھی ثواب کے لیئے وہان حاضر تھا * (بیت)

ہر ایک سمت تھے خوانچے زرنگار * وہ اقسام کی نعمتین بیشمار
جو کھاوے اُنھین عمر مین ایکبار * نہ بھولے مزا تا [illegible] روز شمار

کہ وہ ناز نین غارت کر دین قیامت [illegible] پیکر خرابی ایمان غارت کن گبرو [illegible] نہایت بناؤ سنگار سے گہنے مین لدی ہوئی پوشاک بھاری پہنے ہوئے گنگھی چوٹی کیئے ہوئے دولت سرا سے باہر نکل اُس مجمع مین چلی آئی اُسکو دیکھتے ہی وہ بیچارے سکتے

باون برس اور نو مہینے فرمان روائی و کشورستانی کرتا رہا آخر اِس جہان سے راہی ہوا بعد اُسکے * (راجا سورن چرا بن راجا میدھاوی) نے پچاس برس اور آٹھ مہینے ریاست کی اور مملکت کو رونق بخشی * (پھر راجا بھیکم بن راجا سورن چرنی) سینتالیس برس اور نو مہینے راج کیا سپاہ و رعیت کو خوش رکھا اور جہان کو عدل و انصاف سے آراستہ کر دیا بعد اُسکے (راجا پدارتھ بن راجا بھیکم) نے پینتالیس برس گیارہ مہینے سپاہ رعیت کو پالا اور عالم کو نوازا پھر * (راجا دسوان بن راجا پدارتھ راجا ہوا) اور چوالیس برس نو مہینے سپاہ و رعیت کو اُسنے امن مین رکھا پھر (راجا آونی بن راجا دسوان نی) چوالیس برس راج کیا اور خلق کی تالیف قلوب کرتا رہا اُسکے بعد (راجا آھنی بن راجا آونی) اکاون برس تک راج پر قایم رہا سپاہ و رعیت کو داد و دہش سے نوازا کیا پھر * (راجا ندپال بن راجا آھنی) اٹھتیس برس نو مہینے راجا رہا اور خلق کو آرام دیا کیا (راجا رمال [illegible] راجا ندپال نی) پینتالیس برس تخت حکومت پر جلوس فرمایا خلایق کو اپنے سایہ حمایت مین آرام سے رکھا اور گردن کشون کو سرنگون کیا پھر * (راجا شیپاک بن راجا [illegible]ل) چھتیس برس امور سلطنت کو انتظام دیا کیا اور مفسدون خونیون کا لہو پیا کیا بعد اُسکے (راجا کھیم بن راجا شیپاک) اٹھاون برس پانچ مہینے اپنے باپ کا قایم مقام رہا اور جد و آبا کا نام روشن کیا پھر * (راجا کھیمن بن راجا کھیم) راج پر بیٹھا لیکن امور سلطنت مین کاہلی اور عدالت کے طریقے مین سستی کرتا تھا مطلق مالی ملکی کامون کی طرف دھیان نہ دھرتا بے پروا [illegible] لی اسنے اپنا شغل کیا نہ ان سلطنت کو ہاتھ سے کھو دیا بلکہ اپنی جان بھی دی خلاق کون مکان نے جہان کو جسے پیدا کیا سررشتہ انتظام امور خلایق کا شاہان عظیم الشان کے ہاتھ مین دیا پس اُنکو [illegible]م ہی کہ خلق کی رفاہ ہر آن مین چاہین * اور عدل انصاف کے چاہن بخوبی نباہین * نہین تو سلطنت چھن جائیگی *

(بیت)

بلکہ جان پر بھی آفت آئیگی *

نہو پروا جو شہکو مملکت کی * ہر ایک کو چوپٹ ہووے سلطنت کی

جب راجا کھیمن کو امرا وزرا نے بر تبہ غافل اور امور ملکی و مالی مین کاہل پایا جو وزیر کہ کاروبار سلطنت کا مختار تھا اُس کو امیدوار سلطنت کیا نہ ان اُن کو بھی حرص سلطنت کی

و انصاف کرنے لگا بعد مدت کوکب بقا اُسکا مغرب فنا مین غروب ہوا جہان رعیت و
سپاہ کی نظرون مین تاریک ہو گیا اُسکی سلطنت کی مدت چوراسی برس تھی *
(راجا رسمید بن راجا جنمیجی) ست مین برآتھا بعد اپنے باپ کے راج پر بیٹھا
عدل وانصاف سے جہان کو روشن کیا مانند اپنے جدو آبا کے امور مملکت کو انتظام دیا
مدت اُسکی راج کی بیاسی برس اور دو مہینے * (راجہ ادمن ابن راجا رسمید)
نے اٹھاسی برس دو مہینے راج کیا اور رعیت وسپاہ کو بہت سا آرام دیا * راجا مہاجی بن ادمن نے
اِکاسی برس اور گیارہ مہینے ریاست کی اور تخت سلطنت کو زینت بخشی *
(راجا جسرت بن مہاجی نے) فرمان روائی اور مملکت پیرائی دو مہینے پچہتر برس کی
(راجا دشت دان بن جسرت نے) چہتر برس تین مہینے راج کیا اور ایک جہان آباد کیا *
(راجا اگرسین بن راجا دشت دان) بعد اُسکے راجہوا رعیت پرور [illegible] ملک ستانی
کا نقارا اُسنے بجایا آخرا تہتر برس اور آٹھ مہینے کے بعد ا[illegible] جہان سے گذر
گیا پھر (راجا سورسین بن راجا اگرسین) اسی بر[illegible] تلک راج کی مسند پر رونق افزا
رہا مالی ملکی کاروبار کو بخوبی انتظام دیا کیا اُسکے بعد (راجہ سو[illegible]ن بن راجا سورسین)
نے پینسٹھہ برس دو مہینے راج کیا رعیت اور سپاہ کو چ[illegible]ے رکھا اُسکے بعد *
(راجا رسمی بن راجا سومت نے) اُنہتر برس پانچ مہینے را[illegible] مسند کو رونق بخشی
اور جہان مین بخوبی حکومت کی بعد اُسکے * (راجا برجہل بن راجا رسمی)
تخت حکومت پر بیٹھا اور چونتھہ برس سات مہینے تلک [illegible]ت کو آباد رکھا اُسکے بعد *
(راجا سونہہ پال بن راجا برجہل) باس[illegible] برس اور ایک مہینے راجا رہا جہان کو فتنہ و
فساد سے پاک کیا * (راجا نرھردیو بن راجا سونہہ پال) اِکاون برس گیارہ
مہینے حکم رانی وملک ستانی مین مشغول رہا بعد اُسکے * راجا سوچرتھہ بن راجا نرھر دیو نے)
بیالیس برس اور گیارہ مہینے جہان بانی کی اور حسن سلوک سے زندگانی کاٹی *
(پھر راجا بھوپت بن راجا سوچرتھہ) راجا[illegible]اون برس اور تین مہینے امور
سلطنت کو انتظام دیا کیا بعد اُسکے * (راجا سوپن بن راجا بھوپت)
راج پر قایم ہوا پچپن برس اور آٹھ مہینے حکومت کرتا رہا پھر (راجا میدھاوی بن راجا سوپن)

مہینے تک قضیہ جھگڑا خلق اللہ کا واجبی واجبی چکایا * بعد اُسکے (راجا سردھی بن راجا امین پال نی) کشورستانی و ملک گیری مین اوقات گذاری آخر سینتالیس برس سات مہینے کے بعد بیکنتھ باسی ہوا پھر (راجا پدارتھ بن راجا بردھی نی) رائت فرمان دہی کو بلند کیا * پچیس برس پانچ مہینے عدل وانصاف کا ڈنکا دیا بعد اُسکے (راجا ندھمل راجا پدارتھ کا بیٹا) مسند حکومت پر بیٹھا لیکن سپاہ و رعیت کی طرف متوجہ نہوا * عیش و عشرت مین پڑ گیا * بھنگ پینا اختیار کیا * نشے مین غرق رہنے لگا امرا وزرا سے بدسلوکیان شروع کین * آنکھین یکمرتبہ بند کرلین * راہ و رسم رئیسون کی بھلا دی تالیف قلوب ترک کی آپ مین نرا خبطی سا ہو گیا رئیس کو لازم ہی کہ کسی نشے کی کثرت نکرے اور عادت نہ ڈالے نہین تو خاصیت جمادی پیدا کریگا اور انسانیت سے جاتا رہیگا خصوصا بھنگ بد تر ین نشہ ہی اگرچہ ابتدا مین قدرے سرور لاتی ہی * بلکہ بھوک بھی لگاتی ہی لیکن آخرکار اُلو بناتی ہی * سدھ بدھ ساری بھلاتی ہی * بڑھنا اُسکا جثے کو گھٹاتا ہی * رنگ نر کا پیلا ہو جاتا ہی * اگر شیر اُسے پیوے بکری سے ڈرے * اور جو گیند ا اُسکا عادی ہو شیر سے بھاگا کرے (ابیات)

جسے بھنگ پینے کی عادت ہوئی * اُسے جود و ہمت سے نفرت ہوئی
اگر ہووے کیسا ہی چالاک و چست * پر اُس کو پیئے تو وہ ہو جاوے سست
نہ چہرہ ہی اُسکا فقط زرد ہو * جو کثرت کرے اُسکی نامرد ہو
سمجھنے لگے پھر تو رسی کو ناگ * اگر بک ہلے وہ تو بس جائیے بھاگ

القصہ جب راجا بھنگ کی کثرت سے ازخود رفتہ ہو گیا ارکان دولت سے بدخوئیان کرنے لگا تب بیرماہ وزیر نے لوگون کے ورغلانے سے قابو پاکر اُن اُس کو مارا اور ملک کا مالک ہو بیٹھا واقعی جب ریاست و حرص سلطنت آدمی کو حقوق محسن کے بھلا دیتی ہی * بلکہ خوف الہی بھی دل سے اُٹھا دیتی ہی * تب جان بوجھ کر اُس امر کا مرتکب ہوتا ہی * جسکے سبب خوبی عقبی کھوتا ہی * قصہ مختصر اس مقتول نے اکتیس برس اور آٹھ مہینے راج کیا اِسکے بعد راجا بسراد کی اولاد سے سررشتۂ سلطنت منقطع ہو اور خاندان مین گیا (بیت) نہ بد ہی رہا اِس جہان مین نہ نیک * کہانی رہی اُن کی ایک ایک

ہوئی * موزن طمع سے چشم مروت اُسکی سعی دی * ایکدن قابو پاکر اُسنے راجا کو مار لیا اور آپ راج پر قایم ہوا غرض راجا کھیمن نے اتھتالیس برس اور گیارہ مہینے راج کیا پانڈون کے خاندان مین سلطنت اُسی تک تھی قضا و قدر سے اتھارہ سی چونستھہ برس اُن کے گھرانے مین پادشاہت رہی راجا جدشتر سے لیکر راجا کھیمن تک تیس شخصون نے ریاست کی (راجا بسراد) کہ مرتبہ وزارت سے پایہ سلطنت کو پہنچا اور حکومت پر بیٹھا اکثر اوقات کاروبار سلطنت مین مشغول رہتا * اور صعوبتین واسطے خلق کے برغبت سہتا * لیکن ہرگاہ کہ احوال اُسکی اولاد کا مفصل معلوم نہ تھا اسواسطے مختصر کیا فقط ہرایک کا نام اور مدت سلطنت لکھہ دی قصہ مختصر (راجا بسراد) نے ستر برس چار مہینے راج کیا پھر (راجا سورسین) اُسکے بیتے نے اپنے باپ کے بعد بیالیس برس اور آتھہ مہینے رعیت و سپاہ کو اپنے سایۂ عدالت [illegible] آرام سے رکھا آخر ملک عدم کو اکیلا چلا گیا پھر (راجا بیرساہ راجا سورسین کا بیٹا) باپ کی مسند پر بیٹھا اور باون برس دو مہینے اُسنے خلق کو اپنی پناہ مین رکھا بعد اُسکے (راجا آھنگ ساہ بن راجا بیرساہ) تخت نشین ہوا سینتالیس برس اور [illegible] سنے بھی عدل گستری اور رعیت پروری کی اُسکے بعد (راجا برجنت [illegible] بیٹا راجا اھنگ ساہ کا) تخت نشین ہوا پینتیس برس گیارہ مہینے اُسنے راج کیا اور روز [illegible] فزاے مملکت رہا پھر (راجا دھیر راجا برجیت کا خلف) راج پر بیٹھا چوالیس برس اور تین مہینے حاکم رہا بعد اُسکے (راجا سودیال بن راجا [illegible]) تخت سلطنت پر جلوس فرمایا * مملکت کو بخوبی بسایا * بعد تیس برس نو مہینے کے اِس جہان کو تجا بیکنتھہ مین جا بسا اُسکے بعد (راجا [illegible] مست راجا سودیال کی بیٹی نبی) تخت سلطنت کو زیب دیا اور آوازہ عدل و انصاف کا بلند کیا آخر بیالیس برس اور دو مہینے کے بعد ملک بقا کا راہی ہوا پھر (راجا سنجی) راجا پورمست کا پورا اپنے باپ کے مقام پر بیٹھا بتیس برس تین مہینے وہ بھی امور ملکی کے انتظام مین لگا رہا بعد اُسکے (راجا امرجودھہ بن راجا سنجی) فرمان روا ہوا اور ستائیس برس چار مہینے امور جہانبانی کے بندوبست مین رہا پھر (راجا امین پال بن راجا امرجودھہ نبی) نقارا سلطنت کا بجایا * بائیس برس گیارہ

جوانی مین نہایت خوب ہی * چنانچہ ہرایک جوان کو مرغوب ہی * خصوصاً جسکو جوانی مین دولت ہو اُسکے تو حق بطرف ہی لیکن جنکو خدا نے عقل دی ہی وے سوچ سمجھکر عیاشی کرتے ہین اسقدر رنگ نہین پرتے امور مہلکت کو سب باتون سے مقدم جانتے ہین * اور کہا اپنے دولت خواہو نکا جان و دل سے مانتے ہین * جو حاکم عیاش ہو اوہ دین و دنیا سے گیا نتیجا عیاشی کا غفلت ہی اور کاہلی کا ذلت اکثر تخت نشین غفلت کے باعث صاحب حصیر ہوئے * بہتیرے سلاطین کہالت کے سبب حقیر ہوئے * القصہ جب بے پروائی و لاوبالی راجا کی بہت برہگئی اور نارسائی اُسکی سب کے نزدیک ثابت ہوئی ارکان دولت و عیان سلطنت نے وزیر سے اتفاق کیا * اور راجا کو مار کر اُسکو راج پر بیٹھا دیا * حاصل یہہ ہی کہ غفلت بادشاہون کی اُنکے تخت سلطنت کو خاک مین ملاتی ہی * اور روزیرون کو پایۂ وزارت سے اورنگ شاہی پر بیٹھاتی ہی * غرض راجا اُدھت نے تیس برس گیارہ مہینے راج کیا آخر اپنے کیئے کی سزا کو پہنچا قصہ کوتاہ راجا بیرماہ سے لے تا راجا اُدھت سولہ اشخاص نے سلطنت کی * چار سو چالیس برس [illegible] بعد اِنکے خاندان سے ریاست گئی *

(نظم)

تو دنیا کو ایک [illegible] کر قیاس * ہی آج اِسکے پاس اور کل اُسکے پاس
اِسے نت [illegible]یار درکار ہی * وفا سے ہمیشہ یہہ بیزار ہی
زیادہ کبھو [illegible]س سے تو لگ نہال * بجز داغ حسرت نہ پگی یہہ پھل
نہ بھول [illegible] و فر دیکھ [illegible] کہ ہی داغ حسرت ہی اِسکا ثمر

(جب راجا دند[illegible] [illegible]ت سے درجۂ سلطنت کو پہنچا اکتا[illegible] برس چھہ مہینے سپاہ و رعیت کی غور و پرد[illegible] [illegible] نقارہ رحلت کا بجا گیا پھر *(راجا [illegible] د موج بن راجا دندھر) راج پر بیٹھا پینتالیس برس خلق کا کام اُسکے ہاتھ سے جا[illegible] رہا بعد اُسکے * (راجا مہاکنگ راجا سین [illegible] کا بیٹا) حاکم ہوا اور اکتالیس برس دو مہینے کے بعد اُسنے رخت ہستی کو باندھا اُسکے بعد * (راجا مہاجودھہ بن مہاکنگ) رئیس ہوا تینتیس برس امور سلطنت کو انجام دیتا رہا پھر * (راجا ناتھہ بن راجا مہاجودھہ) اٹھائیس برس حاکم رہا آخر پیمانہ اپنی عمر کا بہر گیا اُسکے بعد * (راجا جیون راج بن ناتھہ) راج پر

حاصل یہہ ہی کہ راجا بسراد سے لیکر اِس راجا تک چودہ شخصون نے پان سو ایک برس سلطنت کی پھر (راجا بیرماہ) پایۂ وزارت سے جو مرتبۂ سلطنت کو پہنچا پینتیس برس تخت نشین رہا بعد اُسکے (راجا جیچاب سنگھ) راجا بیرماہ کا بیٹا ستائیس برس اور سات مہینے راج کرتا رہا آخر اِس جہانکو تج گیا پھر (راجا شیرکھن بن راجا جنجاب سنگھ) مسند نشین ہوا اور اکیس برس اُسنے راج کیا اُسکے بعد * (راجا مہی پت بن شیرکھن) پچیس برس اور چار مہینے اپنے باپ کا قائم مقام رہا اور امور ملکی کو انتظام دیا کیا بعد اُسکے (راجا بھارمل مہی پت کا بیٹا) تخت ریاست پر قائم ہوا اور چونتیس برس آٹھ مہینے طریقے ریاست و حکومت کے بجا لایا * (پھر راجا سروپ دت راجا بھارمل) کا بیٹا راجا ہوا اٹھائیس برس اور تین مہینے جیا بعد اُسکے * (راجا مترسین بن راجا سروپ دت) نے چوبیس برس تین مہینے مسند حکومت کو زینت دی سپاہ و رعیت کی پرورش و درستی مین اوقات گذاری پھر راجا (سکھدان راجا مترسین) کا بیٹا حاکم ہوا اور ستائیس برس دو مہینے اُس نے راج کیا بعد اُسکے * (راجا جی مل [illegible] سکھدان) اٹھائیس برس دو مہینے راجا رہا آخر آگ مین جلکر راکھہ ہوا اُسکے بعد [illegible] جاکل تک راجا جی مل) کا پورا اپنے باپ کی مسند پر بیٹھا اور اُنتالیس برس چار [illegible] حاکم رہا پھر * (راجا کل من راجا کل تک) کے نور چشم نے جگ اُجالا کیا [illegible]لیس برس تک سواد ظلم کو مملکت مین آنے نہ دیا بعد اُسکے (راجا سترمردن بن راجا [illegible]ل من) نے تخت سلطنت کو آرائش دی آٹھہ برس گیار[illegible] دنیا مین حکومت [illegible] اُسکے بعد * (راجا جیون جات [illegible] سترمردن) کا بیٹا قایم مقام اپنے [illegible] کا ہوا [illegible]یس برس نو مہینے خلق کو اُس سے فیض پہنچا پھر (راجا ہرن جک جیون جات کا) بیٹا راجا ہوا اور تیرہ برس دو مہینے تک امور ملکی کو انتظام دیتا رہا اُسکے بعد راجا (بیرسین بن راجا ہرن جک) نے تخت حکومت پر جلوس فرمایا پینتیس برس [illegible] طریقے ریاست و حکومت کے بجا لایا بعد اُسکے (راجا ادمت بن راجا بیرسین) رئیس ٹھہرا لیکن اُسنے جوانی و فرمان روائی کے غرور سے امور مملکت کی طرف سے غفلت کی عیش و عشرت مین اوقات کاٹنے لگا اکثر اوقات محل مین رہنا اختیار کیا فی الواقع عیش و عشرت

جاراج پال نے چھبیس برس راج کیا حاصل یہہ ہی کہ راجا دندھرسے لیکر اس راجا تک نو شخصون نے ریاست کی آخر سلطنت اُنکے خاندان سے بعد راجا راج پال کے منقطع ہوئی (بیت)

ندیکھا جہان مین کوئی خاندان * کہ دولت رہی ہو ہمیشہ جہان
نہ لینا بجو اہش کبھو اُسکا ناؤن * کہ یہہ بیوفا ڈھاتی پھرتی ہی چھاؤن

جب راجا کھونت کو جو والی ممالک محروسہ کا ہوا اُس کے مزاج مین بھی نہایت غرور آگیا اُمراو وزرا سے سلوک ناشایستہ کرنے لگا نشہ می سلطنت کا سنبھالنے کا کم ظرف تو تھا ہی اُبال چلا بدمست ہو گیا اور یہہ حالات بادشاہون کے شایان نہین بلکہ خوش خلقی و سپاہ پروری و رعیت نوازی و قدردانی اُن کو لازم ہی جس سلطان نے ان فعلون کو ترک کیا مررشتہ سلطنت کا اُسکے ہاتھ سے گم ہوا اور یہہ تو اس بدکرداری اور زنابجاری کے ساتھ پوستی بھی تھا سبب اِسکی افراط کے عقل اِسکی بالکل زائل ہو گئی تھی اکثر اوقات نشے مین سرشار بیخودی مین لیل ونہار رہتا تھا کبھون کو کوئی نشا کھانا پینا سزا اور نہین خصوصا پوست کہ فقط پوست و استخوان ہی باقی رکھتا ہی قوی کو ضعیف بناتا ہی [illegible] صحیح کو مریض سرو قامت اُسکی کثرت سے کبڑے ہو جاتے ہین * اور [illegible] تنکا سے بن جاتے ہین * گردن جھکی جاتی ہی * پینک چلی آتی ہی * رات کو جا[illegible] کرتا ہی اور دن کو سویا کرتا ہی صورت اصلی پر نہین رہتا سبح ہو جاتا ہی القصہ [illegible] اصی کے باعث چڑچڑا ہو گیا تھا رعیت پر تعدی اور سپاہ کے حق مین نادہندی [illegible] ار تو اُسکی [illegible] سے شاکی تھے ہی منحرف ہو گئے (بیت)

جو [illegible] کر اختیار * کہ ظالم کی دولت [illegible] پایدار

جب یہہ خبر اطر[illegible] راجا بیر بکرماجیت اُجین کا راجا [illegible] کرکے اُسپر چڑھ آیا اور یہہ بھی اپنی فوج لیکر اُسکے مقابل ہوا دونون لشکر آپ[illegible] خوب لڑے * اور ہزارون جوان مارے [illegible] ے * میدان در[illegible] ن ہو گیا ۰ رزمگاہ کا حال دگرگون ہو گیا * اجسام بہادرون کے تیرون کی کثرت سے نیستان بن گئے * [illegible] سینے دلاورون کے پیکانون کی بہتایت سے ایک لخت چھن گئے * آب تیغ کی موجون نے فوجون کو موت کے گھاٹ لگا دیا ۰ بلکہ درخت ہستی ہر ذیحیات کو ایک لخت بہا دیا * آفرین صد آفرین

قایم ہوا پیینتالیس برس سات مہینے کار بار سلطنت کا کرتا رہا اُسکے بعد * (راجا اُدے سین راجا جیون راج کا بیٹا) تخت حکومت پر بیٹھا اور سینتیس برس پانچ مہینے دنیا مین رہا پھر * (راجا انند جل اُدی سین) کا بیٹا اِکاون برس حکومت کرتا رہا آخر تخت سلطنت کو چھوڑ گیا پھر * (راجا راج پال بن راجا انند جل) نے تخت حکومت پر جلوس کیا خلق اللہ کو آرام دیا جہان بانی و ملک ستانی پر مصروف ہوا بزور شمشیر بہت سے ملکون پر قبضہ کر لیا * اور اکثر گردن کشون کو اپنا مطیع کیا * تب تو شراب نخوت کا نشہ خوب سا چڑھا * اور تکبر حد سے زیادہ بڑھا * چنانچہ اکثر بادشاہون کو خاطر مین نہ لاتا تھا * اور سلوک متکبرانہ سے پیش آتا *

(نظم)

ہوا جاہ و دولت سے یہان تک دماغ * کہ مہ کو لگا وہ سمجھنے چراغ

جو درگہہ تھی اُسکو زراہ غرور * سمجھتا تھا اوج فلک سے بھی دور

حاصل یہہ ہی کہ کثرت لشکر و تسلط سلاطین پر بغرور زندگانی کرتا تھا حکما و عقلا نے فرمایا ہی اور تجربے مین بھی آیا ہی کہ جن نے تکبر و نخوت و رعونت کی اندک زمانے مین ایسی سر جنگ کھائی کہ خاک مین مل گیا اور جسنے غرور سے پگڑی [illegible] ہی وہی پگڑی اُسکی فورا گلو گیر ہوئی گلا اُسکا گھونٹا اور دم خفا کیا آخر کار خاک مذلت [illegible] گرا *

(نظم)

تکبر ہوا جسکو حق کے سوا * یہہ ٹھوکر لگی اُسکو [illegible] دھا گرا

تکبر ہی پھبتا اُسیکے تئین * سزاوار اُسکا تو [illegible] نہین

قصہ کوتاہ سکھونت نامے راجا کہ دامنہ [illegible] ون مین [illegible] ملک پر متصرف تھا ساتھ اِسکے خراج [illegible] سے دیتا تھا ایکدن وہ اپنے [illegible] اسے ممالکت کو لیکر معہ لشکر مہار [illegible] چڑھ گیا اور فتح یاب ہوا خدا [illegible] بیٹا [illegible] عجب کیا ہی اگر وہ اِرادہ کرے تو پہاڑ [illegible] کو برگ کاہ اُٹھا دے اور مور مار کو مارے چنانچہ راجا راج پال باوجود اِس قدرت و قوت کے اُس ضعیف کے ہاتھ سے مارا [illegible] وہ ملک کا مالک ہو بیٹھا

(نظم)

جو چاہے خداوند چرخ برین * تو دشوار یہہ بات ہرگز نہین

قوی کو ہر یک ناتوان ڈالے مار * کرے شیر گربہ سے دایم فرار

یا جب دو تین روز پیہم سنی ناچار ہو کر راجا دھار سے اُسکی حقیقت کہی و اجانت عجب ہو کر
پ اُسکے کنارے پر آیا اور اُس صدا کو بگوش خود سنا بعد اِسکے یون کہا کہ اگر واقعی تو راجا
اِندر کا بیٹا ہی اور قدرت امور غریبہ کے سرانجام کی رکھتا ہی تو یک شہر پناہ آہنی اِس شہر
کے گرد بنا دے تا مجھے تیرے قول کا اعتماد ہووے پھر اپنی بیٹی کی شادی تجھہ سے کر دون
گندھرپ سین نے فی الفور قاضی الحاجات کی درگاہ مین مناجات کی معمار حقیقی کی قدرت
سے بدون معمار اور لوہار کی مدد ایک حصار آہنی نہایت مستحکم شہر کے گرد نمود ہوا (بیت)

حصار اِسطرح کا عریض و بلند * نہ پہنچے جہان وہم کی بھی کمند
نہ دیکھا کسی نے کبھی نے سنا * سو لوہے کا ایک آن مین بن گیا

خلق اِس سانحے عجیب کو دیکھہ کر اچنبھے مین ہر گئی اور راجا کی عقل جاتی رہی وہ نہین وفائے
وعدے کے لئے تالاب پر جا کر پکارا کہ اِس امر عجیب کے ظاہر ہونے سے مجھے تیری
بات کا یقین ہوا دغدغہ مطلق نرہا اب تو پانی مین سے نکل کر اپنی بیٹی کا جلد تجھہ سے عقد کر دون
گندھرپ سین فی الفور بہیئت حماری اُس آب گہر سے باہر نکلا راجا اُسکو دیکھتے ہی
گرداب حیرت مین غرق [illegible] عرق خجالت مین ڈوب گیا جب [illegible] اِس حالت سے نکلا جی مین
سوچا اگر اپنی بیٹی اِسے [illegible]و اپنے بیگانے شماتت کرینگے اور جو نہ دون تو یہہ قدسی نژاد
مجھے میرے اہل مملکت [illegible]یت خاک سیاہ کر دیگا بلکہ ایک متنفس کو نہ چھوڑیگا گندھرپ سین
اُسکے منکی بوجھہ کو [illegible]لا ای راجا مجھکو اِس پیکر مین دیکھکر غمگین [illegible] ہو یہہ حکمت الہی ہی
کہ دن کو گدھے کی [illegible] رہتا ہون اور [illegible] آدمی کی شکل [illegible]ن القصہ راجا دھار کی
یہہ مجال نہوئی کہ [illegible] بیچارہ ناچار اپنی بیٹی کو اُسکے سا[illegible]یاہ دیا گندھرپ سین
دنکو تو گدھے کی [illegible] لیے [illegible] گھاس کھاتا * اور رات کو محل [illegible] اپنی دلہن کے ساتھہ
عیش مناتا * لیکن راجا دھار دشمنون کی [illegible] ہرزہ گوئی [illegible]نی سے رنجیدہ و خجل
رہتا تھا اور ہمیشہ [illegible] امر کے تدارک [illegible] تفکر و تردد کیا [illegible] شب کا ذکر ہی کہ
گندھرپ سین بعادت معہود جامہ حماری چھوڑ کر بصورت انسان حرم سرا مین گیا تھا
راجا نے جو قابو پایا اُس جسم کو آگ مین جلا کر راکھہ کر دیا گندھرپ سین اُسیوقت
باہر نکل آیا اور کہنے لگا ای راجا مجھے جسوقت اندر نے سراپا تھا اُسوقت یہہ کہا تھا جب اِس

دلاوران طرفین کی جرأت و شجاعت پر کہ ہر ایک سے حیات کے رشتنے کو توڑا * لیکن دم واپسین تنک دم خنجر و شمشیر سے منہہ نموڑا * آخر راجا سکہونت کو بھی کو مقاومت کی تاب نرہی پانؤن اُسکے اُٹھہ گئے لیکن رزمگاہی مین مار اپرا اور راجا بیر بکرماجیت فتح یاب ہوکر پھرا غرض راجا سکہونت کی حکومت چودہ برس رہی * (نظم)

اگر شیر سے گرگ آکر لڑے * مقرر وہ نافہم مارا پڑے

جو سندرکہہ ہوشہ زور سے ناتوان * تو جاتی رہے جان اُسکی ندان

(راجا بیر بکرماجیت بن گندھرپ سین)

اُسکی ولادت کے احوال مین اختلاف بہت ہی اور صاحب خلاصۃ الہند یہہ لکھتا ہی کہ بعضی تاریخون اور اکبر نامے سے یون دریافت ہوا ہی کہ باوا جداد سے یہہ اجین کا راجا تھا باپ اِسکا گندھرپ سین لیکن سنگہاسن بتیسی کے ترجمے سے یہہ بوجھا جاتا ہی کہ ایکدن مجلس نشاط مین راجا اندر کے سامہنے کتنی اپچھرائین ناچ رہین تھین عجایب سمان بندھہ رہا تھا کہ عین مزے مین گندھرپ سین بن اندر کی نگاہ ایک اپچھرا پر پڑنے لگی * بابکہ دمبدم اُس سے آنکہہ لڑنے لگی * او[ر] [ر]اجا کی منظور نظر بھی تھی راجا اِس حالت کو دیکھہ کر نہایت برہم ہوا اونہین اپنے بیتے کو سر[ا] [میں] عالم علوی سے عالم سفلی مین جا کر دن بھر گدھے کے بھیس مین رہے اور رات بھر انسان [ی]ہان تک کہ ایک راجا عظیم الشان اُسکا پیکر حماری آگ مین جلا دے تب اپنی صورت [...] مین آکر پھر عالم ملکوت کی طرف مراجعت کرے فی الفور گندھرپ سین [...] اُ[...] جدا ہو گدھے کی صورت بن متصل دھار [...] کے ایک تالاب مین گرا اور [...] [...] ارادے پر کہ بہانے راجا کی بیتی لیجا[...]س جثۂ حماری سے نجات پائے [...] مفرور جلا دیگا اور مین شکل اصلی سے [...] ہو کر اپنے مکان [...] مین [...] ر اہی ہو نگا وہ اِس اندیشے مین تھا کہ ایک برہمن نہانیکو اُس تالاب کے کنارے [آ]ڑ ہوا گندھرپ سین اُسکی آہٹ سنکر پانی مین سے بولا ای بامنہہ مین گندھرپ سین راجا اِندر کا بیٹا ہون یہان کے راجا سے جاکر کہہ کر اپنی بیتی کو مجھہ سے بیاہ دے پھر جو کچھہ اُسکی حاجت ہوگی اُسے برلاؤنگا * اور جو اِسبات کو نمانیگا تو اُسکی ساری مملکت خاک مین ملاؤنگا * بامنہہ نے اُسدن تو اُس آواز کا اعتبار

تو بھول کے بھی ستم ضعیفون پہ نکر * ہی آہ سحر مین اُنکی شعلے کا اثر
زنہار صغیرون کو نہ ایذا دینا * کرتے نہین رحم اُنپہ شیر و اژدر

اور اِسی طرح بھرتری کی بھی پرورش و تربیت پر متوجہ ہوا فضل الٰہی سے دونون بھائی تھوڑے دنون مین بڑے ہوئے لیکن بیر بکرماجیت کی جبین مین سے جو علامتین سلطنت و ریاست کی ہویدا تھین اِسی سبب راجا اُسکو بہت پیار کرتا تھا جب جوان ہوا صوبہ داری مالوے کی اُسکے لیئے مقرر کی پھر بکرماجیت نے راجا کی خدمت مین درخواست کی کہ بڑے بھائی کے ہوتے مین حکومت کا سزاوار نہین بہتر یہہ ہی کہ ناظم وہ ہو اور دیوان مین ہون راجا نے یہہ بات اُسکی نہایت پسند کی حکومت وہانکی بھرتری کو بخشی اور دیوانی بکرماجیت کو پھر دونونکو رخصت کیا جب ئیے صوبۂ مذکور مین پہنچے بھرتری نے اُجین کو دار الامارت مقرر کیا وہین مسند حکومت پر بیٹھا اور بیر بکرماجیت بھی پایۂ وزارت پر قایم ہوا نظم و نسق امور ملکی و مالی کے بخوبی کرنے لگا رفتہ رفتہ دونو بھائیون نے اکثر ملک جو متصل اُس ولایت سے تھے اُنپر قبضہ کر لیا اور کتنے [illegible] کو اپنا محکوم کیا پھر تو حکم اُن کا اکثر ملکون پر جاری ہوا اور [illegible] اُجین کی طول مین تیرہ کوس [illegible] ض مین نو کوس تھہری راجا بھرتری از بسکہ [illegible] رانی کو کہ نام اُسکا سیتا تھا [illegible] سکو کہتے تھے بہت چاہتا تھا اِسواسطے اکثر محل مین رہتا اوقات عزیز اپنی اُسکے ساتھ [illegible] ون [illegible] صرت مین کھوتا ملکی مالی مقدمات کی طرف [illegible] متوجہ کم ہوتا بالکل مدار مہمات حکومت [illegible] کی [illegible] ت کا بیر بکرماجیت پر تھا وہ خیر خواہی [illegible] بیشتر [illegible] کیا کرتا کہ محل سرا مین کمتر اوقات بسر کرنا امور سلطنت [illegible] سودہ [illegible] نہین رانی اِسواسطے اُ [illegible] سے یا اس لیئے کہ مدار المہام [illegible] زردہ [illegible] سخت [illegible] ست راجا کو [illegible] اس بات بر لائی کہ بیر بکرماجیت کو مملکت سے اخراج کرے اُجین کے [illegible] ختاری کی اُمر [illegible] لے وہ مسلوب العقل محکوم زن بھائی سے [illegible] پھر گیا نہ برادری کا لحاظ کیا نہ حقوق [illegible] نسانی کے سمجھا ایک عورت خانہ برانداز ناقص العقل کی خاطر سے اُس انسان کامل کو شہر بدر کیا اپنے ہاتھ سے اپنا بازو توڑ دیا *

(نظم)

محبت پہ عورت کی ہر گز نجا * کہ انجام اُسکا نہین جز دغا

گدھے کی کھال کو ایک راجا جلا چکیگا مین پھر عالم سفلی سے مکان اصلی کو جس شکل سے
ویسا ہی ہو کر جاؤنگا تو نے بڑا احسان کیا کہ اُسکو جلا کر میرا کال کاٹا اور وبال دور کیا خدا
تجھے جزاے خیر دیوے اب تیری خدمت مین التماس کرتا ہون پہلے ایک بیتا بھرتری نام
میرے یہان ایک چیری سے پیدا ہو چکا ہی اب تیری بیٹی جو پیٹ سے ہی یہہ بکرماجیت
ایک لڑکا جنیگی ہزار ہاتھی کا زور اُسکے جسم مین ہوگا غرض صفحۂ روزگار پر ان دونو کا نام
تا روز قیامت ثبت رہیگا اب اثر اندر کی دعاے بد کا نبڑ چکا ہی مجھے عالم علوی مین جایا چاہیئے
بس تم سے رخصت ہوتا ہون یہہ کہکر آسمان کی طرف اُڑا اور نظرون سے غائب ہوا راجا
اِس امر عجیب کے مشاہدے سے ہکا بکا سا رہگیا مذان پچتانے لگا کہ اِس قدسی نژاد کی
مجھہ سے افسوس کہ کچھہ خدمت نہو سکی اتفاق حسنہ سے یہہ اِس عالم مین وارد ہوا تھا ساتھہ
اُسکے جب یہہ دھیان کیا کہ میری بیٹی سے اِسکا ایک لڑکا ایسا شہ زور پیدا ہوگا کہ ہزار
ہاتھی کی قوت اُس مین ہوگی تب ڈرا کہ احیانا اُسکا تسلط جو اِس عالم مین ہوا تو اپنے
قوت بازو سے میری سلطنت چھین لیگا اور مین اُس سے مقابلہ نکرسکونگا کتنے اشخاص
تعینات کیئے کہ جب یہہ لڑکا پیدا ہووے اُسکو میرے پاس فی الفور اُٹھا لاوین کہ مین اُسکا
کام تمام کرون اور اُسکے [illegible] بیچون وہ لڑکی ایک تو گندھرپسین کی آتش فراق سے
جلتی بلتی تھی جب دیکھا کہ [illegible] گروہ اسبات پر متعین ہوا ہی کہ جسوقت مین لڑکا جنون اُسکو
تھکانے لگاوے زندگی [illegible] جینا تھا اور بھی دوبھر ہوئی دیکھا کہ اِس صدمہ کی تاب نہ لا سکونگی
پیش ازانکہ ایک [illegible] کٹری سے اپنا پیٹ چاک کرڈالا [illegible] اُسکا حیات کا قطع کیا
اتفاقا نو ان مہینا لگ [illegible] چکا تھا اور ارادہ الٰہی مین یہہ ٹھہرا کہ جہان [illegible] پیدا ہووے
اور وے کام کرے [illegible] بشر سے نہوئے ہون اور [illegible] بکرماجیت
اُسکے پیٹ سے جیتا [illegible] اور نو پیدا [illegible] کی مانند رونے لگا نگہبان اُسیوقت
راجا کے حضور اُس [illegible] کیفیت اُسکی [illegible] مرنی کی اور حقیقت [illegible] سکی پیدایش کی
من وعن عرض کی راجا [illegible] گندھرپ سین کے لیئے پہلے سے مغموم تھا اب جو بیٹی کا مرنا سنا
غم اُسکا زیادہ بڑھا غرض اُس طفل یتیم کو دیکھتے ہی مہر دلمین آگئی اُسیوقت اُسکی
پرورش کے لیئے دودھہ پلائی دائیان کئی رکھہ دین *

(رباعی)

رانی کے سامھنے بیان کیا اُسنے سنکر کہا کہ صاحب عصمت رنڈیونکی محبت سے یہہ بات بعید ہی کہ اپنا کام جانیے تک پھنچائین * اور ایک آہ سرد کے ساتھہ مرجائین * راجا کے دل مین یہہ بات اُسکی کھٹکا کرتی تھی ایکدن ازمائش کے لیئے شکارگاہ مین سے کئی آدمی نالان وگریان بھیجے کہ شہر مین جاکر کہین کہ راجا مین اور ایک دیو مین لڑائی ہوئی تھی آخر دیو غالب ہوا اور راجا مارا گیا اُنھون نے اِسی حالت سے اِس خبر کو پہلے تو جابجا منتشر کیا ندان رانی تک بھی پھنچایا * بلکہ اِسکی صدق کے لئیے راجا کا لباس خاص خون آلودہ دکھایا * رانی کہ چاہت مین پکی اور محبت مین پوری تھی جھوت سچ کی امتیاز نکی فی الفور جی سے گذر گئی دعوا اپنی محبت کا اثبات کیا * اور نام اپنا نیکنامون کے دفتر مین لکھوا دیا *

(بیت)

محبت مین جنھون نے جی گنوایا * اُنھون ہین نے مزا جینے کا پایا

اور بعضے کتابون کے روسے یون معلوم ہوتا ہی کہ راجا بھرتری کے دو جوروئین تھین اور دونونکو چاہتا تھا ایک تو میرا نور کی محبت کے نتیجے سے کوتھے سے گرکر ہلاک ہوئی نام اُسکا سیتا تھا دوسری جو راجا کے مرنے کی خبر سنکر بالا توقف مرگئی وہ پنگلا کر مشہور تھی قصہ کوتاہ راجا بھرتری اُ[illegible]ستمہ کے مرنے کے بعد غیر[illegible]یا اُس زن صالحہ کی موت کے غم سے سلطنت [illegible]ور صحرا ے تجرد کا راہی ہوا [illegible] مقصود کو پھنچا ریاضت و عبادات کی کثرت سے نور ہدایت اُسکے باطن مین پیدا ہوا [illegible]ون [illegible] کا دیدہٴ دل کے آگے سے اُتھہ گیا دومیر[illegible] کا جمال دمبدم دیکھنے لگا اجل کے صد[illegible] [illegible]ی [illegible]ا حیات جاودانی کے [illegible] کا یا وہ امر[illegible] [illegible]ا عبادات [illegible] [illegible]ن ہنود کے نزدیک وہ محو طے مین مقبر[illegible] عالم سفلی کی سیر کرتا ہی *

(بیت)

[illegible] تبلک جیتا [illegible] سو وہ ہی [illegible] [illegible]نے جانی [illegible] جاودانی * حقیقت اُنکی [illegible]

[illegible] [illegible]اکون [illegible] کے شر سے خلق اللہ کو بچاتا جب راجا بھرتری نکل گیا ملک بیو[illegible] کے [illegible]وا اذیت حد سے زیادہ چنانچہ اطراف ممالک [illegible] ہزارون عفریت [illegible]یل گئے اور [illegible] [illegible]دار بہتیرے دیو مردم پھنچانے لگے شہر اُجین مین بھی پرتھپال نام ایک دیو جسکے [illegible] آزار اور اکثر عفریت آدم خوار ستھے وارد ہوا اور وہان کے لوگونکو ستانے بلکہ کھانے لگا اکثر تو اُسنکے کام ناکام کے لقمے ہوئے اور بہتیرے اپنی جان بچاکر وہان سے بھاگ نکلے وہ شہر

نگاوٹ ہی اُسکی سراسر فریب * نکھا اُسکا تو ای برادر فریب
اگر مکر کا اپنے پھیلائے دام * تو پھنس جائین دنیا کے دانا تمام
قوی اُسکا ہی مکر شیطان سے * تدارک ہو کب اُسکا انسان سے

جب ایک مدت اِسپر گذری اتفاقا ایک برہمن کے قوت ریاضت سے ایک ایسا پھل ہاتھ لگا کہ جو کوئی اُسے کھائے حیات ابدی پائے چنانچہ اُسنے وہ امرت پھل وجہہ معاش کی امید پر اپنی جورو کے کہنے سے راجا کی آکر نذر کیا اور اپنی مراد کو پہنچا راجا از بسکہ اپنی زوجہ سے تعشق رکھتا تھا اُس میوۂ جان بخش کو اُسیکے حوالے کیا وہ قحبہ اسطبل کے داروغہ سے گرفتار تھی اُس تحفۂ عدیم المثل کو اُسنے اُسے دے ڈالا وہ لکھا بیسوا کی زنجیر عشق مین پائے بند تھا اُسنے اُس ثمر نایاب کو لیجا کر بے تامل اُسکے آگے رکھہ دیا اُسکی سمجھہ مین یہہ آیا کہ زندگی جاودان پرہیزگارون اور نیک کردارون کو چاہئیے ہم سیہ کارون کے حق مین اتنی ہی زیست وبال ہی بہتر یہہ ہی کہ اِس امرت پھل کو راجا کی خدمت مین گذرانئے کیونکہ اُسکے فیض عام سے ایک خلق نہال ہی * اور ایک عالم خوش حال *
پس ایسے شخص کی [illegible] کر جاودانی ہو جائے * تو خلق [illegible] قیامت آرام پائے *
نذران راجا کی خدمت [illegible] اس پھل کو گذرانا راجا اُسے [illegible] کر حیران رہگیا آخر اِس ماجرے کو تحق[illegible] رانی کے راز نہانی سے واقف ہوا جب اُس مکرہائی نے دیکھا کہ بات اپنے [illegible] تی رہی مارے ڈر کے ایک اونچے کوٹھے سے گرپڑی اور اسفل السافلین [illegible] پہنچی راجا اُس [illegible] کی محبت [illegible] اپنی عمر گران مایہ کے رایگان جا[illegible] تاسف کیا * (بیت)

زن [illegible] کا مرنا بھلا ہی * نتیجہ زیست کا [illegible]

لیکن اور کتابون مین [illegible] کو میر[illegible] مرنا اُسکا اِس وضع سے نہین لکھا بلکہ اُسکی عصمت ثابت [illegible] اور موت اُسکی یون لکھی ہی کہ ایکدن راجا جنگل مین شکار کھیلنے کو سوار ہوا تھا قریب [illegible]ہر کے ایک موضع مین جو پہنچا کیا دیکھتا ہی کہ ایک رنڈی اپنے خصم کی ارتھی کے ہمراہ آکر ہنسی خوشی اُسکے ساتھہ جلکر راکھہ ہو گئی راجانے اُس سراپا عصمت کی دوستی و وفاداری پر بہت بہتسی تحسین و آفرین کی بلکہ ماجرا اُسکا محل مین آکر

بیر بکرماجیت چرند پرند کی بولی سمجھتا تھا اُس کا کلام سنکر دریا کے کنارے آکر منتظر کھڑا رہا
دو ساعت کے کیا دیکھتا ہی ایک مردہ دریامین بہتا چلا آتا ہی وونہین اُسکو اٹھالیا
انگوٹھی اُسکی اُنگلی مین دیکھی اور لعل کمر مین پائے تب گیدڑ کتین سچا جان کر اُس جسم
بیجان کو اُسکے آگے لاکر ڈال دیا اور آپ امید وار عاطفت کا ہوا دوسرے دن اجین
کی سیر کو گیا بہ سبب اِسکے کہ وہ اُسکا مسکن مالوف تھا ہر کوچہ و بازار مین پھرنے لگا جب
ایک کمہار کے دروازے پر پہنچا کیا دیکھتا ہی کہ سواری معہ تجملات شاہی وہان کھڑی
ہی اور سب ارکان دولت بھی سپاہ معیت حاضر ہین اور یہہ چاہتے ہین کہ اُسکے بیٹے
کو ہاتھی پر سوار کرکے تختگاہ کی طرف لیجائین طرفہ تر یہہ ہی کہ ماباپ اُسکے گریبان چاک اپنے
دروازے پر کھڑے خاک اڑاتے ہین * اور اشک خونین اپنی آنکھون سے متصل
بہاتے ہین * بیر بکرماجیت یہہ حالت دیکھ کر حیران ہوا کہ یے تو سب اسباب شادی
کے ہین پھر گریہ و زاری کس باعث آنے لگا اِس ماجرے کو کسی سے دریافت کیا بعد
اِسکے کمہار کے بڑھاپے پر اور اُسکے بیٹے کی جوانی پر رحم کرکے مخاطب ہوا کہ
ای پیر مرد تو ہرگز غم [illegible] اور مطلق نہ ڈر کہ مین تیرے [illegible] عوض اُس دیو کے
آگے جاتا ہون یا مددا [illegible] سے اُسکو مار خالق اللہ کو اُس [illegible] سے چھڑاتا ہون *
یا مارے جاکر بہشت کی نعمتون کے مزے اُٹھاتا ہون * کیونکہ جو کوئی ہون [illegible] کے بدلے مارا جاوے
البتہ اُس عالم مین [illegible] ت ابدی پاوے * یہہ سنکر کمہار اور [illegible] بولے کہ ہمین کیا لازم
ہی کہ ایک [illegible] دیو مردم [illegible] بتاتین بالفرض اگر [illegible] ن کیا تو کل کیا کرینگے
[illegible] کو [illegible] سودہ ہی [illegible] سمجھتے ہی ہی کہ اورون کی طرح یہہ [illegible] اپنی باری کے دن آپ
حاضر ہو [illegible] سلطان [illegible] جیت نے اِس مقدمے کے بیچ نہایت [illegible] کرکے اُس کمہار کے
بیٹے کی نوبت [illegible] لی اور بطور معین [illegible] کے [illegible] پہن کر [illegible] ملے پھر سلاح و یراق سجکر
فیل کوہ [illegible] سوار ہو نہایت تزک و تجمل سے [illegible] بجاتا قلعے [illegible] ہوا اور تخت شاہی
پر اجلاس فرمایا ارکان دولت بقدر مراتب اپنے اپنے پائے پر قائم ہو [illegible] ممالکت مین مشغول
ہوئے اور حسب الحکم حضور قسم قسم کے کھانے اور طرح بطرح کے شربت قلعے کے اُس
دروازے پر کہ جو دیو کی گذرگاہ تھا مہیا کیے لیکن بیر بکرماجیت کی پیشانی پر آثار سلطنت کے

آباد کہ برابر ایک مملکت کے تھا تھوڑے دنون مین اُجاڑ ہو گیا سچ ہی کہ ولائت بیوا
حکم تن سے بے سرکار کھتی ہی * (بیت)

جہانبان سے ہیگا جہان کا وقار * نہو سر جو تن پر تو جثہ ہو خوار

جب اُس ملک کے باشندے بہت سے وہ بیرحم کھا چکا تب وہانکے سرداروں نے آپس مین
مشورت کر کے اُس سنگدل سے یہہ التماس کیا کہ اپنی خورش کی تعین کرو تا ایک آدمی
اپنی باری مین حاضر ہووے اور باقی اشخاص اُس روز آفت سے بچے رہین یہہ بات اُسنے
قبول کی اور فرمایا کہ اپنی باری کے دن وہ شخص مستقل حکومت پر حکمران ہو اور سارے
ارکان دولت اُسکے حکم سے امور ملکی و مالی اُس روز تا شام جاری رکھین بلکہ ہر متنفس ایک
بات کا بھی اُسکی تکرار نکرے * اور سر اطاعت اُسکے آگے دھرے * جب رات پڑے تب
وہی شخص میرا لقمہ ہووے سبہون نے بحسب ضرورت اِس بات کو قبول کیا اور
اہل شہر پر اِس نوبت کو قرار دیا چنانچہ ہر روز ایک شخص اُن مین سے اپنی باری
کے دن تا شام سلطنت کرتا اور وقت شب اُسکا لقمہ بنتا اور باقی باشندے شہر کے
باورچی خانے کی بکریون [illegible] مثل سر صد ہلاکت کے رہتے [illegible] ر جو اپنے احوال پر نگاہ
کرو تو یہی صورت تمہار [illegible] ت اجل کے ہاتھ سے ہی چنا [illegible] بت بنوبت ہر ایک تم
مین سے اُسکا لقمہ [illegible] * [illegible] سپر اوقات اپنی غفلت مین کھوتا [illegible] * جان لو کہ کوئی
متنفس اُسکے ہاتھ سے [illegible] جنا [illegible] ر سلامت ہمیشہ نرہیگا * (نظم)

جہان کس [illegible] نا ہی [illegible] * تو خالق سے [illegible] گا *
جہان کی [illegible] ہنا تو امید پر * کہ مار [illegible] جہا [illegible] لگر

جب ایک مدت اِس [illegible] اتفاقات حسنہ سے ایک [illegible] ات سے
آکر اجین کے قریب [illegible] نار [illegible] بھی بعد [illegible] سفر مین
بنجارون کا رفیق تھا [illegible] ہوئی بہت [illegible] اپنی عادت [illegible] لگے آپس مین ایک
گیدڑ اپنی زبان مین بو [illegible] لگا کہ بعد دو تین گھڑی کے ایک مردہ اِس دریا مین
بہتا ہوا آتا ہی چار لعل بیش قیمت اُسکی کمر مین بندھی ہین اور ایک فیروزی کی انگوٹھی
اُنگلی مین جو کوئی اُس مردے کو نکال کر مجھے کھلاوے * سلطنت ہفت اقلیم کی اُسکے ہاتھ آوے *

نشاط اس مملکت پر سے گیا اور حق بحقدار پہنچا پھر سب ہون نے کمر خدمت باندھی اور
اطاعت اسکی اپنے پر لازم پکڑی امور مملکت بخوبی جاری ہوئے * ظالم سرکش ظلم و سرکشی سے
عاری ہوئے * ہر ایک نے موافق اپنے حوصلے کے مجلس نشاط ترتیب دی شراب عیش متصل
چلنے لگی شہر مین کوئی گھر نہ تھا جہان مبارک سلامت نہ تھی * اور کوئی مجلس نہ تھی جس مین
ناچ راگ کی صحبت نہ تھی * پیر و جوان کا غنچہ خاطر وا ہوا * بلکہ غنچہ تصویر بھی کھل گیا *
باشندے شہر کے ایک لخت شاد ہوئے ملک نئے سر سے آباد ہوئے * نغمہ پردازون
کی صدا سے گنبد فلک گونج اٹھا * اور سازون کی نوا سے فرش سے لے عرش تلک
بھر گیا * رقاصون کی گتین دیکھ کر زہرہ کو مورچھا گت آنے لگی * اور انکی چمک تمک کی
ادا سے بجلی کی سرت جانے لگی * عجب طرح کا جشن اہل شہر نے کیا * کہ اندر کی سبھا کا
ہوش کھو دیا * کوچہ بکوچہ نوبتین بجنے لگین * گھر بگھر شادیان مچ گئین * آخر فوج نشاط
وانبساط کی یہہ کثرت بڑھی کہ سپاہ درد و غم سب کی سب پائمال ہوئی * (ابیات)

لگے بجنے قانون و بین و رباب * بہا ہر طرف جوئے عشرت کا آب
لگی تھاپ طبلے [illegible] مردنگ کی * صدا اونچی [illegible] لگی چنگ کی
کماچون کو [illegible] نایون نے بنا * خوشی سے [illegible] کے سر مین ملا
لگا موم تارون پہ منہہ چنگ کے * تنبورون کے سر کھینچ [illegible] رنگ کے
ستار [illegible] کے پردے بنا کر درست * بجانے لگے [illegible] وچست
ہر ایک [illegible] ناچ اور راگ کی [illegible] مین دھوم
فلک [illegible] * اٹھا گنبد چرخ [illegible] دھمک
[illegible] اور گلال عبیر اڑنے * [illegible]
[illegible] رنگت ہر ایک کے
(نظم)
منہہ کی [illegible] ہوائی ہوئی * اور پوشاک زعفرانی [illegible]
عبیر اسقدر خاک اوپر گرا * طبق ایک [illegible] عبیری ہوا
پڑے بسکہ بھوڈل کہر جا کنک * گئے جیسے تارے زمین پر چھٹک

القصہ رعنا کے تخت سلطنت پر بیٹھنے کے بعد قدردانی اسکی دیکھکر وزیر امیر سردار اہلکار

نمودار جو دیکھے تمام دن اُسکی سلامتی کے لیئے دست بدعا رہے جب رات ہوئی دیو نے بدستور
وہان آکر بخواہش تمام وے نفیس نفیس طعام زہر مار کیئے * اور شربت بھی انواع و اقسام
کے پیئے * بعد اِسکے اندر گیا دیکھا کہ ایک جوان نہائت وجیہ تخت پر بیٹھا ہی چاہتا تھا کہ آگے
بڑھے بیر بکر ماجیت دیکھتے ہی اُسے مستعد جنگ کا ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا آخر دونون مین کشتی
ہونے لگی کبھی دیو غالب ہوتا تھا کبھو وہ آخر کام کشتی سے گذر گیا تب بیر بکر ماجیت نے تلوار
میان سے لی کہ کام اُس نابکار کا تمام کرے دیو متامل ہوا کہ یہہ جوان بھی بڑا زور آور قوی ہیکل ہی
اِس سے صلح کیجیئے اور راہ نجات کی لیجیئے * یہہ سوچ کر لڑنے سے باز رہا اور یون مخاطب ہوا کہ ای
جوان تو نے میری ضیافت بآئین شایستہ کی کھانے لذیذ لذیذ کھلائے * اور شربت لطیف لطیف
پلائے * بنابر اِسکے مین نے تیری جان بخشی کی بلکہ تیری خاطر سے تمام شہر کو امان دی اب مین
جاتا ہون سلطنت اِس ملک کی تجھکو مبارک ہو کسی اور کو قابل اس امر کے نہ دیکھا تھا جب
کوئی مہم تجھے در پیش ہو مجھے یاد کیجیو بلا توقف اپنے پاس پہنچا جانیو کیونکہ مین تیرا دل سے
دوست اور ہوا خواہ ہوا اگر دھر ... وقت تیرا شریک ہونگا بلکہ تیرے عوض آفت اپنے سر
پر لونگا بیر بکر ماجیت بولا ... کہ تجھے جان سے مارون اور ... خلق کے خون کا انتقام لون
لیکن تیرا کام محبت انجام ... سے دست بردار ہوا اور تجھکو بھی ... پس تقاضا محبت کا یہہ
ہی کہ تو یہان سے چلا ... مجھے ضرورت پیش آئیگی تجھکو بلا بھیجونگا عفریت بعد اِس کلمہ و
کلام کے اُجین سے چلا گیا ... صباح لوگ جو قلعے مین آئے اُسکو جیتا ... کر حیران رہگئے کہ
یہہ بھی تو انسان ہین ... کیونکر اُس دیو مردم ... سے بچ رہا ... ہوا شکر ہی قادر
لایزال کا جسنے ایسا ... بہادر جوان یہان بھیجا کہ اُسکی ... ظالم اِس شہر
سے نکلا پھر تو خوشحال ... ہو کر تمام اہل شہر کو جا ... وہان آکر
اُسے زندہ دیکھا جانا ... اُس سے ... اور بھاگا متامل ہو ... شخص کوئی
قدسی نژاد ہی یا ... کسی بادشاہ ... اقبال کا یا بیر بکر ماجیت راجا بھرتری کا بھائی
والا انسان کی کیا قدرت ... اُس سے اپنے تئین بچاوے اور یہہ تو محال ہی کہ اُسکو بھگاوے
ندان پرسش احوال سے معلوم ہوا کہ بیر بکر ماجیت ہی لیکن اُسے نکلے ایک مدت جو
گذر گئی تھی پہچانا نجاتا تھا آخر کردار و آثار اُسکے جو بغور دیکھے شاد ہوئے کہ خدا کا شکر ہی دیو کا

انکو مجلس افروز سمجھکر بیان کرتے ہین * اور وے اُنکے مضامین پر بخوبی دھیان کرتے ہین

(بیت)

سن بدل اہل سلف کی واردات * ایکدن کام آئے گی تیرے یہہ بات

جب راجا بیر بکرماجیت دار فانی سے سرائے جاودانی کو گیا پانسو بیالیس برس کے بعد راجا
بھوج نام ایک راجا برا نیک ذات خجستہ صفات صاحب عدل وداد عالی نژاد مالوے کا حاکم
ہوا اور بررچ پنڈت اُسکا دیوان بھی نہایت خوش نیت و نیک دیانت تھا اِسی واسطے
راجا نے اُسکو اپنا کلید عقل و مدار المہام مقرر کیا تھا الغرض حکایات و نواقل عجیب و غریب
اِس راجا عالی مقدار اور اُسکے وزیر باوقار کے بھی بعد راجا بیر بکرماجیت کے زمانے مین تا
ہنوز شہرت رکھتی ہین اتفاقا ایک دن راجا بھوج شکار کھیلنے ایک جنگل مین گیا تھا دیکھتا
کیا ہی کہ بہت سے لڑکون نے ایک طفل خورد سال کو بادشاہ اور ایک کو وزیر ایک کو کوتوال
ٹھہرا کر تمام عملہ فعلہ سلطنت کا اُنکے مطیع کیا ہی اور کھیل رہین ہین بادشاہ بھی اُنکا ایک پشتے پر
متانت وحکومت سے بادشاہون کی مانند اجرائے امور سلطنت و احکام عدالت مین حکم کر رہا
ہی راجا کے آنے سے [illegible] متردد نہوا اُسی طرح [illegible] مشہور ہی کہ اِس
بادشاہ بازی نے [illegible] چوریکا جھگڑا جو کسی بادشاہ [illegible] سے انفصال نہوا تھا
اُسکو اِس خوبی سے [illegible] چکایا تھا کہ عقلاے زمانہ حیران و برنگ [illegible] رہگئے تھے راجا
اِس ماجرے کو سنکر اور اُسکی حکومت کو دیکھکر متعجب [illegible] بولا کہ اُسکو میرے
پاس لے آؤ جب [illegible] پشتے سے نیچے اُتار [illegible] کی ہیبت [illegible] غالب آئی لڑکون
[illegible] طرح رو [illegible] سمجھکے سے پشتے پر لیگئے بدستور [illegible] جسطرح حکم رانی
[illegible] تھا [illegible] سودے [illegible] بات اُسکی دیکھکر فرمایا کہ یہہ [illegible] اِس پشتے کی ہی اِس
[illegible] لڑکے کا [illegible] مین اِسکو جلد کھدوانا چاہیے [illegible] ہوا ایک تخت جواہر
نگار [illegible] تب تو مہاراج کو [illegible] کہ سبب حکم [illegible] اِسکی فقط یہی تخت تھا
والا یہہ بیچارہ لڑکا امور عدالت وحکومت کو کیاجانے آخر کہا [illegible] خوش و خرم ہوکر اپنے
دار السلطنت مین لیگیا چاہتا تھا کہ اُسپر پانون رکھے کہ بتیس پتلیون مین سے ایک پتلی
خدا کے حکم سے بول اُٹھی کہ اے راجا بھوج یہہ سنگھاسن راجا بکرماجیت کی ہی تو اُسکا سا

مسرور ہوئے * اور لطف وکرم سے اُسکے اکثر بے مقدور صاحب مقدور ہوئے
طریقہ فریاد کا جہان سے اُٹھہ گیا عدالت کا عملہ اکثر معطل رہنے لگا * (بیت

ہوا عدل کا اُسکے جگ مین یہہ شور * مسافر کی چوکی لگے دینے چور
کوئی کنجی اور قفل کا ہیکو لے * کہ رہتے ہمین دروازے اب یہان کھلے

سیر چشمی نے بھی اُسکی سپاہ ورعیت کو مرفہ الحال کر دیا * اور داد دہش نے فقرا غربا کا
گھر باہر بھر دیا * پھر تو ہر متنفس اُسکے حق مین صبح و شام دعا کرنے لگا * اور ہر ایک شخص
مدام اُسکی مدح و ثنا کرنے * ایام ریاست مین اُسکے مینہہ وقت پر برسا کیا کال کبھو نہ پڑا
مفلس ایک متنفس نہ رہا * فاقہ کسی نے نہ کیا * پرائے مال پر دست انداز کوئی نہو سکا *
ظلم و ستم کا رستہ مسدود ہو گیا * دوزدی و رہزنی کا چلن مفقود ہو گیا * (بیت)

ہر ایک عہد مین اُسکے مامون تھا * بہ از خانہ ہر کوہ و ہامون تھا
کسی ملک مین تھا نہ چورون کا ڈر * دکانین کھلین رہتے تھین رات بھر

از بسکہ راجا کو سواے علم و فضل ظاہری کے تصفیۂ باطنی بھی تھا بسبب اِسکے ہر ایک کے
دلکی بوجھہ لیتا تھا اور غ[illegible] بھی تھی چنانچہ گذشتہ و آ[illegible] بھی اکثر خبر دیتا تھا *

(نظم)

ہر ایک [illegible] راجا کا سردار تھا * وہ اپنے زمانے مین [illegible] تار تھا

شجاعت و ہمت بھی [illegible] جمنا[illegible] تھی کہ دکھن اور اُڑیسہ بنگالہ اور [illegible] گجرات سومنات
تلک لے لیا حکام کو [illegible] اپنا محکوم کیا آخر [illegible] سوپت [illegible] اُ[illegible] چھین لی تا کا[illegible]
عمل کر لیا احوال راجا [illegible] پت کے مارے جانیکا سا[illegible] [illegible] کا [illegible] آیا ہی الغرض
راجا کو از بسکہ معاون [illegible] و غیبی تھی بسبب اِسکے حا[illegible] ین ہر [illegible] مرادیں
صاحبان مراد کی بلا مہلت [illegible] * کوئی [illegible] سے محروم نہ جاتا بلکہ [illegible] مطالب
و مقاصد اہل غرض کے [illegible] بشری [illegible] ج و احاطہ عقلی سے باہر تھے [illegible] منہہ
نہ پھیرتا اور بوجہہ احس[illegible] انجام کر دیتا چنانچہ اُسکی حاجت روائی کی نقلین عجیب عجیب کتنی
کتابون مین لکھی ہمین لیکن سنگہاسن بتیسی مین . بیشتر کیونکہ اِس کتاب مین فقط اُسی راجا
عالی ہمت کا احوال ہی کسی اور کا نہین باوجود اِسکے اکثر اشخاص رئیسون کی مجلسون مین

نعمت سے کامران گیا * آخر اُسیکو افلاس و آلام سے سر گردان کیا * (بیت)

شہد ڈالا اُسنے جسکے کام مین * زہر گھولا آخر اُسکے جام مین

کبر نامے مین لکھا ہی کہ راجا بیر بکرماجیت نے اواخر عمر ارادہ ملک گیری کا کیا اور دکھن مین جا کر
سالباہن سے لڑا اتفاقاً اُسکے ہاتھہ گرفتار ہو گیا جب دیکھا کہ وہ قتل کرتا ہی ملتجی ہوا کہ میرے
سن اور تاریخ دفتر روزگار سے معدوم نہو وین یہی ہوس ہی اور بس سالباہن نے
اِسکو قبول کیا اور بدستور سابق اُنکو بحال رکھا چنانچہ ابتک بھی زمانے مین رائج ہین اور
سن راجا سالباہن کے اِس واسطے رہے کہ ایسے راجائے عالیشان رفیع المکان کو اسیر
کرکے اُسنے قتل کیا پر راجاؤلی اور راج ترنگنی مین یون نہین لکھا بلکہ اُسکا مرنا سمندر
پال جوگی کے ہاتھہ سے ثابت کیا ہی تقریر اِسکی یون ہی جب راجا بیر بکرماجیت دولت
و ریاست سے کامیاب و کامران ہو چکا ایک مدت مدید سلطنت اُسنے کی اور راحت خلق کو
بخشی آخر گلشن جوانی کو صرصر پیری لگی * اور قامت اُسکی سرو [illegible] بڑھاپے کے صدمے
سے جھک گئی * چہرے پر جھریان پڑ گئین آنکھون کی بینائی گھٹی [illegible] دانت ٹوٹ گئے کان
سننے سے رہے دماغ ضعیف ہو گیا حواس مین خلل پڑ [illegible] پر نرا استخوانون
پر پوست رہگیا زندگی بدتر از مرگ ہو گئی حرکت غیر پر [illegible] * (بیت)

نہایت شیرین ہی جگ مین زندگانی * اگر دائم رہون [illegible] جوانی

اِسی حالت مین [illegible] سندر پال جوگی بڑا جادوگر منتر جنتر [illegible] کو یاد * طلسم کے
[illegible] [illegible] کرد سے ساتھہ اِسکے
فنون مین استاد [illegible] بات کہتے [illegible]
[illegible] خلع بدن مین [illegible] سیکھ رکھتا تھا بارے کسی ڈھب [illegible] راجا کی صحبت مین دخیل
[illegible] اسودہ ہی [illegible] کو فریفتہ کیا بلکہ وزرا امرا [illegible] سخر کر لیا غرض اِسقدر
اور [illegible] اور ارکان دولت اُسکے [illegible] نکر تے تھے * اور
[illegible] ایک قدم باہر [illegible] تھے * ایک دن [illegible] مکرو فریب سے راجا کو
کہنے لگا کہ بدن عنصری تیرا بہ سبب پیری کے نہایت زار و ناتوان ہوا [illegible] ہی طاقت حرکت کی
بھی نہین رہی صلاح یہہ ہی کہ خلع بدن کا طریقہ مجھہ سے سیکھہ کر اِس جثۂ ضعیف کو چھوڑ
اور کسی جوان کے پیکر قوی مین کر روح اُس سے تازہ جدا ہوئی ہو در آنا دو بارا دولت

سا کا کرے جب اس پر بیٹھے راجا اُس کے بولنے سے متحیر ہو کر کہنے لگا ای پتلی وہ کون سا کام
نادر راجا بیر بکرماجیت نے کیا ہی بیان کر غرض بتیس پتلیون نے بتیس کہانیان عجیب
و غریب راجا بھوج کے سامنے کہین راجا اُنکو سنکر ساکت رہگیا اور بررچ پنڈت نے اُنکو
سنسکیرت کی بہاکھا مین بخوبی لکھا پھر اُس مجموعے کا نام سنگہاسن بتیسی رکھا چنانچہ وہ
کتاب اب الان ممالک محروسہ مین مشہور ہی * (بیت)

کئیے اُسنے وے کام زیر فلک * کہ بھیجاب رہین سنکے جنکو ملک

یہین سے دانایان روزگار و شاہان عالی مقدار نے مقرر کیا کہ جو بادشاہ و رئیس کہ بسبب
کارہاے عمدہ شہرۂ آفاق ہو جائے * اور اُسکا نظیر عدل و انصاف مین کم ہاتھ آئے *
تاریخ اُسکے جلوس کی اطراف و اکناف مین شایع ہو اغلب کہ حاکمان عصر اُسکے
روے پر چلین اور امور خلق کو اُسی نہج سے انتظام دیوین چنانچہ بہتیرے راؤ اور
کتنے راجا عظیم الشان ممالکت ہندوستان مین گذرے ہین تاریخ ہر ایک کی اُنمین
سے اُنکی سلطنت ہی تلک رہی جب کہ وہ صفحۂ ہستی سے اُٹھ گئیے وہ بھی نیست و
نابود ہو گئی مگر تاریخ [illegible] کی کہ جا بجا مشہور ہوئی تھی [illegible] حال بھی موجود ہی چنانچہ
سابق احوال اُسکا کچھ [illegible] مین آیا ہی پھر راجا بیر بکرماجیت بھی کہ صفات محمودہ سے
موصوف اور ملک [illegible] حاجت روائی مین معروف تھا تاریخ اُسکے بھی جلوس کی
مالوے کی سلطنت [illegible] روز کہ راجا سکھ سپت لو مار سلطنت [illegible] دلی کی چھین لی تھی
راجا شتر کے [illegible] پوان لیس برس کے بعد اہل ہنر [illegible] مین ثبت ہوئی
اور اب تلک کہ اٹھارہ [illegible] کئی برس اُسکے عہد کو گذرے [illegible] اور راجا بھرتھ
کا صفحۂ روزگار سے [illegible] ون ہوا اغلب کہ تا انقضائے [illegible] (بیت)

جو موا [illegible] مین ہو [illegible] زندہ رہیگا

پس ہر اہل حشمت [illegible] رسم ہی کہ حاجت روائی [illegible] اوقات
بسر لیجائے * اور [illegible] فرمائیے * کیونکہ دنیا کی جاہ و حشمت کا کچھ اعتبار نہین * اور
اُسکو مطلقا و اصلا قرار نہین ہستی اُسکی سرتاپا نیستی * اور آبادی اُسکی مشرف بخرابی *
گل اُسکے چمن کے خاردار * اور نسیم بہار سموم کردار * جسکو اُسنے دولت

[illegible] اپنے باپ کے بعد تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور [illegible]ن برس تین مہینے تک خلق
کو آرام پہنچایا * ندان اپنے بدن خاکی کو آگ مین جلایا پھر * (راجا گوپال پریم کو بند پریم کا)
بیٹا قائم مقام اپنے باپ کا ہو اپندرہ برس تین مہینے تک کاروبار سلطنت مین مشغول رہا
آخر الامر اُسنے بھی ملک عدم کا رستا پکڑا * (راجا مہا پریم گوپال پریم کا خلف)
بعد اپنے باپ کے تخت سلطنت پر بیٹھا بظاہر امور ملکی مالی مین مشغول بھی رہتا لیکن باطن
مین اُسے دنیا و ما فیہا سے کمال نفرت و کراہت تھی اکثر اوقات درویشون اور آزاد منشون
سے ملا کرتا * بلکہ سخن اہل معرفت و صاحبان ریاضت کے گوش دل سے سنا کرتا * حاصل یہہ
ہی کہ سلطنت دنیوی سے دل اُسکا آلودہ نہ تھا اور دولت آزادگی سے باطن اُسکا کمال
آسودہ تھا عروس دنیا ہرچند ایک نئے بناؤ سے ہر روز اُسکے آگے آتی * لیکن اُسکی چشم حق بین
مین ایک ذرہ جاگہہ نپاتی * حقا کہ جسکی آنکھہ مین تصور یار کا سمایا ہی * اُسکی نظرون مین
غیر کب خوش آیا ہی * جسکا دل نور ہدایت سے روشن ہوا * [illegible] اُسکو شمع سلطنت کا
اجالا کب بھلا لگا * جسکو منزل بقا کا سیدھا رستہ ملا * وہ [illegible] فرہرائے فنا کی تیرہ ھی
راہون مین کب بھٹکا * فی الواقع آراستگی و آزادگی [illegible] تجرد بے زوال اور نعمت
عدیم المثال ہی حشمت دنیا دولت عقبی سے نہیں بہتر [illegible] عالیشانی خلعت پادشاہی سے
کہین بہتر * جسنے گوشہ تنہائی قبول کیا * وہی اِس سرائے [illegible] پھیلا کر سوا * آخر
اُس آزاد منش کو فقر کی کشش نے اپنی طرف کھینچا * [illegible] دنیا کی [illegible] اُسنے خاک پر
پھینکا * اور کلاہ [illegible] سر پر رکھا * [illegible] دوراندیش پر کہ
[illegible] آیندہ [illegible] سمجھہ کر دنیا کی دولت [illegible] مین [illegible] دیا * (ابیات)

[illegible] پھینکا * سبک دوش [illegible] ہمین پایا
[illegible] ایک [illegible] پھر پانؤن
[illegible] سے جلدی اُٹھ [illegible] دونون [illegible] بس دو
طمع کی آنکھہ رکھی جسنے نت بند * رہا وہ مرتے [illegible] خورسند
بجز نام خدا کچھہ اور مت لے * قناعت کو نہ ہرگز ہاتھہ سے دے

[illegible] اُس درویش طینت نے چھہ برس آٹھہ مہینے کی الغرض راجا مہا پریم سے ایکر

جوانی و لذت جسمانی سے بہرہ مند ہو راجا کے ایام زندگانی تمام ہو چکے تھے فور اجوگی دم مین آگیا اور اُس علم کو اُس سے سیکھکر اپنی روح کتئین ایک جوانا مرگ کے جسم میں ڈال دیا جوگی تو اس علم کا مشاق تھا و نہین اپنی روح اُسنے راجا کے جسم مین ڈال دی اور بلا توقف اُسکو قتل کیا پھر تخت حکومت پر قائم مقام اُسکا ہوا * (بیت)

*بہتیرے گرے خاک کے چڑھگئے ہین فلک پر *

اور چرخ کے ساکن موئے ہین خاک مین رل کر

ہرچند کہ یہہ حکایت مشہور ہی لیکن اہل خرد اور صاحبان تمیز اِسکے قائل نہین اِسکو ٹھیک نہین جانتے کیونکہ روح ایک ماہیت مجردہ و لطیف ہی بذات خود پیری و جوانی و ضعف ناتوانی سے مبرا مگر بواسطۂ بدن وے کیفیتین اِسے عارض ہوتی ہین ہرگاہ کہ راجا کا بدن بسبب پیری کے ناتوان ہو چکا تھا اور حواس وقوی بھی جواب دے چکے تھے پھر کیونکر جوگی کی روح نے اُسکے بدن مین آکر جوانی کی حالت بہم پہنچائی اور مصدر افعال مطلوبہ کا بخوبی ہوئی اِس لیئے کہ قوت و نقاہت اُسکی موقوف بدن [illegible] پر ہی سوا اِس بات کے تکذیب پر یہہ بھی ایک دلیل ہی کہ جب راجا کے جسم [illegible] روح نے علاقہ پکڑا پھر سمندرپال اُسکو کہنا کسواسطے تھا کیونکہ علاقہ نام کا تشخص [illegible] سے ہی وہ بدون جسم کے ہوتا نہین اور روح کچھ محسوس نہین کہ اُسکو زید یا عمر کہی [illegible] یہہ بات اگر فی الحقیقت ہوتی تو راجا بکرماجیت ہی اُسکو کہتے صاف معلوم ہوتا [illegible] خارج بدن کی صحت نہین رکھتی لیکن سمندرپال جو اُسکا انیس و جلیس جمیع اوقات [illegible] اُسکے [illegible] جادو کے سبب بھی راجا کی [illegible] ہوت کر دیا تھا ساتھ اِسکے ارکان دولت [illegible] سے گرویدہ تھے جب راجا [illegible] ماہن نے اُسے مارا اہل کارون نے [illegible] کر اُسے تخت پر بیٹھا دیا [illegible] ماجیت پیدایش مین اختلاف [illegible] بھی چند در چند ہی کیا فائدہ کو حشو [illegible] ی یار تو جیہ [illegible] ہوتا ہی آخر تیرے تئین [illegible] اوقات کہتے ہین کہ راجا کی عمر [illegible] برس کی ہوئی اور دلی کی سلطنت نوے برس کی پھر راجا کہ مملکت فقیر چھوڑ کر پابند سلطنت کا ہوا ابتدا مین بظاہر دن رات عبادت مین لگا [illegible] باطن مین اپنے صاحب سے ہمیشہ جدا رہتا تھا لوگون کے فقط دکھانے کو جوگ [illegible]

(راجا لکھمن سین نراین سین) کا نور دیدہ بزم سلطنت کا ضیا بخش ہوا چھہ برس گیارہ مہینے تلک اُسنے شمع عدالت سے جہان کو منور رکھا ندان صرصر اجل سے چراغ حیات اُسکا بجھ گیا پھر راجا (دامودر سین راجا لکھمن سین) کا بیٹا اپنے باپ کے بعد تخت حکومت پر بیٹھا لیکن جوانی کی جہالت اور نادانی کی غفلت اُسکی طبیعت پر آگئی سدھ بدھ اُس مین نام کو نرہی صحبت مین ارذال و بداطوار در آئے * قاعدے اور طریقے اگلون کے اُسنے سراسر بھلائے * عدل و انصاف سے مزاج اُسکا پھر گیا * ظلم و ستم کا پیشہ اختیار کیا * سچ ہی کہ برا مصاحب شیطان مجسم ہی اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت تجھے ورغلاویگا * اور راہ راست نہین دکھانے کا * بلکہ شام و پگاہ تجھے گمراہ کریگا زنہار ایسے کو اپنے پاس آنے نہ دیجیو * اور اُسکی صحبت سے حذر کیجیو * جیسے خزان گلشن کا آب و رنگ خاک مین ملاتی ہی * ویسی ہی بد اندیش کی صحبت دولت کے کمال پر زوال لاتی ہی * (نظم)

صحبت اجلاف سے کرا جتناب * ورنہ ہو ویگی تیری طبیعت خراب
دوستی بھوتون سے ای غافل نکر * لائینگے آفت یہ بلا جان پر
مت چراغ غول پر تو دھیان کر * صرف اندھ [illegible] دھرند ھر
مان کہنا اُسطرف ہر گز نجا * اپنے تئین [illegible] علیشان مت گرا

القصہ راجانے اپنی طینت بد سے * یا بدون کی ترغیب و کد سے [illegible] دولت خواہ کو * اور ہوا خواہان درگاہ کو * رتبے سے گرا دیا * خراج گذارون اور رز [illegible] بنا کی کرنا شروع کیا * جب [illegible] دون اور فتنہ [illegible] نے اُسکے ئے اطوار دیکھے مردم آزاری [illegible] کرنے لگے اہل حرد زرعیت کا مال [illegible] سود [illegible] لوٹنے لگے چندروز کے عرصے مین [illegible] کی رونق جاتی رہی * آبادی [illegible] ملکون کی گھٹ گئی * سلطنت [illegible] کی خرابی پڑتی * ارکان [illegible] * راجا اپنے کیے کی [illegible] برس [illegible] وہ ظالم حاکم رہا غرض [illegible] سے راجا دمودر سین [illegible] اشخاص [illegible] سو برس راج کیا * [illegible] سنگ) کوہی کہ کوہستان سوالک کا والی تھا [illegible] ملکی بکثرت تھی اور [illegible] کی نہایت شہرت راجا دمودر سین کے اہل کار صوبہ دار از بسکہ اُسکی [illegible] و ایذا و ہندی سے تنگ آئے تھے کوہستان مین جا کر تمام اپنے حقیقت اور

مہا پریم تک چار شخصون نے ترپن برس اور رنگ شاہی پر جلوس فرمایا * آخر آگ نے
اُنکو جلا کر راکھ بنایا * جب مشہور ہوا کہ اندر پرست کے بادشاہ نے دنیا کو ترک کیا
اور گوشہ تنہائی لیا * تخت شاہی خالی ہی * اور ممالکت وسیع بیوالی * ہر ایک
ملک کے حاکم نے ارادہ کیا کہ ممالکت کو چھینیے بنا بر اُسکے سب نے لشکر کشی کی لیکن
راجا ادھر سین بنگالے کا راجا سب سے پہلے ایک لشکر عظیم ساتھ لیکر نہایت جلد
اندر پرست مین پہنچا حاکم تو وہان کوئی تھاہی نہ جو مقابلہ کرتا بدون جنگ و جدل ممالکت پر
قبضہ کر لیا اور تخت سلطنت پر جلوس فرمایا امیر وزیر اہل کار جتنے تھے آحاضر ہوئے (بیت)

یہی ہی جہان کی ریاست کا طور * جو ایک اُٹھہ گیا آن بیٹھا ایک اور

القصہ اُسنے بھی اٹھارہ برس پانچ مہینے سلطنت کے امور کو آراستہ کیا آخر اپنی موت موا
(پھر راجا بلال سین ادھر سین) کے بیٹے نے بارہ برس چار مہینے حکومت کی ندان
بیکنٹھہ مین جا ساکن [illegible] * بعد اُسکے * (راجا کیسو سین بلال سین) کا فرزند باپ کا
قایم مقام پندرہ برس [illegible] مہینے [illegible] آخر کار اِس جہان سے گذر گیا * اُسکے بعد *
(راجا مادھو سین [illegible]) کے بیٹے نے ممالکت کو عدل و انصاف سے گیارہ
برس اور چار مہینے تک [illegible] سے [illegible] کھاندان ملک فنا کا رستا پکڑا * بعد اُسکے *
(راجا سور سین ما[illegible]) کا بیٹا تخت نشین ہوا اور بیس برس دو مہینے تک
اُسنے سلطنت کا بندو[illegible]ت کیا آخر الامر اپنا رخت ہستی باندھا * پھر *
(راجا بھیم سین سو[illegible]) [illegible] پانچ برس دو مہینے تک [illegible] حکومت سے
رہا ندان اُسکی بھی عمر [illegible] سے کر [illegible] ریز ہوا بعد اُسکے (راجا کا[illegible]) [illegible]
مسند حکومت پر قدم [illegible] کر [illegible] برس نو مہینے کے بعد [illegible]
(راجا ھری سین کا [illegible]) [illegible] بیٹھا بارہ برس دو مہینے
مین مشغول رہا آخر کا[illegible] اِس جہان [illegible] ہوا پھر (راجا کھن سین [illegible])
کے نور چشم نے آٹھ [illegible] برس [illegible] مہینے اپنے باپ دادا کا نام ممالکت مین روشن
بھی چراغ ہستی صرصر نیستی نے بجھا دیا بعد اُسکے (راجا نرائن سین [illegible])
دو برس تین مہینے سلطنت کی ندان جان اپنی جہان آفرین کو سونپی

قصہ کوتاہ سلطنت اُس محو غفلات و مائل عشرت کے ہاتھ نہین رہتی چنانچہ تھوڑے ہی
دنون مین ریاست اِسکے ہاتھ سے جاتی رہی * اور دشت غربت کی راہ اِسنے لی * پھر
وہین رہ نورد بادیۂ عدم کا ہوا * مدت اِسکی سلطنت کی دس برس پانچ مہینے راجا دیپ
سنگ سے لیکر جیون سنگ تک چھہ شخصون نے ایک سو اُنتالیس برس راج کیا

احوال (راجا پرتھی راج مشہور بہ پتھورا) جب بادشاہ حقیقی کا ارادہ یہہ ہوا کہ راے
پتھورا بیرا تھہ کا والی کہ ہمیشہ جیون سنگ سے امیدوار رہتا تھا مالک اتنی بڑی سلطنت
کا ہو جائے * اور ایک مملکت وسیع اُسکے قبضے مین آئے * راجا جیون سنگ نے بسبب
حماقت ذاتی کے یا کوئی مہم اُسے درپیش ہوئی تمام سردارون کو فوج جمعیت کوہستان
کی طرف کہ اُسکے جد و ابا کا وہی مسکن تھا بھیج دیا اور آپ کتنے مصاحبون سے دار السلطنت
مین رہا راے پتھورا اُسے تنہا اور غافل جان کر ایک لشکر عظیم سے یکایک آن پہنچا راجا
جیون سنگ نے جو دیکھا کہ سامان جنگ کا مطلقا نہین اُس جماعت [illegible] جمعیت کوہستان
دشوار گذار کی طرف بھاگا آخر وہین اُسکا پیمانۂ عمر لبریز ہوا [illegible] پتھورا شادیانے
فتح کے بجوا کر تخت سلطنت پر بیٹھا *

(بیت)

اگر سانپ سے ہوئے وہ بیخطر * تو عاقل نچھوڑے [illegible] گنج زر

جب پندرہ برس اُسکی سلطنت پر گذرے سلطان شہاب [illegible] غزنین سے کئی
مرتبے آیا اور کئی بار لڑا آخر مقام نرائن مین کہ تناوڑی کر [illegible] راجا مذکور کو اُسنے
[illegible] لیا اور آپ [illegible] پر اجلاس فرمایا الغرض راجاؤن [illegible] یہہ جو لکھنے مین آیا
مطابق راجاو [illegible] کون [illegible] کے ہی لیکن اکبرنامے کے [illegible] دفتر مین اور بعضے
[illegible] سو دہ [illegible] لیکن [illegible] ہی کہ بیر بکرماجیت کے [illegible] تینتیسوین سن مین
[illegible] بادشاہ ہو کر [illegible] قریب [illegible] آیا اور اُسکی اولاد سے
[illegible] سون کے چار سو انیس برس [illegible] نقارہ سلطنت کا بجایا
[illegible] بیسوان پورا اُسکا کہ پرتھی راج کرا [illegible] تھا رکھتا [illegible] چوہان سے لڑا اور
بالغرض بیر بکرماجیت کے آٹھ سو اٹھتالیس سن مین سلطنت تونور کی قوم سے نکل کر
[illegible] کے قبضے مین گئی لیکن راجا بلدیو نے اور اُسکی اولاد سے سات شخصون نے

رعیت کی حالت سپاہ کی برہمی * اہال خدم کی بے اتفاقی * اُسکے حضور بیان کی * اور راندر پرست کی سلطنت پر رغبت دلائی * سنتے ہی اِس نوید کے اُسنے طبل شادیکا بجوا دیا * اور فوج بیشمار سے مملکت مذکور کی طرف کوچ کیا * الغارون جلا چنانچہ عرصہ قلیل مین آپہنچا اور اُس شراب غفلت کے مدہوش کو قید کر لیا بعد اِسکے آپ ساعت نیک دیکھکر تخت حکومت پر بیٹھا اور شمع عدالت سے تاریکی ظلم کو دور کرکے جہان کو روشن کیا ستائیس برس دو مہینے تک کاروبار سلطنت مین لگا رہا آخرالامر ملک عدم کا راہی ہوا * بعد اُسکے (راجا رن سنگھ راجا دیپ سنگھ) کا فرزند بائیس برس پانچ مہینے حاکم رہا آخر اپنی موت موا پھر * (راجا راج سنگھ رن سنگھ) کے نور چشم نے مملکت کو عدل و انصاف سے فروغ بخشا اور سپاہ کو نہایت راضی رکھا نو برس اور آٹھ مہینے گذرے عدم کا رستا پکڑا * بعد اُسکے (راجا بر سنگھ بن راجا راج سنگھ) نے تخت سلطنت [illegible] کو رونق بخشی * اور عدل و انصاف سے جہان مین کمال نیکنامی حاصل کی * آخر چھا[illegible] برس اور ایک مہینے کے بعد منزل فنا کی راہ لی * پھر (راجا نر سنگھ ولد راجا بر سنگھ) [illegible] اپنے باپ کا ہوا اور اُسیکی طرح سپاہ و رعیت کو سخاوت و عدالت [illegible] سے [illegible] بھی شاد رکھا آخر پچیس برس تین مہینے گذرے بیکنتھ کا رستا لیا [illegible] (جیون سنگھ راجا نر سنگھ) کا خلف جب تخت نشین ہوا اُسکی نوجوانی [illegible] زندگانی وہ عیش وعشرت مین بسر کرنے لگا * بے پروائی ولا دبالی سے امور [illegible] کی طرف [illegible] نہوا * سچ ہی کہ [illegible] مین شہوت نفس نہایت غالب [illegible] اور طبیعت انسان کی [illegible] ہوتی ہر ایک کا کام نہین [illegible] تین اُس ہنگام مین با [illegible] سے باز رکھے اور [illegible] کا ہووے * و[illegible] کہ ایسے وقتون مین [illegible] کرتے ہین [illegible] خدا سے درتے ہین نیکنامی اور عقبی مین [illegible] کے واسطے ہی *

ہنگام جوانی مین [illegible] سے دولت ہو * اور عیش و نشاط سے اُ
اُس سا نہین کوئی مرد برآ دنیا مین * عقبی مین وہی مور

طرفین کے مارے گئے پر راے مذکور نے اُس نازنین کو نچھوڑا اور لڑائی سے منہہ
آخر اپنی دولت سرا مین جا اُتارا اور رہا تاتک اُسکے دام محبت مین گرفتار رہا کہ ملکی
کاروبار سے دست بردار ہوا جب ایک برس اسیطرح گذرا سلطان شہاب الدین
ری کو بھی یہہ خبر پہنچی اُسنے راجا جیچند کے ساتھ دوستی کی بنا ڈالی اور بہر بکرماجیت
کے سنہ ۱۲۴۳ مین ہجری بھی اُسوقت ۵۸۸ تھے سلطان مذکور آٹھوین مرتبے ایک
لشکر عظیم جمع کر ملک گیری کے ارادے دہلی کی طرف متوجہ ہوا بلکہ بہت سے محال لے لئے
سوقت کسیکو اتنی جرأت نہوئی کہ راجا سے اس امر کی اطلاع کرے آخر ارکان دولت
نے مشورت کر کے چاند ابہات کو حرم سراے مین بھیجا کہ اُس پری پیکر سے یہہ حقیقت
کہے تا وہ راجا تک پہنچا دے چنانچہ راجا مطلع ہوا لیکن کئی مرتبہ سلطان پر جو فتحیاب ہوا تھا
اُس کو کچھ چیز نہ سمجھا اور سبب غرور و نخوت کے خاطر مین نہ لایا چنانچہ تھوڑی سی فوج
ساتھ لیکر نکلا اور راجا جیچند نے بھی اُسکا ساتھ نہ دیا بلکہ سلطان کا [illegible] ہوا (القصہ)
شعلہ جدال و قتال نہایت بھڑکا راجا کا دل بجھہ گیا اور سلطان [illegible] وتنگ [illegible] پکڑ لیا اور سلطان
اُسکو قید کر کے غزنین مین لیگیا جب چاند باد فروش نے حقیقت [illegible] مسجد سے [illegible] اطلاع پائی غزنین کی
راہ لی آخر وہ سلطان کی ملازمت حاصل کر کے مورد الطاف کا ہوا [illegible] عالیشان [illegible] راکی بھی خدمت مین
پہنچا اور زندان مین دمساری اُسکی کرنے لگا ایکدن بمشورت پتھو [illegible] پچون بیٹھ [illegible] نے کی تعریف
بادشاہ کے روبرو یہان تک کی کہ وہ بمرتبہ مشتاق ہوا او [illegible] بھیجا بلکہ اُسی
[illegible] تیرو کمان [illegible] ہین اُٹھا لیا اور ایک
ت اجازت [illegible] کون سے [illegible] بھی دی راے مذکور نے تیرو [illegible] وقت بادشاہی نوکرون
اُس نشانہ [illegible] ہی مارا کہ کام اُسکا تمام ہوا کہ [illegible] لاہو [illegible] جاندنا ورتی کے میدان
[illegible] اُسوقت ہی لیکن [illegible] لیا لیکن فارسی تاریخون مین پتھو [illegible] فتح اُ [illegible] بعد فدائی کھوکھر کے ہاتھ
[illegible] سلطان [illegible] ایک مدت [illegible] سلطان شہاب الدین کے [illegible] راجا پتھورا کے
[illegible] کہ اس ماجرے مین اختلاف ہے [illegible] العام عند [illegible] سلاطین مسلمین کے ہاتھ
جانے کے بعد ہندوستان کی حکومت ہنود سے گئی [illegible]
الغرض راجا جدشتر سے لیکر پتھورا تاتک ایک سو بیس اشخاص نے چار ہزار
برس سلطنت کی پھر ہر ایک نے منزل عدم کی راہ لی منجملہ اسکے پتھورا کے

تین سو پچاسی برس سات مہینے بادشاہت کی جب بلدیو کے ساتوین پوستے کو کہ جسکا
نام پتھورا تھا نوبت حکومت کی پہنچی سلطان شہاب الدین غوری نے سات مرتبے
یورش کی اور لڑا لیکن ہر مرتبہ شکست کھا کر پھر گیا باوجود اسکے بھی مملکت
ہند کے لینے کی تدبیر مین اکثر اوقات رہتا تھا پر کچھ بن نہ پڑتی تھی اس اثنا مین راجا جی
چند راتھور قنوج کا راجا اکثر راجاؤن پر غالب ہوا تھا بڑا اسکے جگ راجسو کے
بجالانیگا اسنے قصد کیا شرح اس جگ کی سابق لکھی گئی ہے غرض راجا مذکور نے سامان
وسرانجام کو اسکے ارشاد فرمایا ساتھ اسکے یہہ بھی ارادہ کیا کہ اس مجلس مین اپنی بیٹی کو کسی
بڑے راجا کے ساتھ بیاہے اس واسطے ہر ایک ملک کے راجا بلوائے پتھورا سے
بھی بموجب اسکی طلب کے ارادہ اس سمت کا کیا کہ ناگہان اسکے متوسلون
مین سے کسی کے منہہ سے نکلا کہ مہاراج کے ہوتے ہوئے اس جگ کا قصد جی چند کرے یہہ
جائے تعجب ہی ہے [illegible] اپ کا تشریف لیجانا اس مین اس سے عجیب تر سنتے ہی اسکو
راجا آگ ہو گیا [illegible] پر ارادۂ جنگ چڑھ دوڑا راجا جی چند بھی اس
خبر کو سنکر مار [illegible] پیچ کھانے لگا لیکن ساعت جگ کی جو قریب پہنچی تھی بسبب
اسکے مصلحتاً وقفہ کیا [illegible] ایک مورت پتھورا کی شکل بنوا کر دربانون کی طرح
اس کو دروازے [illegible] بٹھا دیا راے پتھورا اس حالت کو سنکر مارے غصے کے
الغاروں چلا اور [illegible] ن مین وہان پہنچ کر اپنی تصویر کو اٹھا لے آتا پھرتا اپنے ملک
کی طرف پھرا لوگ [illegible] م آئے لیکن راجا جی چند نے پھر کر [illegible] سے فراغ
کی پر اسکی بیٹی نے [illegible] جا کو پسند نہ کیا مگر پتھورا کی [illegible]
کر کے کمال مشتاق [illegible] سی واسطے اسکے باپ [illegible]
دیا اور ایک جدی حویلی [illegible] راے پتھورا [illegible] حالت سے واقف ہو
مند اسکا ہوا اور چاہ [illegible] ش کو کمال [illegible] بائی سے راجا جی چند
آپ چیدہ چیدہ لوگ [illegible] بہکار نوکرون کی مانند اسکے ہمراہ ہوا جب
رائے پتھورا نے دختر مذکور کو جوانمردی سے لیا اور دہلی کی طرف
اس ماجرے کو سنتے ہی مع فوج چڑھ دوڑا ان آپس مین جنگ

موجود تھین سواے اسکے کچھ کچھ عمارتین حویلیان شہزادون نے بھی شہر مذکور مین بنیاد لین
بلکہ امراے والا شان نے بھی خصوصا عمارت ابو الحسن آصف خان بن اعتماد الدولہ کی
نہایت زینت بخش ہوئی اور شاہ جہان کی بھی بادشاہت مین آبادی اسکی دن بدن بڑھا کی
جب عالمگیر کا وقت آیا تب دریاے راوی ایسا چڑھا کہ شہر کے اکثر باغات و عمارات
کو صدمۂ عظیم پہنچا تب بادشاہ نے چوتھے سن جلوسی مین ارشاد کیا کہ ایک باندھ
مستحکم بنائین کہ عمارات کو بار دیگر اسطرح کا صدمہ نہ پہنچے فرمان بردارون نے بھی ویساہی
باندھ مضبوط کوس بھر کے طول کا باندھا اور اکثر جاگہہ سیڑھیان پکی دریا مین بناکر کنارے کو
خوش اسلوب کردیا بلکہ عمارتین پکی پکی اور حویلیان اچھی اچھی لب دریا بناکر شہر کو بھی
صفحۂ تصویر بنادیا غرض چوتھے سال کی شروع سے چالیس برس تک ہرسال مرمت و تعمیر اسکی
سرکار والا سے ہوتی رہی اور مبلغ کثیر خرچ ہوا کیئے پھر تو یہہ خجستہ بنیاد ایک دست آباد ہوا لوگونکی
کثرت اور ہنرمندونکی بہتایت ایسی کہ کسی شہر مین ہوئی ہوگی مفلسی و تنگدستی کے دروازے
یک لخت مفقود * اجناس ہفت کشور بلکہ اشیاے بحر و بر بافراط موجود * خرید فروخت
لیل و نہار * لین دین کا ہمیشہ گرم بازار * اگرچہ کوچہ و بازار مسجد سے خالی نہ تھا لیکن دریا کے
کنارے متابل دولتخانۂ عالمگیر کے ایک مسجد سنگین عالیشان ایسی تعمیر ہوئی جسکی
بنا پر پانچ لاکھ روپیہ صرف ہوئے سواے اسکے شہر کے بیچون بیچ نوزیر خان عرف حکیم
علم الدین شاہجہانی نے ایک جامع مسجد ایسی خوش قطع بنائی کہ شہر کی رونق دوچند ہوگئی
مزار بھی اکثر بزرگون کے شہر مین ہین خصوصا پیر علی ہجویری کہ جامع فضیلت و ولایت تھا
وہ بھی وہین آسودہ ہی لیکن آنا اُس بزرگ کا غزنین سے لاہور مین سلطان محمود کے
ساتھہ ہوا بلکہ سلطان ممدوح کا عقیدہ یہہ ہی کہ صوبۂ مذکور کی فتح اُسیکے یمن قدم سے ہوئی
اور مقبرہ جہانگیر بادشاہ کا دریائے راوی کے اُسپار شاہدرے کے متصل واقع ہی لگا ہوا
اُس سے مقبرہ آصف خان ابو الحسن جہانگیری کا اگرچہ حوالی شہر مین باغ اکثر پر فضا ہین
لیکن باغ شالامار کہ شاہ جہان نے نقال باغ کشمیر کی بنایا ہی اُسکی سیر سے اکثر خاطر بستہ
کو شگفتگی اور دل پژمردہ کو تازگی ہوتی ہی جب کہ احوال دار السلطنت کا قدرے لکھنے
مین آیا لازم ہوا کہ کچھ کچھ قصبات کا بھی تحریر کیجیئے *

(جالندھر)

ایام سلطنت اُنچاس برس ہین جب سے خلاق کون و مکان نے عالم کون و فساد کو جلوہ گر
لیا کسی ذیحیات کو خلعت حیات ابدی کا نہین بخشا * اور ریاست کو بھی ایک قوم سے
مخصوص نہین کیا * ہرایک شخص کو موت آتی ہی * اور سلطنت و ریاست بھی ایک خاندان
سے خاندان دیگر مین جاتی ہی * پس ہر عاقل کو لازم ہی کہ مال و دولت کو اپنا نجانے اور
اِس حیات مستعار پر نہ بھولے * اور دولت ناپایدار پر نہ پھولے * (ابیات)

پاؤن جسنے تخت شاہی پر دھرا * آخرش تختے پہ وہ ساکن ہوا
تھے جو راکب سیکڑون رہوار کے * وے گئے آخر کو کاندھے چار کے
اینڈتے ہین سر پہ رکھہ جو تاج زر * خاک ایکدن کھائیگی اُنکا بھی سر
خلق جو اِس دار فانی مین ہوا * ایک دن راہی عدم کا ہوئیگا
واقعی دنیا برادر ہیچ ہی * جاہ و حشمت یہہ سراسر ہیچ ہی
تیپ تاپ [illegible]س فاحشہ کی دیکھہ کر * محو مت ہو یہہ دغا ہی سربسر
قاب [illegible] بوئے وفا * آنکھہ مین اِسکی نہین شرم و حیا
بھول کر بھی [illegible]واہش نکر * داغ حسرت سے نہ بھر اپنا جگر
دام حرص [illegible]ن نہ پھنس * جگ مین ہی اللہ بس باقی ہوس

یہہ تاریخ حاوی ف[illegible]ربی مین کامل فاضلون مین افضل فارسی دان بے بدل مقبول
مولوی محمد اسلم ک[illegible] بنابر افزائش آرائش کتاب لکھنے مین آئی (ابیات)

کز تن آل خیر خا[illegible]سبان زیغم یزدان * کہ آمد از سما[illegible]
چہ اوصافش بیان سا[illegible]ست او جامع ہرفن * بنظم و نثر [illegible]
تحاص میکنند افسو[illegible]ارد لہجۂ اُ[illegible] * زہم طرحان خود [illegible]
چو تاریخ دیار[illegible]نکہ آرا[illegible] * خود آراستہ بازیب[illegible]
چنان رطب اللسا[illegible]در تحریر این [illegible] * کہ شد از حرف عذبش برخط
شدہ از محفل آرا[illegible]م آرایش محفل * سواد روشنش غاز دا[illegible]
رقم زد سال تاریخش برائے یادگار اسلم * بحمد اللہ بتکمیل آ[illegible]

* تمام شد *

صوبہ دار لاہور کا ہوا اور اُس سے راے رام دیو بھٹی نے تمام پنجاب کو نو لاکھ ٹکے پر
اجارے لیا اتفاقا ایسی واردات در پیش ہوئی کہ راے مذکور مسلمان ہوا اور یہہ ہی
اُسکی پیش آمد کا باعث ٹھہرا بعد اِسکے ۸۷۷ ہجری اور ۱۵۰۰ بیر بکرماجیتی مین خان موصوف
کی اجازت سے پٹالے کو کہ محض ایک جنگل تھا آباد کیا وجہہ تسمیہ اُسکی یہہ ہی کہ شہر کی
بنیاد کے وقت بد شگنی ہوئی تھی بسبب اِسکے جاگہہ بدلی قریب ہی اُسکے ایک پشتے پر
بنا اُسکی پھر ڈالی اور پٹالا پنجابی زبان مین مبادلے کو کہتے ہین اِسواسطے قصبۂ مذکور کا یہی نام
رکھا پھر بہت سے جنگل کٹوا کر گاؤن بسائے کھیت بوائے آخر ایک پرگنہ مقرر ہو گیا چنانچہ
تحصیل اُسکی اورنگ زیب کے وقت مین تو گنج قارن سے بھی کچھہ افزود تھی القصہ قصبۂ
مذکور ابتدا مین چندان آباد نہ تھا شمشیر خان خوجہ اکبر کے وقت جو وہان کا کروڑا ہوا اُسنے
ایک مکان حاکم نشین اور تالاب لطیف و باغ وسیع وہان بنا کر رونق اُسکی دوچند کر دی *
پھر دن بدن آبادی بڑھتی گئی * یہان تک کہ ایک شہر معقول ہوا بعد اُسکے شیخ المشایخ
کروڑی نے ایک عمارت نپٹ انوٹھی اور پھلواری بہت خاصی بنائی اُس نے آبادی کو
اور ترقی دی * اور بہار تازہ بخشی * پھر اورنگ زیب کے وقت وزیر خان عرف مرزا
محمد جان جب ؁ مین ہوا اُسنے عالمگیر کے بارھوین سن جلوسی مین تمام دکانین بازار کی پختہ
کر دین اور بانکے راے اور سبحان سنگ دونون قانون گوؤن نے بلکہ اُنکے بیٹون نے
بھی کتنے مکانات پر فضا بنائے سواے اُنکے ایک کاروان سراے اور پرہ بھی بنا کیا بعد اِسکے
قاضی عبد الغنی نے عمارتین سنگین و رنگین بنائین ساتھہ اِسکے ایک بازار کاروان سرا بھی
نہایت وسیع * اور ایک مسجد جامع بمرتبہ رفیع بنوائی * بلکہ ایک باغ بھی بہت بڑا
دلکشا بنوایا پھر تو شہر کی رونق چوگنی ہو گئی * اور آبادی حد سے زیادہ بڑھی * بعد اُنکے
گنگادھر ہیرانند کے بیٹے نے ایک پکا کوا شہر کے بازار مین کھدایا * ساتھہ اِسکے ایک
باغ معہ باؤلی سواد شہر مین لاہور کے رستے پر بنایا * غرض دونون مقامون کو آبرو بخشی *
اور وہانکے باشندونکو بلکہ مسافرون کو راحت دی * ازبسکہ دونونکا پانی آب گنگا سے
مساوی ہی بسبب اِسکے اُنکے پانی کا ناؤ گنگادھر مشہور ہوا اگرچہ اطراف شہر مین باغ
بیشمار و گلزار پر بہار ہین لیکن امر سنگ قانون گو نے ایک باغ شالامار کے مشابہہ

ایک قصبۂ قدیم دوآبے مین ہی شاہ ناصرالدین وہین مدفون ہوا * اور مزار اُسکا زیارتگاہ خلائق ٹھہرا * خصوصاً گرمیون مین اکثر اشخاص وہان زیارت کو جاتے ہین * اور نیاز ین نذرین اُسکی قبر پر چڑھاتے ہین * کہتے ہین کہ شیخ مرحوم اپنے وقت مین صاحب ولایت و خلاصۂ اہل ریاضت تھا اور مزار شیخ عبداللہ سلطان پوری کا بھی اُسی کی نواح مین ہی کمالات و حالات اُسکے مشہور و معروف خطاب اُسکا سلیم شاہ کی سلطنت مین شیخ الاسلام تھا پھر ہمایون و اکبر کے عہد مین مخدوم الملک ٹھہرا اور اُسی دوآبے مین (بجواڑہ)

بھی ایک پرانا قصبہ ہی سر بصافت و بافتہ دو رہہ بچھولیہ جھونہ سفید چیرہ پٹکا سنہری آنچل دار وہان کا ہند مین مشہور رہی لیکن چھینٹ سلطان پور ہی مین خوب چھپتی ہی بلکہ بادلہ بھی وہین کا نہایت چمک کے ساتھ ہوتا ہی اور دوآبے مین * (ہیبت پور پٹی)

ایک پرگنہ ہی وہانکے گھوڑے عراقی کی مانند ہوتے ہین چنانچہ بعضے بعضے دس دس پندرہ پندرہ ہزار روپیہ کو بکتے ہین اور بعضی ہیبت پور کے متعلقات سے چگ گوردھر گوبند ایک مقام ہی اُس مین ایک باغ نہایت پرفضا * اور ایک تالاب نہایت خوشنما * سیر کے قابل * اور دید کے لائق ہی * چنانچہ بیساکھی کے دن وہان ہزارون آدمی جمع ہوتے ہین اور اُس سے دو تین کوس پر * (رام تیرتھ)

ایک بڑی پرستشگاہ ہی ہنود وہانکی بھی پرستش کا نتیجہ ثواب عظیم جانتے ہین نَو کوس وہانسے * (پٹیالہ)

ایک قصبۂ دلکشا * اور معمورۂ خوش آب و ہوا * ہی بسانے والا اُس شہرکا رائے رام دیو بھٹی ہی کہ کپورتھلہ کا زمیندار اور اپنی قوم کا سردار تھا مشہور ہی کہ سابق اُس سے ایک مرتبہ پنجاب مین اِسطرح کا طوفان آیا کہ ستلج سے چناب تک تمام زمین سطح آب ہو گئی بسبب اُسکے عمارتین ڈھہ گئین اور بستیان خراب ہوئین بلکہ ہزارون ذیحیات بھی ڈوب کر ہلاک ہوئے چنانچہ طوفان کے جانے کے بعد بھی ایک مدت یہہ سرزمین ویران پڑی رہی بعد ایک عمر کے بعضی بعضی جاگہہ آباد ہوئی لیکن مغل باغی و کابلی از بسکہ ہرسال پنجاب پر دوڑا کرتے تھے اِس جہت سے یہہ ولایت مدتون خراب رہی زراعت اِس مین بہت کم ہوتی تھی حاصل بھی چندان نہ تھا جب سلطان بہلول لودی کا وقت آیا تب تار تارخان

بیر بکرماجیت چرند پرند کی بولی سمجھتا تھا اُسکا کلام سنکر دریا کے کنارے آکر منتظر کھڑا رہا
بعد دو ساعت کے کیا دیکھتا ہی ایک مردہ دریا مین بہتا چلا آتا ہی وہ نہین اُسکو اٹھا لیا
انگوٹھی اُسکی اُنگلی مین دیکھی اور لعل کمر مین پائے تب گیدڑ کتین سے بچا جان کر اُس جسم
بے جان کو اُسکے آگے لا کر ڈالدیا اور آپ امیدوار سلطنت کا ہوا دوسرے دن اجین
کی سیر کو گیا بہ سبب اُسکے کہ وہ اُسکا مسکن مالوف تھا ہر کوچہ و بازار مین پھرنے لگا جب
ایک کمھار کے دروازے پر پہنچا کیا دیکھتا ہی کہ سواری معہ تجملات شاہی وہان کھڑی
ہی اور سب ارکان دولت بھی سپاہ سمیت حاضر ہین اور یہہ چاہتے ہین کہ اُسکے بیٹے
کو ہاتھی پر سوار کر کے تختگاہ کی طرف لیجائین طرفہ تر یہہ ہی کہ ماباپ اُسکے گریبان چاک اپنے
دروازے پر کھڑے خاک اڑاتے ہین * اور اشک خونین اپنی آنکھون سے متصل
بہاتے ہین * بیر بکرماجیت یہہ حالت دیکھکر حیران ہوا کہ یہ لوگ سب اسباب شادی
کے ہین پھر گریہ و زاری کس باعث آخر رہ نسکا اِس ماجرے کو کسی سے دریافت کیا بعد
اِسکے کمھار کے بڑھاپے پر اور اُسکے بیٹے کی جوانی پر رحم کر کے مخاطب ہوا کہ
ای پیر مرد تو ہرگز غم نہ کھا اور مطلق نہ ڈر کہ مین تیرے بیٹے کے عوض اُس دیو کے
آگے جاتا ہون یا مدد الٰہی سے اُسکو مار خلق اللہ کو اُسکے پنجۂ ظلم سے چھڑاتا ہون *
یا مارے جاکر بہشت کی نعمتون کے مزے اُٹھاتا ہون * کیونکہ جو کوئی کسی کے بدلے مارا جاوے
البتہ اُس عالم مین راحت ابدی پاوے * یہہ سنکر کمہار اور اکثر اشخاص بولے کہ ہمین کیا لازم
ہی کہ ایک مسافر کو ناحق لقمہ دیو مردم خوار کا بنائین بالفرض اگر آج یون کیا تو کل کیا کرینگے
بیٹے کو اُسکے عوض بھیجینگے بہتر یہی ہی کہ اورون کی طرح یہہ بھی اپنی باری کے دن آپ
جا حاضر ہووے القصہ بیر بکرماجیت نے اِس مقدمے کے بیچ نہایت جد و کد کر کے اُس کمھار کے
بیٹے کی نوبت اپنے پر لی اور بطور معین پوشاک شاہانہ پہن کر عطر پاکیزہ ملے پھر مسلح و براق سجکر
فیل کوہ پیکر پر سوار ہو نہایت تزک و تجمل سے شادیانے بجاتا قلعے مین داخل ہوا اور تخت شاہی
پر اجلاس فرمایا ارکان دولت بقدر مراتب اپنے اپنے پائے پر قائم ہو کر امور مملکت مین مشغول
ہوئے اور حسب الحکم حضور قسم قسم کے کھانے اور طرح بطرح کے شربت قاعدے کے اُس
دروازے پر کہ جو دیو کی گذرگاہ تھا مہیا کیے لیکن بیر بکرماجیت کی پیشانی پر آثار سلطنت کے

نہایت مطبوع و دلچسپ بنایا اور اُسکے تین درجے رکھے اوپر کا درجہ شمشیر خان کے تالاب پر مشرف ہی القصہ اُسکے سیر کوئی غم نہین جسے نہین کھوتی * اور اُسکی دید سے طبیعت کسیکی کبھی سیر نہین ہوتی * سواے عمارات و باغات کے اندر شہر کے اور باہر اُسکی اطراف مین بہت سے مردان خدا آسودہ ہین اُنھین مین سے شہاب الدین بخاری و شاہ اسمعیل و شاہ نعمت اللہ و شیخ اللہ داد ہین کہ ہرایک اپنے عصر مین اہل کمال و صاحب حال تھا اور وہان سے دو کوس پر موضع *

(صسالي)

اُس مین مزار شاہ بدرالدین کا ہی سلسلہ اُس عزیز کا پیر دستگیر کو پہنچتا ہی چار کوس پٹیالے سے *

(دیپال ڈال)

اُس مین درگاہ شاہ شمس الدین دریائی کی ہی اُس بزرگ کی بھی کرامات و خرق عادات زبان زد خلائق ہین چنانچہ اُسکے حین حیات کی ایک سرگذشت یہہ ہی کہ ایک ہندو دیپالی نام بڑا راسخ الاعتقاد تھا جب گنگا کے نہان کا موسم آیا اور ہندؤن کے گروہ جانے لگے دیپالی نے بھی اُس بزرگ سے رخصت مانگی اُسنے فرمایا کہ جب روز معہود آوے تجھے یاد دلائیو چنانچہ جب وہ دن آیا دیپالی نے عرض کی فرمایا آنکھین بند کر جو نہین کین اپنے تئین گنگا کے کنارے پر دیکھا اور بھائی بندون سے ملاقات کر کے اُنکے ساتھ نہایا اُنھون نے بھی اُسے دیکھا پھر جو نہین آنکھین کھول دین اپنے تئین اُس ہادی کی مجلس مین پایا نہایت حیران ہوا جب کہ اُسکے بھائی بند اپنے اپنے گھرون مین آئے اور اُسکو وطن مین دیکھا ہرایک نے کہا کہ دیپالی ہمارا شریک تھا چنانچہ باہم گنگا مین نہائے بھی تھے لیکن مراجعت کے وقت ہم سے پیش قدمی کر کے یہہ پہلے پہنچا ہم پیچھے آئے آخر الامر حقیقت حال سے واقف ہوئے * اور ایک مدت دریاے حیرت مین غرق رہے * نادر تر اسسے یہہ ہی کہ اُسکے انتقال کے چند سال بعد برہمون نے کلانور کے حاکم کے حکم سے سرس کا درخت کہ اُسکی قبر کے نزدیک تھا اُسے کاٹ کر عمارات کے واسطے ٹکڑے ٹکڑے کیا ایکایکی ایک آواز ہیبت ناک آئی اور زمین وہانکی کانپنے لگی پھر اُس درخت کا تنہ خودبخود اُٹھ کھڑا ہوا برہمنی اِس سانحے سے ڈر کر بھاگ گئے وہ تھنتھہ پھر سرسبز ہوا اِس واردات سے اطراف مین شہرت پکڑی * اور خلق کی رجوع زیادہ ہوئی * غرض ابتک بھی اُسکی

سلطنت اس مملکت پر سے گیا اور حق بحق دار پہنچا پھر سبھون نے کمر خدمت باندھی اور اطاعت اُسکی اپنے پر لازم پکڑی امور مملکت بخوبی جاری ہوئے* ظالم سرکش ظلم و سرکشی سے عاری ہوئے* ہر ایک نے موافق اپنے حوصلے کے مجلس نشاط ترتیب دی شراب عیش متصل چلنے لگی شہر مین کوئی گھر نہ تھا جہان مبارک سلامت نہ تھی* اور کوئی مجلس نہ تھی جس مین ناچ راگ کی صحبت نہ تھی* پیر و جوان کا غنچۂ خاطر وا ہوا* بلکہ غنچۂ تصویر بھی کھل گیا* باشندے شہر کے ایک لخت شاد ہوئے ملک نئے سر سے آباد ہوئے* نغمہ پردازون کی صدا سے گنبد فلک گونج اُٹھا* اور سازون کی نوا سے فرش سے لے عرش تلک بھر گیا* رقاصون کی گتین دیکھ زہرہ کو مورچھا گت آنے لگی* اور اُنکی چمک تمک کی ادا سے بجلی کی سرت جانے لگی* عجب طرح کا جشن اہل شہر نے کیا* کہ اندر کی سبھا کا ہوش کھو دیا* کوچہ بکوچہ نوبتین بجنے لگین* گھر بگھر شادیان مچ گئین* آخر فوج نشاط و انبساط کی بہہ کثرت بڑھی کہ سپاہ درد و غم سب کی سب پائمال ہوئی* (ابیات)

لگے بجنے قانون و بین و رباب * بہا ہر طرف جوئے عشرت کا آب
لگی تھاپ طبلون کی مردنگ کی * صدا اونچی ہونے لگی چنگ کی
کہا چون کو سارنگیون نے بہا * خوشی سے ہر ایک اُنکے سر مین ملا
لگا موم تارون پہ منہہ چنگ کے * تنبورون کے سر کھینچے ایک رنگ کے
ستارون کے پردے بنا کر درست * بجانے لگے سب و دچالاک وچست
ہر ایک گھر مین تھا مطربون کا ہجوم * پڑی ناچ اور راگ کی جگ مین دھوم
فلک پر بھی سازون کی پہنچی گمک * اُٹھا گنبد چرخ سارا دھمک

اتفاقاً وے دن ہولی کے تھے چنانچہ ہر مجلس مین رنگ بھی برسنے لگا* اور گلال عبیر اُڑنے قمقمے جدھر تدھر لگے مارنے* اور آئے آئے ہرطرف لگے پکارنے* رنگت ہر ایک کے منہہ کی ارغوانی ہوئی* اور پوشاک زعفرانی* (نظم)

عبیر اس قدر خاک اوپر گرا * طبق ایک زمین کا عبیری ہوا
پڑے بسکہ بھوڈل کہر جا کنک * گئے جیسے تارے زمین پر چھٹک

الغصہ راجا کے تخت سلطنت پر بیٹھنے کے بعد قدردانی اُسکی دیکھکر وزیر امیر سردار اہلکار

نمودار ہو دیکھے تمام دن اُسکی سلامتی کے لیئے دست بدعا رہے جب رات ہوئی دیو نے بدستور
وہان آکر بخواہش تمام وے نفیس نفیس طعام زہرمار کیئے * اور شربت بھی انواع و اقسام
کے پیئے * بعد اِسکے اندر گیا دیکھا کہ ایک جوان نہائت وجیہ تخت پر بیٹھا ہی چاہتا تھا کہ آگے
بڑھے بیر بکرماجیت دیکھتے ہی اُسے مستعد جنگ کا ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا آخر دونون مین کشتی
ہونے لگی کبھی دیو غالب ہوتا تھا کبھو وہ آخر کام کشتی سے گذر گیا تب بیر بکرماجیت نے تلوار
میان سے لیکر کام اُس نابکار کا تمام کرے دیو متامل ہوا کہ یہہ جوان بھی بڑا زور اور قوی ہیکل ہی
اِس سے صلح کیجیئے اور راہ نجات کی لیجیئے * یہہ سوچ کر لڑنے سے باز رہا اور یون مخاطب ہوا کہ ای
جوان تو نے میری ضیافت بآئین شایستہ کی کھانے لذیذ لذیذ کھلائے * اور شربت لطیف لطیف
پلائے * بنابر اِسکے مین نے تیری جان بخشی کی بلکہ تیری خاطر سے تمام شہر کو امان دی اب مین
جاتاہون سلطنت اِس ملک کی تجھکو مبارک ہو کسی اور کو قابل اس امر کے نہ دیکھا تھا جب
کوئی مہم تجھے درپیش ہو مجھے یاد کیجو بلا توقف اپنے پاس پہنچا جانیو کیونکہ مین تیرا دل سے
دوست اور ہوا خواہ ہوا گا آڑے کے وقت تیرا شریک ہونگا بلکہ تیرے عوض آفت اپنے سر
پر لونگا بیر بکرماجیت بولا مین چاہتا تھا کہ تجھے جان سے مارون اور ایک خلق کے خون کا انتقام لون
لیکن تیرا کلام محبت انجام سنکر قتل سے دست بردار ہوا اور تجھکو بحال کیا پس تقاضا محبت کا یہہ
ہی کہ تو یہان سے چلا جا جب مجھے ضرورت پیش آئیگی تجھکو بلا بھیجونگا عفریت بعد اِس کلمہ و
کلام کے اُجین سے چلا گیا علی الصباح لوگ جو قلعے مین آئے اُسکو جیتا دیکھہ کر حیران رہگئے کہ
یہہ بھی تو انسان ہمین تھا پھر کیون کر اُس دیو مردم خوار سے بچ رہا بلکہ اُسپر غالب ہوا شکر ہی قادر
لایزال کا جسنے ایسا زور آور بہادر جوان یہان بھیجا کہ اُسکی قوت بازو سے ایسا ظالم اِس شہر
سے نکلا پھر تو خوشاش بشاش ہوکر تمام اہل شہر کو جا خبر کی امرا و زرا نے وہان آکر جو
اُسے زندہ دیکھا جانا کہ دیو اُس سے عہدہ برا نہوا اور بھاگا متامل ہوئے کہ یہہ شخص کوئی
قدسی نژاد ہی یا صاحب کسی بادشاہ بلند اقبال کا یا بیر بکرماجیت راجا بھرتری کا بھائی
والا انسان کی کیا قدرت کہ اُس سے اپنے تئین بچاوے اور یہہ تو محال ہی کہ اُسکو بھگاوے
ندان پرسش احوال سے معلوم ہوا کہ بیر بکرماجیت ہی لیکن اُسے نکلے ایک مدت جو
گذر گئی تھی پہچانا نجاتا تھا آخر کردار و آثار اُسکے جو بغور دیکھے شاد ہوئے کہ خدا کا شکر ہی دیو کا

مہینے نک قضیہ جھگڑا ملتی الدکاوا جبی واجبی چکایا * بعد اُسکے (راجا سردمی ہن زاجا امہن پال نی) کشورستانی و ملک گیری مین اوقات گذاری آخر سینتالیس برس سات مہینے کے بعد بیکنٹھہ باسی ہوا پھر (راجا پدارتھہ ہن راجا ہردھی نی) رائت فرمان دہی کو بلند کیا * پچیس برس پانچ مہینے عدل و انصاف کا ڈنکا دیا بعد اُسکے (راجا ند ھمل راجا پدارتھہ کا بیٹا) مسند حکومت پر بیٹھا لیکن سپاہ و رعیت کی طرف متوجہ نہوا * عیش و عشرت مین پڑ گیا * بھنگ پینا اختیار کیا * نشے مین غرق رہنے لگا امرا و زرا سے بد سلوکیان شروع کین * آنکھہین یکمرتبہ بند کرلین * راہ و رسم رئیسون کی بھلا دی تالیف قلوب ترک کی آپ مین نرا خبطی سا ہو گیا رئیس کو لازم ہی کہ کسی نشے کی کثرت نکرے اور عادت نہ ڈالے نہین تو خاصیت جمادی پیدا کریگا اور انسانیت سے جاتا رہیگا خصوصا بھنگ بدترین نشا ہی اگرچہ ابتدا مین قدرے سرور لاتی ہی * بلکہ بھوک بھی لگاتی ہی لیکن آخرکار اُلو بناتی ہی * سدھہ بدھہ ساری بھلاتی ہی * بڑھنا اُسکا جثے کو گھٹاتا ہی * رنگ نیم کا پتا سا ہو جاتا ہی * اگر شیر اُسے پیئے بکری سے ڈرے * اور جو گینڈا اُسکا عادی ہو تو بھیڑ سے بھاگا کرے (ابیات)

جسے بھنگ پینے کی عادت ہوئی * اُسے جو د و ہمت سے نفرت ہوئی
اگر ہووے کیسا ہی چالاک و چست * پر اُس کو پیئے تو وہ ہو جاوے سست
نہ چہرہ ہی اُسکا فقط زرد ہو * جو کثرت کرے اُسکی نامرد ہو
سمجھنے لگے پھر تو رسی کو ناگ * اگر پتہ ہلے وہ تو بس جائیے بھاگ

القصہ جب راجا بھنگ کی افراط سے ازخودرفتہ ہو گیا ارکان دولت سے بدخوئیان کرنے لگا تب بیرماہ وزیر نے لوگون کے ورغلانے سے قابو پاکر ایکدن اُسکو مارا اور ملک کا مالک ہو بیٹھا واقعی جب ریاست وحرص سلطنت آدمی کو حقوق محسن کے بھلا دیتی ہی * بلکہ خوف الہی دل سے اُٹھا دیتی ہی * تب جان بوجھہ کر اُس امر کا مرتکب ہوتا ہی * جسکے سبب خوبی عقبی کھوتا ہی * قصہ مختصر اِس مقتول نے اِکتیس برس اور آٹھہ مہینے راج کیا اِسکے بعد راجا بسراد کی اولاد سے سررشتۂ سلطنت منقطع ہو اور خاندان مین گیا (بیت) نہ بدھی رہا اُس جہان مین نہ نیک * کہانی رہی اُن کی ایک ایک

مشہور ہوئے * اور لطف و کرم سے اُسکے اکثر بے مقدور صاحب مقدور ہوئے * طریقہ فریاد کا جہان سے اُٹھ گیا عدالت کا عملہ اکثر معطل رہنے لگا * (بیت)

ہوا عدل کا اُسکے جگ مین یہہ شور * مسافر کی چوکی لگے دینے چور

کوئی کنجی اور قفل کا ہیکو لے * کرہتے ہین دروازے اب یہان کھلے

عیر چشمی نے بھی اُسکی سپاہ و رعیت کو مرفہ حال کر دیا * اور داد و دہش نے فقرا غربا کا گھر باہر بھر دیا * پھر تو ہر متنفس اُسکے حق مین صبح و شام دعا کرنے لگا * اور ہرایک شخص مدام اُسکی مدح و ثنا کرنے * ایام ریاست مین اُسکے مینہہ وقت پر برسا کیا کال کبھو نہ پڑا مفلس ایک متنفس نہ رہا * فاقہ کسی نے نہ کیا * پرائے مال پر دست انداز کوئی نہو سکا * ظلم و ستم کا رستہ مسدود ہو گیا * دوزدی و رہزنی کا چلن مفقود ہو گیا * (بیت)

ہرایک عہد مین اُسکے مامون تھا * بہ از خانہ ہرکوہ وہامون تھا

کسی ملک مین تھا نہ چورون کا ڈر * دکانین کھلین رہتے تھین رات بھر

ازبسکہ راجا کو سوائے علم و فضل ظاہری کے تصفیہ باطنی بھی تھا سبب اُسکے ہرایک کے دلکی بوجھہ لیتا تھا اور غیب دانی بھی تھی چنانچہ گذشتہ و آیندہ کی بھی اکثر خبر دیتا تھا *

(نظم)

ہرایک راؤ و راجا کا سردار تھا * وہ اپنے زمانے مین آوتار تھا

شجاعت و ہمت بھی اُسکی ایسی تھی کہ دکھن اور اُڑیسہ بنگالہ اور بہار گجرات سومنات تلک لے لیا حکام کو وہان کے اپنا محکوم کیا اخر راجا بھوپت کو مار کر دلی بھی چھین لی تا کابل عمل کر لیا احوال راجا بھوپت کے مارے جانیکا سابق اس سے لکھنے مین آیا ہی الغرض راجا کو ازبسکہ معاونت فلکی و غیبی تھی بسبب اُسکے حاجتین ہرایک محتاج کی اور مرادین صاحبان مراد کی بالا مہمات بر لاتا * کوئی اُسکے در دولت سے محروم نہ جاتا بلکہ بعضے بعضے مطالب و مقاصد اہل غرض کے کہ قوت بشری سے خارج و احاطہ عقلی سے باہر تھے اُنسے بھی منہہ نہ پھیرتا اور بوجہہ احسن سرانجام کردیتا چنانچہ اُسکی حاجت روائی کی نقلین عجب عجیب کتنی کتابون مین لکھی ہین لیکن سنگہاسن بتیسی مین بیشتر کیونکہ اس کتاب مین فقط اُسی راجا عالی ہمت کا احوال ہی کسی اور کا نہین باوجود اُسکے اکثر اشخاص رئیسون کی مجلسون مین

جوانی مین نہایت خوب ہی * چنانچہ ہرایک جوان کو مرغوب ہی * خصوصاجسکو جوانی مین دولت ہو اُسکے تو حق بطرف ہی لیکن جنکو خدا نے عقل دی ہی وے سوچ سمجھکر عیاشی کرتے ہین اِسقدر رنگ نہین پرتے امور مہمات کو سب باتون سے مقدم جانتے ہین * اور کہا اپنے دولت خواہو نکا جان و دل سے مانتے ہین * جوحاکم عیاش ہوا وہ دین و دنیا سے گیا نتیجا عیاشی کا غفلت ہی اور کاہلی کا ذلت اکثر تخت نشین غفلت کے باعث صاحب حصیر ہوئے * بہتیرے سلاطین کاہلت کے سبب حقیر ہوئے * القصہ جب بے پروائی و لاوبالی راجا کی بہت برڈھ گئی اور نارسائی اُسکی سب کے نزدیک ثابت ہوئی ارکان دولت و عیان سلطنت نے وزیر سے اتفاق کیا * اور راجا کو مار کر اُسکو راج پر بیٹھا دیا * حاصل یہہ ہی کہ غفلت بادشاہون کی اُنکے تخت سلطنت کو خاک مین ملاتی ہی * اور روزیرون کو پایۂ وزارت سے اورنگ شاہی پر بیٹھاتی ہی * غرض راجا اُدھت نے تیس برس گیارہ مہینے راج کیا آخر اپنے کیئے کی سزا کو پہنچا قصہ کوتاہ راجا بیرماہ سے لے تا راجا اُدھت سولہ اشخاص نے سلطنت کی * چار سو چالیس برس کے بعد اِنکے خاندان سے ریاست گئی *

(نظم)

تو دنیا کو ایک فاحشہ کر قیاس * ہی آج اِسکے پاس اورکل اُسکے پاس
اِسے نت نیا یار درکار ہی * وفا سے ہمیشہ یہہ بیزار ہی
زیادہ کبھو اِس سے تو لگ نہ پال * بجز داغ حسرت نہ دیگی یہہ پھل
نہ بھول اِسکی یہہ کرو فر دیکھہ کر * کہ ہی داغ حسرت ہی اِسکا ثمر

(جب راجادند مر) منصب وزارت سے دیہیم سلطنت کو پہنچا اکتالیس برس چھہ مہینے سپاہ و رعیت کی غور و پرداخت کرتا رہا آخر نقارہ رحلت کا بجا گیا پھر *(راجاسین دھوج بن راجادند مر) راج پر بیٹھا پینتالیس برس خلق کا کام اُسکے ہاتھہ سے جاری رہا بعد اُسکے * (راجامہاگنگ راجاسین دھوج کا بیٹا) حاکم ہوا اور اکتالیس برس دو مہینے کے بعد اُسنے رخت ہستی کو باندھا اُسکے بعد * (راجامہاجودھہ بن مہاگنگ) رئیس ہوا تینتیس برس امور سلطنت کو انجام دیتا رہا پھر * (راجاناتھہ بن راجامہاجودھہ) اٹھائیس برس حاکم رہا آخر پیمانہ اپنی عمر کا بھر گیا اُسکے بعد * (راجاجیون راج بن ناتھہ) راج پر

حاصل یہہ ہی کہ راجا بسراد سے لیکر اِس راجاتک چودہ شخصون نے پانسو ایک
برس سلطنت کی پھر (راجا بیرماہ) پایۂ وزارت سے جو مرتبۂ سلطنت کو پہنچا
پینتیس برس تخت نشین رہا بعد اُسکے (راجا جنچاب سنگہ) راجا بیرماہ کا بیٹا ستائیس برس اور
سات مہینے راج کرتا رہا آخر اِس جہانکو تج گیا پھر (راجا شیرکھن بن راجا جنجاب سنگہ)
مسند نشین ہوا اور اکیس برس اُسنے راج کیا اُسکے بعد* (راجا مہي پت بن شیرکھن)
پچیس برس اور چار مہینے اپنے باپ کا قائم مقام رہا اور امور ملکی کو انتظام دیا کیا بعد اُسکے
(راجا بھارمل مہي پت کا بیٹا) تخت ریاست پر قائم ہوا اور چونتیس برس آٹھ مہینے طریقے
ریاست و حکومت کے بجالایا* (پھر راجا سروپ دت راجا بھارمل) کا بیٹا راجا ہوا
اٹھائیس برس اور تین مہینے جیا بعد اُسکے* (راجا مترسین بن راجا سروپ دت)
نے چوبیس برس تین مہینے مسند حکومت کو زینت دی سپاہ و رعیت کی پرورش
و دزستی مین اوقات گذاری پھر راجا (سکھدان راجا مترسین) کا بیٹا حاکم ہوا اور ستائیس
برس دو مہینے اُس نے راج کیا بعد اُسکے* (راجا جی مل بن سکھدان) اٹھائیس برس
دو مہینے راجا رہا آخر آگ مین جلکر راکھہ ہوا اُسکے بعد (راجا کل تک راجا جی مل)
کا پورا اپنے باپ کی مسند پر بیٹھا اور اُنتالیس برس چار مہینے حاکم رہا پھر*
(راجا کل من راجا کل تک) کے نورچشم نے جگ اُجالا کیا چھالیس برس تک سواد
ظلم کو مملکت مین آنے نہ دیا بعد اُسکے (راجا سترمردن بن راجا کل من) نے تخت
سلطنت کو آرائش دی آٹھہ برس گیارہ مہینے دنیا مین حکومت کی اُسکے بعد*
(راجا جیون جات راجا سترمردن) کا بیٹا قایم تمام اپنے باپ کا ہوا چھبیس برس نو مہینے
خلق کو اُس سے فیض پہنچا پھر (راجا ہرن جک جیون جات کا) بیٹا راجا ہوا اور تیرہ برس
دو مہینے تک امور ملکی کو انتظام دیتا رہا اُسکے بعد راجا (بیرسین بن راجا ہرن جک)
نے تخت حکومت پر جلوس فرمایا پینتیس برس دو مہینے طریقے ریاست و حکومت
کے بجالایا بعد اُسکے (راجا ادمت بن راجا بیرسین) رئیس ٹھہرا لیکن اُسنے
جوانی و فرمان روائی کے غرور سے امور مملکت کی طرف سے غفلت کی عیش و عشرت
مین اوقات کاٹنے لگا اکثر اوقات محلن مین رہنا اختیار کیا فی الواقع عیش و عشرت

راجا راج پال نے چھبیس برس راج کیا حاصل یہہ ہی کہ راجا دندھرسے لیکر اِس راجا تک نو شخصون نے ریاست کی آخر سلطنت اُنکے خاندان سے بعد راجا راج پال کے منقطع ہوئی (بیت)

نہ دیکھا جہان مین کوئی خاندان * کہ دولت رہی ہو ہمیشہ جہان

نہ لینا نحوا ہش کبھو اُسکا ناؤن * کہ یہہ بیوفا ڈھاتی پھرتی ہی چھاؤن

جب راجا ت کہونت کو ہی والی ممالک محروسہ کا ہوا اُس کے مزاج مین بھی نہایت غرور آگیا اُمرا و زرا سے سلوک ناشایستہ کرنے لگا نشہ می سلطنت کا سنبھال نکا کم ظرف تو تھا ہی اُبال چلا بدمست ہو گیا اور یہہ حالات بادشاہون کے شایان نہین بلکہ خوش خلقی و سپاہ پروری و رعیت نوازی و قدردانی اُن کو لازم ہی جس سلطان نے ان فعلون کو ترک کیا سر رشتہ سلطنت کا اُسکے ہاتھ سے گم ہوا اور یہہ تو اِس بدکرداری اور رنا بجاری کے ساتھ پوستی بھی تھا سبب اِسکی افراط کے عقل اِسکی بالکل زائل ہو گئی تھی اکثر اوقات نشے مین سرشار بیخودی مین لیل و نہار رہتا تھا کمون کو کوئی نشا کھانا پینا سز اوار نہین خصوصا پوست کہ فقط پوست و استخوان ہی باقی رکھتا ہی قوی کو ضعیف بناتا ہی اور صحیح کو مریض سرو قامت اُسکی کثرت سے کبڑے ہو جاتے ہین * اور تنومند تنکا سے بن جاتے ہین * گردن جھکی جاتی ہی * پینک چلی آتی ہی * رات کو جاگا کرتا ہی اور دن کو سویا کرتا ہی صورت اصلی پر نہین رہتا مسخ ہو جاتا ہی۔ القصہ راجا مدہوشی کے باعث چڑچڑا ہو گیا تھا رعیت پر تعدی اور سپاہ کے حق مین نادہندی شروع کی سردار تو اُسکی بدسلوکیون سے شاکی تھے ہی منحرف ہو گئے (بیت)

جو حاکم ہو اعدل کرا ختیار * کہ ظالم کی دولت نہین پایدار

جب یہہ خبر اطراف مین مشہور ہوئی راجا بیر بکرماجیت اُجین کا راجا فوج کشی کر کے اُسپر چڑھ آیا اور یہہ بھی اپنی فوج لیکر اُسکے مقابل ہوا دونون لشکر آپسمین خوب لڑے * اور ہزارون جوان مارے پڑے * میدان دریائے خون ہو گیا ۔ رزمگاہ کا حال دگرگون ہو گیا * اجسام بہادرون کے تیرون کی کثرت سے نیستان بن گئے * اور سینے دلاورون کے پیکانون کی بہتایت سے ایک لخت چھن گئے * آب تیغ کی موجون نے فوجون کو موت کے گھاٹ لگا دیا ۔ بلکہ رخت ہستی ہر ذیحیات کا ایک لخت بہا دیا * آفرین صد آفرین

قایم ہوا پینتالیس برس سات مہینے کاربار سلطنت کا کرتا رہا اُسکے بعد *
(راجا اُدے مین راجا جیون واج کا بیٹا) تخت حکومت پر بیٹھا اور سینتیس برس پانچ مہینے دنیا مین رہا پھر * (راجا انند جل اُدی مین) کا بیٹا اِکاون برس حکومت کرتا رہا آخر تخت سلطنت کو چھوڑ گیا پھر * (راجا راج بال بن راجا انند جل) نے تخت حکومت پر جلوس کیا خلق اللہ کو آرام دیا جہان بانی و ملک ستانی پر مصروف ہوا بزور شمشیر بہت سے ملکون پر قبضہ کر لیا * اور اکثر گردن کشون کو اپنا مطیع کیا * تب تو شراب نخوت کا نشہ خوب سا چڑھا * اور تکبر حد سے زیادہ بڑھا * چنانچہ اکثر بادشاہونکو خاطر مین نہ لاتا تھا * اور ملوک متکبرانہ سے پیش آتا * (نظم)

ہوا جاہ و دولت سے یہان تک دماغ * کہ مہ کو لگا وہ سمجھنے چراغ
جو درگہہ تھی اُسکو ز راہ غرور * سمجھتا تھا اوج فلک سے بھی دور

حاصل یہہ ہی کہ کثرت لشکر و تسلط سلاطین پر بغرور زندگانی کرتا تھا حکما و عقلا نے فرمایا ہی اور تجربے مین بھی آیا ہی کہ جن نے تکبر و نخوت و رعونت کی اندک زمانے مین ایسی سرجنگ کھائی کہ خاک مین مل گیا اور جنے غرور سے پگڑی پھیر رکھی وہی پگڑی اُسکی نورا گلو گیر ہوئی گلا اُسکا گھونٹا اور دم خفا کیا آخر کار خاک مذلت پر وہ گرا * (نظم)

تکبر ہوا جسکو حق کے سوا * یہہ ٹھوکر لگی اُسکو اوندھا گرا
تکبر ہی پھبتا اُسیکے تئین * سزاوار اُسکا تو بندہ نہین

قصہ کوتاہ تکھونت نامے راجا کہ دامنہ کوہ کماؤن مین تھوڑے سے ملک پر متصرف تھا ساتھ اِسکے خراج بھی اُسے دیتا تھا ایکدن وہ اپنے ارکان سلطنت و وزراے مملکت کو لیکر مع لشکر مہاراج پر چڑھ گیا اور فتحیاب ہوا خدا کی قدرت سے عجب کیا ہی اگر وہ اِرادہ کرے تو پہاڑ کو برگ کاہ اُکھاڑے اور مور مار کو مارے چنانچہ راجا راج بال باوجود اِس قدرت و قوت کے اُس ضعیف کے ہاتھ سے مارا پڑا اور وہ ملک کا مالک ہو بیٹھا

(نظم)

جو چاہے خداوند چرخ برین * تو دشوار یہہ بات ہرگز نہین
قوی کو ہر یک ناتوان ڈالے مار * کرے شیر گربہ سے وا ہم فرار

نکلا جب دو تین روز پیہم سنی ناچار ہو کر راجا دھار سے اُسکی حقیقت کہی راجا متعجب ہو کر
آپ اُسکے کنارے پر آیا اور اُس صدا کو بگوش خود سنا بعد اِسکے یون کہا کہ اگر واقعی تو راجا
اِندر کا بیٹا ہی اور قدرت امور غریبہ کے سرانجام کی رکھتا ہی تو ایک شہر پناہ آہنی اِس شہر
کے گرد بنا دے تا مجھے تیرے قول کا اعتماد ہووے پھر اپنی بیٹی کی شادی تجھہ سے کر دون
گندھرپ سین نے فی الفور قاضی الحاجات کی درگاہ مین مناجات کی معمار حقیقی کی قدرت
سے بدون معمار اور لوہار کی مدد ایک حصار آہنی نہایت مستحکم شہر کے گرد نمود ہوا (بیت)

حصار اِسطرح کا عریض و بلند * نہ پہنچے جہان وہم کی بھی کمند
نہ دیکھا کسی نے کبھی نے سنا * سو لوہے کا ایک آن مین بن گیا

خلق اِس سانحے عجیب کو دیکھہ کر اچنبھے مین پڑ گئی اور راجا کی عقل جاتی رہی وہ نہین وفائے
وعدے کے لیئے تالاب پر جا کر پکارا کہ اِس امر عجیب کے ظاہر ہونے سے مجھے تیری
بات کا یقین ہوا دغدغہ مطلق نرہا اب تو پانی مین سے نکل کہ اپنی بیٹی کا جلد تجھہ سے عقد کر دون
گندھرپ سین فی الفور بہیئت حماری اُس آب گیر سے باہر نکلا راجا اُسکو دیکھتے ہی
گرداب حیرت مین غرق ہوا اور عرق خجالت مین ڈوب گیا جب اِس حالت سے نکلا جی مین
سوچا اگر اپنی بیٹی اِسے دون تو اپنے بیگانے شماتت کرینگے اور جو نہ دون تو یہہ قدسی نژاد
مجھے میرے اہل مملکت سمیت خاک سیاہ کر دیگا بلکہ ایک متنفس کو جیتا نچھوڑیگا گندھرپ سین
اُسکے منکی بوجھہ کر بولا ای راجا مجھکو اِس پیکر مین دیکھکر غمگین مت ہو یہہ حکمت الٰہی ہی
کہ دن کو گدھے کی صورت رہتا ہون اور رات کو آدمی کی شکل بنتا ہون القصہ راجا دھار کی
یہہ مجال نہوئی کہ اُس امر سے پھرے چار و ناچار اپنی بیٹی کو اُسکے ساتھہ بیاہ دیا گندھرپ سین
دنکو تو گدھے کی شکل ہو طویلے مین گھاس کھاتا * اور رات کو محل مین جا کر اپنی دلہن کے ساتھہ
عیش مناتا * لیکن راجا دھار دشمنون کی شماتت اور ہرزہ گردونکی طعنہ زنی سے رنجیدہ و خجل
رہتا تھا اور ہمیشہ اُس امر کے تدارک مین تفکر و تردد کیا کرتا ایک شب کا ذکر ہی کہ
گندھرپ سین بعادت معہود جثہ حماری چھوڑ کر بصورت انسان حرمسرا مین گیا تھا
راجا نے جو قابو پایا اُس جسم کو آگ مین جلا کر راکھہ کر دیا گندھرپ سین اُسیوقت
باہر نکل آیا اور کہنے لگا ای راجا مجھے جسوقت اِندر نے سزا پایا تھا اُسوقت یہہ کہا تھا جب اِس

دہلاوران طرفین کی جرأت و شجاعت پر کہ ہر ایک نے حیات کے رشتے کو توڑا * لیکن دم و اپسین تلک دم خنجر و شمشیر سے منہہ نموڑا * آخر راجا سکھونت کو ہی کو مقاومت کی تاب نرہی پانؤن اُسکے اُٹھہ گئے لیکن رزمگاہی مین مارا پڑا اور راجا بیر بکرماجیت فتح یاب ہو کر پھرا غرض راجا سکھونت کی حکومت چودہ برس رہی *

(نظم)

اگر شیر سے گرگ آکر لڑے * مقرر وہ نافہم مارا پڑے

جو سمجھہ ہوشہ زورسے ناتوان * تو جاتی رہے جان اُسکی ندان

(راجا بیر بکرماجیت بن گندھرپ سین)

اُسکی ولادت کے احوال مین اختلاف بہت ہی اور صاحب خلاصۃ الہند یہہ لکھتا ہی کہ بعضی تاریخون اور اکبرنامے سے یون دریافت ہوا ہی کہ اباو اجداد سے یہہ اجین کا راجا تھا باپ اِسکا گندھرپ سین لیکن سنگھاسن بتیسی کے ترجمے سے یہہ بوجھا جاتا ہی کہ ایکدن مجلس نشاط مین راجا اندر کے سامھنے کتنی اپچھرائین ناچ رہین تھین عجایب سمان بندھہ رہا تھا کہ عین مزے مین گندھرپ سین بن اندر کی نگاہ ایک اپچھرا پر پڑنے لگی * بلکہ دمبدم اُس سے آنکھہ لڑنے لگی * اور وہ راجا کی منظور نظر بھی تھی راجا اِس حالت کو دیکھہ کر نہایت برہم ہوا اونہین اپنے بیٹے کو سراپا کہ عالم علوی سے عالم سفلی مین جا کر دن بھر گدھے کے بھیس مین رہے اور رات بھر انسان کے یہان تک کہ ایک راجا عظیم الشان اُسکا پیکر حماری آگ مین جلا دے تب اپنی صورت اصلی مین آکر پھر عالم ملکوت کی طرف مراجعت کرے فی الفور گندھرپ سین اپنے مکان سے جدا ہو گدھے کی صورت بن متصل دھارانگر کے ایک تالاب مین گرا اور وہین ساکن ہو اِس ارادے پر کہ بہانگے راجا کی بیٹی لیجئیے تا اِس جثۂ حماری سے نجات پائیے کیونکہ راجا اِسکو مقرر جلا دیگا اور مین شکل اصلی سے متشکل ہو کر اپنے مکان مانوس کو راہی ہونگا وہ اِس اندیشے مین تھا کہ ایک برہمن نہانیکو اُس تالاب کے کنارے وارد ہوا گندھرپ سین اُسکی آہٹ سنکر پانی مین سے بولا ای بامنھہ مین گندھرپ سین راجا اندر کا بیٹا ہون یہان کے راجا سے جاکر کہہ کہ اپنی بیٹی کو مجھہ سے بیاہ دے پھر جو کچھہ اُسکی حاجت ہوگی اُسے برلاؤنگا * اور جو اِس بات کو نمانیگا تو اُسکی ساری مملکت خاک مین ملاؤنگا * بامنھہ نے اُسدن تو اُس آواز کا اعتبار

تو بھون کے بھی ستم ضعیفون پہ نکر * ہی آہ سحر مین اُنکی شعلے کا اثر
زنہار صغیرون کو نہ ایذا دینا * کرتے ہین ترحم اُنپہ شیر واژدر

اور اِسی طرح بھرتری کی بھی پرورشں و تربیت پر متوجہ ہوا فضل الہی سے دونون بھائی تھوڑے دنون مین بڑے ہوئے لیکن بیر بکر ماجیت کی جبین مین سے جو علامتین سلطنت و ریاست کی ہویدا تھین اِس سبب راجا اُسکو بہت پیار کرتا تھا جب جوان ہوا صوبہ داری مالوے کی اُسکے لئے مقرر کی بھر بکر ماجیت نے راجا کی خدمت مین درخواست کی کہ بڑے بھائی کے ہوتے مین حکومت کا سزاوار نہین بہتر یہہ ہی کہ ناظم وہ ہو اور دیوان مین ہون راجا نے یہہ بات اُسکی نہایت پسند کی حکومت وہانکی بھرتری کو بخشی اور دیوانی بکرماجیت کو بھر دونو نکو رخصت کیا جب ئیہ صوبۂ مذکور مین پہنچے بھرتری نے اُجین کو دار الامارت مقرر کیا وہین مسند حکومت پر بیٹھا اور بیر بکرماجیت بھی پایۂ وزارت پر قایم ہوا نظم ونسق امور ملکی و مالی کے بخوبی کرنے لگا رفتہ رفتہ دونو بھائیون نے اکثر ملک جو متصل اُس ولایت سے تھے اُنپر قبضہ کرلیا اور کتنے حاکمون کو اپنا محکم کیا بھر تو حکم اُن کا اکثر ملکون پر جاری ہوا اور آبادی اُجین کی طول مین تیرہ کوس اور عرض مین نو کوس ٹھہری راجا بھرتری ازبسکہ اپنی رانی کو کہ نام اُسکا سیتا تھا بنگلا بھی اُسکو کہتے تھے بہت چاہتا تھا اِسواسطے اکثر محل مین رہتا اوقات عزیز اپنی اُسکے ساتھ عیش و عشرت مین کھوتا ملکی مالی مقدمات کی طرف متوجہہ کم ہوتا بالکل مدار مہمات حکومت و سلطنت کا بیر بکرماجیت پر تھا وہ خیر خواہی سے راجاکو بیشتر نصیحت کیا کرتا کہ محل سرا مین بیشتر اوقات بسر کرنا امور سلطنت پر دھیان نہ دھرنا مناسب نہین رانی اِسواسطے اُس سے یا اس لیئے کہ مدار المہام سلطنت کا تھا آزردہ تھی سخت سست راجا کو کہکر اِس بات پر لائی کہ بیر بکرماجیت کو مملکت سے اخراج کرے اور خدمت مختاری کی اُس سے لے لے وہ مسلوب العقل محکوم زن بھائی سے ایسا بھر گیا نہ برادری کا لحاظ کیا نہ حقوق جانفشانی کے سمجھا ایک غورت خانہ برانداز ناقص العقل کی خاطر سے اُس انسان کامل کو شہر بدر کیا اپنے ہاتھ سے اپنا بازو توڑ دیا *

(نظم)

محبت پہ عورت کی ہرگز نجا * کہ انجام اُسکا نہین جز دغا

گدھے کی کھال کو ایک راجا جلا چکیگا مین پھر عالم سفلی سے مکان اصلی کو جس شکل سے تھا
ویسا ہی ہو کر جاؤنگا تو نے بڑا احسان کیا کہ اُسکو جلا کر میرا کال کاٹا اور وبال دور کیا خدا
تجھے جزاے خیر دیوے اب تیری خدمت مین التماس کرتا ہون پہلے ایک بیٹا بھرتری نام
میرے یہان ایک چیری سے پیدا ہو چکا ہی اب تیری بیٹی جو پیٹ سے ہی یہہ بکرماجیت
ایک لڑکا جنے گی ہزار ہاتھی کا زور اُسکے جسم مین ہوگا غرض صفحۂ روزگار پر ان دونو کا نام
تا روز قیامت ثبت رہیگا اب اثر اندر کی دعاے بد کا نبڑ چکا ہی مجھے عالم علوی مین جایا چاہئے
بس تم سے رخصت ہوتا ہون یہہ کہکر آسمان کی طرف اُڑا اور نظرون سے غائب ہوا راجا
اِس امر عجیب کے مشاہدے سے ہکا بکا سا رہگیا ندان پچتانے لگا کہ اِس قدسی نژاد کی
مجھ سے افسوس کہ کچھ خدمت نہو سکی اتفاق حسنہ سے یہہ اِس عالم مین وارد ہوا تھا ساتھ
اِسکے جب یہہ دھیان کیا کہ میری بیٹی سے اِسکا ایک لڑکا ایسا شہ زور پیدا ہوگا کہ ہزار
ہاتھی کی قوت اُس مین ہوگی تب ڈرا کہ اجیانا اُسکا تسلط جو اِس عالم مین ہوا تو اپنے
قوت بازو سے میری سلطنت چھین لیگا اور مین اُس سے مقابلہ نکر سکونگا کتنے اشخاص
تعینات کئے کہ جب یہہ لڑکی بیتا جنے اُسکو میرے پاس فی الفور اُٹھا لاوین کہ مین اُسکا
کام تمام کرون اور اُسکے شر سے بچون وہ لڑکی ایک تو گندھرپ سین کی آتش فراق سے
جلتی بلتی تھی جب دیکھا کہ یہہ گروہ اِس بات پر متعین ہوا ہی کہ جسوقت مین لڑکا جنون اُسکو
ٹھکانے لگاوے زندگی اُسکو اور بھی دوبھر ہوئی دیکھا کہ اِس صدمے کی تاب نہ لا سکونگی
پیشتر از اِسکے ایک چھری سے اپنا شکم چاک کر ڈالا اور رشتہ حیات کا قطع کیا
اتفاقا نوان مہینا لگ چکا تھا اور ارادہ الہی مین یہہ ٹھہرا تھا کہ یہہ لڑکا دنیا مین پیدا ہووے
اور وے کام کرے کہ کسی بشر سے نہوئے ہون اور نہو سکین بنابر اِسکے بیر بکرماجیت
اُسکے پیٹ سے جیتا نکل پڑا اور نو پیدایش بچون کی مانند رونے لگا نگہبان اُسیوقت
راجا کے حضور اُسکو لیگئے کیفیت اُسکی مان کے مرنی کی اور حقیقت اُسکی پیدایش کی
من و عن عرض کی راجا گندھرپ سین کے لئے پہلے سے مغموم تھا اب جو بیٹی کا مرنا سنا
غم اُسکا زیادہ بڑھا غرض اُس طفل یتیم کو دیکھتے ہی مہر دلمین آگئی اُسیوقت اُسکی
پرورش کے لئے دودھ پلائی دائیان کئی رکھ دین *

(رباعی)

رانی کے سامھنے بیان کیا اُسنے سنکر کہا کہ صاحب عصمت رنڈیونکی محبت سے یہہ بات
بعید ہی کہ اپنا کام جانیے تک پہنچائین * اور ایک آہ سرد کے ساتھہ مرجائین * راجا کے دل
مین یہہ بات اُسکی کھٹکا کرتی تھی ایکدن ازمائش کے لیئے شکارگاہ مین سے کسی آدمی نالان
وگریان بھیجے کہ شہر مین جاکر کہین کہ راجا مین اور ایک دیو مین لڑائی ہوئی تھی آخر دیو غالب
ہوا اور راجا مارا گیا اُنھون نے اِسی حالت سے اِس خبر کو پہلے تو جابجا منتشر کیا نہ ان رانی
تک بھی پہنچایا * بلکہ اِسکی صدق کے لیئے راجا کا لباس خاص خون آلودہ دکھایا * رانی کہ چاہت
مین پکی اور محبت مین پوری تھی جھوٹ سچ کی امتیاز نکی فی الفور جی سے گذر گئی دعوا
اپنی محبت کا اثبات کیا * اور نام اپنا نیکنامون کے دفتر مین لکھوادیا * (بیت)

محبت مین جنھون نے جی گنوایا * اُنھون ہمین نے مزا جینے کا پایا

اور بعضے کتابون کے روسے یون معلوم ہوتا ہی کہ راجا بھرتری کے دو جوروئین تھین اور
دونو نکو چاہتا تھا ایک تو میرا تو رکی محبت کے نتیجے سے کوٹھے سے گرکر ہلاک ہوئی نام
اُسکا سیتا تھا دوسری جو راجا کے مرنے کی خبر سنکر بلا توقف مرگئی وہ پنگلا کر مشہور تھی
قصہ کوتاہ راجا بھرتری اُس فاسقہ کے مرنے کے بعد غیرت سے یا اُس زن صالحہ کی موت
کے غم سے سلطنت کو چھوڑ صحراے تجرد کا راہی ہوا آخر منزل مقصود کو پہنچا ریاضت و
عبادت کی کثرت سے نور ہدایت اُسکے باطن مین پیدا ہوا پردہ تاریکی کا دیدۂ دل کے آگے
سے اُٹھہ گیا دوست کا جمال دمبدم دیکھنے لگا اجل کے صدمے سے بھی بچا حیات جاودانی کے
محو طے مین مقبر ہوا سبب اِسکا یا وہ امرت پھل ہی یا عبادات شاقہ غرض ہنود کے نزدیک وہ
ابتلک جیتا ہی اور چھپے چھپے عالم سفلی کی سیر کرتا ہی * (بیت)

ملی جنکو حیات جاودانی * حقیقت اُنکی یار وکسنے جانی

جب راجا بھرتری نکل گیا ملک بیوالی ہوا پھر اب اکون تھا کہ دیؤن کے شر سے خلق اللہ کو بچاتا
چنانچہ اطراف ممالک مین ہزارون عفریت پھیل گیئے اور آدمیونکو اذیت حد سے زیادہ
پہنچانے لگے شہر اُجین مین بھی پرتھپال نام ایک دیو حق کے فرمان بردار بہتیرے دیو مردم
آزار اور اکثر عفریت آدم خوار تھے وارد ہوا اور وہان کے لوگونکو ستانے بلکہ کھانے لگا
اکثر تو اُسیکے کام ناکام کے لقمے ہوئے اور بہتیرے اپنی جان بچاکر وہان سے بھاگ نکلے وہ شہر

لگاوٹ ہی اُسکی سراسر فریب * نکھا اُسکا تو ای برادر فریب
اگر مکر کا اپنے پھیلائے دام * تو پھس جائین دنیا کے دانا تمام
قوی اُسکا ہی مکر شیطان سے * تدارک ہوکب اُسکا انسان سے

جب ایک مدت اِسپر گذری اتفاقا ایک برہمن کے قوت ریاضت سے ایک ایسا پھل ہاتھہ لگا کہ جو کوئی اُسے کھائے حیات ابدی پائے چنانچہ اُسنے وہ امرت پھل وجہہ معاش کی امید پر اپنی جورو کے کہنے سے راجا کی آکر نذر کیا اور اپنی مراد کو پھنچا راجا از بسکہ اپنی زوجہ سے تعشق رکھتا تھا اُس میوہ جان بخش کو اُسکے حوالے کیا وہ قحبہ اسطبل کے داروغہ سے گرفتار تھی اُس تحفۂ عدیم المثل کو اُسنے اُسے دے ڈالا وہ لگھا بیسوا کی زنجیر عشق مین پائے بند تھا اُسنے اُس ثمر نایاب کو لیجا کر بے تامل اُسکے آگے رکھہ دیا اُسکی سمجھہ مین یہہ آیا کہ زندگی جاودان پرہیزگارون اور نیک کردارون کو چاہئیے ہم سیہ کارون کے حق مین اتنی ہی زیست وبال ہی بہتر یہہ ہی کہ اِس امرت پھل کو راجا کی خدمت مین گذرانئے کیونکہ اُسکے فیض عام سے ایک خلق نہال ہی * اور ایک عالم خوش حال * پس ایسے شخص کی زندگانی اگر جاودانی ہو جائے * تو خلق اللہ تا قیامت آرام پائے * ندان راجا کی خدمت مین آکر اُس پھل کو گذرانا راجا اُسکو پہچان کر حیران رہگیا آخر اِس ماجرے کو تحقیق کیا اور رانی کے راز نہانی سے واقف ہوا جب اُس مکرہائی نے دیکھا کہ بات اپنے ہاتھہ سے جاتی رہی مارے ڈر کے ایک اُونچے کوٹھے سے گر پڑی اور اسفل السافلین مین جا پھنچی راجا اُس چھنال کی محبت سے نادم ہوا اور اپنی عمر گران مائہ کے رایگان جانے پر تاسف کیا* (بیت)

زن بدکارہ کا مرنا بھلا ہی * نتیجہ زیست کا اُسکے برا ہی

لیکن اور کتابون مین رانی کی چاہت کو میراخور سے اور مرنا اُسکا اِس وضع سے نہین لکھا بلکہ اُسکی عصمت ثابت کی ہی اور موت اُسکی یون لکھی ہی کہ ایکدن راجا بھرتری شکار کھیلنے کو سوار ہوا تھا قریب شہر سے ایک موضع مین جو پھنچا کیا دیکھتا ہی کہ ایک رنڈی اپنے خصم کی ارتھی کے ہمراہ آکر ہنسی خوشی اُسکے ساتھہ جلکر راکھہ ہو گئی راجانے اُس سراپا عصمت کی دوستی و وفاداری پر بہت سی تحسین و آفرین کی بلکہ ماجرا اُسکا محل مین آکر

بیر بکر ماجیت چرند پرند کی بولی سمجھتا تھا اُسکا کلام سنکر دریا کے کنارے آکر منتظر کھڑا رہا
بعد دو ساعت کے کیا دیکھتا ہی ایک مردہ دریامین بہتا چلا آتا ہی وونہین اُسکو اٹھالیا
انگوٹھی اُسکی اُنگلی مین دیکھی اور لعل کمر مین پائے تب گیدڑ کتین سچا جان کر اُس جسم
بے جان کو اُسکے آگے لا کر ڈال دیا اور آپ امیدوار سلطنت کا ہوا دوسرے دن اجین
کی سیر کو گیا بہ سبب اِسکے کہ وہ اُسکا مسکن مالوف تھا ہر کوچہ و بازار مین پھرنے لگا جب
ایک کمھار کے دروازے پر پہنچا کیا دیکھتا ہی کہ سواری معہ تجملات شاہی وہان کھڑی
ہی اور سب ارکان دولت بھی سپاہ سمیت حاضر ہین اور یہہ چاہتے ہین کہ اُسکے بیتے
کو ہاتھی پر سوار کر کے تختگاہ کی طرف لیجائین طرفہ تر یہہ ہی کہ ماباپ اُسکے گریبان چاک اپنے
دروازے پر کھڑے خاک اڑاتے ہین * اور اشک خونین اپنی آنکھون سے متصل
بہاتے ہین * بیر بکر ماجیت یہہ حالت دیکھ کر حیران ہوا کہ یے تو سب اسباب شادی
کے ہین پھر گریہ و زاری کس باعث آزردہ ہین اِس ماجرے کو کسی سے دریافت کیا بعد
اِسکے کمھار کے بڑھاپے پر اور اُسکے بیتے کی جوانی پر رحم کر کے مخاطب ہوا کہ
ای پیر مرد تو ہر گز غم نہ کھا اور مطلق نہ ڈر کہ مین تیرے بیتے کے عوض اُس دیو کے
آگے جاتا ہون یا مدد الٰہی سے اُسکو مار خلق اللہ کو اُسکے پنجۂ ظلم سے چھڑاتا ہون *
یا مارے جاکر بہشت کی نعمتون کے مزے اُٹھاتا ہون * کیونکہ جو کوئی کسی کے بدلے مارا جاوے
البتہ اُس عالم مین راحت ابدی پاوے * یہہ سنکر کمھار اور اکثر اشخاص بولے کہ ہمین کیا لازم
ہی کہ ایک مسافر کو ناحق لقمہ دیو مردم خوار کا بنائین بالفرض اگر آج یون کیا تو کل کیا کرینگے
یعنی کسکو اُسکے عوض بھیجینگے بہتر یہی ہی کہ اورون کی طرح یہہ بھی اپنی باری کے دن آپ
جا حاضر ہووے القصہ بیر بکر ماجیت نے اِس مقدمے کے بیچ نہایت جد و کد کر کے اُس کمھار کے
بیتے کی نوبت اپنے پر لی اور بطور معین پوشاک شاہانہ پہن کر عطر پاکیزہ ملے پھر سلاح و یراق سجکر
فیل کوہ پیکر پر سوار ہو نہایت تزک و تجمل سے شادیانے بجاتا قلعے مین داخل ہوا اور تخت شاہی
پر اجلاس فرمایا ارکان دولت بقدر مراتب اپنے اپنے پائے پر قائم ہو کر امور مملکت مین مشغول
ہوئے اور حسب الحکم حضور قسم قسم کے کھانے اور طرح بطرح کے شربت قاعدے کے اُس
دروازے پر کہ جو دیو کی گذرگاہ تھا مہیا کیے لیکن بیر بکر ماجیت کی پیشانی پر آثار سلطنت کے

آباد کہ برابر ایک مملکت کے تھا تھوڑے دنون مین اُجاڑ ہو گیا سچ ہی کہ ولائت بیوالی حکم تن سے بے سرکار کھتی ہی * (بیت)

جہانبان سے ہیگا جہان کا وقار * نہو سر جو تن پر تو جثہ ہو خوار

جب اُس ملک کے باشندے بہت سے وہ بیرحم کھا چکا تب وہانکے سرداروں نے آپس مین مشورت کرکے اُس سنگدل سے یہہ التماس کیا کہ اپنی خورش کی تعین کرو تا ایک آدمی اپنی باری مین حاضر ہووے اور باقی اشخاص اُس روز آفت سے بچے رہین یہہ بات اُسنے قبول کی اور فرمایا کہ اپنی باری کے دن وہ شخص مسندِ حکومت پر حکمران ہو اور سارے ارکان دولت اُسکے حکم سے امور ملکی و مالی اُس روز تا شام جاری رکھین بلکہ ہر متنفس ایک بات کا بھی اُسکی تکرار نکرے * اور سر اطاعت اُسکے آگے دھرے * جب رات پڑے تب وہی شخص میرا لقمہ ہووے سبھون نے بحسب ضرورت اِس بات کو قبول کیا اور اہل شہر پر اِس نوبت کو قرار دیا چنانچہ ہر روز ایک شخص اُن مین سے اپنی باری کے دن تا شام سلطنت کرتا اور وقت شب اُسکا لقمہ بنتا اور باقی باشندے شہر کے باورچی خانے کی بکریون کے مانند معرض ہلاکت کے رہتے ای یار و جو اپنے احوال پر نگاہ کرو تو یہی صورت تمہاری عفریت اجل کے ہاتھ سے ہی چنانچہ نوبت بنوبت ہر ایک تم مین سے اُسکا لقمہ ہوتا ہی * تسپر اوقات اپنی غفلت مین کھوتا ہی * جان لو کہ کوئی متنفس اُسکے ہاتھ سے نہ بچیگا اور سلامت ہمیشہ نرہیگا * (نظم)

جہان کس سے کرتا ہی بھائی وفا * تو خالق سے بس اپنے دلکو لگا
جہان کی نرہنا تو امید ہی * کہ مارے ہمین تجھ سے بہت پالگر

جب ایک مدت اِس پرگذری اتفاقات زمانہ سے ایک جماعت بنجارون کی گجرات سے آکر اجین کے قریب دریا کے کنارے اُتری بیربکرماجیت بھی بہیئت نوکری اُس سفر مین بنجارون کا رفیق تھا جب رات ہوئی بہت سے گیدڑ اپنی عادت پر بولنے لگے اُنمین ایک گیدڑ اپنی زبان مین یون کہنے لگا کہ بعد دو تین گھڑی کے ایک مردہ اِس دریا مین بہتا ہوا آتا ہی چار لعل بیش قیمت اُسکی کمر مین بندھے ہین اور ایک فیروزی کی انگوٹھی اُنگلی مین جو کوئی اُس مردے کو نکال کر مجھے کھلاوے * سلطنت ہفت اقلیم کی اُسکے ہاتھ آوے *

تسلط اس مملک پر سے گیا اور حق بحق دار پہنچا پھر سبھون نے کمر خدمت باندھی اور اطاعت اُسکی اپنے پر لازم پکڑی اور مملکت بخوبی جاری ہوئے * ظالم سرکش ظلم و سرکشی سے عاری ہوئے * ہر ایک نے موافق اپنے حوصلے کے مجلس نشاط ترتیب دی شراب عیش متصل چلنے لگی شہر مین کوئی گھر نہ تھا جہان مبارک سلامت نہ تھی * اور کوئی مجلس نہ تھی جس مین ناچ راگ کی صحبت نہ تھی * پیر و جوان کا غنچۂ خاطر وا ہوا * بلکہ غنچۂ تصویر بھی کھل گیا * باشندے شہر کے ایک لخت شاد ہوئے ملک نئے سر سے آباد ہوئے * نغمہ پردازون کی صدا سے گنبد فلک گونج اُٹھا * اور سازون کی نوا سے فرش سے لے عرش تلک بھر گیا * رقاصون کی گتین دیکھکر زہرہ کو مورچھا گت آنے لگی * اور اُنکی چمک تمک کی ادا سے بجلی کی سرت جانے لگی * عجب طرح کا جشن اہل شہر نے کیا * کہ اندر کی سبھا کا ہوش کھو دیا * کوچہ بکوچہ نوبتین بجنے لگین * گھر بگھر شادیان مچ گئین * آخر فوج نشاط و انبساط کی یہہ کثرت بڑھی کہ سپاہ درد و غم سب کی سب پائمال ہوئی * (ابیات)

لگے بجنے قانون و بین و رباب * بہا ہر طرف جوئے عشرت کا آب
لگی تھاپ طبلون کی مردنگ کی * صدا اونچی ہونے لگی چنگ کی
کہا چون کو سارنگیون نے بنا * خوشی سے ہر ایک اُنکے سر مین ملا
لگا موم تارون پہ منہہ چنگ کے * تنبورون کے سر کھینچے ایک رنگ کے
ستارون کے پردے بناکر درست * بجانے لگے سب و چالاک وچست
ہر ایک گھر مین تھا مطربون کا ہجوم * پڑی ناچ اور راگ کی جگ مین دھوم
فلک پر بھی سازون کی پہنچی گمک * اُٹھا گنبد چرخ سارا دھمک

اتفاقا وے دن ہولی کے تھے چنانچہ ہر مجلس مین رنگ بھی برسنے لگا * اور گلال عبیر اُڑنے * قمقمے جدھر تدھر لگے مارنے * اور آئے آئے ہر طرف لگے پکارنے * رنگت ہر ایک کے منہہ کی ارغوانی ہوئی * اور پوشاک زعفرانی * (نظم)

عبیر اسقدر خاک اوپر گرا * طبق اینک زمین کا عبیری ہوا
پڑے بسکہ بھوڈل کہر جا کنک * گئے جیسے تارے زمین پر چھٹک

القصہ راجا کے تخت سلطنت پر بیٹھنے کے بعد قدردانی اُسکی دیکھکر وزیر امیر سردار اہلکار

نمودار ہوا دیکھے تمام دن اُسکی سلامتی کے لیئے دست بدعا رہا جب رات ہوئی دیو نے بدستور
وہان آکر بخواہش تمام وے نفیس نفیس طعام زہرمار کیئے * اور شربت بھی انواع و اقسام
کے پیئے * بعد اُسکے اندر گیا دیکھا کہ ایک جوان نہائت وجیہ تخت پر بیٹھا ہی چاہتا تھا کہ آگے
بڑھے بیر بکرماجیت دیکھتے ہی اُسے مستعد جنگ کا ہوکر اُٹھ کھڑا ہوا آخر دونون مین کشتی
ہونے لگی کبھی دیو غالب ہوتا تھا کبھو وہ آخر کام کشتی سے گذر گیا تب بیر بکرماجیت نے تلوار
میان سے لی کہ کام اُس نابکار کا تمام کرے دیو متامل ہوا کہ یہہ آدم جوان بھی بڑا زوراور قوی ہیکل ہی
اِس سے صلح کیجئیے اور راہ نجات کی لیجئیے * یہہ سوچ کر لڑنے سے باز رہا اور یون مخاطب ہوا کہ ای
جوان تو نے میری ضیافت بآئین شایستہ کی کھانے لذیذ لذیذ کھلائیے * اور شربت لطیف لطیف
پلائیے * بنابر اِسیکے مین نے تیری جان بخشی کی بلکہ تیری خاطر سے تمام شہر کو امان دی اب مین
جاتا ہون سلطنت اِس ملک کی تجھکو مبارک ہو کسی اور کو قابل اس امر کے نہ دیکھا تھا جب
کوئی مہم تجھے درپیش ہو تجھے یاد کیجیو بلا توقف اپنے پاس پہنچا جانیو کیونکہ مین تیرا دل سے
دوست اور ہواخواہ ہوا اگا آڑے کے وقت تیرا شریک ہونگا بلکہ تیرے عوض آفت اپنے سر
پر لونگا بیر بکرماجیت بولا مین چاہتا تھا کہ تجھے جان سے مارون اور ایک خلق کے خون کا انتقام لون
لیکن تیرا کلام محبت انجام سنکر قتل سے دست بردار ہوا اور تجھکو بحال کیا پس تقاضا محبت کا یہہ
ہی کہ تو یہان سے چلا جا جب تجھے ضرورت پیش آئیگی تجھکو بلا بھیجونگا عفریت بعد اِس کلمہ و
کلام کے اُجین سے چلا گیا علی الصباح لوگ جو قلعے مین آئے اُسکو جیتا دیکھکر حیران رہگئے کہ
یہہ بھی تو انسان ہمین تھا پھر کیون کر اُس دیو مردم خوار سے بچ رہا بلکہ اُسپر غالب ہوا شکر ہی قادر
لایزال کا جسنے ایسا زوراور بہادر جوان یہان بھیجا کہ اُسکی قوت بازو سے ایسا ظالم اِس شہر
سے نکلا پھر تو خوشاش بشاش ہوکر تمام اہل شہر کو جا خبر کی امرا و زرا نے وہان آکر جو
اُسے زندہ دیکھا جانا کہ دیو اُس سے عہدہ برا نہوا اور بھاگا متامل ہوئے کہ یہہ شخص کوئی
قدسی نژاد ہی یا صاحب کسی بادشاہ بلند اقبال کا یا بیر بکرماجیت راجا بھرتری کا بھائی
والا انسان کی کیا قدرت کہ اُس سے اپنے تئین بچاوے اور یہہ تو محال ہی کہ اُسکو بھگاوے
ندان پرسش احوال سے معلوم ہوا کہ بیر بکرماجیت ہی لیکن اُسے نکلے ایک مدت جو
گذر گئی تھی پہچانا نجاتا تھا آخر کردار و آثار اُسیکے جو بغور دیکھے شاد ہوئے کہ خدا کا شکر ہی دیو کا

اُنکو مجالس افروز سمجھکر بیان کرتے ہین * اور وے اُنکے مضامین پر بخوبی دھیان کرتے ہین

(بیت)

سن بدل اہل سلف کی واردات * ایکدن کام آئےگی تیرے یہہ بات

جب راجا بیر بکرماجیت دار فانی سے سرائے جاودانی کو گیا پانسو بیالیس برس کے بعد راجا بھوج نام ایک راجا بر اینک ذات خجستہ صفات صاحب عدل وداد عالی نژاد مالوے کا حاکم ہوا اور بررچ پنڈت اُسکا دیوان بھی نہایت خوش نیت و نیک دیانت تھا اِسی واسطے راجا نے اُسکو اپنا کلید عقل و مدار المہام مقرر کیا تھا الغرض حکایات و نوا قل عجیب و غریب اِس راجا عالی مقدار اور اُسکے وزیر باوقار کے بھی بعد راجا بیر بکرماجیت کے زمانے مین تا ہنوز شہرت رکھتی ہین اتفاقا ایک دن راجا بھوج شکار کھیلنے ایک جنگل مین گیا تھا دیکھتا کیا ہی کہ بہت سے لڑکون نے ایک طفل خورد سال کو بادشاہ اور ایک کو وزیر ایک کو کوتوال تھہرا کر تمام عملہ فعلہ سلطنت کا اُنکے مطیع کیا ہی اور کھیل رہین ہین بادشاہ بھی اُنکا ایک پشتے پر متانت و حکومت سے بادشاہون کی مانند اِجرائے امور سلطنت و احکام عدالت مین حکم کر رہا ہی راجا کے آنے سے اصلا متردد نہوا اُسی طرح بے پروا بیٹھا رہا مشہور ہی کہ اِس بادشاہ بازی نے لعل کی چوری کا جھگڑا جو کسی بادشاہ والاجاہ سے انفصال نہوا تھا اُسکو اِس خوبی سے چکایا تھا کہ عقلاے زمانہ حیران و برنگ تصویر نگران رہگئے تھے راجا اِس ماجرے کو سنکر اور اُسکی حکومت کو دیکھکر متعجب ہوا اور بولا کہ اُسکو میرے پاس لے آؤ جب اُسے پشتے سے نیچے اُتارا راجا کی ہیبت اُسپر غالب آئی لڑکون کیطرح رونے لگا پھر راجا کے حکم سے پشتے پر لیگئے بدستور سابق جسطرح حکم رانی کرتا تھا پھر کرنے لگا راجا نے یہہ حالت اُسکی دیکھکر فرمایا کہ یہہ تاثیر اِس پشتے کی ہی اِس لڑکے کا یہہ حوصلہ نہین اِسکو جلد کھود و حسب الحکم جو اُسکو کھودا ایک تخت جواہر نگار رتن جٹت اسلوبد ار نکلا تب تو مہاراج کو یقین ہوا کہ سبب حکم رانی کا اِسکی فقط یہی تخت تھا والا یہہ بیچارہ لڑکا امور عدالت و حکومت کو کیا جانے آخر کمال خوش و خرم ہو کر اپنے دار السلطنت مین لیگیا چاہتا تھا کہ اُس پر پانون رکھے کہ بتیس پتلیون مین سے ایک پتلی خدا کے حکم سے بول اُٹھی کہ ای راجا بھوج یہہ سنگھاسن راجا بکرماجیت کی ہی تو اُسکا سا

مسرور ہوئے * اور لطف و کرم سے اُسکے اکثر لامقدور صاحب مقدور ہوئے * طریقہ فریاد کا جہان سے اُٹھہ گیا عدالت کا عملہ اکثر معطل رہنے لگا * (بیت)

ہوا عدل کا اُسکے جگ مین یہہ شور * سا فروغ چوکی لگے دینے چور

کوئی کنجی اور قفل کا ہیکو لے * کہ رہتے ہیین دروازے اب یہان کھلے

مہر چشمی نے بھی اُسکی سپاہ ورعیت کو مرفہ حال کر دیا * اور داد دہش نے فقرا غربا کا گھر باہر بھر دیا * پھر تو ہر متنفس اُسکے حق مین صبح و شام دعا کرنے لگا * اور ہرایک شخص مدام اُسکی مدح و ثنا کرنے * ایام ریاست مین اُسکے مینہہ وقت پر برسا کیا کال کبھو نہ پڑا مفلس ایک متنفس نہ رہا * فاقہ کسی نے نہ کیا * پرائے مال پر دست انداز کوئی نہو سکا * ظلم و ستم کا رستہ مسدود ہو گیا * دوزدی و رہزنی کا چلن مفقود ہو گیا * (بیت)

ہرایک عہد مین اُسکے مامون تھا * بہ از خانہ ہرکوہ و ہامون تھا

کسی ملک مین تھانہ چورون کا ڈر * دکانین کھلین رہتے تھین رات بھر

ازبسکہ راجا کو سواے علم و فضل ظاہری کے تصفیۂ باطنی بھی تھا بسبب اِسکے ہرایک کے دلکی بوجھہ لیتا تھا اور غیب دانی بھی تھی چنانچہ گذشتہ و آیندہ کی بھی اکثر خبر دیتا تھا *

(نظم)

ہرایک راؤ و راجا کا سردار تھا * وہ اپنے زمانے مین آوتار تھا

شجاعت و ہمت بھی اُسکی ایسی تھی کہ دکھن اور اڑیسہ بنگالہ اور بہار گجرات سومنات تلک لے لیا حکام کو وہان کے اپنا محکوم کیا اخر راجا کھوپت کو مار کر دلی بھی چھین لی تا کابل عمل کر لیا احوال راجا کھوپت کے مارے جانیکا سابق اِس سے لکھنے مین آیا ہی الغرض راجا کو ازبسکہ معاونت فلکی و غیبی تھی بسبب اِسکے حاجتین ہرایک محتاج کی اور مرادین صاحبان مراد کی بلا مہلت برلاتا * کوئی اُسکے در دولت سے محروم نہ جاتا بلکہ بعضے بعضے مطالب و مقاصد اہل غرض کے کہ قوت بشری سے خارج و احاطۂ عقلی سے باہر تھے اُنسے بھی منہہ نہ پھیرتا اور بوجہہ احسن سرانجام کر دیتا چنانچہ اُسکی حاجت روائی کی نقلین عجیب عجیب کتنی کتابون مین لکھی ہیین لیکن سنگھاسن بتیسی مین بیشتر کیونکہ اِس کتاب مین فقط اُسی راجا عالی ہمت کا احوال ہی کسی اور کا نہین باوجود اِسکے اکثر اشخاص رئیسون کی مجلسون مین

و نعمت سے کامران گیا * آخر اُسیکو افلاس و آلام سے سر گردان کیا * (بیت)

شہد ڈالا اُسنے جسکے کام مین * زہر گھولا آخر اُسکے جام مین

اکبر نامے مین لکھتا ہی کہ راجا بیر بکرماجیت نے اواخر عمر ارادہ ملک گیری کا کیا اور دکھن مین جاکر سالباہن سے لڑا اتفاقاً اُسکے ہاتھ گرفتار ہو گیا جب دیکھا کہ وہ قتل کرتا ہی ملتجی ہوا کہ میرے سن اور تاریخ دفتر روزگار سے معدوم نہو وین یہی ہوس ہی اور بس سالباہن نے اسکو قبول کیا اور بدستور سابق اُسکو بحال رکھا چنانچہ ابتلک بھی زمانے مین رائج ہین اور سن راجا سالباہن کے اِس واسطے رہے کہ ایسے راجائے عالیشان رفیع المکان کو اسیر کرکے اُسنے قتل کیا پر راجاوٗلی اور راج ترنگنی مین یون نہین لکھا بلکہ اُسکا مرنا سمندر پال جوگی کے ہاتھ سے ثابت کیا ہی تقریر اِسکی یون ہی جب راجا بیر بکرماجیت دولت و ریاست سے کامیاب و کامران ہو چکا ایک مدت مدید سلطنت اُسنے کی اور راحت خلق کو بخشی آخر گلشن جوانی کو صرصر پیری لگی * اور قامت اُسکی سرو سہی بڑھاپے کے صدمے سے جھک گئی * چہرے پر جھریان پڑین آنکھون کی بینائی گھٹی دانت توٹ گئے کان سُننے سے رہے دماغ ضعیف ہو گیا حواس مین خلل پڑا گوشت بدن پر نرہا استخوانون پر پوست رہگیا یا زندگی بدتر از مرگ ہو گئی حرکت غیر پر موقوف رہی * (بیت)

ناپٹ شیرین ہی جگ مین زندگانی * اگر دائم رہے عہد جوانی

اِسی حالت مین سمندر پال جوگی بڑا جادوگر منتر جنتر سیکڑون اُسکو یاد * طلسم کے فنون مین استاد جسکو چاہے بات کہتے موہ لے ایک آن مین دیوانہ کر دے ساتھ اِسکے علم خلع بدن مین بھی بڑی دستگاہ رکھتا تھا بارے کسی ڈھب سے راجا کی صحبت مین دخیل ہوا اور اپنے فسانہ و فسون سے اُسکو فریفتہ کیا بلکہ وزرا امرا کو بھی مسخر کر لیا غرض اِسقدر مسلط ہوا کہ راجا اور ارکان دولت اُسکے کہنے سے سرمو تفاوت نکرتے تھے * اور اُسکے جادۂ اطاعت سے ایک قدم باہر نہ دھرتے تھے * ایک دن مکر و فریب سے راجا کو کہنے لگا کہ بدن عنصری تیرا بہ سبب پیری کے نہایت زار و ناتوان ہو گیا ہی طاقت حرکت کی بھی نہین رہی صلاح یہہ ہی کہ خلع بدن کا طریقہ مجھہ سے سیکھہ کر اِس جثۂ ضعیف کو چھوڑ اور کسی جوان کے پیکر قوی مین کر روح اُس سے تازہ جدا ہوئی ہو در آ تا دوبارا دولت

سا کا کرے جب اِسپر بیٹھہ راجا اُس کے بولنے سے متحیر ہو کر کہنے لگا اِی پتلی وہ کون سا کام
نادر راجا بیر بکرماجیت نے کیا ہی بیان کر غرض بتیس پتلیون نے بتیس کہانیان عجیب
وغریب راجا بھوج کے سامنے کہین راجا اُنکو سنکر ساکت ہو رہگیا اور برج پنڈت نے اُنکو
سنسکیرت کی بھاکھا مین نچھ بی لکھا پھر اُس مجموعے کا نام سنگھاسن بتیسی رکھا چنانچہ وہ
کتاب اِس الان ممالک محروسہ مین مشہور ہی * (بیت)

کئی اُسنے وے کام زیر فلک * کہ پہچی آمد ہمین سنکے جنکو ملک

یہین سے دانایان روزگار و شاہان عالی مقدار نے مقرر کیا کہ جو بادشاہ و رئیس کہ بسبب
کارہاے عمدہ شہرۂ آفاق ہو جائے * اور اُسکا نظیر عدل و انصاف مین کم ہاتھہ آئے *
تاریخ اُسکے جلوس کی اطراف و اکناف مین شایع ہوا غلب کہ حاکمان عصر اُسکے
روسے پرچلین اور امور خلق کو اُسی نہج سے انتظام دیوین چنانچہ بہتیرے راؤ اور
کتنے راجا عظیم الشان ممالک ہندوستان مین گذرے ہین تاریخ ہرایک کی اُنمین
سے اُنکی سلطنت ہی تلک رہی جب کہ وہ صفحۂ ہستی سے اُٹھہ گئے وہ بھی نیست و
نابود ہو گئی مگر تاریخ راجا شتر کی کہ جابجا مشہور ہوئی تھی الحال بھی موجود ہی چنانچہ
سابق احوال اُسکا کچھہ کچھہ لکھنے مین آیا ہی پھر راجا بیر بکرماجیت بھی کہ صفات محمودہ سے
موصوف اور ملک ستانی و حاجت روائی مین معروف تھا تاریخ اُسکے بھی جلوس کی
مالوے کی سلطنت سے یا جس روز کہ راجا سکھوپت لومار سلطنت دلی کی چھینلی تھی
راجا شتر کے تین ہزار چوالیس برس کے بعد اہل ہند کے دفترون مین ثبت ہوئی
اور ابتلک کہ اتھارہ سی کئی برس اُسکے عہد کو گذرے ہین نام اُسکا اور راجا بھرتری
کا صفحۂ روزگار سے حک نہین ہوا اغلب کہ تا انقضائے زمانہ باقی رہے * (بیت)

جو موا اِس دہر مین ہو نیکنام * تا ابد زندہ رہیگا اُسکا نام

پس ہر اہل حشمت و صاحب ریاست کو لازم ہی کہ حاجت روائی خلق مین اوقات
بسر لیجائے * اور لالچ کو کام نہ فرمائے * کیونکہ دنیا کی جاہ و حشمت کا کچھہ اعتبار نہین * اور
اُسکو مطلقا و اصلا قرار نہین ہستی اُسکی سر تاپا نیستی * اور آبادی اُسکی مشرف بخرابی *
گل اُسکے چمن کے خاردار * اور نسیم بہار سموم کردار * جسکو اُسنے دولت

لیکن دل مین اُسکے کچھ اور ارادہ تھا * خاک ساری جتنے پر نہ واسطے خاکساری کے لپیتی تھی بلکہ اپنے باطن کی کدورت ظاہر کرتی تھی * بصورت درویش تھا * لیکن بمعنی دنیا کی کوفت سے دلریش تھا * دھیان اُسکا نہ خدائے لایزال کا تھا * وہ بیتال مال بندہ ببر بتال کا تھا * اگرچہ زبان ظاہری اُسکی بند رہتی تھی * پر لسان باطنی کیا کیا کچھ کہتی تھی * چہرے پر اُسکے بھبھوت لگا تھا * لیکن دلکو اُسکے بھوت لگا تھا * جب تپ اُسکی دھوکے کی تپتی تھی * یا رضت اُسکی خاک اور تپی تھی * دست ظاہر نے دنیا سے اُٹھایا تھا * لیکن دل کا ہاتھ اُسکی خواہش مین بڑھایا تھا * چشم ظاہر بین اُسنے دنیا کی طرف سے موند لی تھی * پر آنکھ بہ لگی اُسکے انتظار مین کھول دی تھی * ظاہر مین شیرون کی شکل بنا تھا * لیکن باطن مین وہ دنیا کا کتا تھا * (ابیات)

حرص دنیا سے ہو باطن مین بری * ورنہ لاحاصل ہی فقر ظاہری
ای تپشی دل سے لے صاحب کا نام * ورنہ نہ تو تا بھی کہے ہی رام رام
ہاتھ مت بہر ریاضت کر بلند * ای مرائی مکر کی ہی یہہ کمند
باطن اپنا صاف کر لے اولا * جب بھبھوت اپنے بدن پر تو لگا
لیکے مالا ہاتھ مین مت دے دغا * اپنے داتا سے تو دل مین لو لگا
جگہین اُس سا کوئی بھی ہی بد نہاد * دین کے بدلے لیکے دنیا جو ہو شاد
اُسکی آرایش پہ ای غافل نہ بھول * جز غم و حسرت نہین اُسکا حصول
اُسکی دولت کو نہین ہرگز قیام * صبح گر آئی تو پھر جاوے گی شام
دولت عقبی کو دائم ہی بقا * اُسکو اِس فانی کے پیچھے مت گنوا

غرض بہتیرے کم عقل فسون سازی کے باعث اُسکے دام مین آگئے * اور کتنے ناقص شعبدہ بازی کو اُسکی کرامت سمجھکر سر جھکا گئے * سیکڑون کیمیا کے لالچ سے اُسکے خاکپا ہوئے اور ہزارون کشتی کی ہوس سے اُسکی محبت مین موئے * حاصل یہہ ہی کہ ایک عالم اُس مکار کا گرفتار و فرمان بردار ہوا * ریاضت سے جو نتیجہ اُسے مطلوب تھا سو ملا * یعنے حصیر گدائی چھوٹا * اور تخت پادشاہی ہاتھ لگا * لیکن فی الحقیقت گوہر احمر کو گنوایا * اور آہن زنگ آلود کو لیا * بلکہ آسمان کو چھوڑا اور زمین کو پکڑا واہ واہ تھوڑی سی زندگی پر اور چند روز کے عیش کی خاطر مسند رپال نے دھرم سی دولت اور فقر کی مملکت گنوا کر کس کس محنت

جوانی و لذت جسمانی سے بہرہ مند ہو راجا کے ایام زندگانی تمام ہو چکے تھے فورا جوگی کے دم مین آگیا اور اُس علم کو اُس سے سیکھکر اپنی روح کتئیں ایک جوان مرگ کے جسم مین ڈال دیا جوگی تو اِس علم کا مشتاق تھا وہ نہین اپنی روح اُسکے راجا کے جسم مین ڈال دی اور بلا توقف اُسکو قتل کیا پھر تخت حکومت پر قائم مقام اُسکا ہوا * (بیت)

* بہتیرے گرے خاک کے چڑھ گئے گگن فلک پر *
* اور چرخ کے ساکن موئے ہمین خاک مین رل کر *

ہر چند کہ یہہ حکایت مشہور ہی لیکن اہل خرد اور صاحبان تمیز اِسکے قائل نہین اِسکو ٹھیک نہین جانتے کیونکہ روح ایک ماہیت مجردہ ولطیف ہی بذات خود پیری و جوانی و ضعف ناتوانی سے مبرا مگر بواسطۂ بدن وے کیفیتین اِسے عارض ہوتی ہمین ہرگاہ کہ راجا کا بدن بسبب پیری کے ناتوان ہو چکا تھا اور حواس وقوی بھی جواب دے چکے تھے پھر کیونکر جوگی کی روح نے اُسکے بدن مین آکر جوانی کی حالت بہم پہنچائی اور مصدر افعال مطلوبہ کا بخوبی ہوئی اِس لیئے کہ قوت و نقاہت اُسکی موقوف بدن پر ہی سوا اِس بات کے تکذیب پر یہہ بھی ایک دلیل ہی کہ جب راجا کے جسم سے جوگی کی روح نے علاقہ پکڑا پھر سمندر پال اُسکو کہنا کسواسطے تھا کیونکہ علاقہ نام کا تشخص خاص سے ہی وہ بدون جسم کے ہوتا نہین اور روح کچھ محسوس نہین کہ اُسکو زید یا عمر کہکے پکارئیے یہہ بات اگر فی الحقیقت ہوتی تو راجا بکرماجیت ہی اُسکو کہتے صاف معلوم ہوتا ہی کہ حکایت خلع بدن کی صحت نہین رکھتی لیکن سمندر پال جو اُسکا انیس و جلیس جمیع اوقات تھا سوا اِسکے سحر و جادو کے سبب بھی راجا کو اُسنے مبہوت کر دیا تھا ساتھ اِسکے ارکان دولت بھی اُس سے گرویدہ تھے جب راجا اپنی موت مرچکا یا سالباہن نے اسے مارا اہلکارون نے متفق ہوکر اُسے تخت پر بیٹھا دیا غرض جیسے کہ راجا بیر بکرماجیت کی پیدایش مین اختلاف ہی ویسا ہی اُسکے مرنے مین بھی چند در چند ہی * (بیت)

کیا فائدہ کو حشر تک ای یار تو جیتا رہا * ہونا ہی آخر تیرے تئین ایکروز لقمہ موت کا

کہتے ہمین کہ راجا کی عمر گیارہ سے برس کی ہوئی اور دلی کی سلطنت نوے برس کی پھر راجا سمندر پال کو مملکت فقیر چھوڑکر پابند سلطنت کا ہوا ابتدا مین بظاہر دن رات عبادت مین لگا رہتا تھا پر باطن مین اپنے صاحب سے ہمیشہ جدا رہتا تھا لوگون کے فقط دکھانے کو جوگ سادھا تھا *

اور خراج اُنسے لیا لیکن اِسپر بھی حرص ملک گیری کی اُس سے نگئی چنانچہ فوج کشی کر کے اکثر بلاد پر چڑھ جاتا اور اقبال کی یاوری اور بازو کی زور آوری سے فتح پاتا اِسی طرح سے ایک مدت ملک آرائی و قلعہ کشائی اُسنے کی اور فرمان روائی کو رونق بخشی جب اُسکی زندگانی فانی کے دن تھوڑے رہے اور ارادۂ الٰہی مین یہہ ٹھہرا کہ سلطنت اِس خاندان سے اور قوم مین جائے راجامذکور بسبب غرور و رعونت کے بیوجہ تلوک چند بہرایچ کے راجاپر چڑھ گیا وہ بھی اپنے لشکر کو آراستہ کر کے مقابل ہوا بڑی لڑائی ہوئی * خوب تلوار چلی * ہزارون جوان مارے گئے * سیکڑون دلیرون بہادرونکے سر اُتارے گئے * کشتون کے انبار ہاتھیونکی سُتک تک پہنچے * اور لاشون کے تودے رزمگاہ مین منارے بن گئے آخر مشیت ایزد متعال سے راجابکرم پال شکست کھا کر مارا گیا اور راجا تلوک چند فتح یاب ہوا القصہ راجابکرم پال نے چوالیس برس تین مہینے راج کیا سلطنت اُسکے خاندان مین سمندر پال سے لیکر اُس تک سولہ شخصون نے تین سو تینتالیس برس کی بعد اِسکے اور گھرانے مین منتقل ہوئی * (بیت)

یہہ دنیا ہی تحقیق دار فنا ٭ نہین اِسکی دولت کو ہرگز بقا

کدھر یہہ چمن زار اور تو کہان * نہ پھول ایکدم کے لئے غنچہ سان

دیکھہ راجا تلوک چند بہرایچ کا تاکم تھوڑے سے ملک کا مالک تھا کبھی کبھی اندرپرست کے پادشاہ کو خراج دیتا تھا طاقت اُسکی نہ تھی کہ بکرم پال سے بہادر عالیجاہ بادشاہ کو جسکے ساتھہ یہہ فوج کی بہتایت اور اسباب جنگی کی کثرت شکست دیوے فقط اقبال اُسکا یاور ہوا کہ اندرپرست کی سلطنت اُسے نصیب ہوئی اور وہان کا بادشاہ ہوا لیکن مرگ نے امان اُسکو نہ دی ٭ ہمہ جہت دو برس حکومت کی ٭ پھر (راجا کاتک چند) اُسکا بیٹا راج پر بیٹھا چار برس اور تین مہینے جیا بعد اُسکے (راجارام چند) اُسکا خلف چودہ برس اور گیارہ مہینے تک سلطنت کی نوبت بجاتا رہا آخر اِس جہان سے کوچ کر گیا اُسکے بعد (راجاادھرچند) رام چند کا چشم و چراغ اٹھارہ برس دو مہینے تک بزم سلطنت کا ضیابخش رہا ان صرصراجل کے جھوکے بجھ گیا (پھر راجا کلیان چند راجا ادھرچند) کا فرزند تخت نشین ہوا پندرہ اور سات مہینے تک عیش و آرام اُسنے کیا آخر لامردن

ومشقت سے سلطنت دنیا حاصل کی * آخر حسرت وندامت سمیت ملک عدم کی راہ لی * (بہت
سدھہ نہ جسکو صبح کی نے شام کی * بیخبر کی زندگی کس کام کی
مدت اُسکی سلطنت کی چوبیس برس دو مہینے * (پھر راجا چندرپال)
بیٹا راجا سمندرپال کا پینتالیس برس اور پانچ مہینے تخت حکومت پر مقیم رہا آخر مسافر راہ عدم کا ہوا
(راجا ننن پال بن راجا چندرپال) نے اکاون برس اور پانچ مہینے کوس حکومت بجایا
آخر ملک عدم کو کوچ کیا * (راجا دیس پال ولد راجا ننن پال) سینتالیس برس
دو مہینے فرمان روائی کرتا رہا ان دنیا سے گذر گیا * (راجا نرسنگ پال راجا دیس پال)
کا بیٹا اٹھتالیس برس تین مہینے سلطنت سے کامیاب رہا بعد اسکے حسرت وندامت ساتھ لیگیا
(راجا سونہ پال ولد راجا نرسنگ پال) نے سینتیس برس گیارہ مہینے راج کیا آخر
سب کچھ چھوڑ گیا * (راجا لکھہ پال ابن راجا سونہ پال) اٹھتیس برس تین مہینے
اپنے باپ کا قائم مقام رہا اور امور سلطنت کو انتظام دیا کیا (راجا امرت پال راجا لکھہ پال)
کے بیٹے نے ستائیس برس چھہ مہینے حکومت کی اور عدل وانصاف سے خلق کو
آسایش دی * (راجا بینی پال امرت پال) کا بیٹا اُنتالیس برس دو مہینے حاکم
رہا آخرالامر بیکنتھہ مین جابسا * (راجا گوبند پال ولد راجا بینی پال) پچپن برس
پانچ مہینے تک کاروبار ممالکت مین مشغول رہا اور سپاہ و رعیت کو داد و دہش سے
نوازا کیا * (راجا ہر پال بن راجا گوبند پال) نے چوبیس برس نو مہینے ریاست
کی اور خلق کو عدل و داد سے راحت بخشی * (راجا بھیم پال ہر پال) کے بیٹے نے
اٹھتالیس برس آٹھ مہینے امور ممالکت کو انتظام دیا ان بیکنتھہ مین جا بسا لیا *
(راجا گوبند پال راجا بھیم پال) کا بیٹا بعد اپنے باپ کے اکیس برس دو مہینے قلعہ
کشائی اور ملک آرائی کرتا رہا آخرکار ملک عدم کا راہی ہوا *
(راجا مدن پال ولد راجا گوبند پال) ستائیس برس نو مہینے ملک ستانی مین رہا
ندان فانی ہو گیا * (راجا کرم پال بن راجا مدن پال) نے پینتالیس برس پانچ مہینے
جہانداری مین اپنی اوقات گذاری آخر عدم کی راہ لی * (راجا بکرم پال راجا کرم پال)
کا بیٹا جب باپ کے قایم مقام ہوا ملک گیری پر اُسنے کمر باندھی اکثر حاکمون کو اپنا محکوم کیا

نے اپنے باپ کے بعد تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور ... برس تین مہینے تلک خلق کو آرام پہنچایا * بعد ان اپنے بدن خاکی کو آگ مین جلایا پھر * (راجا گوپال پریم کو بند پریم کا) بیٹا قائم مقام اپنے باپ کا ہوا اپند ... برس تین مہینے تلک کار و بار سلطنت مین مشغول رہا آخر الامر اُسنے بھی ملک عدم کا رستا پکڑا * (راجا مہا پریم گوپال پریم کا خلف) بعد اپنے باپ کے تخت سلطنت پر بیٹھا بظاہر امور ملکی مالی مین مشغول بھی رہتا لیکن باطن مین اُسے دنیا و ما فیہا سے کمال نفرت و کراہت تھی اکثر اوقات درویشون اور آزاد منشون سے ملا کرتا * بلکہ سخن اہل معرفت و صاحبان ریاضت کے گوش دل سے سنا کرتا * حاصل یہہ ہی کہ سلطنت دنیوی سے دل اُسکا آلودہ نہ تھا اور دولت آزادگی سے باطن اُسکا کمال آسودہ تھا عروس دنیا ہر چند ایک نئے بناؤ سے ہر روز اُسکے آگے آتی * لیکن اُسکی چشم حق بین مین ایک ذرہ جاگہہ نپاتی * حقا کہ جسکی آنکھہ مین تصور یار کا سمایا ہی * اُسکی نظرون مین غیر کب خوش آیا ہی * جسکا دل نور ہدایت سے روشن ہوا * اُسکو شمع سلطنت کا اُجالا کب بھلا لگا * جسکو منزل بقا کا سیدھا رستہ ملا * وہ اِس سرائے فنا کی تیرہ ھی راہون مین کب بھٹکا * فی الواقع آراستگی و آزادگی دولت بے زوال اور نعمت عدیم المثال ہی حشمت دنیا و دولت عقبیٰ سے نہین بہتر * خرقہ گدائی خلعت پادشاہی سے کہین بہتر * جسنے گوشہ تنہائی قبول کیا * وہی اِس سراے فانی مین پاؤن پھیلا کر سوا * آخر اُس آزاد منش کو فقر کی کشش نے اپنی طرف کھینچا * تاج سلطنت اُسنے خاک پر پھینکا * اور کلاہ قناعت کو سر پر رکھا * سر بصحرا نکلا * آفرین اُسکی عقل دور اندیش پر کہ نعمت آیندہ آخرت کو جاودانی سمجھہ کر دنیا کی دولت بالفعل کو چھوڑ دیا * (ابیات)

خوشا وہ بار دنیا جسنے پھینکا * سبکدوشی کا لطف اُسنے ہمین پایا
برنگ کوہ ٹھہرا جو کہ ایک ٹھانؤن * نہ دامن سے نکالا اُسنے پھر پانؤن
جہان کے خوان سے جلدی اُٹھا جو * رہیگا سیر دونون جگ مین بس وو
طمع کی آنکھہ رکھی جسنے نت بند * رہا وہ مرتے مرتے شاد و خورسند
بجز نام خدا کچھہ اور مت لے * قناعت کو نہ ہرگز ہاتھہ سے دے

سلطنت اُس درویش طینت نے چھہ برس آٹھہ مہینے کی الغرض راجا ہر پریم سے لیکر

خاک اپنا آگ کو سونپا بعد اُسکے (راجا بھیم چند ولد راجا کلیان چند) اٹھارہ برس تین مہینے ملک ستانی
و شمشیر زنی مین رہا آخر کار کشتۂ تیغ اجل کا ہوا پھر (راجا لوہ چند بھیم چند کا خلف) پچیس برس
پانچ مہینے باغ سلطنت مین ثمر بخش رہا آخر کو داغ حسرت سینے پر لیگیا بعد اُسکے *
(راجا گوبند چند لوہ چند کا بیٹا) بائیس برس دو مہینے شراب دولت و حکومت
سے سرشار رہا ندان اپنی عمر کا پیمانہ بھر گیا * (پھر رانی بھیم دیوی راجا گوبند چندکی)
بیٹی کو تخت نشین کیا اِس لیئے کہ راجا مذکور کے بیٹا نہ تھا اہلکار جو اُسکے نمک نہاد تھے
حق نمک کو نہ بھولے وفاداری کا شیوہ گم نکیا اپنی مخدومہ کو تخت پر بیٹھادیا اطاعت
و فرمان برداری اُسکی قبول کی اور کمر خدمت سب نے محکم باندھی اہل خدم حسب الارشاد
اُسکے امور مالی و ملکی کو انتظام دینے لگے * اور اپنے اپنے اہلکاروں سے بخوبی کام لینے لگے *
لیکن اُس عفیفہ کو مرگ نے امان ندی ایک برس کے بعد جہان سے پرارمان گئی القصہ راجا
ناوک چند سے بھیم دیوی تک دس شخصون نے ایک سو پچپن برس سلطنت کی * (بیت)

مہلت کسی بشر کو تین ایک زمان ندی * ہر چند چاہا مرگ نے لیکن امان ندی
دولت کہین دوبارہ بھی بخشی ہی ای فلک * لیکن کسیکی لی ہوئی پھر تو نے جان ندی

(پھر راجا ہر بریم) کہ گدائی سے درجۂ بادشاہی کو پہنچا تخت نشین ہوا ماجرا اُسکا یون
ہی کہ جب کوئی راجا گوبند چند اور رانی بھیم دیوی کے وارثون مین نرہا اور مملکت کو پادشاہ
سے خالی دیکھا ارکان دولت وہواخواہان سلطنت نے متفق ہو کر باہم مشورت کی کہ امور
مملکت کے انتظام کے لیئے اور سلطنت کے کام کے لیئے فرمان روا ضرور ہی پس ہر
بریم درویش کہ سراپا اخلاق و خلاصۂ آفاق ہی ایک خلق اُسکی خدمت مین ارادت رکھتی
ہی بلکہ امیر بھی اُسیکے معتقد ہین کسیکو اُسکی اطاعت اور فرمان برداری ناگوار نہو گی
ہر ایک اُسکی خدمت سعادت جانیگا * اور کہا اُسکا دل سے مانیگا * بہتر یہہ ہی کہ اُسکو
تخت پر بیٹھائے اور نظم و نسق مملکت مین جو اُسکا حکم ہو اُسے بجالاے * کیونکہ وہ درویش
خدا پرست و دانندگان خدا کی بڑائی پہچانیگا * رویہ عدل و انصاف کا بخوبی نباہیگا * قصہ
مختصر وزرا امرا نے جاکر بمنت اُسکو حصیر گدائی پر سے اُٹھایا * اور تخت پادشاہی پر بیٹھایا *
سات برس اور پانچ مہینے اُسنے سلطنت کی * آخر ملک عدم کی راہ لی (راجا گوبند بریم)

(راجا لکھمن سین نراین سین) نور دیدہ بزم سلطنت کا ضیا بخش ہوا چھہ برس گیارہ مہینے تک اُسنے شمع عدالت سے جہان کو منور رکھا اور صرصر اجل سے چراغ حیات اُسکا بھی بجھ گیا پھر راجا (دامودر سین) راجا لکھمن سین کا بیٹا اپنے باپ کے بعد تخت حکومت پر بیٹھا لیکن جوانی کی جہالت اور نادانی کی غفلت اُسکی طبیعت پر آگئی سدھ بدھ اُس مین نام کو نرہی صحبت مین اراذل و بد اطوار در آئے * قاعدے اور طریقے اگلون کے اُسنے سراسر بھلائے * عدل و انصاف سے مزاج اُسکا پھر گیا * ظلم و ستم کا پیشہ اختیار کیا * سچ ہی کہ برا مصاحب شیطان مجسم ہی اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت تجھے ورغلاویگا * اور راہ راست نہین دکھانے کا * بلکہ شام و پگاہ تجھے گمراہ کریگا زنہار ایسے کو اپنے پاس آنے نہ دیجیو * اور اُسکی صحبت سے حذر کیجیو * جیسے خزان گلشن کا آب و رنگ خاک مین ملاتی ہی * ویسی ہی بد اندیش کی صحبت دولت کے کمال پر زوال لاتی ہی * (نظم)

صحبت اجلاف سے کرا جتناب * ورنہ ہو ویگی تیری طینت خراب
دوستی بھوتون سے اے غافل نکر * لائینگے آفت ئے آخر جان پر
مت چراغ غول پر تو دھیان کر * صرف اندھیرا ہی قدم او دھر ندھر
مان کہنا اُسطرف ہر گز نجا * اپنے تئین اندھے کوئے مین مت گرا

القصہ راجانے اپنی طینت بد سے * یا بدون کی ترغیب و کد سے * ملازمان دولت خواہ کو * اور ہوا خواہان درگاہ کو * رتبے سے گرا دیا * خراج گذارون اور زیر دستون پر ظلم کرنا شروع کیا * جب مفسدون اور فتنہ انگیزون نے اُسکے ئے اطوار دیکھے مردم آزاری ندھڑک کرنے لگے اہل حرد اور رعیت کا مال و متاع بے تحاشا لوٹنے لگے چندروز کے عرصے مین مملکت کی رونق جاتی رہی * اور آبادی اُجار ہونے لگی * آمدنی ملکون کی گھٹ گئی * سلطنت مین خرابی پرتی * ارکان دولت نے کنارا کیا * راجا اپنے کئے کی سزا کو پہنچا * گیارہ برس تین مہینے وہ ظالم حاکم رہا غرض راجا دھر سین سے راجا دمودر سین تک بارہ اشخاص نے ڈیرہ سو برس راج کیا *

(راجا دیپ سنگ) کوہی کہ کوہستان سوالک کا والی تھا سپاہ اُسکی بکثرت تھی اور عدالت کی نہایت شہرت راجا دمودر سین کے اہل کار صوبہ دار ازبسکہ اُسکی بدسلوکی و ایذا دہندی سے تنگ آئے تھے کوہستان مین جاکر تمام اپنے حقیقت اور

مہما پریم تک چار شخصون نے ترپن برس اورنگ شاہی پر جلوس فرمایا * آخر آگ سے اُنکو جلا کر راکھ بنایا * جب مشہور ہوا کہ اندرپرست کے بادشاہ نے دنیا کو ترک کیا * اور گوشۂ تنہائی لیا * تخت شاہی خالی ہی * اور مملکت وسیع بیوالی * ہر ایک ملک کے حاکم نے ارادہ کیا کہ مملکت کو چھینے بنابراین سب نے لشکر کشی کی لیکن راجا ادھرسین بنگالے کا راجا سب سے پہلے ایک لشکر عظیم ساتھ لیکر نہایت جلد اندرپرست مین پہنچا حاکم تو وہان کوئی تھاہی نہ جو مقابل آتا بدون جنگ و جدل مملکت پر قبضہ کرلیا اور تخت سلطنت پر جلوس فرمایا امیر وزیر اہل کار جتنے تھے آحاضر ہوئے (بیت)

یہی ہی جہان کی ریاست کا طور * جو ایک اُٹھ گیا آن بیٹھا ایک اور

القصہ اُسنے بھی اٹھارہ برس پانچ مہینے سلطنت کے امور کو آراستہ کیا آخر اپنی موت موا (پھر راجا بلارل سین ادھرسین) کے بیٹے نے بارہ برس چار مہینے حکومت کی ندان بیکنٹھ مین جا سکونت کی * بعد اُسکے * (راجا کیسوسین بلارل سین) کا فرزند باپ کا قایم مقام پندرہ برس آٹھ مہینے رہا آخر کار اِس جہان سے گذر گیا * اُسکے بعد * (راجا مادھوسین کیسوسین) کے بیٹے نے مملکت کو عدل و انصاف سے گیارہ برس اور چار مہینے تک آباد رکھا ندان ملک فنا کا رستا پکڑا * بعد اُسکے * (راجا سورسین مادھوسین) کا بیٹا تخت نشین ہوا اور بیس برس دو مہینے تک اُسنے سلطنت کا بخوبی بندوبست کیا آخر الامر اپنا رخت ہستی باندھا * پھر *

(راجا بھیم سین سورسین) کا بیٹا پانچ برس دو مہینے تک شراب دولت سے مخمور رہا ندان اُسکی بھی عمر کا پیمانہ لبریز ہوا بعد اُسکے (راجا کاتک سین بھیم سین کی بیٹی نے) مسند حکومت پر قدم رکھا اور چار برس نو مہینے کے بعد عدم کا رستا پکڑا * اُسکے بعد * (راجا ھری سین کاتک سین) کا خلف تخت پر بیٹھا بارہ برس دو مہینے تک امور مملکت مین مشغول رہا آخر خالی ہاتھ اِس جہان سے گیا * پھر (راجا لکھن سین راجا ھری سین) کے نور چشم نے آٹھ برس گیارہ مہینے اپنے باپ دادا کا نام مملکت مین روشن رکھا آخر اسکا بھی چراغ ہستی صرصر نیستی نے بجھا دیا بعد اُسکے (راجا نراین سین لکھن سین) کے بیٹے نے دو برس تین مہینے سلطنت کی ندان جان اپنی جہان آفرین کو سونپی اُسکے بعد *

قصہ کوتاہ سلطنت اُس محو غفلات و مائل عشرت کے ہاتھ نہین رہتی چنانچہ تھوڑے ہی دنون مین ریاست اِسکے ہاتھ سے جاتی رہی * اور دشت گربت کی راہ اِسنے لی * پھر نہین رہ نورو باد عدم کا ہوا رہات اِسکی سلطنت کی .. برس پانچ مہینے راجا دیپ سنگ سے لیکر جیون سنگ تک چھہ شخصون نے ایک سو اُنتالیس برس راج کیا

احوال (راجا پرتھی راج مشہور بہ پتھورا) جب بادشاہ حقیقی کا ارادہ یہہ ہوا کہ راے پتھورا بیرا تھکا والی کہ ہمیشہ جیون سنگ سے امید وار رہتا تھا مالک اتنی بڑی سلطنت کا ہوجائے * اور ایک مملکت وسیع اُسکے قبضے مین آئے * راجا جیون سنگ نے بسبب حماقت ذاتی کے یا کوئی مہم اُسے درپیش ہوئی تمام سرداروں کو فوج جمعیت کو ہستان کی طرف کہ اُسکے جروابا کا وہی مسکن تھا بھیج دیا اور راپ کتنے مصاحبون سے دار السلطنت مین رہا راے پتھورا اُسے تنہا اور غافل جان کر ایک لشکر عظیم سے یکایک آن پہنچا راجا جیون سنگ نے جو دیکھا کہ سامان جنگ کا مطلقا نہین اُس جماعت قلیل جمعیت کو ہستان دشوار گذار کی طرف بھاگا آخر و نہین اُسکا پیمانۂ عمر لبریز ہوا اور راے پتھورا شادیانے فتح کے بجوا کر تخت سلطنت پر بیٹھا *

(بیت)

اگر سانپ سے ہوئے وہ بیخطر * تو عاقل نچھوڑتے کبھی گنج زر

جب پندرہ برس اُسکی سلطنت پر گذرے سلطان شہاب الدین غوری غزنین سے کئی مرتبے آیا اور کئی بار لڑا آخر مقام نرائنی مین کہ تنا و ڑی کرشہور ہی راجا مذکور کو اُسنے مار لیا اور آپ تخت سلطنت پر اجلاس فرمایا الغرض راجاؤن کا احوال یہہ جو لکھنے مین آیا مطابق راجاولی اور راج ترنگنی کے ہی لیکن اکبرنامے کے تیسرے دفتر مین اور بعضے اور نسخون کے بیچ یون کرہی کہ بیر بکرماجیت کے چار سو اُنتیس وین سن مین راجا انکپال تونور نے بادشاہ ہوکر اندرپرست کے قریب شہر دہلی بسایا اور اُسکی اولاد سے بیس شخصون نے چار سو اُنیس برس ایک مہینے ستائیس روز نقارہ سلطنت کا بجایا آخر الامر بیسوان پورا اُسکا کہ پرتھی راج کراشتہار رکھتا تھا بو بلدیو چوہان سے لڑا اور کام آیا غرض بیر بکرماجیت کے آٹھ سو انتالیس سن مین سلطنت تونور کی قوم سے نکل کر چوہانون کے قبضے مین گئی لیکن راجا بلدیو نے اور اُسکی اولاد سے سات شخصون نے

رعیت کی حالت سپاہ کی برہمی * اہل خدم کی بے اتفاقی * اُسکے حضور بیان کی * اور راندر پرست کی سلطنت پر رغبت دلائی * سنتے ہی اس نوید کے اُسنے طبل شادیکا بجوادیا * اور فوج بیشمار سے مملکت مذکور کی طرف کوچ کیا * الغارون چلا چنانچہ عرصہ قلیل مین آپہنچا اور اُس شراب غفلت کے مدہوش کو قید کر لیا بعد اِسکے آپ ساعت نیک دیکھکر تخت حکومت پر بیٹھا اور شمع عدالت سے تاریکی ظلم کو دور کرکے جہان کو روشن کیا ستائیس برس دو مہینے تک کاروبار سلطنت مین لگا رہا آخر الامر ملک عدم کا راہی ہوا * بعد اُسکے (راجا رن سنگه راجا دیپ سنگه) کا فرزند بائیس برس پانچ مہینے حاکم رہا آخر اپنی موت موا پھر * (راجا راج سنگه رن سنگه) کے نورچشم نے مملکت کو عدل و انصاف سے فروغ بخشا اور سپاہ کو نہایت راضی رکھا ندان نو برس اور آٹھ مہینے گذر رے عدم کا رستا پکڑا * بعد اُسکے (راجا بر سنگه بن راجا راج سنگه) نے تخت سلطنت کو رونق بخشی * اور عدل و انصاف سے جہان مین کمال نیکنامی حاصل کی * آخر چھالیس برس اور ایک مہینے کے بعد منزل فنا کی راہ لی * پھر (راجا نرسنگه ولد راجا بر سنگه) قائم مقام اپنے باپ کا ہوا اور اُسیکی طرح سپاہ و رعیت کو سخاوت و عدالت سے اُسنے بھی شاد رکھا آخر پچیس برس تین مہینے گذر رے بیکنتھہ کا رستا لیا (راجا جیون سنگه راجا نرسنگه) کا خلف جب تخت نشین ہوا اُسکی نوجوانی تھی چنانچہ اپنی زندگانی وہ عیش وعشرت مین بسر کرنے لگا * بے پروائی ولاابالی سے امور مملکت کی طرف متوجہ نہوا * سچ ہی کہ آغاز شباب مین شہوت نفس نہایت غالب ہوتی ہی اور طبیعت انسان کی عیاشی کی طالب ہوتی ہی * ہر ایک کا کام نہین جو اپنے تئین اُس ہنگام مین باوجود نشہٴ دولت کے اِس مزے سے باز رکھے اور مرتکب بدکاری وشرابخواری کا نہووے * وے بڑے مرد ہین کہ ایسے وقتون مین نفس کشی کرتے ہین * اور خدا سے ڈرتے ہین * فی الواقع دنیا مین نیکنامی اور عقبی مین شادمانی انھین کے واسطے ہی * (رباعی)

ہنگام جوانی مین جسے دولت ہو * اور عیش ونشاط سے اُسے نفرت ہو
اُس سا نہین کوئی مرد بڑا دنیا مین * عقبی مین وہی مورد صد رحمت ہو

آدمی طرفین کے مارے گئے پر راے مذکور نے اُس نازنین کو نچھوڑا اور لڑائی سے منہہ
نموڑا آخر اپنی دولت سرا مین جا اُتارا اور یہانتلک اُسکے دام محبت مین گرفتار ہوا کہ ملکی
مالی کاروبار سے دست بردار ہوا ایک برس اِسیطرح گذرا سلطان شہاب الدین
غوری کو بھی یہہ خبر پہنچی اُسنے راجا جی چند کے ساتھہ دوستی کی بنا ڈالی اور بیربکرماجیت
کے سنہ ۱۲۴۳ مین ہجری بھی اُس وقت ۵۸۸ تھے سلطان مذکور آٹھوین مرتبے ایک
لشکر عظیم جمع کر ملک گیری کے ارادے دہلی کی طرف متوجہ ہوا بلکہ بہت سے محال لے لیئے
اُسوقت کسیکو اِتنی جرأت نہوئی کہ راجا سے اِس امر کی اطلاع کرے آخر ارکان دولت
نے مشورت کر کے چاند ابھاٹ کو حرم سراے مین بھیجا کہ اُس پری پیکر سے یہہ حقیقت
کہے تا وہ راجا تک پہنچائے چنانچہ راجا مطلع ہوا لیکن کئی مرتبہ سلطان پر جو فتح یاب ہوا تھا
اُسکو کچھہ چیز نہ سمجھا اور سبب غرور و نخوت کے خاطر مین نہ لایا چنانچہ تھوڑی سی فوج
ساتھہ لیکر نکلا اور راجا جی چند نے بھی اُسکا ساتھہ نہ دیا بلکہ سلطان کا شریک ہوا (القصہ)
شعلۂ جدال و قتال نہایت بھڑکا راجا کا دل بجھہ گیا ندان سلطان کے رفقا نے اُسکو پکڑ لیا اور سلطان
اُسکو قید کر کے غزنین مین لیگیا جب چاندا بادفروش نے حقیقت حال سے اطلاع پائی غزنین کی
راہ لی آخر وہ سلطان کی ملازمت حاصل کر کے مورد الطاف کا ہوا بعد اُسکے پتھورا کی بھی خدمت مین
پہنچا اور زندان مین دمسازی اُسکی کرنے لگا ایکدن بمشورت پتھورا کے تیر لگانے کی تعریف
بادشاہ کے روبرو یہانتک کی کہ وہ بمرتبہ مشتاق ہوا اور اُسکو بلوا بھیجا بلکہ اُسی
وقت اجازت تیراندازی کی بھی دی راے مذکور نے تیر و کمان وونہین اُٹھالیا اور ایک
تیر اُس نشانۂ ناوک تقدیر کے ایسا ہی مارا کہ کام اُسکا تمام ہوا اُسی وقت بادشاہی نوکرون
نے بھی راجا کو چاندابھاٹ سمیت مار لیا لیکن فارسی تاریخون مین پتھورا کا مارا جانا لڑائی کے میدان
مین لکھا ہی اور سلطان شہاب الدین کا قتل ہونا ایک مدت کے بعد فدائی کھوکھر کے ہاتھہ
حاصل یہہ ہی کہ اِس ماجرے مین اختلاف بہت ہی العلم عند اللہ غرض راجا پتھورا کے
مارے جانے کے بعد ہندوستان کی حکومت ہنود سے گئی اور سلاطین مسلمین کے ہاتھہ
جا پڑی الغرض راجا جدشتر سے لیکر پتھورا تلک ایک سو بیس اشخاص نے چار ہزار
چار سو آٹھہ برس سلطنت کی پھر ہر ایک نے منزل عدم کی راہ لی منجملہ اِسکے پتھورا کے

تین سو پچاسی برس سات مہینے بادشاہت کی جب بادشاہ کے ساتوین پوستے کو کہ جسکا نام پتھورا تھا نوبت حکومت کی پہنچی سلطان شہاب الدین غوری نے سات مرتبے یورش کی اور لڑا لیکن ہر مرتبہ شکست کھا کر پھر گیا باوجود اِسکے بھی ممالک ہند کے لینے کی تدبیر مین اکثر اوقات رہتا تھا پر کچھ بن نہ آتی تھی اِس اثنا مین راجا جی چندراٹھور قنوج کا راجا اکثر راجاؤن پر غالب ہوا اپنا ارادہ کیا کہ جگ راجسو کے بجالانیگا اُسنے قصد کیا شرح اِس جگ کی سابق لکھی گئی ہی غرض راجا مذکور نے سامان و سرانجام کو اُسکے ارشاد فرمایا ساتھ اُسکے یہہ بھی ارادہ کیا کہ اُس مجلس مین اپنی بیٹی کو کسی بڑے راجا کے ساتھ بیاہے اِس واسطے ہر ایک ملک کے راجا بلوائے پتھورا نے بھی بموجب اُسکی طلب کے ارادہ اُس سمت کا کیا کہ ناگہان اُسکے متوسلون مین سے کسی کے منہہ سے نکلا کہ مہاراج کے ہوستے ہوئے اِس جگ کا قصد جی چند کرے یہہ جائے تعجب ہی اور آپ کا تشریف لیجانا اُس مین اِس سے عجیب تر سنتے ہی اِسکو راجا آگ ہو گیا اور اُسکے ملک پر بارادۂ جنگ چڑھ دوڑا راجا جی چند بھی اِس خبر کو سنکر مار سیاہ کی مانند پیچ کھانے لگا لیکن ساعت جگ کی جو قریب پہنچی تھی بسبب اُسکے مصلحتاً وقفہ کیا اور ایک سونیکی مورت پتھورا کی شکل بنوا کر دربانون کی طرح اُسکو دروازے پر بٹھادیا راے پتھورا اِس حالت کو سنکر مارے غصے کے الغارون چلا اور تھوڑے دنون مین وہان پہنچ کر اپنی تصویر کو اُٹھا لے آیا بھر تا اپنے ملک کی طرف پھرا لوگ بہت کام آئے لیکن راجا جی چند نے بہرصورت جگ سے فراغت کی پر اُسکی بیٹی نے کسی راجا کو پسند نہ کیا مگر پتھورا کی شجاعت و جوان مردی دریافت کر کے کمال مشتاق ہوئی اِسی واسطے اُسکے باپ نے اپنے محل سے اُس کو نکال دیا اور ایک جدی حویلی مین رکھا راے پتھورا اِس حالت سے واقف ہو کر نہایت خواہش مند اُسکا ہوا اور چاند ابادفروش کو کمال مہربانی سے راجا جی چند کے پاس بھیجا اور آپ چیدہ چیدہ لوگ ساتھ لیکر نوکرون کی مانند اُسکے ہمراہ ہوا جب بھاٹ قنوج مین پہنچا راے پتھورا نے دختر مذکور کو جوان مردی سے لیا اور دہلی کی طرف کوچ کیا راجا جی چند اِس ماجرے کو سنتے ہی مع فوج چڑھ دوڑا نزان آپس مین جنگ عظیم ہوئی سات ہزار

درگاہ چھوٹے بڑون کی زیارتگاہ ہی ہر جمیرات کو وہان بھیڑ ہوتی ہی خصوصا نوچندی جمیرات کو تو زن و مرد بکثرت دور دور سے بھی آتے ہین * اور نذرین قسم قسم کی چڑھاتے ہین * بلکہ اپنے مطلبون پر نذرین مانتے ہین اور مرادین پاتے ہین پر اچنبھا زیادہ یہہ ہی کہ اُس بزرگ کی درگاہ کے خادم ہندو ہین دیپالی کی اولاد سے ہرچند اہل اسلام نے چاہا کہ اُس جماعت کو وہان سے دفع کرین اور اس خدمت کو چھین لین پر کچھ پیش رفت نہوا چنانچہ عالمگیر کے وقت تلک تو مجاور وہی لوگ تھے اب کی خدا جانے قریب اُسکے *

(دھیان پور)

ایک مکان ہی وہان بابالال ایک درویش بڑا موحد صاحب کمال رہتا تھا باوجود اسکے سلیقہ تقریر کا بھی اُسکو خوب تھا چنانچہ وحدانیت و معرفت الہی اِس خوبی سے بیان کرتا تھا کہ سامعین حظ وافر اُٹھاتے تھے * اور اُسکے کلام کے سننے کو اکثر اوقات آتے تھے * اور نظم ہندی بھی اُسکی اِس مضمون کی بہت ہی بلکہ اکثر اشخاص اُسکو ورد وظیفے کے طور سے پڑھتے ہین اور بہت سے خاص و عام اعتقاد اُسے رکھتے ہین کہتے ہین کہ داراشکوہ کی اُس بزرگ سے بیشتر ملاقات تھی اور کلمہ و کلام عارفانہ بھی باہم اکثر رہتے تھے چنانچہ چندربھان منشی شاہجہانی نے طرفین کے جواب و سوال کو جمع کرکے ایک کتاب عبارت فارسی مین نہایت مربوط لکھی ہی بارہ کوس پٹیالے سے راوی کے کنارے *

(بابا نانک کا مکان ہی)

عالمگیر کے وقت تلک اُسکی اولاد وہین رہتی تھی غرض اپنے وقت مین وہ بڑا جوگی تپشی دھرمی تھا ہندؤن کے اکثر فرقے اُسکی کرامات کے قائل ہین خصوصا سکھ اُسکو بہت مانتے ہین اور اتیتون مین ایک فرقہ نانک پنتھیون کا جو ہی اُسکا سلسلہ اُسی کو پہنچتا ہی بہت سے دوہرے اُسکے جنسے وحدانیت و معرفت ٹپکی پڑتی ہی مشہور ہین چنانچہ اکثر اہل مذاق اُنکو ذوق شوق کی حالت مین پڑھتے ہین * اور آنسو اُنکے ٹپک پڑتے ہین * قصہ کوتاہ پندرہ سو چھتیس بیرکرماجیتی مین مطابق جبکے ۸۹۴ ہجری ہین تلونڈی کے بیچ یہہ تپشی پیدا ہوا اور وہین اپنے نانا کے گھر مین پلا لیکن لڑکائی سے اِسکو جپ تپ کا دھیان تھا رام سے دن رات لو لگائے ہی رہتا چنانچہ آثار فقر کے اور کشف و کرامت کے

ایام سلطنت اُنچاس برس ہین جب خلاق کون و مکان نے عالم کون و فساد کو جلوہ گر لیا کسی ذیحیات کو خلعت حیات ابدی کا نہین بخشا * اور ریاست کو بھی ایک قوم سے مخصوص نہین کیا * ہر ایک شخص کو موت آتی ہی * کہ سلطنت و ریاست بھی ایک خاندان سے خاندان دیگر مین جاتی ہی * بس ہر عاقل کو لازم ہی کہ مال و دولت کو اپنا نجانے اور اِس حیات مستعار پر نہ بھولے * اور دولت ناپائدار پر نہ پھولے * (ابیات)

پاؤن جسنے تخت شاہی پر دھرا * آخرش تختے پہ وہ ساکن ہوا
تھے جو راکب سیکڑون رہوار کے * وے گئے آخر کو کاندھے چار کے
اینڈتے ہین سر پہ رکھہ جو تاج زر * خاک ایکدن کھائیگی اُنکا بھی سر
خلق جو اِس دار فانی مین ہوا * ایک دن راہی عدم کا ہوئیگا
واقعی دنیا برادر ہیچ ہی * جاہ و حشمت یہہ سراسر ہیچ ہی
تیپ تاپ اِس فاحشہ کی دیکھہ کر * محو مت ہو یہہ دغا ہی سربسر
قلب مین اِسکے نہین بوئے وفا * آنکہ یہ مین اِسکی نہین شرم و حیا
بھول کر بھی اِسکی تو خواہش نکر * داغ حسرت سے نہ بھر اپنا جگر
دام حرص و آز مین نادان نہ پھنس * جگ مین ہی اللہ بس باقی ہوس

یہہ تاریخ حاوی فضائل علم عربی مین کامل فاضلون مین افضل فارسی دان بےبدل مقبول عالم مولوی محمد اسلم کی طبع زاد ہی بنابر افزائش آرائش کتاب لکھنے مین آئی (ابیات)

کزنس آل خیر خلق و شبل زیغم یزدان * کہ آمد از سما شبر علی خوش اسم آن افضل
چہ اوصافش بیان سازم کہ ہست او جامع ہرفن * بنظم و نثر و طب و حکمت و فقہ و کلام اکمل
تخلص میکند افسوس دارد لہجۂ اُردو * زہم طرحان خود دارد درین فن بہرۂ اشمل
چو تاریخ دیار ہند طبع نکتہ آرایش * نمود آراستہ بازیب و زینت نیمۂ اول
چنان رطب اللسان گردیدہ در تحریر این نسخہ * کہ شد از حرف عذبش برخط مسطر روان جدول
شدہ از محفل آرایش زم آرایش محفل * سواد روشنش ساز دعیون ناظران اکحل
رقم زد سال تاریخش براے یادگار اسلم * بحمد اللہ بتکمیل آمدہ آرایش اول

* تمام شد *

کہ اپنے مرشدون کے دوہرے راگ مین گاتے ہین * اور لوگون کے دلون لولبھاتے ہین * دوست
دشمن کو ایک سا جانتے ہین * سواے اپنے دیون کے کسی سے علاقہ نرکھین * فی الواقع
جو نانک پنتھیون کا فرقہ اپنے مرشدون سے اعتقاد رکھتا ہی ایسا کوئی اور کم ہین رکھتا ہوگا
چنانچہ وارد صادر کی خدمت اپنے مرشد کے نام پر عبادت عظیم جانتے ہین ہرچند کہ کیسا ہی
اجنبی ہو بلکہ چور اور رہزن تک جب بابا نانک کا نام اُسنے لیا مارے اُسکا اپنا بھائی ہی
سمجھینگے ور موافق مقدور کے خدمت بھی کرینگے پتالے سے دو کوس * (اجل نام ایک)
بنگالہ ہی سیام کا رنگ مہادیو کے بیٹے سے منسوب قدیم پرستشگاہ وہان ایک بڑا گڑھا
ہی آگ سے معمور لیکن آگ اسلی تاثیر آب سرد کی رکھتی ہی موسم بہار مین ہزارون
اتیت جوگی اور بڑے بڑے تپشی ریاضتی آکر وہان اُترتے ہین سواے اُنکے اور بھی
ہندو چھوٹے بڑے زن و مرد اطراف واکناف سے آتے ہین کثرت خلائق کو سون چھہ
دن تک رہتی ہی ایک جماعت کو فقط فقرا ہی کی زیارت سے سرور * ایک گروہ
دوستون آشناؤن کی ملاقات سے مسرور * کتنے اشخاص قسم قسم کے لوگونکا انبوہ دیکھکر
خالق کی قدرت کی ندرت سے حیران * بہتیرے پری وشون اور خوبرؤنکے حسن و جمال پر
نظارہ کنان * بعضے مہمان دوست لوگونکی ضیافتون سے شاد و خرسند * بہت سے مریض
فقرا کی دوا دارو سے سودمند * ایک طرف دو رستہ بازار لگا ہوا * رستا زن و مرد کی
کثرت سے جہان تہان بھرا ہوا * دوکانون مین انواع و اقسام کی جنس رنگ برنگ کے
پھول طرح بطرح کے میوے بھانت بھانت کی مٹھائی جسوقت چاہو مہیا * جدھر تدھر دید کرو
ایک عالم نظر آئے نیا * کسی دوکان کی دیوار رنگ برنگ کی تصویرونسے لبی ہوئی *
کسی جگہہ مٹی کی مورتونکی ایک قطار لگی ہوئی * لینے دینے والون کا ازدحام * خرید فروخت
کی جابجا دھوم دھام * کسی مجلس مین قصہ جوانونکی للکار * کسی مجمع مین نقالیونکی پکار *
کسی سمت دو چار گوئیے طنبورے لئے گاتے ہین * کہین دس پانچ فقیر نقارے ہی
بجاتے ہین * کسی رستے پر تین چار بھنگی زنگی جھگڑ رہے ہین * ایک دنگل مین پہلوان
کشتی ہی لڑ رہے ہین *

(ابیات)

کہین ناچتے ہین بھولئے کئی * کہین نتونے لینے ہین ایک گت نئی

اُسی سن مین اِس سے ظاہر تھے اور اکثر اشخاص اِسکے معتقد آخر بہت سے ملکون کی سیر کرکے پٹیالے مین آیا و نہین کہ خدا ہوا اور قصبۂ مذکور کے ایک گاؤن مین دریا کنارے رہنا اختیار کیا از بسکہ شہرہ حق شناسی اور خداپرستی کا اُسکی ملک بملک پہنچا ایک عالم اطراف ممالک سے آکر اُسکا مرید ہوا چنانچہ ایک گویا مردانہ نام اُسکا بڑا مقرب تھا وہ اُسکے اکثر دوہرے اِس لطف سے گاتا * کہ ایک عالم ریجھ جاتا * بلکہ اُسکے کمال کا اعتقاد لاتا * نہ ان وہ تپشیون و ریاضیون کا پیشوا سلیم شاہ افغان کے عہد سلطنت مین ستر برس سے کچھ اوپر ہو کر بیکنٹھ باسی ہوا اگرچہ لکھمید اس اُسکا بیٹا سپوت تھا لیکن جوگ کی دولت جو اُسکی قسمت مین نہ تھی الہیہ نام کھتری کو کہ اُسکا خاص مصاحب تھا گرو انگد خطاب دیکر مرتے وقت اپنا قایم مقام کر گیا وہ تیرہ برس اُسکا جانشین رہا جب مرنے لگا لاولد تھا بنابر اِسکے اپنے داماد کو کہ اُسکا امرداس نام تھا خلیفہ کیا اُن نے بھی بائیس برس تک مرشدی فقر کا جاری رکھا * اور ایک خلق کو گرویدہ کیا * پھر بیکنٹھ کا رستہ لیا * اگرچہ اولاد اُسکے تھی لیکن آخری وقت اُس نے بھی اپنے داماد رامداس کو اپنی جگہہ پر بٹھلایا اُس نے سات برس تک زندگی کی اور وہی راہ چلی * آخر ہستی کی بستی تھی * بعد اُسکے گرو ارجن اُسکا بیٹا اُسکے مقام پر بیٹھا آخر پچیس برس کے بعد اُسکا بھی انتقال ہوا پھر گرد ھرگوبند اُسکا خلف خلیفہ ہوا اٹھائیس برس تک جیا اور اُسی چلن پر چلا اُسکے بعد گردھر رائے اُسکا پوتا جانشین ٹھہرا کیونکہ بیٹا اُس کا اُسکے آگے ہی مرچکا تھا قصہ کوتاہ وہ بھی اپنے گھرانے سے مریدون معتقدون کو سترہ برس راہ بتاتا رہا اُسکے پیچھے گردھرکشن اُسکا بیٹا خورد سال تھا تین برس تک جوگ کی مسند پر بیٹھا رہا لیکن اُسکے بعد ایک چھوٹا بیٹا گردھرگوبندھی کا تیغ بہادر نام پھر جانشین ہوا اور گیارہ برس تک اپنے جد و آبا کے طریقے کو بدستور اُسنے جاری رکھا آخرالامر بادشاہی امیرونکی قید مین پھنسا قصہ کوتاہ سنہ ۱۰۸۱ ہجری مین کہ مطابق اُس کے سترہ سن عالمگیری تھے حسب الحکم بادشاہ کے جہان آباد مین مارا گیا لیکن خلاصۃ الہند کی تصنیف کے وقت گردھرگوبندرائے گرو تیغ بہادر ہی کا بیٹا اپنے باپ کا جانشین تھا اور بائیس برس اُسکی سجادہ نشینی کو گذرے تھے القصہ مرید بابانانک کے اکثر صاحب حال قال ہوتے ہین اور اُنکی خاص عبادت یہہ ہی

اُسکی آبادی تھی غرض عالمگیر کے وقت سے سیالکوٹ مشہور ہوا جمیع قصبات سے یہہ
صوبہ زیادہ آباد تھا جب سلطان شہاب الدین غوری نے پانچوین مرتبہ سنہ ۵۰۰ ہجری مین آکر
لاہور کو گھیرا اور فتحیاب اُسپر نہوا تب سیالکوٹ کی طرف آیا اور وہان کے پرانے
قلعے کی پھر تعمیر و مرمت کی بلکہ کچھ فوج بھی اپنی وہان چھوڑی بعد ایک مدت کے راجا مان سنگہ
اکبرشاہی جمون کا فوجدار اور سیالکوٹ کا جاگیردار قلعے کی مرمت اور شہر کی آبادی پر
متوجہ ہوا من بعد اُسکے صفدرخان جہانگیری جب کہ فوجداری قصبہ مذکور کی اُسکو ہوئی اور
پرگنہ سطور اُسکی بھی جاگیر ہوا خان موصوف نے تو قلعے اور برجون کو نئے سر سے بنایا بعد
اُسکے بھی اکثر حاکم مرمت کرتے رہے غرض یہہ شہر فیض بنیاد دن بدن آراستہ و آباد
ہوتا رہا چنانچہ وے قانون گو جو قوم مدہر سے تھے اُنھون نے بھی عمارتین نہایت مطبوع
و دلچسپ بنائین بلکہ بعضے اور بھی اشخاص اکثر اوقات تعمیر مین مشغول رہے اس سبب
رونق مدام بڑھتی گئی اور آراستگی اُسکی مرتبہ اعلی کو پہنچی کاغذ بھی شہر مذکور مین خوب
بنتا ہی خصوصا مان سنگی اور حریری ایک کاغذ کہ جہانگیر نے فرمائشی بنوایا تھا وہ بھی
نہایت سفید و صاف و خوش قماش و پایدار ہوتا ہی چنانچہ اُسکو بھی بعضی اطراف
و نواح مین بطریق تحفہ بھیجتے ہین اگرچہ دستکاری کے طریقے وہانکے اہل حرفہ اکثر طرح کے
رکھتے ہین خصوصا ریشم و کلابتون کی چکن کے تھان جنکے جیسے موزیان دسترخان اور فیجے
خوانپوش وغیرہ نہایت صفائی و خوبی کے ساتھ بناتے ہین * فائدے بھی اُسکی بیع و
شرا مین اُٹھاتے ہین * چنانچہ اورنگ زیب کے وقت تک ہر سال مین چکن دوزون کو
لاکھ روپیہ کا انتفاع ہوتا تھا اور ہتیارون مین وہان کتاری برچھی نہایت آبدار و خوش قطع
بنتی ہی باغ بھی اُس شہر کی اطراف مین بہت سے ہین خصوصا نند محمد بھونے کا باغ
نہایت پربہار و میوہ دار ہی رنگ برنگ کے پھول اُس مین بہتایت سے پھولتے ہین ایک
خلق وہان سیر کو جاتی ہی اور حظ اُٹھاتی ہی متصل اُسکے ایک نالہ بہتا ہی کہ سرچشمہ اُسکا
جمون کے پہاڑ مین ہی غرض وہ نالہ شہر سے آگے بڑھکر دس دس کوس کے عرصے مین پھیلا ہی اور
اطراف مین متفرق ہوا ہی لیکن جب موسم برسات مین خوب بڑھتا ہی تب شہر کے باشندے
لنگیان باندھ باندھ مشکین لیے وہان آتے ہین * اور آب بازی کی کیفیتین اُٹھاتے

دکھاوین کسب بھان مینان اُدھر * اِدھر کو چڑھین نٹنیان بانس پر

غرض چپے چپے پر ایک نیا تماشا اور قدم قدم پر ایک اچنبھے کا رولا رات دن رہتا ہی * کان پری آواز سنی نہین جاتی * خلق کو کھانے کی بھی سدھ نہین آتی * اگر عالم علوی بھی وہان آتا * تو ایک نظارے مین عجائب سماوی کو بھول جاتا * القصہ ربع مسکون کے سیاحون نے اور بحر و بر کے مسافرون نے اِسطرح کا میلا کسی سرزمین مین نہین دیکھا اگر پتالے کے باشندے سیکڑون کوس کی مسافت پر کیسی ہی جمعیت و حکومت و دولت سے ہون پر اُسکی دید کی خواہش اُنکو کیا معنی جو نہو ناظرین کو معلوم ہو راقم نے پتالے کا احوال اتنا طول و طویل جو لکھا وجہ اِسکی محض خالصتہ الہند کی مطابقت تھی اور اُسکے مولف نے جو اس قدر بڑھایا بجا کیا کہ مقام مذکور اسکا مولد تھا اور پچاس کوس پتالے سے اُسی دوآبے مین اُتر طرف کے پہاڑونکے بیچ *

(گڑھہ کانگڑہ)

ایک قلعہ ہی حصانت و متانت اُسکی شہرت رکھتی ہی اور نیچے اُسکے نگرکوٹ ایک قدیم معبد ہی ٹھکراین وہانکی بھوانی برس مین دو مرتبے وہان بھی خلائق کا ہجوم ہوتا ہی لوگ ایک برس کی راہ سے بھی پوجا کو آتے ہین * اور اپنی مرادین پاتے ہین * بعضے اپنی حاجت روائی کے لیئے زبان کاٹ ڈالتے ہین کسیکی تو کئی ساعت کے بعد جون کی تون ہو جاتی ہی اور کسیکی دو تین دن کے پیچھے عجیب تر اسے یہہ ہی کہ بعضے اشخاص اپنے سر تن سے جدا کر دیتے ہین اور رفیق اُنکے اُٹھا کر دھڑ پر دھر دیتے ہین رام کی دیا سے بدستور لگ جاتے ہین اور روے پھر کر جی اُٹھتے ہین نگرکوٹ سے دو کوس پر *

(جوالا مکھی)

ایک مکان ہی وہان کئی جاگہہ اگ کے شعلے بھڑکتے ہین اکثر ہندو پوجا کو اُس مقام مین بھی آتے ہین * اور طرح بطرح کی اشیا اُن شعلون مین ڈال کر جلاتے ہین * اور راکھہ ہونا اُسکا اپنے حق مین اکسیر جانتے ہین *

(رچناؤ)

بھی دوآبے مین قدیم شہر ہی راجا شال نے اُسے آباد کیا تھا چنانچہ کتاب مہابھارت مین کہ اُسکی تصنیف کو پانچ ہزار برس سے کچھ اوپر ہوئے یون لکھا ہی اور سیالکوٹ بھی اُسے کہتے ہین اِس وجہہ سے کہ بعضے اُسکو راجا سالباہن سے منسوب کرتے ہین چنانچہ ایک پکا قلعہ اُسکا ابتلک یادگار ہی ایک زمانے مین دارالحکومت پنجاب کا بھی تھا تین کوس کے عرصے مین

راوی سے جاتا اور جمون مین قلعی کی کمان بنتی ہی پتھریان لوہی ندی سے لاکر ونہین آج
دیتے ہین ایسی قلعی سفید و پایدار و صاف و پائدار بنتی ہی کہ ویسی کہین نہین ملتی

(ساڈھورا)

ایک بڑا قصبہ چناب کے کنارے پر ہی شاہجہان کے وقت مین نواب علی مردان خان نے
متصل اُسکے ابراہیم آباد ایک بڑا اتہا اپنے بیٹے کے نام پر بسایا * اور ایک بڑا باغ
پر فضا رشک شالامار بنایا * سوا اُسکے اور بہی عمارات و مکانات عالیشان تعمیر کیے
اور ایک نہر بہی دریای راوی سے اُس باغ کے واسطے لایا غرض چھ لاکھ روپی اُنکی تعمیر
و سیاحت مین خرچ ہوئے اور ساڈھورے کے دیہات مین سے ایک گاؤن سرکار اعلی سے
باغ و شہر مذکور کی مرمت و تعمیر کے واسطے بطریق انعام آل تمغا نواب موصوف کے
نام پر مقرر ہوا اور دو آنے مین *

(چھوٹی گجرات)

ایک قصبہ ہی کہ اکبر بادشاہ کی سلطنت مین بسا اور سیالکوٹ کے علاقے سے کچھ گاؤن نکال کر
اُس سے متعلق کیے اور ایک پرگنہ جدا قرار دیا لیکن ابتدا مین یہہ قصبہ چندان رونق نرکھتا تھا
جب سے خلاصہ عرفا شاہ دولا نے اُس مین رہنا اختیار کیا اور تالاب کوئے مسجدین بنائین بلکہ
دریا پر بہی پل بند ہوا تب سے آبادی اُس کی زیادہ ہوئی اور رونق بڑھی کہتے ہین کہ شاہ
صاحب مذکور اوائل مین کمابند ہمرسیالکوٹی کا نام تہا لیکن محبت فقرا سے بدل رکھتا خصوصا
سید نادر کی خدمت اکثر بجا لاتا اور بیشتر اُنکے حضور حاضر رہتا جب سید موصوف کی رحلت کا
وقت پہنچا اُنکی نظر توجہ اُسپر پڑگئی فی الفور ایک حالت طاری ہوئی اور چشم باطن نے
روشنی پکڑی پہر سیالکوٹ سے گجرات مین جاکر مقیم ہوا اور بہت سے مکان بنوائے پل
بندھوائے خصوصا من آباد سے پانچ کوس دریاے ڈیک پر لاہور کی سمت شاہراہ مین ایک
پل بڑا محکم بندھوایا ایک خلق کو آرام پہنچایا سخاوت بہی اُس مین اسقدر تہی کہ حاتم کا
اگر معاصر ہوتا تو کوئی اُس کا نام بہی نہ لیتا جسقدر خلایق دور نزدیک کی اُس کے حضور نقد و
جنس وغیرہ بطریق نذر لیجاتی * اُس سے دگنا چوگنا انعام پاتی * آخر وہ بزرگوار عالمگیر
کے سترھوین سن جلوس مین جان بحق ہوا قریب شہر اُس کی درگاہ آج تلک
زیارت گاہ ایک عالم کی ہی قصبہ مختصر ہر طرح کے آدمی وہان رہتے ہین اور ہر دیار کی
اجناس بہم پہنچتی ہی بلکہ تحائف روزگار اگر درکار ہون تو میسر ہووین چنانچہ تاوا

ہین * اور اِس خطۂ برکت افزا مین حضرت امام زین العابدین کے کسی فرزند کا مزار ہی چھوٹے بڑے وہان بھی اکثر زیارت کو آیا کرتے ہین کہتے ہین کہ وہ سید بزرگ بہت سے مسلمانون کو ہمراہ لیکر بقصد جہاد ہندوستان کی طرف متوجہ ہوا تھا اتفاقا ایک رو داد درپیش ہوئی کہ سیالکوٹ کی طرف آنکلا قصہ مختصر وہان ہنود سے لڑکر درجۂ شہادت کو پہنچا علما فضلا بھی اکثر شہر مذکور مین وارد صادر ہوا کئے بلکہ بعضون نے توطن بھی وہین اختیار کیا چنانچہ اکبر کے وقت مولانا کمال بڑا صاحب کمال زبدۂ فضلا و خلاصۂ علما کشمیر کے حاکم سے رنجیدہ ہوکر ۹۷۱ ہجری مین آیا اور علم کا اُسنے وہان رواج دیا طالب علمون کو سالہاے سال پڑھایا بعد اُسکے شاہجہانی سلطنت مین خلاصہ فضلاے جدید وقدیم مولوی عبدالحکیم کہ ایک بحر مواج تھا وہ مدرس ہوا چنانچہ اکثر کتابون پر اُسکے حاشیے ہمین حاصل یہہ ہی کہ اُسکی مدرسے مین دور دور سے طالب علم آئے اور فراغ حاصل کر گئے بعد اُسکی رحلت کے مولوی عبداللہ اُسکا دوسرا بیٹا کہ فی الواقع خلف الصدق تھا وہ اُس کام مین مشغول ہوا طالب علمون کو درس دینے لگا ایک عالم اُسے فیض کو پہنچا کیونکہ صاحب علم ظاہری و باطنی تھا فضیلت اُسکی درویشی سے ہم آغوش تھی * اور علمیت معرفت کے ساتھہ ہمدوش * آخر قضاے الہی سے عالمگیر کے ۳۶ سن مین اُسنے وفات پائی * اور جنت مین آرامگاہ بنائی سیالکوٹ سے بارہ کوس پر *

(دھونکل)

ایک مکان ہی کہ اُسکو سلطان سرور سے منسوب کرتے ہین اگرچہ وہ ہمیشہ زیارتگاہ خلائق ہی لیکن گرمیون کے موسم مین اکثر ملکون سے زن و مرد کے غول کے غول غت کے غت وہان زیارت کے لیئے آتے ہین بہتیری نذرین چڑھاتے ہین وہ مہینے تک خلق کا وہان انبوہ رہتا ہی اور پندرہ کوس شہر مذکور سے *

(پورمندل)

ایک مکان جمون کے پہاڑون مین ہی تھا کہ اُسکا مہادیو بیساکھی مین وہان ایک دینا دہاتی ہی * اور بہت سی خلقت آتی ہی * یہان تک کہ ایک بڑا انبوہ ہو جاتا ہی پھر پہاڑ کا راجا بھی ایک دھوم دھڑکے سے آتا ہی * اور اپنی تیراندازی کے کرتب اور کمال اُس دنگل کو دکھتا ہی * اور مقام مذکور سے ایک دریاؤ بھی نکل کر ظفر ڈال وغیرہ کے دیہات وحدود مین ہوتا ہوا شاہ دولا کے پل تلے جا پہنچا پھر دولت آباد و فیروزآباد وغیرہ سے گذرتا ہوا

پہاڑ پر ساتے کوس ہر * (دوسرا میں کنڈھا)

ایک قلعہ ہی بادشاہ تھر جو لی اُسی مین تعمیر کیا کرتا اور ڈھانی اُسکی چار کوس کی لیکن ایام معلوم مین خصوصا شیورات کے دن وہان بڑی بھیڑ ہوتی ہی بہت سے جوگی اتیت بھی جمع ہوتے ہین اور پوجا کرتے ہین [illegible] اور اسما تو اس اماکن مشہورہ مین سے پانچ دو آبے کا لکھنے مین آیا سے جو اس [illegible] دریاؤن کا بہی پانچ پچھ لکھنا ضرور ہوا کیونکہ وے بہی اسی موالے سے علاقہ رکہتے ہین بیان ::

(ستلج)

کوہ ہنوت سے نکلا اور کلو کی حدون مین [illegible] شہر مین آیا بعد اسکے شیر گڑھ کے پہاڑ مین ہوتا کہلور کی حدود مین گذرا اور ماکھووال اور کو تین طرف سے احاطہ کیا بنا برا سکے اور پہاڑون کے قرب کے باعث باشندے اُس ولایت کے بادشاہی امیرون سے بغی رہتے ہین پھر دریا سے مذکور پہاڑ سے نکل دو کنک ہو ماکووال و کیرت پور کے تلے آیا اور قصبہ روپر تک پہنچتے پہنچتے ہر ایک ہو گیا اور اُسی ہیئت سے ماچھی واڑے کے قریب ہو کر لودھیانے مین پہنچا بلکہ شہر لودھیانہ مین واقع ہوا پھر وہان سے قصبہ

(تلون و تہاڑہ)

کے قریب گذر مقام موضع پور کہ متعلق پرگنہ ہیبت پور پٹی کا ہی دریاے بیاہ سے جا ملا اور دو آبہ جو ان دو دریاؤن کے درمیان ہی اُسکو جالندھر و سہروال کہتے ہین

(دوسرا بیاہ)

وہ بہی ہنوت کے پہاڑ کے ایک تالاب سے نکلا اور قصبہ کلو کے تلے بہتا ہوا منڈی مین جا پہنچا پھر سوکھیت اور کہلور کی حدون مین گذرتا شہرندون مین کہ کوہستان کے فوجدار کی بود و باش کا مکان ہی جا نکلا پھر وہان سے اطراف دہوال و سنیہ و گوالیار مین آیا گو کہ گوالیار کچھ بڑا ملک نہین لیکن راجہ وہان کا اُس دریا کے حائل ہونے سے اور پہاڑ کے اتصال کے سبب اُمراے بادشاہی سے اکثر اوقات بگڑا رہتا ہی بعد اسکے دریاے مذکور نورپور کے دیہات سے گذرتا ہوا ایک پہاڑ پر گیا پھر وہانسے زمین پر اتر گا نواہن کہ ایک شکارگاہ بادشاہی ہی اُسکے بائین آنکلا پھر قصبہ رہلہ کے تلے ہوتا ہوا شہر گوبندوال مین پہنچا اور وہان سے لودہن کے قریب ستلج سے ملا پھر دونون اکٹھے ہو فیروزپور اور ممدوٹ مین جا نکلے اور وہانسے سرکار دیپالپور کے محالون مین پہنچ دو ٹکڑے ہوئے ایک سوتا تو دکھن کی طرف گیا نام اُسکا ستلج ہوا دوسرا اُتر کی سمت گیا نام اُسکا

جمدھر وہان بہتر سے بہتر بنتے ہین اور کام چکن کا بھی وہان کے کاریگر سیال کوٹ والون سے بوجہہ احسن کرتے ہین سواے اِسکے ملک مذکور مین گھوڑا عراقی کی مانند پیدا ہوتا ہی بعضا تو دس ہزار روپے قیمت پر بکتا ہی اور * (سندھ ساگر) کے دوآبے مین نمک سنگ ایسا لطیف لگتا ہی کہ روے زمین مین اُسکی لطافت کا شور ہی قدرت الہی سے سارا پہاڑ کا پہاڑ لون کا خلق ہوا ہی طول اُسکا سو کوس سے کچھہ زیادہ بتاتے ہین نام اکبر نامے مین کوہ جودھہ لکھا ہی اِسواسطے کہ جودھہ نام ایک رئیس چھچھوا سے کی قوم کا تھا یہہ پہاڑ اُسیکے نام پر مشہور ہوا اولاد اُسکی اورنگ زیب کے وقت تلک کرچھاک ونندنہ و مکھیالے وغیرہ پرگنون مین سکونت و ریاست رکھتی تھی اور وہ جماعت کہ لون وہانسے نکالتی ہی نام اُسکا لاشہ کش ہی الغرض پہاڑ کے دامے مین کتنے لاشہ کش ایک نقب تین سو گز کی گہری کھود کر ننگے مادرزاد ایک کدال کندھے پر رکھہ کر چراغ ہاتھہ مین لے اُس اندھیری سرنگ مین جاتے ہین * اور دو تین من کا ایک لون کا ڈلا کھود کر نکال لاتے ہین * ناظمون سے مزدوری بھی منہہ مانگی پاتے ہین ازبسکہ مشاق ہوئے ہین اُس اندھیری سرنگ کی آمد و رفت سے اور لون کے کھودنے اور لانے کے رنج و صعوبت سے خوف و نکاہاں نہین کرتے لیکن ہوا اُس نقب مین ہر ایک موسم کے بیچ معتدل رہتی ہی ہرچند کہ لون نکالنے کے اور بھی مقام ہین پر کھوہرہ اور کھیوہ دونو بڑی سرنگین شمشاد آباد کے متصل واقع ہوئین ہین ہرسال کئی لاکھہ من نمک وہانسے نکلتا ہی اور محصول پرگنون کے حاصل سمیت سرکار اعلی مین ضبط ہوتا ہی اکثر کاریگر وہان لون کے طباق رکابیان سرپوش چراغدان بنا بنا بیچتے ہین اور نفع اُٹھاتے ہین قریب اُسکے دودھیا پتھر کی کھان ہی بڑے بڑے آدمیون کے مکانات مین چونا نہین کے پتھر و نکا بنا کر پھیرتے ہین یا رکابی پیالے آبخورے نفیس نفیس اُنکے بنا کر بیچتے ہین اور متصل اُسکے مکھیالے کی حدون مین (کٹاچھہ) ایک تالاب ہی کہ اُسکی تھاہ کسیکے ہاتھہ نہین لگی ہندؤن کا قدیم تیرتھہ ہی جب سورج مین کا ہوتا ہی یعنے آفتاب برج حوت مین آتا ہی ہر ایک چھوٹا بڑا اِنکا وہان نہانے کو جاتا ہی یہان تک کہ چند روز ایک مجمع رہتا ہی غرض اعتقاد اِس قوم کا یہہ ہی کہ زمین کی دو آنکھین ہین داہنی آنکھہ تالاب پھکر اجمیر کے متصل اور بائین آنکھہ یہہ تالاب اور اُسی

اٹھارہ دستکرے ہوا لیکن بہاول پور پہنچتے پہنچتے بارہ کوس کی مسافت پر پھر اکٹھا ہو گیا بعد اسکے سیالکوٹ کے دیہات سے گذر ساڈھورہ کے تلے ہوتا ہوا وزیرآباد مین جا پہنچا سالکی لکڑی سوداگر کوہستان ختنہ وغیرہ سے اُسی دریا کی راہ سے وزیرآباد مین لاتے ہین * اور بہت سے انتفاع اُٹھاتے ہین * پھر اسکی کشتیان بناکر بطور تجارت دریا کی راہ سے ٹھٹے بھکر کی طرف لیجاتے ہین بعد اسکے وہ دریا جاکوتار ولودھیانہ وبھونہ منزل اورہزارے مین آپہنچا چار کوس بڑے ہزارے سے قبر ہیر رانجھا کی اُسی دریاؤ کے کنارے پر ہی عشق اُنکا مشہور رنجابیون نے اُنکی محبت وبیقراری کے بیان مین سیکڑون سدبن کہین ہین چنانچہ گویے وہان کے اُنکو اکثر گاتے ہین * اور اہل دردکو رولاتے ہین * پھر وہان سے چندلوت کے نزدیک دو چھوٹے پہاڑون مین سے ہو نکلا شہر مذکور مین مزار شاہ دیرہان کا ہی اکثر لوگ اُس بزرگ سے بھی اعتقاد رکھتے تھے پھر وہان سے بہتا ہوا جنگ سیالے مین آکر دریاے بہت سے مل گیا * (پانچوان)

دریاؤ بہت مابین اُسکے اور چناب کے جو نقشہ ایک دوآبہ مشہور ہی غرض دریاے مذکور کوہستان تبت مین ایک حوض سے نکلا اور کشمیر مین آکر کوچہ وبازار مین بہنے لگا چنانچہ شہر مذکور مین جابجا پل بندھے ہین اکثر باغات وعمارات وسیرگاہین اور مکانات اُسکے کنارے پر ساتھ ایک قرینے کے واقع ہین پھر کشمیر سے نکل کر کشن گنگ سے پکھلی مین مل پھر وہان سے دنکلی کے تلے آنکلا قصبہ مذکور کہ نکردن کے سرگروہ کا دارالحکومت ہی پھر اُسکے حدون سے اور میرپور سے گذرتا ہوا جہیلم کے تلے پہنچا اور شاہرا مین واقع ہوا نام اُسکا موضع مذکور کا ٹھہرا پھر وہان سے کر چھاک وننداے وغیرہ سے گذرتا ہوا جنگ سیال مین جاکر چناب کے ساتھ مل ہمنام اُسکا ہوا * (چھٹا دریاو سندھ)

مابین اُسکے اور دریاو بہت کے ولایت بونھو ہزاور سندھ ساگر کا دوآبا مشہور ہی اور یہی ہندوستان وکابلستان کے بیچ حائل لیکن سرچشمہ اُسکا ظاہر نہین وہان بعضے سیاح کہتے ہین کہ قلماق کے کسی مقام سے نکل کر حدود کاشغر وکافرستان وتبت وکشمیر وبگلی ودمتور مین پہنچا پھر وہان سے یوسف زئی کے اولکے مین جانکلا اور دریاے نیلاب کئی ندیون سمیت قلعہ اٹک بنارس کے تلے دریاے مذکور سے ملا ازبسکہ پاٹ اُسکا وہان چھوٹا

بیاہ ٹھہرا بعد کئی فرسخ کے پھر دونون ملکر فتح پور کھرور وغیرہ کی اطراف مین جا پہنچے نام اُس مجموعے کا اُس مقام مین کھلو کھارا ہوا پھر بلوچون کی حد مین پہنچکر سندھ وراوی و چناب سے ملے اُس مقام مین ہیئت مجموعی کا نام سندھ ٹھہرا *

(تیسرا راوی)

اُسمین اور بیاہ مین ایک دوابہ باری مانجھا مشہور ہی دریاے مذکور منمص پہاڑ سے نکلا مکان مذکور قدیم تیرتھ ہی تھا کروہان کا مہادیو اور وہان سے شہر چھت کر دارالحکومت وہان کے حاکم کا ہی اُسکے نیچے گذرا ملک سطور کی ہوا برف کے پڑنے سے کابل وکشمیر کی سی ہی میوے بھی اکثر لطیف وشیرین وہان پیدا ہوتے ہین حاکم وہان کا ملک کی وسعت سے جمعیت کے کثرت سے اور پہاڑون کی بہتایت سے بے پروا ہی بادشاہون کو کچھہ نہین جانتا اور مطلقا اُنکا حکم نہین مانتا الغرض بسوہلی کی بھی حدون سے گذر شاہ پور کے تلے جا نکلا اور وہان سے چار نہرین اُس سے نکالین ایک تو لاہور مین شالامار کے بیچ آئی دوسری پرگنہ پٹھان مین تیسری پٹیالے مین چوتھی پرگنہ ہیبت پور مین اکثر محالات کی زراعت کو اُن سے فیض پہنچتا ہی پھر دریاے موصوف قصبۂ مذکور سے بہتا ہوا پرگنہ پٹھان وکاہنووکلانور وپٹی لوامن آباد وغیرہ کی اطراف مین جا پہنچا اور وہان سے لاہور مین آبادشاہی عمارت کے پائین بہنے لگا پھر وہان سے سندھوان وفرید آباد و ڈیک وراوی مین ہوتا ہوا سدھو سراے کے قریب ملتان سے بیس کوس پرے چناب سے جا ملا *

(چوتھا چناب)

اُس مین اور راوی مین رچناؤ ایک دوابہ مشہور ہی لیکن ہندی کتابون مین نام اُس دریاؤ کا چندر بھاگا لکھا ہی ماجرا اُسکا یون ہی کہ دریاے چندر جین کی طرف سے نکر خیبر سے گذرتا ہوا کشتوار مین کہ زعفران جہانی مشہور ہی پہنچا اور دریاے بھاگا تبت کی طرف سے آکر اُس سے ملا اِس لیئے نام اُسکا چندر بھاگا ٹھہرا پھر وہان سے نیپال و پھونبال مین ہوتا ہوا نرکتا کہ تابع جمون اور بھوانی سے منسوب ہی اُسکے قریب آنکلا اور وہان سے انبار آبان واکھنور کے تلے پہنچا پھر ایک پہاڑ مین جا کر نہایت آب وتاب سے بہنے لگا چنانچہ مکان مذکور طرفہ سیرگاہ ونادر تماشاگاہ ہی پانی بھی وہان کا بہتر از شربت نبات وپیاسون کے حق مین آبحیات ہی القصہ دریاے مذکور وہان سے کچھہ آگے بڑھکر

ہی نہایت زور شور سے بہتا ہی یہان تک کہ دیکھنے والونکی نگاہ خیرگی کرتی ہی مطلقا واصلا
نہین ٹھہرتی تموج کی شدت سے نہنگون کا جگر آب ہو جاتا ہی اور پہارون کا سینہ موجون کے
صدمے سے ٹکرے ٹکرے مگر دریاے مذکور اُس جگہہ شاہراہ مین واقع ہی گذارے کی ناوین
پانی کی تیزروی کے سبب اِس کنارے سے اُس کنارے طرفۃ العین مین پہنچتین ہین مغرب
کی طرف وہان جلالیہ نام ایک سیاہ پتھر ہی کبھو کبھو ناؤ اُس سے ٹکر کھا کر پھٹ جاتی ہی
بنابر اِسکے ملاح ہمیشہ اُس سے کشتی کو بچاتے ہین اور حتی المقدور اُسکی طرف نہین لاتے
وجہہ تسمیہ اُسکی بقول عوام یہہ ہی کہ اُسکے اُوپر ایک بزرگ کی قبر ہی نام اُسکا جلالیہ
تھا لیکن خواص اِس امر مین یون کہتے ہین کہ اکبر کے وقت مین ایک پٹھان جلالیہ نام نہایت
مفسد و شور پشت تھا اتفاقا پادشاہ سیر شکار کے واسطے اُس دریاؤ سے پار اُترتے تھے
ایک بیک جوہر خانے کی ناؤ اُس سے ٹکر کھا کر توٹ گئی فی الفور حضرت کی زبان مبارک
سے نکلا کہ یہہ پتھر بھی جلالیہ ہوا تبہی سے یہہ نام اُسکا ٹھہرا نزدیک اُسکے راجہ ہودی کی
عمارات ہین نہایت سنگین ورنگین اگلے زمانے مین وہی وہان کا راج کرتا تھا اور اُسی کے
کنارے شرق کی طرف قلعہ اٹک ہی ہر وارد و صادر اُس مین ہو کر آتا جاتا ہی کیونکہ سواے
اُسکے اور رستا نہین عمارات بھی اُسمین نہایت پر فضا و دلکشا لب دریا خصوصا مقام
حاکم نشین کہ بمرتبہ فرحت افزا و نہایت اعلی ہی آب و ہوا بھی نہایت اعتدال کے
ساتھ گویا ہندوستان و کابلستان مین یہہ ایک برزخ واقع ہی اِسطرف اُسکے زویے
اور چلن ہندوستان کے اور بولی بھی وہین کی اور اُسطرف طور و آئین پٹھانون کے
اور زبان بھی اُنکی القصہ یہہ دریاو کوہستان افغان خنک وغیرہ سے نکل کر سنبھل کے
پٹھانون کی حد مین پہنچا اور وہان سے بلوچستان و ملتان مین جانکلا غرض پانچ دریا پنجاب کی اُترطرف
کے پہاڑ سے نکلے اُسطرف ملتان کے ایک دوسرے سے جدا بلوچون کی حد مین اِس
دریاو سے ملے نام مجموعے کا سندھ ٹھہرا پھر وہان سے ایک دریاے کلان ہوا اور قلعہ بھکر کو
دو گنگ کے بیچ مین لے لیا بنابر اِسی کے وہ قلعہ بے لگاؤ اور محفوظ ہی بعد اِسکے دریاے
مذکور ولایت سیوستان سے ہوتا ہوا ٹھٹھے مین آیا پھر بندر لاہری کے قریب دریاے
شور سے جاملا بندر مذکور شہر سے طور سے تیس کوس پر ہی حاصل یہہ ہی کہ صوبہ لاہور